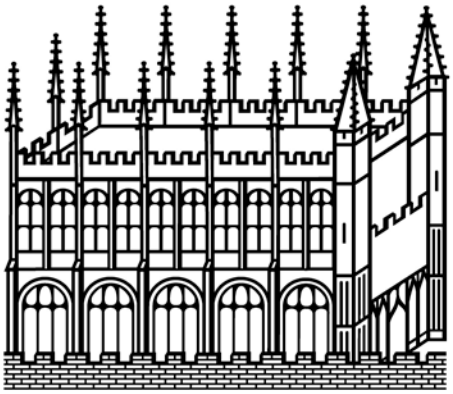


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

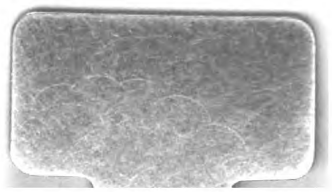
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



مصنفہ امام محمد غزالی رحمہ اللہ۔

اخلاق جلالی۔ مختصر مصنفہ ملا جلال الدین دوانی۔

اخلاق ناصری۔ مصنفہ محقق نصیر الدین طوسی۔

اخلاق محسنی۔ وہی متداول از ملا حسین واعظ کاشفی۔

کاشف اسرار۔ رموز تصوف کا بیان مصنفہ مولوی انور علی

می باید شنید۔ لب لباب اندرز و نصائح حکیمانہ مصنفہ

مولوی رفعت علی رفعت۔

مکتوبات امام ربانی۔ تین جلد میں مع رسالہ

رد روافض و رسالہ مصطلحات حضرات صوفیہ اسمین

مکاتیب و ارشادات حضرت مجدد الف ثانی ہیں۔

۱۔ جلد۔ میں اکیسویں تیرہ مکتوب ہیں جمع کردہ

شاہ یار محمد بموجب ارشاد حضرت۔

۲۔ جلد۔ تالیف شاہ عبد الحق۔

۳۔ جلد۔ تالیف شاہ محمد نعمان۔

مع جلد۔ رسالہ رد روافض۔

۵ جلد۔ رسالہ مصطلحات صوفیہ۔

گنجینۂ عرفان۔ بعنوان نداق اہل تصوف

مصنفہ حضرت شیخ فرید الدین عطار وغیرہ عرفا۔

رسالۂ غوثیہ۔ مسمی بہ نشاط العشق۔ از ارشادات

حضرت غوث اعظم رح۔

بوستان محشی۔ جلی قلم مانند اوسط قلم قطعہ کمال

خوشخط مصنفہ حضرت شیخ سعدی رح۔

ایضاً۔ دو مصرعہ جلی خوشخط۔

ایضاً۔ قلم متوسط۔

ایضاً۔ سہ مصرعہ متن و حاشیہ میں۔

بوستان مترجم بترجمہ نظم اردو ہموزن شعر بہ شعر ترجمہ از

نتیجہ طبع منشی گوبند پرساد نضا تخلص۔

انفاس الاکابر و انوار الضمائر۔ دو رسالہ در معرفت

و عرفان مین مصنفہ مولوی محمد نعیم اللہ۔

مثنوی شاہ بوعلی قلندر۔ عارفانہ مضمون

از شاہ بوعلی قلندر۔

مثنوی مولوی روم۔ نہایت خوشخط چار مصرعہ

ہر شش دفتر مشہور از نتیجہ طبع عرفانی حضرت مولانا

جلال الدین رومی بالحاق دفتر ہفتم۔

شرح مثنوی روم۔ حاصل المتن بسیط شرح ہژ نادر

از تصنیفات مولانا عبد العلی ملقب بحر العلوم تین

جلد مین۔

ایضاً۔ مسمی بہ لطائف مثنوی تصنیف مولوی عبد اللطیف

ایضاً۔ مسمی بہ مکاشفات رضوی مصنفہ مولوی محمد رضا۔

مجموعہ کلیات مثنویات۔ مشمولہ دہ رسالہ ذیل از حضرت

شیخ فرید الدین عطار۔

۱۔ رسالہ جواہر الذات۔ ۲۔ رسالہ میلاج۔

۳۔ رسالہ الٰہی نامہ۔ ۴۔ رسالہ مختار نامہ۔

۵۔ رسالہ منطق الطیر۔ ۶۔ رسالہ بلبل نامہ۔

۷۔ رسالہ نزہت الاحباب۔ ۸۔ رسالہ مفتاح الفتوح

۹۔ رسالہ بے سر نامہ۔ ۱۰۔ رسالہ پند نامہ عطار۔

مثنوی سلسبیل۔ در وعظ از حکیم منور حسین۔ امروہوی

مجالس العشاق۔ باتصویر از میر سلطان حسین

نبیرۂ شہنشاہ امیر تیمور۔

INSTITUTE OF INDIAN

مجموعہ توحید - جسمین چار رسالے شامل ہین -
۱ - الف بے وجہن - ۲ - بھجن چند قسم تصنیف شاہ عبدالصمد عرف رن مست خان - ۳ - تمنعومی اللہ نام جپو رے بھائی - ۴ - پریم نامہ حاجی ولی -
تحفۃ العاشقین - رموزات تصوف از شاہ عبدالصمد عرف رن مست خان -
مخزن الانوار - ترجمہ گنج الاسرار رموزات تصوف کا بیان مترجمہ مولوی محمد یوسف -

اخلاق وتصوف فارسی

گلستان محشی خرد - از حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی
ایضاً - متوسط قلم محشی -
ایضاً - مع فرہنگ و میٹل رنگین -
ایضاً - چوب قلم جلی -
گلستان مترجم - ترجمہ اردو لفظ بلفظ -
شرح گلستان - نادر شرح از ملا محمد اکرم ملتانی -
ایضاً - مسمی بہ ریاض رضوان - شرح از مولوی ریاض علی صاحب -
ایضاً - مسمی بہ بیان - شارح حضرت سراج الدین علی خان آرزو -
تضمین گلستان سعدی - مصنفہ منشی ہرگوپال تفتہ
گلستان حکیم قاآنی - بجواب گلستان حضرت سعدی اُسی طرز و روش کی مصنفہ حکیم قاآنی المعروف بہ میرزا حبیب شیرازی -
بہارستان جامی - بجواب گلستان ایضاً از ملا عبدالرحمن جامی -

خارستان محشی - کمیاب کتاب نظم و نثر مین ہم پہلوی گلستان ہے سولہ باب مین مصنفہ ملا مجدالدین خوافی -
اسرار الاولیا - اسمین بائیس فصل ہین اور ہر فصل مین اتحاد اقسام رموزات اہل اللہ کا ذکر ہے از حضرت شیخ فریدالدین شکر گنج -
اخلاق محمدی - فضائل علوم وغیرہ کا ذکر ہے چالیس باب ہین مصنفہ مولوی محمد علی یزدی -
مصباح الہدایت - ترجمہ عوارف مشتمل بر ذکر مبانی و اصول طریقت اہل تصوف مترجمہ حضرت محمود الکاشانی
مصباح التہذیب - باسم تاریخی حکایات نصائح مصنفہ شیخ کمال الدین -
صد پند سعد و مند - لقمان حکیم مع چار رسائل جلی قلم خوشخط
۱ - رسالہ سعادت نامہ -
۲ - رسالہ خواجہ عبید اللہ انصاری -
۳ - رسالہ تحفۃ الملوک -
۴ - رسالہ منہاج العارفین -
رسالہ الہدایۃ المومنین الی سلسلۃ الصالحین نادر کتاب مصنفہ ابوالخیر مولوی معین الدین مشہدی -
مطالب رشیدی - رموزات فقر و تصوف از شاہ تراب علی کاکوروی -
سرور العباد - شرح قصیدہ بانت سعاد مصنفہ مولوی حاجی عبدالحافظ محمد نذیر -
پند نامہ عطار - نصائح رموزات تصوف مصنفہ حضرت شیخ فریدالدین عطار -
کیمیاے سعادت - جو جامع شریعت و حقیقت ہے

رسالہ ترجیع بند راجا عارف باللہ بارہواں رسالہ رموزات الحقیقۃ تیرہواں رسالہ
مثنوی حضرت شیخ بہلول یہ نہایت عمدہ مجموعہ مغتنم روزگار ہی جو اہل بصیرت ملاحظہ فرماوینگے
تو دیکھینگے کہ یہ ایک مجموعہ عجیب و غریب ہی سابق حیات مصنف مین حسب فرمایش جناب مصنف طبع ہوا
اور کمال خواہش سے بکاب موافق اصرار اہل شوق کے مکرر طبع کی نوبت آئی بارے افضال خدا سے
مجموعہ تیرہ کتاب رہبر راہ حق کا بمقام لکھنو مطبع نامی منشی نولکشور مین بماہ اکتوبر سنہ ۱۸۸۲ عیسوی مطابق
ماہ ذالحجہ سنہ ۱۲۹۹ ہجری بار دیگر زیور طبع سے آراستہ ہوکر اشاعت پذیر ہوا خداوند عالم مرغوب
ومحبوب اہل عالم فرماوے بمنہ وکرمہ

خاتمۃ الطبع

ے وہ واحد ہر طرف کو اوسکی وحدت جلوہ آرا ہی ۔ سو کثرت اگر دیکھو تو وحدت کا تماشا ہی ۔
ہزاران ہزار شکر بدرگاہ کارساز بے نیاز کہ اندنون مین ایک مجموعہ معرفت کا گنجینہ نادرہ ادوار عجوبہ
روزگار جو گلدستۂ زیب انجمن اہل مذاق تصوف ہی اور گلگونۂ چہرۂ شاہد اہل معنی صاحب تصرف ہی
عارفان معارف معنی کے لیے آئینۂ حقیقت نما ہی اور واقفان مواقف یزدانی کے
واسطے سنجل صورت آشنا ہی جسمین تیرہ رسالہ شامل ہین سب کے سب عمدہ
اور اہل باطن سیر کے قابل ہین اولیا اللہ کا کلام پُر تاثیر ہی عارفین کاملین کی ہر رنگ کے مذاق
کی تقریر ہی اول رسالہ رہبر راہ حق جس مین طریقہ تعلیم وتلقین اشغال واذکار ہر قسم کے
مراقبہ مکاشفہ وغیرہ معارف کا بیان ہی تصنیف وتالیف سرحلقۂ مجاہدان اہل
عرفان جناب حاجی محمد زردار خان مغفور ومرحوم ولد سپیدار خان ناغر
شاخ فرید خانی جاگیردار راج کروی یہ بڑے صاحب استعداد تھے ہر علم مین دستگاہ کامل
رکھتے تھے انکی تصنیفات سے اور عمدہ عمدہ کتابین ہین از انجملہ ایک اعلے درجہ کی تاریخ
کی کتاب لاثانی ہی جسکا نام صولت افغانی ہی یہ ایک جامع التواریخ ہی جس مین ابتدا سے
آدم سے سب انبیا واولیا اور جملہ فرمان روایان ہند کا مفصل احوال ہی خصوص
انساب اقوام افغان اور اونکے شعب اور فروعات کو کمال تحقیقات سے لکھا ہی
خاندان افغان کا اسمین شجرہ بھی منقوش ہی یہ کتاب اس مطبع مین مطبوع ہوکر عالم
پسند ہوئی وعلے ہذا کتاب نافع الخلائق بھی اسی مصنف علام کی تصنیف ہی جسمین صدہا نقوش
واعمال مجرب اور طرح طرح کے منتر اور افسون اوزیر نجات شامل ہین اور خود جناب مصنف
محتشم الیہ نے اس رسالہ رہبر راہ حق کے ساتھ اور بارہ رسالے عارفین کاملین کے مجتمع کرکے
نہایت کارآمد مجموعہ مرتب کیا از انجملہ دوسرا رسالہ تحفۃ العاشقین ہی از شاہ محمد عبد الصمد طاب ثراہ
تیسرا رسالہ الف باے وجیم از سیان وجیم چوتھا رسالہ بھجن شاہ محمد عبد الصمد مرحوم پانچوان رسالہ
مثنوی اللہ نام جپو رے بھائی چھٹا رسالہ پریم نامہ حاجی ولی شاہ کا ساتوان رسالہ
مثنوی چشم بکشا کہ جلوۂ دیدار آٹھوان رسالہ مبسر نامہ حضرت فرید الدین عطار نوان
رسالہ مثنوی شاہ بوعلی قلندر دسوان رسالہ حضرت شمس تبریز گیارہوان

گفت لقمان صلاح امد فراز — با تو بگذارد درین موضع نماز
جمله آدم از خوی بیرون شدند — در مقام هیچ‌خودی مجنون شدند
پیر با اصحاب قصد چاه کرد — تا که آب از زور چاه آن شیر مرد
می نیاید دلو در آب اعجب — در تعجب ماند پیر و در تعب
شیخ اندر چه فگند آب دهان — آب بیرون آمد و پس شد روان
شیخ دست از خرقه بیرون آورید — ازین هر موی او خون می‌چکید
از زمان گفتند لقمان واصل است — هر دمی عین وصالش حاصل ست
هر که باشد در جمال ای نامدار — در مقام بندگی او را چه کار
هر که جان شد جسم را با او چه کار — هر که آن شد اسم را با او چه کار
هر که واصل شد همه خود بیخود است — هر دو عالم را بیک آزر فروخت
وَالَّذِینَ جَاهَدُوا فِینَا بخواند — جهد کن در راه تا گیری سبق
این گدای بینوای دردمند — دائما اندوهگین و مستمند
رهنمای خسته بادر درا — رهنما این بندهٔ نامدرا
هست بهلول از قدم تا سر گناه — رحمتت کرده است پیشین رهنما
بادشا بارحم کن بر جان من — در گذر از کفر و از ایمان من
بادشا نفس شد بر من سوار — نصرتم ده تا شوم پیشم حمار
ای خدائی این جهان و آن جهان — رهنمای بنده را اندر عیان
ای خدای بر و بحر و آفتاب — ای خدای کوکبان ماهتاب
ای خدای انبیا و مرسلین — ای خدا ای سومنین و سلمین
ای خدای عاشقان عارفان — ای خدای صوفیان زاهدان
ای خدائی عالمان عاملان — ذات تو بر تو ز فکرست بیان
اولین و آخرینی ای کریم — ظاهرینی با طنینی یا علیم
قار یا بر من مکن قهر و عتاب — گر خطائی رفته باشد در کتاب

پیر و اصحابش بجلیت خفتند — دیدهٔ عقل آنزمان بر دو ختند
سر نهادند آن همه رفتند بخواب — خواب چون شد حاجت آمد آب را
دلو را در چاه افگند از حیا — دلو او در آب پر شد ای کیا
دلو اول ۱۲
امد آندم پیش شیخ انصاف داد — روی خود در دست و پای او نهاد
پیر و اصحابش بگفتند ای همام — تو نکردی آن نماز اینجا تمام
چونکه آنحالت بدیدند آن نفر — از حدیث عشق گشتند باخبر
هر که واصل شد بر و تکلیف نیست — در میان جان دل تکلیف نیست
هر که باشد در وصال و در کمال — از همه کاری بود او را ملال
هر که واصل شد جمال حق بدید — در جمال حق جلال حق بدید
جهد کن از دست تا واصل شوی — یک ره و یک کعبه و یک دل شوی
بادشا یارهٔ نما این بنده را — آن فقیر بیکسی افگنده را
این فقیر با حقیر بیچاره‌کس — دائما افسانه گفته چون مگس
رهنمای بینوای راه را — رهنمای رهنمای راه را
هست از سر تا بپا آلودگی — از خدا خواهم همه پالودگی
بادشا با دست این مسکین بگیر — تا نشود از لطف تو بد رهنمیر
ای خدای آشکارا و نهان — رهنمای سومنان اندر جهان
ای خدای عرش کرسی و فلک — ای خدای روح قدسی و ملک
ای خدای انبیا و اولیا — رحمت تو مصطفی او مرتضی
ای خدائی عابدان مخلصان — ای خدائی عاقلان کاملان
چون تو عشقی صد و غایت جود و گشت — ای خدائی بی نهایت بی‌حدود
زندگی دادی تو او را از نور — ای خدائی جز و حیوان و طیور
وا رهان از خویشتن این گمرهان را — محو گردان ای خدا جهل و لجا
از کرم والله اعلم بالصواب — آن خطائی رفته را تصحیح کن

تمام شد

بگذر از خود در رجا ای مرد کار — تا نمانی مبتلا پایان کار
در کرامات مقالات عیان — بود آن مرد خدا و خورده دان
در حقیقت واصل برحق بود او — دائما در عشق مستغرق بود او
شیخ گفتش کے جوان خوبرو — آبله افتاده بر تن شد نکو
در جلیسان آ ای فقیر خوبرو بین — صد هزاران عالم پرنور بین
در جلیسان دانشی بادادگر — شاد بنشین و مرو تو در بدر
در جلیسان در خدا را یاد کن — جان دل را در ره حق شاد کن
بعد ازان بینی جمال ذوالجلال — اندرین منزل بود عین وصال
قطره اندر بحر ناپیدا شود — قطره ماند همه دریا شود
او نماید آفتاب با جمال — هر دو عالم محو گردد در جلال
سایه در خورشید گم گردد مدام — خود همه خورشید گردد والسلام
گفته سهلول از جانان بود — هر چه گوید آیت برهان بود
شیخ لقمان بود در عین وصال — محو گشته در جمال ذوالجلال
از خودی بگذشت آن مرد خدا — دائما در اصل بود آن باصفا
ذکر فکر و زهد و تقوی شسته — جمله وصل حقیقی دوخته
محو بود اندر جمال آن پاکباز — زان نکردی گاه و بیگاه او نماز
شیخ ما چون از خودی خود رست — در حریم حضرت سبحان بهست
آنکه با سلطان نشیند در وصال — کاندره خدمت بود عین وصال
در بخارا بود پیرے پاک باز — گفت لقمان مے بنگذار و نماز
در زمان برخاست اندر ره نماز — بود او با چل مرید پاک باز
هر یکے بر شیر بگشته سوار — تازیانه ساخته از نیش مار
شیخ بر دیوار بنشست آن زمان — رفت آن دیوار چون پا روان
برنشسته بر یکے دیوار شاد — میرود دیوار در ره همچو باد
با قدوش تا خیال آن جماد — ما درین ره چاکریم و کیقباد
اندران صحرا یکے چه تا فتند — بر سر آن چاه منزل ساختند

در خراسان بود قطب نامدار — شیخ عالم بوسعید آن شهریار
در شریعت پیشوای عالمان — در طریقت رهنمای صوفیان
آن مسافر آمد از ره پیش شیخ — آبله افتاد در پایم چو میخ
در جلیسان همچو مردان آی پسر — تا ز اسرار نهان یابے خبر
در جلیسان توبه بین از جان و جهان — ستر پنهانی شنو هر دم عیان
در جلیسان آ جمال حق ببین — در جلیسان آ وصال حق ببین
همچو مردان تکیه زن بر کبریا — آبله از تن پیر تو بیرون یا
قطره اندر بحر افتاد او فتاد — ذره خورشید بالا او فتاد
همچو گردد صورت آفاق کل — عزیا کلی بدل گردد بدل
آنچنان کو گفت عطار امین — در کتاب منطق الطیر الیقین
گفته عطار خود از مغز بود — لیک اندر صد لباس فقر بود
گفته سهلول را توحید دان — دائمش در ترک و در تجرید دان
از وجود خویشتن فانی شده — در بقای حق بحق باقی شده
واز سلوک و از طلب بگذشته بود — با جمال اندر طلب پیوسته بود
قال و قیل و علم و تقلید بیان — ترک گردد آمده اندر عیان
هست خدمت بر وجود مرد کار — چون وجودت محو شد رستن ز کار
آنکه باشد دائما اندر جمال — کی بود در ذکر فکر قیل و قال
شیخ دائم محو بود اندر جمال — غیر حق در پیش بودی بس زوال
میرود او را بفرما یا نماز — بندگی باشد درین ره بی نیاز
دست جنبانید پیر رهنمون — فیل شیران از پیش آمد برون
همچنان میشد براه آن و فنون — شیخ را اعلام دادند از درون
از فقیران شیخ را دیدند دور — از قدم تا فرق گشته غرق نور
پیر گفت آمدم فرود آمد ز شیر — من ندیدم آنچنان مرد دلیر
چون رسیدند آن همه از یکدگر — در قدوم او نهادند جمله سر
اندر آمد آن زمان وقت نماز — پیرو اصحابش فتادند در نماز

هر که در دنیا بکام دل نشست — هست در راه خدا او زیر دست — هر که را شد قبلهٔ دنیا امام — ماند اندر آتش سوزان مدام

هر که او دنیای دون را ترک کرد — گرد فقرش در نیاید هیچ مرد — هر که از دنیای دون ماند خلاص — در ره توحید حق باشد خواص

هر که بندی این جهان بر هم شکست — در ره توحید حق باشد پرست — هر که از دنیای دون آزاد گشت — از نعیم جاودانی شاد گشت

هر که از دنیا بود شغل او برست — بر سریر جنت الماوی نشست — هر که ملک این جهان برباد داد — بر نعیم جاودانش شاد شاد

هر که در دنیا بخیری بنگرد — از نعیم جاودانی برخورد — خانهٔ نفس است دنیا سر بسر — بگذر از دنیا و شو صاحب نظر

هر که او در راه شیطانی بود — بیشک در کیش نفسانی بود — هر که رحمانی شده اندر جهان — خاک او بهتر ز خون هیگران

طالب راه خدا باش ای پسر — از ره شیطان ملعون کن حذر — در ره توحید حق مردانه باش — همچو مجنون سیدل و دیوانه باش

راه رو از جان و دل ای مرد کار — تا شوی در هر دو عالم نامدار — بگذر از نفس پلید ای فقیر — عاشقانه دامن مردانه گیر

نفس سگ را اندرین ره خوار کن — جان خود در راه خود ایثار کن — می اندر راه و در ره دار نیست — بگذر از کون و مکان را هیچ هست

جهد کن تا در برین منزل رسی — در حریم وصلان مسکن رسی — با ولی و با نبی باشی مدام — در بهشت عدن دائم شاد کام

در بلا و رنج مانی جاودان — دائما با درد بود آن مرد کار — در ره دین پا کرد آن شه بختیار

دائما در راه حق گریان بود — از ضعیفی چند که نالان بود — روز و شب بنشسته بود سی روز

ده او را در دریا و در دسر — گاه در سینه و پشت و کمر — در ره معنی در دل او کار کرد

در ره دین بود او مردانه — در ره او بود بس فرزانه — آشکارا بود در و آن ولی

بود با او در آن ولی پاکدین — نام او کردند بوذر ابوذر — بود آن محبوب الهی منتهی

همچو بوذر در دل کن جا در اختیار — تا شوی در راه معنی بختیار — در در آمد در بهر راه صفا

بگذر از غیر خدا و مرد باش — در ره توحید حق باور باش — در در انگبزین و بگذر ای پسر

بگذر از کون و فساد و راه رو — در حریم حضرت الله رو — بعد ازین ره آیدت خوف و رجا

بعد ازین مے آیدت خوف و رجا — شادیت با غم بود ای مرتقا — یک زمان با وصل اشی ای فقیر — یک زمان در هجر باشی در نفیر

گاه شاه و گاه رعیت آمدی — گه بگام و گه بحیرت آمدی — گه بخشائی گه عیانی آمدی

گاه طالب گاه مطلوب آمدی — گه محب و گاه محبوب آمدی — گاه در درد و گاه درمان آمدی

گاه صوفی گاه صادق آمدی — گاه عابد گاه فاسق آمدی — گاه عامل گاه کامل آمدی

گاه از ترس خدا بگداختی — گاه اسپ شادیت می تاختی — اندرین ره خار با خرما بود

اندرین ره عقل با هوش آمدست — اندرین ره در و با درمان بود — اندرین ره وصل با هجران بود

اندرین ره خوف باشد یا رجا — اندرین سه امن باشد یا بلا — گر درین منزل بمانی ای فقیر — گاه باشی شاد گه باشی اسیر

از وجودی خود ز خود فانی شدی — در بقای حق بحق باقی شدی — دیدهٔ نفس سهم بر دوختن — اینجهان و آنجهان را سوختن
عشق و عاشق هر دو را محبوب دان — سالک و طالب همه مطلوب دان — یافتن آنجا بود نایافتن — گم شدن اینجا بود پیدا شدن
بعد ازان بینی انیس با جلیس — اندرین منزل شوی بی نفس — دائما بنشسته باشی با خدا — فارغ از کبر و نفاق و از هوا
روح تو در خلوت جانان بود — در حریم وصل یار جان بود — یک زمان غافل نباشی از خدا — دائما از نور حق گیری صفا
تا ترا اسرار خدا حاصل کنی — جان و دل در معرفت کامل کنی — در جلیسان با خدا و مصطفی — در جلیسان با صفا و با وفا
بود درویش غلامی ای غلام — سال ده اندر سفر بود وی مدام — بار با در راه مکه رفته بود — بس ریاضت ها که او خود کرده بود
عمر خود را در سفر بگداخته — بهرهٔ او از سفر نایافته — بعد ازانش گفت برخیز و برو — تا گردد جامهٔ جانت گرو
پس خجل شد آن پسر چون این شنید — عشق دختر رفت کارش گشت سست — چون پسر را حال خود آمد پدید — پیر زالی در برابر شد پدید
چون بدید آنرا دل شد دردمند — یاد دش آمد آن زمان از قافله — در دلش افتاد آن دم ولوله
از دلش سیر فت هر دم صبر و جان — هر کرا امید بد او از مردمان — مر پرسید آن زمان از کاروان
قافله رفته تو ماندی بی خبر — بشنو این رمزی فقیر با بصر — وصف حال تست قصهٔ پسر
راه رفتند و رسیده در جنان — در بهشت عدن این دم با وصال — محو گشتند در جمال ذوالجلال
در تعجب مانده در لون دان — هست آن دهلیز این جا بهر حال — چشم تو کشتی و غرقه در زوال
گفته او را پسر تو ریو دان — بحر دنیا آب شیطان آمدست — لاجرم در بحر کشتیبان خدست
صد هزاران خلق را دیدم دوید — در طلسم کشتی آن دیو پلید — سالکان راه گشته پای بند
در طلسم کشتی آن دیو پیر — در طلسم کشتی آن دیو لعین — طالبان را باز داشت از راه دین
در طلسم کشتی و لابه گری — چو بود در راه تو در کشتی جسم — قصر را بنمود آمد دم از طلسم
دختر زیبا چو رخ او را نمود — دل ز دست خود بدادی آخر الامر — همرهان رفتند و در بی مدام
عاشق دنیا شدی فتی ز دست — در بلا و رنج ماندی تا بکست — در یقینت بود زادی بس ظریف
همرهان رفتند چو در یافتند — کام خود در راه حق برداشتند — هر دمی کعبه بتی آید بیاد
سیر وی هر سو دمی پرسی خبر — قافله رفته بماندی کور و کر — کی رسد در قرب رب العالمین
هر که او در بند دنیا مانده است — بیشک او از راه عقبی مانده است — از حیات جاودانی باز ماند
هر که روی او درین عالم بود — او کالانعامست آدم کی بود — از بقای حی چون ماند وداد
هر که از دنیا دون و شاد ان بود — بیشک اندر آتش سوزان بود — در جهنم دائما غوغا بود
هر که در دنیا بچیزی باز ماند — تو یقین میدان که از ره باز ماند — بیشکی امست او را قوی سای

درد ما را داد و راه مصطفی | درد ما را داد سر اولیا | درد ما را داد حال صوفیان | درد ما را داد سوز عاشقان
درد ما را بر داند در لامکان | تو دهی گشتیم ما با قدسیان | درد ما از خدا آگاه کرد | درد ما را با حق کوتاه کرد
درد ما را مسند و قربت نشاند | بر سریر مسند و عزت نشاند | درد ما را در صفحه جان بار داد | و آنگهی در جان جانان ره گشاد
درد آمد بر در راه عیان | عاشق بی درد کی باشد روان | یک صحابه بود در عهد رسول | درد سوزی داشت آن فخر قبول
در خبر دیدم که یحیی دائما | بود در خوف از خدای با صفا | روز و شب در گریه زاری بدی | دائما در ساز هوشیاری بدی
دائما از حق بحق نالان بدی | هر زمان از کار خود حیران بدی | از میان خلق بیرون رفته بود | در یکی کهسار او بنشسته بود
دائمان بود در تحیر آن امام | بر سر کوهش بود دی دائم مقام | نا گهان عیسی رسید آنجا گاه | دید یحیی را میان سوز و آه
آه سیکرد و بزاری سیگریست | هر زمان از خوف حق می مرد و زیست | گفت عیسی رحمت حق را ببین | چند گریی ای سنی راستین
گفت یحیی ای هم تو در فکرش نگر | چند باشی ایمن آخر عاقبت نظر | عیسیش گفتا که رحمت سابق است | مرد حق را این سخن خود تا نفست
گفت یحیی گر بیاید جبرئیل | آن زمان گوید مرا باشد دلیل | در زمان جبرئیل آمد بکمال | گفت سیگوید شمارا ذوالجلال
بگذری از خویش و گردی بی نشان | بی رها باشد بخوف این نشان | بی نشان شو بگذر از نام و نشان | تا به بینی سر پنهان و عیان
بی نشان شو ای پسر در راه یار | تا تو باشی در دو عالم اختیار | بی نشان شو ره مرد انه مرد | تا تو باشی در جهان آزاد و فرد
بی نشان شو در بیان عالم و فاش | تا تو باشی پیش حق خاص خواص | بی نشان شو ای فقیر پاک باز | تا تو باشی در دو عالم شاهباز
بی نشان شو در ره توحید باش | دائما در ترک و در تجرید باش | بی نشان شو در ره حق آیسر | تا ز اسرار خدا یابی خبر
بگذر از خوف و رجا ای مرد کار | تا جمال دوست بینی آشکار | بعد ازین آسایش است ای فقیر | سالکان و طالبان را دستگیر
انس چون با دوست باشد خود بشود | انس چون با دوست باشد او ولی | انس چون با دوست شد طالب مطلوب شد | انس چون با دوست شد با عاشق محبوب شد
انس چون با دوست باشد قطره دریا شود | انس چون با دوست شد ابر اصحی شود | انس چون با دوست شد با چشم تو خون جان شود | انس چون با دوست شد با شمس تو جانان شود
انس چون با دوست باشد دوزخ جنت بود | انس چون با دوست شد با لعنت حق رحمت است | انس چون با دوست شد با فالدان آسمان | انس چون با دوست شد با آسمان لامکان
انس چون با دوست باشد مار را تو نور دان | انس چون با دوست شد با پیر نادان شد سحان | انس چون با دوست شد با مار را تو نور دان | انس چون با دوست شد با نور را تو نور سدان
انس چون با دوست باشد طاعت تو سوا شود | انس چون با دوست شد با گلخن تو گلشن است | انس چون با دوست شد با راه تو منزل شود | انس چون با دوست شد با کام تو حاصل شود
هیبت حق جمله را ایمان کند | جسمها را سر بسر چون جان کند | هیبت حق کار گه لذ رتمام | هیبت حق همچنین است والسلام

حکایت آمدن سائلی در ملازمت سلطان العارفین بایزید

سائلی به نشست پیش بایزید | گفت کز لطف خدا ی بر مزید | دائما در راه حق مردانه | در میان عارفان فرزانه
تو شراب وصل حق نوشیده | سر اسرار خدا پوشیده | سر سبحانی ز تو شد آشکار | در میان عاشقان نامدار
جان و تن را در طلب بگداختی | تا کمال معرفت دریافتی | هر دو عالم را درین ره باختن | مرکب معنی درین ره تاختن

چون در آمد اوج آن دریا پدید
در تفرج آمد و شد موج بار

صد جهان و خلق را سید پدید او
هر زمان در هر دمی سید پدید او

هر یکی را گشته دلدار خویش
عاشق خود کرده در گلزار خویش

هر طرف هنگامه استاده دید
هر نظاره هر سو مسجد دید

پس عجایب‌ها گوناگون بدید
خویشتن را هر زمان مجنون بدید

همچنان میرفت تا جایی رسید
در تعجب ماند چون کشتی بدید

تا که یک ملاح خواندش ای پسر
کرد او کشتی روان را سر بسر

اندر آور کشتی ای مرد روان
تا به بینی آن طرف صد دستان

اندر آور کشتی ای مرد هنرین
اندر آور کشتی ام ای خوبروی

تا به بینی آن طرف صد ماهروی

اندر آور کشتی ای مرد لطیف
اندر آور کشتی زهرا توخوش

تا به بینی انطرف صد ماه و میش

اندر آور کشتی ای مرد جوان
اندر آور کشتی و بنشین برابر

تا به بینی آن طرف زلف سیاه

اندر آور کشتی سیر و زود است
اندر آور کشتی ای مرد قرار

تا به بینی آن طرف روی نگار

اندر آور کشتی و بنشین خموش
وسوسه کردش لعین بوالفضول

تا قریب آرند او را همچو غول

شد ز گفت آن لعین او در نشط
رفت در کشتی و شد از نسو هبط

چشم او هرگز چنان قصری ندید

بر سر آن قصر یک دختر چو ماه
بر کناره شط یکی قصری بدید

دل ز دست خود بداد آن بیوفا
در زمان چون دید آن آزاد مرد

گشت عاشق بر رخ آن کافر
در فغان آمد ز دست آن ستم

خاک بر سر کرد و رخ آن او فتاد
عشق او از پرده بیرون او فتاد

زاد رنجور و آن هیچکس
مفلس و بیچاره در ماند از نفس

گفت شمع و شاهد جای بایدت
دی ز راین حاصل کجا ما آیدت

چونکه عشق آید تو خود جانان شوی
آن زمان شاه سینه رحمان شوی

عشق آنجا ره نماید مر ترا
عشق آنجا در کشاید مر ترا

اندرین ره عشق باید ای پسر
تا شوی در راه معنی باخبر

در دوست و وان جان عاشقان
در و شد معشوق و بیدل دان

هر که او را اندرین ره دردنیست
خاک بر فرقش که آنکس مرد نیست

در و را بگزین و بگذر از همه
در و باشد پیشوا اندر رهه

در گذر از ذکر و فکر و قال و قیل
در و را بگزین مبر خود کش تو نیل

در و مارا هم نمود در وصل یار
سر نهان کرد بر من آشکار

در و مارا از خودی فانی بکرد
حد بقای حق بحق باقی بکرد

در و مارا در جهان آزاد کرد
حد و آمد جان مارا شاد کرد

در گذر از ذکر و فکر و قال و قیل
در و در ما برد اندر عز و جان

در و مارا هم نمود در وصل یار
در و مارا داد هر دم خلعتی

در و مارا در جهان آزاد کرد
در و مارا کرد بینا در جهان

تا بدیدی سر پنهانی عیان

باز بعضے کور و پیر و ہیچو خر — از رہ توحید معنی بے خبر — باز بعضی ملحد راہ آمدند — از رہ حق کور و گمراہ آمدند

باز بعضے زرق سالوس آمدند — روز و شب در بند ناموس آمدند — باز بعضی در پئے پندار خویش — روز و شب ماندند اندر کار خویش

باز بعضی در پئے صد نام ننگ — باز پس ماندند اندر خاک و سنگ — باز بعضی در حیل گذاشتند — زود نست ہر زمان مے باختند

باز بعضی مکر و تلبیس آمدند — اندرین رہ ہیچو ابلیس آمدند — باز بعضے در نفاق و کین شدند — در رہ حق مرتد و بے دین شدند

باز بعضی در پئی جاہ آمدند — در رہ عشاق آزاد آمدند — باز بعضی در غرور این جہان — باز پس ماندند جہل و زخاکران

باز بعضی در خیالات ہوس — بر بجاست جمع گشتہ چون مگس — باز بعضے در تکبر ماندہ اند — پائے تا سر در تحیر ماندہ اند

باز بعضے را بخیلی راہ زد — صد سنان در سینہ شان ناگاہ زد — باز بعضی کمتر و کافر شدند — در رہ مردان حق ہیچ آمدند

باز بعضی در تنعم ماندہ اند — تختۂ الاطرب میخواندہ اند — باز بعضی در عمارات جہان — عمر خود بر باد دادہ رائیگان

باز بعضی با دشاہ و ملک دار — باز ماندہ از طریق کردگار — باز بعضے چاکر ند و لشکرے — از رہ حق باز ماندہ از خرے

باز بعضی قاضیان رہ شدند — بیخبر از راہ کی آگہ شدند — باز بعضی عامۂ مسکین شدند — باز بعضی جاہل بد کین شدند

باز بعضی عقل شان شد پائے بند — بے خبر از عاشقان و درد مند — باز بعضے عاشق زر و گہر — از رہ حق باز ماندہ بے خبر

باز بعضی عاشق باغ و سرا — بے خبر از بارگاہ کبریا — باز بعضے بند مشت خاکدان — کی کند پرواز اندر لامکان

باز بعضی در علوم و در بیان — عقل خود را کردہ شان ہر دم عیان — باز بعضی در رکوع و در سجود — راہ میجویند در دریائے جود

باز بعضی والہ و شیدا شدند — اندرین دریائے بی پایان شدند — باز بعضی صادق رہ آمدند — در رہ عشق حق آگہ شدند

باز بعضی صوفیانند در حضور — راہ میرفتند در مکر و غرور — باز بعضے زاہدان از ترک خود — گفتہ اند فارغ اند از نیک و بد

باز بعضی عاشقانہ سوختند — جملۂ وصل حقیقی دوختند — صد ہزاران رہ درین منزل بود — ہر رہ را صد جہان حاصل بود

تو چہ دانی تا کدامی رہ روی — وز کدامی رہ بدان در گہ روی — آن نہ زان تست صد اندر آ — عقل را ہم تو زدیوانہ در آ

بگذر از کون و مکان ای مرد دین — تا رسی در قرب رب العالمین — گر بمانی اندرین کون و فساد — عمر خود ضائع کنی بر باد داد

ہیچو مردان بگذر از کون و مفاد — تا کہ نبود بایدت صد کیقباد — آتشے زن ہیچو مردان در دو کون — تا بسوزد رنگہائے لون لون

چون نماند رنگ صادق شوی — آنزمان این راہ را لائق شوی

حکایت بر نہاد ظریف و انجام احوال خیر مآل آن لطیف

بود بر نائے ظریف و ماہ روی — پیش خلق عالم او را آبروی — بود ہم پیر مگر خویشان او — دایما در عشق دل ریشان او

روز و شب در خدمتش بودند شاد — جملہ ہمچون چاکر و چون کیقباد — بود اندر خدمت او محو رائے — ناگمان در دی مر آمد در دلش — از خجالت کار او شد مشکلش — عزم کعبہ کرد آندم آن غلام — زاد رہ برداشت شد در قافلہ — قافلہ میرفت ہر دم منزلے — آنچنان میرفت ہر دم منزلے — تا رسید آن قافلہ در بغداد

جسم خود را در ریاضت سوخته — دیدهٔ نفس دوئی را دوخته — از خودی خود برون رفته بکل — در هر دو عالم را فروشسته دول

غیر حق در پیش او فانی شده — دائما در عین حق دانی شده — در حقیقت سر پنهان یافته — در شریعت راه جانان یافته

در طریقت ره روی مردانه مرد — بود آن صاحب دلی بسیار درد — روز و شب در خدمت دلدار بود — تا کمال خویش حاصل کرده بود

پس کرامات و مقالات قوی — داشت آن مرد خدای معنوی — یکزمان غائب نبود آن پاکباز — دائما در قرب بود و با نیاز

فاضل حق بود آن مرد خدا — صافی و عاشق بود آن مرصفا — در ره معنی ریاضت برده بود — گوی از میدان بخدمت برده بود

سالها در راه حق او پیشوا — آن ولی برحق و کان سخا — صد هزاران در و دل را بر گشود — صد هزاران خلق آورد یده بود

مرشد بود او بقرب خویشتن — شمل او مرشد نبد در انجمن — بعید بود دش مریدان جهان — با کرامات و مقالات عیان

چار صد مرد مرید معتبر — بود اندر خدمت آن راهبر — هر یکی در راه دین مردانه — در طریق عاشقی فرزانه

در ریاضت نفسها را سوخته — دیدهٔ اغیار هم بر دوخته — جمله یکتا گشته اندر بحر جان — سیر کرده در فضای لامکان

از خودی خود بکل بریده اند — در طریق عشق صاحب دیده اند — در شریعت سوی مولی شتافتند — در طریقت سر دین بشناختند

بود پیری در میان شان عجب — می نیاسود از ریاضت روز و شب — در ره توحید حق کوشیده اند — شربت معنی بجان نوشیده اند

در حقیقت جان خود بگذاشته — سالها در سوختن در ساخته — شیخ را پیوسته با او بود کار — زانکه بود آن شیخ را اسرار دار

بود نام او ابو بکر رض و فقیر — یک شبی در پیش شیخ آمد بزار — گفت ای شیخ جهان پاکباز

من درین ره سالها رفتم بدرد — هر زمان کین راه بی پایان مراست — هر زمان این درد بی درمان مراست

عقل من در راه او دیوانه شد — هر دمی حیرت فزود و گیر و بست — گرده ام گم اندرین ره یا دوست

من ندانم تا درین ره چون روم — چند باشد منزل این ره بگو — کی رسم در کام خویش ای خوبرو

یک مرا پنج منزل در ره است — منزل اول بود کون و فساد — ای بسا کس اندرین ره سر نهاد

پس دوم منزل بود خوف و رجا — شد بسی جانها درین منزل فنا — چون گذشتی رستی از نار سعیر

چارمی باطمینت باشد انیس — اندرین منزل شود روح نفیس — اندرین منزل بود عین وصال

پنجم منزل جمال با جلال — صد هزاران خلق بینی کیقباد — هر یکی حکم دگر گرده ذ خود

هر یکی راه گرفته اختیار — روز و شب با همدگر شان کار زار — وان همیگوید که چه جاه منست

این همیگوید که ره راه منست — هر که نا بینست و مرد خدا ست — این همیگوید که رهبر آمدم

اندرین منزل بسی وا مانده اند — هر یکی در کار خود درمانده اند — باز بعضی قال را کرده بیان

باز بعضی در حکمت سخن پرداخته — باز بعضی طبیعت مانده اند — از ره تقلید داده صد نشان

باز بعضی در نجوم و در بروج — باز بعضی در تتابع مانده اند — همچو کوران مرد و بیت مانده اند

باز مانده فارغ از منزع و روح — از خیال نفس خود درمانده اند

شیخ را رحم آمد و یاری کشید — شاه با لشکر ز راه آمد پدید — پس حسن رفت و بگفت ای شهریار — هست لقمان قطب عالم هوشیار

یکزمان چون مرد باشد پیش او — یکدمی همباش اندر کیش او — هیبتی دارد بنابد در دناک — صد هزاران جان کند در دم هلاک

پیش چشمش هشت جنت دوزخ است — هفت دوزخ پیش چشمش هفت جنت — این جهان و آن جهان بر یکقطره دان — پیش چشمش همچو پشه گردن کشان

هست دارد در نهایت با کمال — هست محو اندر جمال ذوالجلال — من چو دیدم روی آن مرد خدا — هوش از من رفت افتادم ز پا

من ندانم آن زمان من گم شدم — همچنان چون قطره در قلزم شدم — بعد از آنم شیخ را آگاه کرد — با خودم آورد و وره کوتاه کرد

دل بدست آورد کز دل هست آن — تا به بینی خویشتن را سعاینه — پس بفرمود آنزمان شاه جهان — کی فرود آیند اینجا این زمان

خیمه خرگاه را در هم کشید — قبه چتر و علم را بر کشید — پس ایاز خاص و سلطان حسن — هر سه رفتند پیش شیخ انجمن

چون رسید مژده بشیخ راهبر — هر سه افتادند گشته بی خبر — شیخ شان با خویشتن آورد باز — دیدم آن دم روی شیخ شاهباز

پس زبان بگشود و محمود از زمان — گفت ای خاص خدا قطب زمان — خشمت از معنی روی در سوی شناخت — قلعه تجانه را کردی فراخت

در سر خشتی بعقبی در جهان — هر کجا خواهی بجائی عیان — بر امیدی آمدم از راه دور — تا بود ما را ازین صحبت حضور

روی آنداریم کاینجا بنده ایم — روز شب در خدمت افگنده ایم — بگذرم از بادشاهی جهان — اختیار ماست خواری جهان

بر میان بندیم اینجا با صفا — سفر ها گردان کنم ای پیشوا — آن برادر گفت ای محمود شاه — لشکر اسلام را هستی پناه

حق تعالی شاهیت داده خبر — خوار بگذر این شهی را هیچ مگر — در ره دین خدا مردانه باش — طالب درد دل دیوانه باش

چون کمال خویشتن آنی قباد — وا رهی از خسرو از کیقباد — آنزمان تو شاه باشی با فقیر — از همه عالم تو باشی بی نظیر

بعد ازانش گفت پیش کیقباد — رفت شاه و رو بپایش نهاد — گفت بنگر تا چه می بینی کنون — چون نگه کرد آن امیر ذوفنون

دید همچون شیخ قومی بیشمار — جمله در خدمت ستاده هر دوار — جمله را ارشاد دادی از حضور — جمله را در راه حق کردی صبور

شاه دید او را و او از خود رفت زود — با رخ شیخ او را از ان عالم ربود — از وفات مار و دو اژدر عدد — گفت ای محمود نیکو بخت و سعد

اینچنین قومی که دیدی در رسند — از سلوک ما بجان و دل روند — روز و شب بی ساعت بیجا بدند — جمله اندر خدمت مردان بدند

شیخ ایشان باشد این پیر صفا — حق تعالی داد او را صد عطا — نام او باشد محمد ای امیر — او بمعنی و بصورت بی نظیر

حکایت استماع حیات شیخ لقمان تا هنگام بعث حضرت صاحب الزمان علیه السلام

بود لقمان چون محمد شد پدید — آن دو را معنی را کلید — مرشد بود او بنهایت با کمال — وا نمود در قرب و در وصال

سر الله بجان در یافته — مرکب معنی درین ره تافته — من ز آنی را بجان بخریده بود — شهر احمد را و آنجا دیده بود

لیس فی جبتی روایت کرده بود — متر او ما در ای پرده بود — در انا الحق بود دانم آن همام — عارفان و عاشقان را در لقام

سر بی جان را عیان میکرد او — جسمها را همچو جان میکرد او — سالکان را ره نمود ان پیشوا — طالبان را در کشود اندر نما

عارفان جمله از و کامل شدند — عاشقان در صحبتش واصل شدند — زاهدان ترک نمودار ترک کرد — اختیار خویش کرده هرگ برگ

پس ایاز خاص گفت ای شهریار — شاد بنشین این زمان از کار زار — حق تعالی داد نصرت ای قباد — از هوا خشتی فرود آمد چو باد

ز و بر برج قلعهٔ قلعه شکست — آن زمان می بایدت بت هم شکست — شاه گفتش خشت را آور برم — تا به بینم خشت را ای محتشم

رفت خشت آورد پیش شهریار — بر رخ آن خشت خطی نگار — بر نوشته نام قطب اولیا — شیخ نعمان معدن صدق و صفا

شاه فرمود آن زمان کای دشمنان — بت بسوزید و بسوزید این زمان — بت بسوزانید شهر کافران — جمله را ویران کنند در یک زمان

همچنان کردند آن مردان مرد — آتش اندر بت زدند آن شهر کرد — نفس چون بت را بسوزانید مرد کار — تا ببینی سر حق را آشکار

هر ولی کان جای او شیطان بود — شهر شیطان را بکلی کن خراب — شهر جان را بین بود کو هست تا — تا بیابی بهر خانه شهر نور

بت شکست آن بر در شرع نبی — بت شکن تو نیز هر دم و حضور — تا بیابی بهر خانه شهر نور — عاقبت محمود شد آن شهریار

جمله مردان شفیع تو شوند — در طریقت هم رفیق تو شوند — شد شفیع شاه بهمان نامدار — می شتابند در ره پیش آن حکیم

دید سلطان چون کرامات قوی — رفت زانجا پیش شیخ معنوی — با بزرگان و حریفان و ندیم — بود نی چون بود بود او بنود

چون بدهٔ فرسنگ شیخ آمدند — اسپهانشان جمله در راه آمدند — جهد میکردند سبقت نبود — چون رسی آنجا بعزت باش تو

پس حسن را گفت آمدم شهریار — دو پیاده پیش شیخ نامدار — در ره عزت بخدمت باش تو

پس حسن سر راه شد آمد روان — تا رسید آنجا که قطب عارفان — چون بدید از دور روی شیخ را — در تضرع آمد و اندر دعا

گفت ای شیخ جهان نامور — آمدست محمود پیشت از سفر — تا به بنید روی شیخ عامدار — از بجان تو هست آن شهریار

اسپهانشان جمله در ره مانده اند — یک قدم زان جایگه نه رانده اند — شاه را یاری بده ای پاکباز — تا به بنید روی شیخ شاه باز

شیخ گفتش کار زمان کای مرد یار — شاه را با عاشقان حق چه کار — شاه را یا عارفان راه حق — کی بود وصلت بگوای مرد حق

اهل و خویش را کجا باشد خبر — از درون سالکان با خبر — عامه را با طالبان دل کباب — کی بود وصلت درین دیر خراب

آنکه دائم هر سحر جا بست برگ — کی خبر یابد بگو از ترک مرگ — آنکه وارد هر دمی صد غرو ناز — کی نشان یابد بسوزد از نیاز

آنکه ماند با خداوند و سرای — کی رسد در راه مردان خدای — با غلامان لطیف و با ه روی — کی بیابد اندرین ره زنگ بوی

با کلاه و با قبا و با کمر — کی شود از حال ما او را خبر — با دشاه این جهان و تخت زر — کی به بنید ظلمت اندر روی در

با سپاه و لشکر و طبل و علم — کی تواند غوطه خوردن در عدم — با سواران و دلیران جهان — کی رسد در زمرهٔ صاحبدلان

با حکیمان و ندیمان و ظریف — کی رسد در راه مردان شریف — با سراو باغ و سلطان و غلام — کی رسد در راه مردان بهمام

با بزرگان جهان و طمطراق — کی خبر یابد ز درد و از فراق — در هوای خویشتن وامانده است — لاجرم از راه معنی مانده است

آنکه او را با شد شش صد رنگ و بو — اندرین ره کی بود جویای او — چونکه گفت این نکته ای شد فوت هوش — خود حسن آنجا فتاده شد زهوش

شیخ چون دیدش که بیطاقت شده است — پس بضعف آمد و از خود شده است — رحم کردان سامعش شیخ کبار — بازش آورد از ضعف و تراز

بار دیگر چون بکار آمد حسن — لطف کن تا شاه آید آن زمان — تا به بنید روی قطب عارفان

گر ز دنیا و عقبی بگذرے — بی رہ احمد تو ہیچ در نگذروی — راہ راہ اوست ہم دنیا و دین — سر حقست رحمت للعالمین
ہر کہ در راہ محمد راہ یافت — سر حق را از دل آگاہ یافت — احمدست اینجا احد ای مرد کار — سر حق را با تو گویم آشکار
ہیچ را ببرد ار احمد شد احد — فہم کن معنی اللہ الصمد — ہیست این اسرار از خاہ دگر — سر این را کی شناسد کور و کر
کور را خود از رخ زیبا چہ سود — گرچہ داند تا چہ بانگ آید ز رود — کور و کر از راہ عقبی ماند ماند — روز و شب بیند و نیابد ماند ماند
راہ مردان راہ توحید آمدست — منزلش تجرید و تفرید آمدست — بگذر از ہستی خود یکبارگے — تا رہی در عالم بیچارگے
بت پرستی راہ شیطان آمدست — بت شکستن راہ یزدان آمدست — بت شکن در راہ حق او مرد کار — تا نباشی در قیامت شرمسار
گر نخود نتوانی این بت را شکست — ہمت خواہ از دل یزدان پرست

حکایت مردے پاک باز کہ در راہ بے نیازی سر افراختہ بود

بود مردے پاک باز سر فراز — در رہ حق بود با سوز و نیاز — نام او محمود لوای بالبصر — از رہ بینش خدا بودہ خبر
وایما در جنگ کفار لعین — بود آن کیخسرو روی زمین — بود یک دیر بگر در سومنات — یک بت بود ست انجا نام لات
خلق او را خواستند صد ہزار — می پرستیدند آن بت آشکار — شاہ چون آگاہ شد از کار شان — از خیال فاسد و پندار شان
لشکری کرد آنزمان آن شہریار — بود آن لشکر بقرب صد ہزار — بود اندر لشکرش مردانہ مرد — ہمچو سام و ہمچو رستم در نبرد
شیر مردان خدا در رہ یقین — وایما در جنگ کفار لعین — جملہ در ساز و سلاح آراستہ — در مصاف از جان خود برخاستہ
شہ سپاہ خویش را پیرون کشید — دامن چرخ فلک در خون کشید — شب حکیمان و ندیمان را بخواند — مشورت کرد و سپہ در پیش راند
چون سواران بر نشستند آنزمان — غلغلہ افتاد زایشان در جہان — بانگ بر دابر دو بر خواست از سپاہ — جرعہ را سر رسیدہ تا بماہ
چشم عالم آنچنان لشکر ندید — ہیچ لشکر نیز زیور زر ندید — در خور می زد از برای دشمنان — ایچنین میرفت آن لشکر روان
تا رسیدہ در بلاد مشرکان — شاہ محمود ہست ید عالمپناہ — مشرکان را شد خبر کار سپاہ — قلعہ را کردند در ہا استوار
اندران قلعہ برون چندین ہزار — دل پر آتش دیدہ پر نم آمدند — برف از قلعہ آندم آمدند — پس سپر ہا بر کشیدند آنزمان
و ز غرارہ سنگہا کردند روان — لشکر محمود در پای حصار — بود استادہ بقرب صد ہزار — مشرکان چون سنگہا انداختند
لشکر محمود جنگ آراستند — قلعہ بود ہ سخت پر ز اکافران — عاجز آمد لشکر محمود ازان — شہ بجا آورد ہ آنچہ جنگ بود
کس ندانست آن در قلعہ کشود — شاہ را آمد ز ان حال ملال — گفت یا حی و قدیم ذو الجلال — کارم افتاد ست یا رب ہیچ گیر
ناگہی از دست رفت آن پادشاہ — سر بسجدہ داشت آن شب در دعا — گرد بر گردش شتاد و پیل مست — زد بہ برج قلعہ چون ان خشت را
بود خشتی در کف آن پیشوا — لشکر او خود عیان دید ہ بچشم — کاند رآمد از ہوا خشتی بچشم
گفت ای محمود کارت گشتہ یک — غلغلہ افتاد آندم در سپاہ — شاہ ازان غافل نجست از خود گاہ

این نه راه تست ای طفل نژند — راه شیر انست مرد هوشمند
خود پرستان اندرین ره گم شدند — از طریق بینیتی آگه نیند
عشق را بگزین و نفست را بسوز — تا شب تاریک گردد چون فروز
نفس را بنجا حجاب راه دان — این سخن را از دل آگاه دان
این نه تقلیدیست نه راه هوا — راه تحقیقی هست راه مصطفا
در ره توحید جان ایثار کن — دیده را در یار رو دیدار کن
اندرین ره کاملی باید شگرف — تا کند غواصی این بحر ژرف
صد هزاران طالب اینجا سر نهاد — صد هزاران عارفان در گفتگو
عاشقانه آتش زن در دو کون — تا رهی از نقشهای لون لون
چون نماند نفسها اندر میان — از زمان نقاش را بینی عیان
چون ترا باشد کمال دین حق — خویش را هرگز نبینی جز که حق
هر که بینی آن تو باشی بیشکی — چه ده و چه صد هزاران چه یکی
عرش فرش و لوح کرسی و قلم — از تو شان شد اسم در عالم علم
گر شود چشمت منور خویش باز — قدسیان در بات افتند از نیاز
جهد کن تا جوهرت آید بچنگ — تا زسی از کبر و از صلح و درنگ
داده بر باد عمر جاودان — یک زمان آگه نه از سر جان
جمله را یک بینی ای مرد خدا — تا نباشی در مقام احولا
شنگری از هیچ سوای مرد کار — وا نیا از عشق باشی بیقرار
هست پیدا لیک همان از نشا — کی بود حفاش را تاب ضیا
عشق با عشاق بین نه نیخته — روح اندر خاک او او نیخته
گفت پیغمبر که ما اخوان شدیم — همدگر را اینده در جان شدیم
وانمود ده سر اسرار قدم — آوریدآن در معنی از عدم
سر حق را ره نمود از لطف حق — در ره حق داد مردان را سبق
عارفان این معرفت در یافتند — سالها با سوختن در ساختند
رهبر عالم محمد آمدست — اسم او محمود و احمد آمدست

ذات این ره نیستی میدان یقین — شک بسوزان و بر از کبر و کین
نفس ایشان ضد راه صدق شد — عاشقان را راه پیش از عشق شد
نفس را بت دان و بت را بشکن — تا رهی در بارگاه ذوالمنن
هر که اندر بند نفس خویش ماند — از ره حق چون کافر کیش ماند
از ره توحید احمد ای پسر — در ره توحید حق شو باخبر
در جلال او جمال عشق بین — در صفاتش ذات حق میدان یقین
صد هزاران عارفان در گفتگو — تا که یک کس ره بدان درگه نهاد
نفسها را جمله در آتش بسوز — اندرین ره لوح دل در شست شو
با تو گویم سر اسرار نهان — بعد ازان شمع وصالش بر فروز
چون ترا معلوم گردد از عیان — ای برادر نفس را نقاش دان
جمله اجزای تو اندای بی خبر — غیر خود هرگز نبینی در میان
نور تو از هر دو عالم برترست — ذات کل این جهان را بسترست
جوهری تو جمله گرده بیان — این جهان و آنجهان را مهترست
جوهر کان در هوس گم کرده — چون بدیدی سجده کردی آدم را
گر شوی آگه بجان خویشتن — با سگی و جایلی خو کرده
گر تو راه عشق را مایل شوی — ترک گیری آن صفت یا اهرمن
عشق جانان جوهر جان آمدست — یک ره و یک کعبه و یک دل شوی
این جهان و آنجهان با هم ببین — لاجرم از حق پنهان آمدست
چند گویم ای پسر در من نگر — بگذر از راه گمان در یقین
گفت احمد خواند ما را ای امام — تا نه بینی خویش را در من نگر
صد هزاران سر از دریای جان — انبیا و اولیا او را غلام
راه نمود آن بحر صفا — آوریدآن شاه عالم در میان
عاشقان دیدند در روی او عیان — خواجه دنیا و دین خیر الوری را
تو مرد از خود زنده گردد روح ما — دست هشتند در ساعت جان
تا نمانی در بلا و کثر روی — تا رهی از نقشهای رنگ و بوی

کی زنیدای شیخ گان باتفاق — جمله در راه محمد گشت عاق — عامه آندم سنگها برداشتند — بر مشایخ سنگها برداشتند

چونکه منصور انچنان دید انچنان — گفت انیک میروم بر داربان — دست زد اندر رسن آنمرد کار — پایها را برزد و پس شد بدار

بر سر دار آمد آن مرد خدا — هر زمان میزد انا الحق بر ملا — چون کسان او را همی نشناختند — سنگها بر وی همین انداختند

بار دیگر از انا الحق باز داد — جمله عالم باو آواز داد — خلق عالم آنزمان از خود شدند — بیخبر اینجا انا الحق میزدند

سنگ خشت و رسته و کیوان دار — میزد ندا انجا انا الحق آشکار — مفسدی آمد مگر دستش برید — آنزمان از دست او خون میچکید

بر زمین میشد انا الحق آشکار — این چه سر است این چه عشق است آشکار — او فرو مالید دست خود برو — گفت مردان را خونش آبرو

پس بساعد نیز بے مالید دست — شبلیش گفت این زمان جمع دریغ — دست در ساعد چرا مالیده‌ٔ — راست ناید جز بخون ای خواجه رو

گفت ایندم میگذارم من نماز — کین نماز عشق را اینجا وضو — تا ترا او در راه حق باشد یقین

بعد ازان شبلی بگفت ای مرد کار — کنت کنزا انکه می بینی به بین — بعد از انش آتش اندر سوختن

بار دیگر گفت کای صاحب نظر — از تصوف این زمان بر مرزنیار — گفت عشق آنجا بود گردون زدن — منتشر شد در جهان احوال او

بعد از انش سر بریدند از جفا — از طریق عشق ده ما را خبر — این بگفت و اینچنین شد حال او — خاک او بر باد و او در آب آمیخته

چون بریدند سر زان مرد کار — خوش انا الحق میزد ی سر آشکار — بعد از انش سنو حتند آن مردمان — خاک او بر باد و او در آب آمیخته

خاک او را باد در آب آوریده — در نگر ای عارف صاحب نظر — تا که مردان را چها آید بسر

جمله مردان فنای ره شدند — در بقای حق بحق آگه شدند — همچو مردان از دل آگاه رو

جمله مردان ز خود بیرون شدند — در ره عشاق غرق خون شدند — تا کمال راه را دریافتند

هستی خود را ز ره بر داشتند — نیستی را اندرین ره خواستند — جمله عالم را باو آواز داد

زید را و علم را و قال و قیل — جمله را انداختند در رود نیل — این جهان و پیش ایشان چون سراب

دیده از غیری خدا بر دوختند — غیر حق را اندرین ره سوختند — اهل عشق را همین یک حرف بس

گر تو غیر حق نه بینی در جهان — بر تو روشن گردد اسرار نهان — از وجود لاشیتن فانی شوی

آنزمان را سر ار حق یابی خبر — که از جسم و جان شوی تو بدر — عشق هر دم خانه نیمان میکند

پیر راهست اندرین ره عشق دان — تا رسی اندر مکان لامکان — تا نمانی اندرین ره کور و کر

عقل شیطان را ره رده داشتست — زان سبب رو راز ده بر گاشتست — از طریق حق زخود بیرون شده

آدمی معنی بدیدی ای لعین — روح پاکش رحمة للعالمین — لاجرم در راه ماندی کور و کر

گر ترا دیده بودے در راه ما — او م ما را بدیدے همچو ما — نام تو کردیم ابلیس لعین

ای برادر در کمال خویش باش — در ره توحید حق بی کیش باش — تا رسی در قرب رب العالمین

زانکه ما را هست یار با صفا — گنج توحید است آن مرد خدا — جان خود در راه حق باخت است — سر معنی را بجان بشناخت است

کاندر است در راه حق مصطفی — هر دم از حق یافت است او صد عطا — در حقیقت پیر عالم هم ولیست — زانکه آنم قطب عالم هم ولیست

هست نام او درین عالم کبیر — آن بمعنی او بصورت بی نظیر — او ز حال من خبر دارد خبر — میرسد فردا بدین جانب مگر

او برون آمد ز شیران زمان — صورتش فردا بمعنی او عیان — چو بیاید آن بزرگ پاکباز — سر خود با او بگویم من براز

چون شود واقف ز حال آن کبار — بعد از انم گو برند در پای دار — شبلی آنم گفت ای مرد دین — مهلتی بخواهد ان قطب یقین

میرسد فردا یکه شیخ کبیر — آن بمعنی او بصورت بی نظیر — هست کرامات و مقالاتش عیان

تا چه فرماید ز شرع آن کبار — گر دهد فتوی کشیمش پایدار — تا که شیخ آید فغان بر داشتیم

بعد ازان چون روز پیدا شد پزیر — آمد از شیراز آن شیخ کبیر — رفت پیش شیخ منصور آنزمان

گفت ای مرد موحد از چه کار — از برای تو ندادند خلق دار — هیچکس دیدی که ناحق مے خورد

تو چرا اسرار خود با این خسان — گفتی و دیدی جفا از ناکسان — گفتی و رفتی چنین بر پای دار

گنج مخفی بودای مرد خدا — اشکارا کردی ای اینجا چرا — گنج اسرار نهانی داشتی

قرب پنجه سال بودی باده نوش — دائما در راه حق اسرار پوش — هر دو عالم کرده پر از خروش

بعد ازین منصور گفت ای پر هنر — من چه گویم انکه تو دانے خبر — لاشکی بی حد غایت آمدست

کی توانی کرد پنهان بحر را — تو نه یک کاسے اے مرد ما — هر زمانی مے برارد موجها

کمترین موجش انا الحق آمدست — حق چو حقست حق مطلق آمدست — گو برندم این خسان بر پایدار

گر ز تو فتوی انچنان آید بده — منتی هم این زمان بر من بنه — من همید انم که ذات تو خداست

چون دهم فتوی من از جهل و گمان — این چنین گفتست آن مرد خدا — در شریعت زود ترای عالمان

بعد ازان آمد برون شیخ کبیر — آن بزرگ دین و آن بدر منیر — تا که فتوی را ز و هم بستدند

شیخ گفت ای مردمان منصور گفت — قتل بر من گشت این ساعت درست — لیک باطن را خدا انم من کجاست

عالمان آنم فغان بر داشتند — پس طناب دار را آراستند — بروی آنجا خلق عالم بیشمار

جمله شیخا هر همه حاضر شدند — سالکان واصلان ناظر شدند — عامه بسیار بودند مردمان

پس عجب نبود بدان روز پسین — روز محشر بود گوئی سر بسر — همچو شیران در میان پیشها

هیچ اور ا ترس نے وخوف نے — بحر کے گردد ز بانگ سگ تنے — خلق عالم را همه لرزید جان

سالکان حق ز خود فانی شدند — واصلان در عین حق بینی شدند — عارفان را تن ازان شد کاسته

زاهدان از زهد بیزار آمدند — ترک خود کردند و در کار آمدند — عامه را بر صوفیان بگماشتند

تا که بودم منزلی همدم نه — تا که سوئی ماند که محرم نه — وز خیال خویش دیوانه شدی — وز حدیث عشق بیگانه شدی

این حدیث تو جمله دیو و نکیست — عقل را با این سخن بیگانگیست — باز قرآن جمله را شرح و بیان — کرد سرش را نگفته اندران

پیشوای ما همه چون مصطفی است — لاجرم آنچه تو گفتی همست راست — این چه تو گفتی همه پیغمبران نگفت — این دُر اسرار هرگز او نسفت

این چه گفتی کفر محض است ای فقیر — در گذر از کفر و رستی از سعیر — بعد ازان منصور گفتش شوید — از رموز سِرّ معنی بی خبر

تو بر بنه صورت و اماندهٔ — کی تو هرگز حرف احمد خواندهٔ — من رآنی گفت احمد در میان — تو کجا دانی که هستی بی نشان

لی مع الله گفت احمد از صفا — تو کجا دانی که هستی بی وفا — نحن اقرب گفت خداوند جلال — تو کجا دانی که هستی در ضلال

تو ز صورت هیچ کافر ماندهٔ — واصل حق را تو کافر خواندهٔ — خرقه ز ناموس را پوشیدهٔ — وانگهی سالوس را کوشیدهٔ

بت پرستی میکنی در زیر دلق — تو سلوک راه خود واکردهٔ — لاجرم در صد هزاران پردهٔ

دام گاهی کردهٔ این خرقه را — میفریبی هر زیان این فرقه را — در خودی خود بدگرفتار آمدی — لاجرم در عین پندار آمدی

راه تجرید و فنا راه تو نیست — در سخن کم گوی آن راه تو نیست — رو که در تقلید ماندی مبتلا — سِرّ توحید از کجا تو از کجا

رو که راه بی نشان را ره تو نیست — عقل تو از راه معنی دور تیست — چونکه بشنیدند این سخن از وی جنید — در دلش افتاد از صدگونه قید

پس برون آمد از انجا هیچ باد — رفت اندر خلوتی خود سر نهاد — عالمان آمدند فغان برداشتند — از جنید پاک فتوی خواستند

شیخ او را گفت ظاهر گشته است — لیک باطن را ندانم من که چیست — چون جنید از علم فتوی داد شان — عالمان و جاهلان کرده فغان

تا که بر دار آورند منصور را — آن قتیل عشق گنج و نور را — شبلی آن دم رفت پیش او نشست — گفت ای مرد حق یزدان پرست

سِرّ اسرارت چرا کردی عیان — لاجرم سرها نهادی در میان — چونکه سِرّ خویش را کردی عیان — آن زمان خون تو خواهد شد روان

گر سرت باید تو ترک سر بگو — در سرت باید ترک سر بگو — سر بگو دیگر عیان ای مرد کار — تا نباشی در میان خلق خوار

مه بدیدند این خان بیوفا — تا کنند آن زمان بردار راز — بعد ازان منصور گفتش کار عشق — من فتادم در یکی بحر عمیق

من نه منصورم تو منصورم ببین — از ره توحید حق دورم ببین — من خدا یم من خدا یم من خدا — فارغم از کبر و کین و و ز هوا

گنج پنهانم درین جسم آمده — سِرّ اعیانم درین اسم آمده — اولین و آخرین من بوده ام — ظاهرین و باطنی من بوده ام

سِرّ توحید این زمان پیدا کنم — در بقای حق بحق باقی کنم — بر سر دار آورم این جسم را — پس بگفتار آورم این اسم را

تا بدانند عاشقان سوخته — اسم اعظم را ز اسمی کو فته — من برای جمله عالم آمدم — لاجرم در نفس آدم آمدم

من نمودارم برای جمله نان — داتمایم مترق را من عیان — من برای سر توحید آمدم — لاجرم در ترک و تجرید آمدم

من برای راه تحقیق آمدم — لاجرم در عشق صدیق آمدم — انبیا در راه احمد تاختند — جان خود را راه احمد باختند

من شراب انبجام وصل خورده ام — گوی را از خلق عالم برده ام — مصطفی شیخ منست در راه دین — او مرا نموده است راه یقین

من ازین ره برنگردم شبلیا — چند داری با من آخر ماجرا — مهلتی خواه این زمان از این حشر — تا بمانیدم یک امروزی دگر

تا که جمله سالکان آگه شوند — از طریق عاشقان آگه شوند
چونکه زندان بان فرستد آن مرد دین — در مناجات آمد آن مرد یقین
گفت ای دارندهٔ کون و مکان — گفت ای دارندهٔ عرش مجید — عرش و کرسی هم ز نور تو شده پدید
گفت ای دارندهٔ لوح و قلم — این جهان و آن جهان از تو علم — گفت ای پیدا و پنهان آمده
ای وصالت آتش افروخته — عاشقان از بهر تو غیرت سوخته — گفت ای آرام جان عاشقان
ای وصالت صادق و صادق شده — در طریق صدق حق لاحق شده — ای وصالت عاشقان را دریافته
ای وصالت زاهدان را در زهد خویش — بر زمان تقریر زهد آرند پیش — ای وصالت سالکان رهروان
ای وصالت انبیا را داده صد علم آشکار — بر یکی را داده صد علم آشکار — ای وصالت عالمان در رهبری
ای وصالت آسمان هم زمین — هست در تسبیح رب العالمین — ای وصالت اولیا را داده حال
ای وصالت ماه را اجلال آمده — گاه بدر و گه هلال آمده — ای وصالت شمس را در یافته
ای وصالت باد و آتش را بهم — داد وصلت از ره لطف کرم — ای وصالت کیکبان حیران شده
ای وصالت بحر را بگداخته — هر زمان در سر و گهر پرداخته — ای وصالت کرده آب خاک را
ای وصالت دردختان آمده — صد هزاران میوه الوان آمده — ای وصالت کوه را در دل زده
ای وصالت انبیا و اولیا — ای وصالت صوفیان با صفا — ای وصالت ثمر و ریای قدم
ای وصالت عالمان عاملان — ای وصالت هست شسته در جهان — ای وصالت عاشقان را رفعان
ای وصالت عالمی بیچون شده — ای وصالت خانمان را کوفته — ای وصالت از جهان بیرون شده
ای وصالت عالمی سوخته — ای وصالت شمع تابان یکسان — ای وصالت روشنائی دو جهان
ای وصالت عم گشای مفلسان — ای وصالت شمع بیابان شده — ای وصالت رهنمای سالکان
ای وصالت سوز نشتافتان — ای وصالت وصل بیابان شده — ای وصالت صدق صدیق آمده
ای وصالت ترک تجرید آمده — ای وصالت گنج توحید آمده — ای وصالت وصل جان را ساخته
ای وصالت کرده دزدان مرا — ای وصالت فکر شد هجران مرا — ای وصالت کرده بر من آشکار
یا رب دیگر عالمان جمع آمدند — جمله اندر قصد آن شمع آمدند — صد هزاران خلق در غوغا و شور
شبلی آمد در زمان پیش جنید — گفت شیخا او فتاده ما بقید — خلق و عالم جملگی جمع آمدند
تا که بردارش کشند از چار سو — خلق عالم می دوند از کو بکو — شیخ چون بشنید بر خاست آن زمان
چون رسید آنجا و خلق بیشمار — دید شیخ آنجا بزرگ و نامدار — گفت ما را یک زمان مهلت دهید
این بگفت و زود در زندان دوید — دید آن شه را و از هیبت طپید — گفت ای منصور دیوانه شدی

بعد از انش گفت برخیز و برو — تا که یکدم با خود آیم از گرو
گفت ای دارندهٔ کون و مکان — غیر تو خود نیست در هر دو جهان
گفت ای پیدا و پنهان آمده — خلق عالم از تو حیران آمده
گفت ای آرام جان عاشقان — هم تو کی درمان درد بیدلان
ای وصالت عاشقان دریافته — جان خود را اندرین ره باخته
ای وصالت سالکان رهروان — همه در راه اند و از ره بی نشان
ای وصالت عالمان در رهبری — در ره تقلید بشگافند سوی
ای وصالت اولیا را داده حال — ذات ایشان ما در اصحیل وقال
ای وصالت شمس را در یافته — نور او بر جمله عالم تافته
ای وصالت کیکبان حیران شده — اندرین ره جمله سرگردان شده
ای وصالت کرده آب خاک را — دامنگاه این روح قدس پاک را
ای وصالت کوه را در دل زده — صد هزاران محنه آتش در دل زده
ای وصالت سنگ ریای قدم — صد هزاران در برآرد از عدم
ای وصالت عاشقان را رهنمان — ای وصالت صالحان صادقان
ای وصالت از جهان بیرون شده — ای وصالت عالی بیچون شده
ای وصالت روشنائی دو جهان — ای وصالت حاصل صاحبدلان
ای وصالت رهنمای سالکان — ای وصالت در کشای طالبان
ای وصالت صدق صدیق آمده — ای وصالت عین تحقیق آمده
ای وصالت وصل جان را ساخته — ای وصالت عشق جانان یافته
ای وصالت کرده بر من آشکار — مے برد فردا مرا در پای دار
صد هزاران خلق در غوغا و شور — بر در زندان دوند از دور
خلق و عالم جملگی جمع آمدند — بر در زندان آن شه آمدند
شیخ چون بشنید برخاست آن زمان — با مریدان رفت تا زندان نشان
گفت ما را یک زمان مهلت دهید — بعد ازان تا هر چه می باید کنید
گفت ای منصور دیوانه شدی — در حدیث شیخ بیگانه شدی

من شدم در راه حق بسیار گو — زان ندیدم در جهان اسرار جوی — ای در یغا تا سر اسرار نهان — من نگفتم هم ندیدم آن چنان
هر که او در بند نفس خویش ماند — کی تواند حرف این اسرار خواند — هر که او یکدم مراد خود نداد — صد در رحمت بروی خود گشاد
رستمان در راه رفتند ای پسر — این خران در پایگاه خیر و شر

حکایت تاج السراج منصور حلاج علیه المغفرة الی المنهاج

بود منصور عجب سوزنده حال — از ره تحقیق او را صد کمال — حال او عالی عجب بود ای پسر — نی چو حال آن خسیسان بی خبر
او رموز سر حق پی برده بود — نی که چون ما راه را گم کرده بود — او شراب وصل حق نوشیده بود — لاجرم از جسم کلی مرده بود
او یقین خویش حاصل کرده بود — در یقین خویش واصل گشته بود — راه در گنج معانی برده بود — نی که چون ما او تواند پرده بود
عاشق صادق بدآن بحر صفا — عارف و صادق بدان بحر وفا — در علوم دین قوی دشت او — هیچ علمی را نمی انگاشت او
عالمان از علم او درمانده اند — عارفان از معرفت او وامانده اند — عاشقان از عشق او گریان شدند — سر بمر نوعی دگر بریان شدند
صادقان از صدق او خون جگر — سالها خوردند کس را نی خبر — زاهدان از زهد او رسوا شدند — وز خیال زهد او شیدا شدند
حال او حال عجب بود ای فقیر — او بمعنی و بصورت بی نظیر — بود پنجه سال او اسرار پوش — ناگمان از وی برآمد صد خروش
زد انا الحق سر خود پیدا بکرد — ناگمان اضداد پر غوغا بکرد — اهل تقلید آن زمان برخاستند — از برای خویش فتوا خواستند
سی و صد و هفتاد تن از عالمان — جمله بر کاغذ بنشستند آن زمان — این زمان حلاج کافر گشته است — از طریق دین ما برگشته است
جمله بغداد پر غوغا شد است — او بکفر خویشتن رسوا شد است — تا که برگردد ازین کفر عیان — ورنه خونش را بریزم این زمان
بعد ازان نزد خلیفه آمدند — کام خود را از خلیفه خواستند — وانمودند حال آن منصور را — صاحب سر آن شه غیور را
چون خلیفه واقف این کار شد — در دل او صد هزاران خار شد — زانکه دانم او محب او بدست — کام دل از گفته او بستدست
چند کتاب از گفته او خوانده بود — سر مخفی را بجان برخوانده بود — لیک از ترس عوام و عالمان — منع نتوانست کردن آن زمان
پس بفرمودش که بندان برزند — تا که باز آید ازین آن مبتلند — من همیدانم که او مرد خداست — فارغ از کفر و نفاق و از هواست
بعد ازان منصور در زندان نشست — بود در زندان ز قومی پانصد — چار صد تن بود در زندان بند — چون در انجا رفت شیخ بشنوند
شب در آمد گفت ای مردان بیان — اندرین زندان چرا ایدین زبان — گرچه او فتادیم ما در این خطر — جمله بگشتند حال یکدگر
بعد ازان منصور گفت ای مردان — جمله ما آزاد کردم این زمان — مردمان گفتند ما در بند سخت — کی توانم رفت زینجا تفت تفت
شیخ آمد دست خود افشاند زود — جمله شان را بند از هم برگشود — بعد ازان گفتند در ما بسته اند — ما در اینجا خوار زار و دستمند
چون رویم ای پیشوای سالکان — چونکه در بسته است ما بیم الگان — رهنما شد اندران دیوار ها — چار صد رخنه بشد پیدا پدید
هر یکی از رخنها بیرون دوید — چونکه زندانبان ما بن دید این حال کار — پیش آمد و نگهی بگریست زار
بارها او بر کف پا رو نهاد — گفت من آگه شدم از سر کار — مه نیارد رفت جز من پا بپا

هر دو عالم در وجودت نقطه‌ایست — عرش کرسی پیش جودت ذره‌ایست — هشت جنت سوخته از یبستت — هفت دوزخ شخ شده از غربتت
این جهان و آن جهان خوبان تو — امشب من آمدم مهمان تو — اکرم الاضعفت از قول رسول — امشبی ما را ز لطف کن قبول
گفت الهام رحمانش داد آمدی — در ره عشاق آزاد آمدی — بعد ازان سلطان بگفتش ای امام — از کجائی تو مرا برگو تمام
گفت لقمان مرغشی نام منست — گنج معنی در دل ویران منست — گفت سلطانش مرا معلوم بود — شیخ لقمان نام تست ای بحر جود
لیک پرسیدم ز وقت پیر راه — زان نگفتم نام تو اینجا بگاه — حمد الله را که دیدم روی شیخ — آمدم ناخوانده من در سوی شیخ
شیخ اینجا آمده من بیخبر — از قدوم شیخ کارم شد چو زر — بعد ازان گفتش که چون آمد وقتا — شیخ اینجا آمده گشتیم شاد
شیخ گفتش بود مرزی حقیر — لیک در عشق خدا بی کار مکار — از ره توحید برخوردار برد — محرم حق بود و سر راه بود
در طریق عشق در راه ادب — دائما بود آن محقق با طلب — صوفی صادق بدان مرد یقین — کامل و ناطق بدان پای و دین
عاشقی پیدا بدان مرد خدا — واله و شیدا بدان سر صفا — ترک تجرید و بغایت داشت او — در ره معنی سعادت داشت او
در ره توحید حق پاک آمده — در ره تجرید چالاک آمده — بحر عرفان بود آن مرد خدا — سر یزدان بود گنج بی بها
ستر الله را دریافته — لی مع الله را بجان بشناخته — گفت کنز اگفت او بر هم نخورد — محو گشته پیش او هر نیک و بد
لیس فی الجنت ولایت کرده او — هر دم خود در دو گیتی گشته شو — گوس سبحانی زده سوم عیان — آن محیط بیکران گنج روان
می برخت از دار دنیا آن فقیر — آن بمعنی بس بزرگ و بی نظیر — او انا الحق آشکارا گفته بود — در ین اسرار را او سفته بود
آمدم از سر حسین اینجا بگاه — از برای آن ولی مرد راه — اندرین ویرانه می بود او مدام — دعا از فضل حق او شاد کام
من در اینجا آمدم شوریده حال — دیدم او را رسته از نقص و کمال — سر بدان خشتی نهاده این کوا — دو فرشته پیش استاده بپا
یک ملک با برق لولو بر آب — بود در دستش ایاشک و گلاب — وان دگر یک حله را سیدا دساز — از برای آن فقیر پاک باز
چون بدان آبش بشستند از غرور — بعد ازان روحانیان آسمان — جمع گشته اندرانجا ای جوان
پس مرا در پیش کردند از نیاز — تا که بگذاریم ما بر وی نماز — بعد ازان صندوق سبزی از سما — چون پدید آمد درانجا ناگهان
آن بزرگ دین دران صندوق رفت — در زمان صندوق پر نور بهشت — ای پسر تو یک زمانی هوش دار — قصهٔ مردان حق را گوش دار
بلکه او در راه حق در کار بود — لاجرم در عشق برخوردار بود — هر که عمر خویش را ایثار کرد — بر دو عالم را فدای یار کرد
هر که او در راه معنی مرد بود — روز شب در ناله و در درد بود — هر که حال خویش را آگاه کرد — نفس خود را او فدای راه کرد
جمله مردان نفس خود فانی شده — در بقای حق بحق باقی شده — نفس خود را در ریاضت داشتند — از قدای خود سعادت داشتند
یک زمانه خواب کردندی ز خود — بود از خلق جهان آزاد حر — ترک ازین دو آن جهان کرده بکل — این جهان را دیده اند بی اصل و دل
بر مراد نفس خود برداشتند — هر دو عالم را بگل دریافتند — دو ریاضت نفس خود را کشتند — دیده و نفس و هم در دو خفتند
در ره توحید حق پاک آمدند — در ره تجرید چالاک آمدند — سالها بودند اندر انتظار — تا یکی را وصل شد از صد هزار

این غلامان ظریف و ماه روی — پیش تو گردند خشک و زشت خوی — این سراو باغ تو زندان شود — هست این عالم همه خسران شود
این زر و املاک گنج بیشمار — جمله در پیش تو گردد همچو مار — این کلاه و این قبا و این کمر — جمله در چشم تو گردد مختصر
این کنیزان را تو مه بینی نیاز — جمله در چشم تو گردد چون پیاز — از هوای این جهان بیرون شوی — در طریق عاشقان مجنون شوی
ترک گیری لذت دنیا بکل — پس برون آئی تو از بند ازل — در ره معشوق خود صادق شوی — آنزمان تو عشق را لائق شوی
سر بسر تو مرد کردی ای جوان — پس نماند هیچ در دو دو جهان — محو گردی فانی مطلق شوی — وانگهی در عشق مستغرق شوی
حق نماند از وجود تو خبر — آنزمان از راه حق یابی خبر — چون تو فانی شود باقی شوی — آنزمان علی خدادانی شوی
وارهی از ننگ نام خویشتن — چند باشی بت پرست خویشتن — بت چو بشکستی شود گنجت عیان — برخوری از گنج وصل جاودان
بت چو بشکستی حجاب از پیش رفت — عشق آمد راه دین و کیش رفت — بت چو بشکستی شوی مرد خدا — وارهی تو زین طرو ماجرا
بت چو بشکستی برون شو زین جهان — مسخرائی در جهان جاودان — بت چو بشکستی برو زین خاکدان — سر بنگین در فضای لامکان
بت چو بشکستی بتمرل کی رسی — در قرب گه حضرت الله رسی — بت شکن شو همچو ابراهیم حق — تا نه همراهان خود یابی سبق
چونکه ابراهیم یکتا گشت فرد — لاجرم بت ها شکست آن نیکمرد — این جهان پرهوس هیچ انگار دان — همچو ابراهیم بت بشکن عیان
چون علی بت نیز در کعبه شکن — کعبه را تو دل بدان ای با بصر — تا بیابی از ره معنی خبر
این خیالات بدن تو بت بدان — بشکن این تنها در آور لامکان — بشنوید از پیر روشن هوشمند — چونکه محمود این سخنهای بلند
آتشی در چاه او افتاد سخت — دار رسید از نام ننگ و تاج و تخت — گفت محمود ای شریف پیشوا — ای حبیب مصطفی و مرتضی
ای تو سلطان همه عالم یقین — ای تو برهان خدائی عالمین — ای تو قطب اولیا و اصفیا — پیر عالم بندهٔ خاص خدا
ای تو پیر سالکان در هر طریق — رونمای مومنان در هر فریق — ای تو سلطان همه عالم حشم — ای تو چوپان همه عالم غنم
ای تو سرخیل بزرگان جهان — خلق عالم از وجودت بی نشان — ای جنید وقت شبلی جهان — بایزید پر مرید خرد دان
ای تو پیر راه دو در معرفت — ذات تو پر نور و صفت از صفت — ای تو مرد عشق و وحدت آمده — از ره معنی بغربت آمده
ای تو مرد پاک باد و پارسا — صادقان را رهنما و پیشوا — ای تو حکمت از خدا آموخته — حکمت هر دو جهان را سوخته
ای تو توحید خدا کرده بیان — از ره توحید داده صد نشان — ای تر اعلم لدنی داد حق — در علوم مصطفی اخوانده سبق
ای تو فخر پیشوایان زمان — ای تو گنج بی نهایت در جهان — ای تو سالار سلوک عاشقان — ای تو غمخوار دل صاحبدلان
ای کمر بسته درین ره مردوار — همچو منصور آمدی در پایدار — ای چو ابراهیم ادهم کهنه پوش — ای چو باده بصری حق کرده نوش
در ره حق وحدت کل یافته — عاشقان حق ز تو مل یافته — از خودی خود بکل فانی شده — در بقای حق بحق باقی شده
در مقام ترک تجرید آمده — در هموز علی توحید آمده — بی سر و سامان سلطنت سلطان شده — وانگهی در عالم عرفان شده
صوفیان را طالبان را باوفا — از تو می یابند صد صدق و صفا — گنج معنی و بصورت در فقر — این بمعنی بس بزرگ و بی نظیر

چون تنت خانی شود سلطان تنی | پس علیم و عالم ربانی شوی

حکایت آمدن سلطان محمود به هندوستان و شکستن اصنام

بود سلطانی ورا محمود نام | عادل برحق بد و سلطان دین | بت شکن و ملک بستان چین

عمر خود را در غزا بگذاشته | کام خود را از خدا برداشته | سالها در جنگ کفار لعین | بود آن کیخسرو وی روی زمین

این جهان آراسته از عدل او | آن فریدون زمانه کیقباد | صد هزاران جسم را اعیان شده | ملک هند از تیغ او ویران شده

تبکده از تیغ او زیر و زبر | چه بهندو چه بچین و چه بکبر | غلغله افتاد از وی در جهان | قیصر از خوفش نبود و در امان

شهرهای منکران کرده خراب | کافران را دل شده از وی کباب | روز و شب بخدمت دلدار بود | دشمن کیش بد زنار بود

دیرها کرده خراب اندر جهان | از برای دین احمد هر زمان | در طریق دین احمد فرد بود | صادق دین نبی صاحب درد بود

روز و شب در خدمت دلدار بود | صاحب سر بود و مرد کار بود | روز و شب در دین احمد کار کرد | شب همه شب خدمت جبار کرد

دائما در راه حق کوشنده بود | او شراب دین حق نوشنده بود | صوفی و صادق بدان شاه جهان | صادق عاشق بدان افخر زمان

جان او پر گوهری توحید بود | از ره اعیان و نه تقلید بود | دائما در فکر و راه معرفت | جاصل آنبود و درین این صفت

شرح احمد را بجان کرده قبول | راه شرع او گرفته از وصول | دائما در عدل و در داد آمده | خلق عالم جمله زو شاد آمده

خلق عالم از سخای وی غنی | شاه رانی کبر بود و نی منی | دائما جویای مردان خدا | دشمن نفس خود و کبر و هوا

شب همی از خانه بیرون آمدی | در طلب وی مست و مجنون آمدی | یکشبی در دین احمد کار کرد | عشق آمد در دل وی کار کرد

سر برهنه پا برهنه شد برون | نی برسم هر شبی آن ذوفنون | ناگهان افتاد در ویرانه | بود آنجا بی دل دیوانه

پس سلامش کرد و گفت ای پیر راه | حاجتی دارم بدرگاه اله | حاجت ما را بخواه از کردگار | زانکه می بینم که هستی مرد کار

پس زبان بگشود پیر بقرار | گفت ای محمود از حق شرم دار | کی شوی تو از گرده صوفیان

باغلامان لطیف و تخت زر | کی شوی از راه معنی باخبر | با سپاه و لشکر و طبل و علم | کی رسی زفوان آن فضل و کرم

با خوانین و ظریف و خانمان | کی رسی در زمره صاحبدلان | با دواج و تاج و شمشیر و کمر | کی شوی در معرفت صاحب نظر

با سر او باغ و راغ و کشتکار | کی شوی در راه عرفان دگار | با سلاح و اسپ و با گنج و گهر | کی رسی در راه مردان الهی

با سواران دلیر و کروفر | کی رسی در وصل حق ای بیخبر | با حکیمان و ندیمان و جهان | کی رسی اندر طریق عاشقان

با هزاران نفس خود خو کرده | لاجرم در صد هزاران پرده | صد هزاران پرده اندر پیش تو | کی رسد بوی ترا از هیچکس

پرده ها را اول از خود باز کن | وانگهی بر خود دره را ساز کن | روز نور عشق شمع بر فروز | پرده ها را سر بسر یکلی بسوز

چون بسوزی پرده ها را ای قباد | آن زمان گردی ز وصل دوست شاد | چون ترا پیدا شود آن بحر نور | هر دو عالم در دلت گردد نفور

پادشاهی و بزرگی در جهان | مختصر کرده به پیشت ای جوان | این سپاه و کشور و ملک و حشم | در نیاید پیش حشمت یک درم

ایدل آخر ترک کن گفتار را — تا بیابی عالم اسرار را — ایدل آخر بگذر از غیر خدا — وانگهی جویای راه یار شو

ایدل آخر جان را ایثار کن — پس برافکن دیده دیدار کن — ایدل آخر خویشتن را کن فنا — تا بیابی در فنا عین بقا

ایدل آخر بگذر از غیر خدا — هان وهان تا تو نه بینی غیر را — غیر حق اندر جهان نیست ای پسر — باز دان اسرار و شو صاحب نظر

غیر حق اندر دو عالم مردود بین — شک لبسوزان و گذر کن از یقین — غیر حق اندر دو عالم نیست کن — در ره توحید این ارشاد کن

گر تو غیر حق نه بینی ای پسر — در قیامت خسته گردی کور و کر — گر تو غیر حق نه بینی در جهان — منکری باشی لبان کافران

گر تو غیر حق نه بینی ای فقیر — هر زمان از جان برآید صد نفیر — گر تو غیر حق نه بینی ای فتا — در میان غیر گردی مبتلا

گر تو غیر حق نه بینی ای جوان — خاک بر فرق تو بینی جاودان — گر تو غیر حق نه بینی در جهان — باز مانی از جمال جاودان

چون صفات او احد آمد مدام — غیر نبود جمله او دان والسلام — هر چه دیدن ذات پاک او بود — این چنین دیدن ترا نیکو بود

در همه اشیا و در اظاهر و بین — اولین و آخرین و ظاهرین — آخر و اول در او دان والسلام

آسمانها و زمین با و فلک — جمله او را دان و بگذر تو ز شک — جمله اشیا مصحف آیات دان

هر چه بینی ذات او میدان مدام — ذره در کوی او بین والسلام — بحرها از بحر او یک قطره دان

کوه ها از درگش یک پشت خاک — تا مگر و افتاده در مغاک — زانکه ایشان اند شاه انجمن

شرح خود با انبیا گفته تمام — بر محمد ختم کرده والسلام — تا شود پیدا به پشت هر زمان

سر وحدت از محمد شد پدید — شرح وحدت نور احمد باز دان — چونکه او بشنید ترک خود بگفت

چون علی بشنید دل آگاه گشت — پس علی از وی بگوش جان شنید — با علی اسرار خود احمد بگفت

جان و تن دان گر تو کی مرد یقین — تا شود علم الیقین عین الیقین — شرح وحدت از دل آگاه گفت

چون علی اسرار در جایت بگو — تا تنت فانی شود از گفتگو — چون تنت فانی شود باقی شوی — لاجرم در راه حق وا مانده است

چون تنت فانی شود کل جان شوی — آنزمان تو لا بقی جانان شوی — آنزمان علی خدا دانی شوی

چون تنت فانی شود ای مقتدا — پس بیابی قرب وصل مصطفی — چون تنت فانی شود ای هوشیار — فی همان دیار مانند دیار

چون تنت فانی شود ای منتخب — همچو موسی نور بینی بر درخت — چون تنت فانی شود از اسرار عشق — چون خلیل الله در و در نار عشق

چون تنت فانی شود از قیل و قال — فارغ آئی شوی تو مرد حال — چون تنت فانی شود اگر شوی — همچون عیسی پاک روح الله شوی

چون تنت فانی شود از خود بهشت — وارهی از گفت و گوی ما و من — چون تنت فانی شود از فکر و ذکر — فارغ آئی شوی در راه بکر

چون تنت فانی شود اندر وجود — بر تو گردد روز پر کار و جود — چون تنت فانی شود از جسم و جان — فارغ آئی و شوی در لامکان

چون تنت فانی شود از سر فرت — فارغ آئی و بمانی در صمت — چون تنت فانی شود از ما و من — باز دانی سر را از عاشقان

چون تنت فانی شود در بحر نور — محو گردی محو شوی اندر حضور — چون تنت فانی شود ای جان من — این زمان بینی جمال ذوالمنن

وان حکیم پرنیان ارواح دان — نفس شوخست احول آمد در میان — روح اندر عالم وحدت فتاد — نفس اندر عالم کثرت فتاد

دل بدان آئینه از وی کمال — تا در و بینی جمال ذوالجلال — اندران ره گرچه صعبست جدل شوی — بی کمال و بی یقین و اصل شوی

روح نفس و عقل دل جمله یکست — مرد معنی خود در اینجا بیشکست — چونکه کبریتین گشت نفس مشوم ذهن

عقل اندر صورت کرده صواب — عشق صورتهای گل کرده خراب — عشق داده هر دو عالم را طلاق

عقل اندر کارسازی در جهان — عشق اندر بی نیازی دو جهان — عشق آتش در همه دفتر شده

عقل اندر نیستی هست آمده — عشق تا اندر هستی هست آمده — عشق شهباز هر شده در لامکان

عقل هر دم خانه آبادان کند — عشق هر دم خانه ها ویران کند — عشق باشد عاشقان را پیشوا

عقل آنجا برده داده شد است — عشق آنجا راز دار ره شد است — عشق غوطه خود خورد اندر وجود

عقل اندر کار خود درمانده است — عشق صد اسرار حق بر خوانده است — عشق در تکبیر و توحید آمده است

عقل اندر نامه ها باز مانده — عشق اندر کار دانی پیش رانده — عشق اندر بی نیازی آمده است

عقل اندر حبست خود قال و قیل — عشق اندر شست شو چون بی بدل — عشق وصل و فضل خود بر بین جهان

عقل گشته هر زمان کوئی دگر — عشق را گوئی نبوده ای پسر — عشق اندر بی درنگی آمده است

عقل از تکلیف چون کامل شده — عشق از تشریف او واصل شده — جوهر عقل است فعل این جهان

جوهر بی عشقست پیدا و نهان — حالت عشقست این هر دو جهان — جوهری عقل ست رحمان رحیم

جوهری عشقست پاک ذات حق — این کسی داند که دید آیات حق — ایدل آخر یکزمان بیدار شو — یکزمان جویای وصل یار شو

ایدل آخر یکزمان بگذر ز جان — تا رسی اندر مقام لامکان — ایدل آخر بگذر از پیر و جهان — تا رسی در عالم عین عیان

ایدل آخر بگذر از حال و مقال — چند باشی در پی حال و محال — ایدل آخر بگذر از هر نیک و بد — چند باشی در عقول در خرد

ایدل آخر بگذر از کون و مکان — تا نه بینی جز خدا در میان — ایدل آخر بگذر از حرص و هوس — تا نمانی اندرین ره بازپس

ایدل آخر بگذر از کبر و نفاق — تا نمانی در عذاب در فراق — ایدل آخر بگذر از پندار کین — تا رسی در قرب رب العالمین

ایدل آخر بگذر از جهل و گمان — تا ز نور عقل یابی صد بیان — ایدل آخر بگذر از سود و زیان — تا رسد سعادت بر فراید این جهان

ایدل آخر بگذر از نجل و فساد — تا روی در روز محشر شاد شاد — ایدل آخر بگذر از بالا و پست — تا شوی از عشق جانان نیست هست

ایدل آخر بگذر از خوف و رجا — تا نباشی بر طریق ما جرا — ایدل آخر بگذر از طامات خلق — چند باشی در پی خلاف خلق

ایدل آخر بگذر از عقل فضول — چند یابی رد و قبول — ایدل آخر بگذر از نفس صور — چند باشی بت تراش و بت پرست

ایدل آخر بگذر از اسم و علم — سر بباز و خود فرو ران در عدم — ایدل آخر بگذر از راه گمان — چند باشی اندرین ره بدگمان

ایدل آخر بگذر از راه نشان — همچو مردان خدا شو بی نشان — ایدل آخر بگذر از ذات و صفات — تا بیابی عالم بی منتها

چون وجود خود کنی کلی خراب
آنزمان محبوب بینی بی حجاب

گر یکی بینی تو جان ره بین شوی
دو و بینی احول کژبین شوی

در همه عالم ورا همتای نیست
هیچ او در علم سر غوغای نیست

روز و شب در راه بلا او در رهست
بی ولید و خفت فزدی فرد هست

این حکیم است و جهان مهر اوست
این حکیم است هر دو عالم نور اوست

صد هزاران حکمت از حق یافته
هر زمان نوعی دگر پیدا شده

ای بسا کس را که او آگاه کرد
ای بسا کس را که شاهنشاه کرد

ای بسا کس را که او را ره نمود
ای بسا کس را که ره از وی ربود

ای بسا کس را که در دم صدق داد
ای بسا کس را که در دم عشق داد

او حکیم صادق سر خداست
ای بسا کس را که جام فقر داد

صد هزاران حکمت بی منتها
از خدا دریافت آن بهر صفا

اندر این خانه یکی آئینه دان
هفت عالم او از آن آئینه دان

هر زمان در آئینه می بنگرد
جز و کل گفت ای حکیم با خرد

در جهان خود هیچ او را نیست کم
حکمت او من ازین پیدا کنم

لاجرم کژبین شده در آئینه
چون دو دیده احولی در آئینه

تا نباشی هیچ او احول مشو
جهد کن تا کژ نه بینی ای پسر

تا نه گردی هیچ او احول مبتلا
جهد کن تا کژ نه بینی ای فتا

تا شوی در راه معنی معتبر
دو مبین و یک مرو راه ای پسر

تا شود امر ارحق پیشت عیان
دو مبین ای مرد معنی در میان

تا رسی در عالم گه بودی
دو مبین ای مرد بگذر از دوئی

تا رسی در عالم وصل و وصال
دو مبین ای مرد راه ذوالجلال

تا یکی بینی جهان را سر بسر
دو مبین و وحدت حق در نگر

تا رسی در راه وحدت او سلام
دو مبین بگذر از ین ننگ نام

سرنگون اندر درون چاه او فتاد
احولک دو دیده از ره بر نهاد

لاجرم از اصل خود در چه فتاد
لاجرم از غافلی از ره فتاد

تا مر در کدورت مانده است
لاجرم در بند صورت مانده است

عاشق و معشوق تو خود خویش شوی
جان و تن بگذار بگذر از دوئی

هست او استاد حکیم پاکباز
وانمان باحق تعالی گفته راز

راز با باحق تعالی گفته است
سرها از راز ها دانسته است

هیچکس از راز او آگه نشد
هیچکس بالا و دی همره نشد

هیچ او دیگر چگونی خود نبود
جمله عالم راز و حکمت گشود

ای بسا کس را که ره از وی ربود
ای بسا کس را که سیر حق نمود

ای بسا کس را که در دم عشق داد
ای بسا کس را که در دم صدق داد

ای بسا کس را که شاه و میر کرد
ای بسا کس را که قصب تیر کرد

از خدای خویش حکمت یافته
در سلوک خویش رفعت یافته

هیچکس از علم او واقف نشد
احولی با او کرم همخانه شد

هست آن آئینه در پیش حکیم
روی خود را دید او در وی مقیم

حکمت او بینشی در آئینه است
لاجرم زیبا رخش چون آئینه است

وانگهی در آئینه کرد او نگاه
دید او صورت که زشت است و تباه

جهد کن تا کژ نه بینی ای پسر
تا نباشی هیچ او احول کژ نظر

جهد کن تا کژ نه بینی ای فتی
تا نباشی هیچ او احول در سیر

هر کرا دیدند نشان غفلت است
زانکه او اندر مقام احول است

دو مبین و دو مگو و دو مجو
تا ازین طاقت مکن دم گفتگو

دو مبین ای پاک باز و راه رو
یکدم از گفتار من آگاه شو

دو مبین ای خواجه باش از راستان
تا شوی شاهان اندر لامکان

دو مبین در راه عشق راستان
تا شوی در هر دو عالم بی نشان

دو مبین و بگذر از هر نیک و بد
یا یکی بینی ازل را از ابد

دو مبین در راه عشقش ای فلان
تا شوی پنهان ز اندر لامکان

احولک در آئینه چون بنگرید
روی خود را دید آن از کار دید

لاجرم بد بخت سرگردان شده
هر دم از نوعی دگر حیران شده

دان حکیمی پرهیز در آئینه
جمله یکتا دید دگر سایه

از یکی پیدا شده زر و گهر
در و لعل و سنگهای معتبر
سرو قد و تنگ چشم و مشک بو

از یکی پیدا شده وحش و طیور
هر یکی را صد نوا از صد نفور
هر یکی را در لباس خوش بین

از یکی پیدا شده صد گل خراب
کرده با عشاق هر دم صد خطاب
ابر و ان چابی چشمان پر خمار

از یکی پیدا شده خوبان چین
چشمها با دام لب با شکرین
دست شان در گردن یار خوش

از یکی پیدا شده جمله جهان
از یکی شد اشکار او نهان
عاشقان را گشت هر دم صد جفا

از یکی پیدا شده صد نامدار
عاشقان را کرد هر دم جان نثار
سر انیغی بر اند عاشقان

از یکی پیدا شده علم انبیا
از یکی آمد حضور اولیا
از یکی آمد ولایت در جهان

از یکی آمد خلیل ذو فنون
در ره حق تا جدار و سرنگون
عقبها را بر گرفته او ز راه

از یکی موسی شده صاحبقران
حیرت آورده ز بیم بن تران
ترک کرده خطهٔ این خاکدان

از یکی دان هر چه بینی سر بسر
چه بد و چه نیک چه خنک و چه گر
مرد معنی را در آنجا کی شکست

این یکی اندر یکی آمد مدام
تو یکی اندر یکی بین و السلام
اندر این معنی کجا باشد شکی

تو یکی اندر یکی توحید دان
بر دل تو آیت تحقیق دان
تا نشوی و معرفت صاحب نظر

تو یک اندر یک تو عشق روح زا
این سخن را تو در منفوح دان
بشنو این معنی پاک با صفا

ذات حق را در صفات حق بین
بگذر از کفر و رها کن کیش و دین
شمک بسوزان و گذر کن از کمین

بس نهان اندر عیان بید ابرام
پس عیان و آن نهان بین و السلام
هم زمین هم آسمان و هم فلک

هم نبی و هم ولی و هم علی
دو مبین تا تو نباشی احولی
این یکی آمد یکی آمد همه

دم بدم در بهر دو کار ره نمود
چون مکانش نسبت هر جا نمود
این سخن از ترجمان دیگر است

این سخن از لامکان آورده ام
سر مخفی را عیان آورده ام
این سخن از عقل و از جان برتر است

این سخن از عرش اعلی آمد است
از رموز حق تعالی آمد است
این سخن از بهر عشاق آمد است

این سخن از بهر معنی آمد است
نه بدعوی و نه فتوا آمد است
این سخن از بهر وصلت آمد است

این سخن برهان معنی آمد است
از طریق عشق سولی آمد است
این سخن از سر پنهان آمد است

این سخن از عشق جانان آمد است
لاجرم از عقل پنهان آمد است
این سخن را در نیابد بیشکی

گر ترا در دست یابی کار را
اندرین ره باز دان نادیده را
گر ترا در دست در جان هم بود

در گذر از علم زهد و قال و قیل
در در ا بگزین و شو چون بیدلان
در گذر تو زین همان و آن جهان

در گذر از خویشتن یکبارگی
تا رسی در عالم بیچارگی
بگذر از خود با کل از فنا

نبینی ابر را بر دم بر رنگے — درختان گرد او بر دم بر رنگے — هزاران رنگ گوناگون شد آب — گهی زرد و گهی سرخ و گهی ناب

فاک را فود رنگها افزون ترست — از انکه قرب و بعد او کامل ترست — این همه تقدیر زان کردیم ما — تا نه بینی جز یکے را اے فتا

این همه بهان و آیات از یکیست — این همه ذرات و طامات از یکیست — این همه زنده شعور ذات دان — ای پسر این جمله آیات دان

حکایت در ظاهر رمز بلال

بشنو این رمز از بلال باوفا — خواجه مایان غلام مصطفےٰ — او فتاده بود آن در تمین — در میان آن جهودان بے یقین

مرد دین بود او طلبگار آمده — عشق احمد بر خریدار آمده — روز از بهر جهودان کار کرد — شب همه شب مدحت جبار کرد

روز و شب در دین حق بیدار بود — واقف سر بود مرد کار بود — آن جهودان بعین گمره شدند — از طریق عشق او آگاه شدند

چند تن زان گمرهان جمع آمدند — تا بلال پاک را چوبک زدند — تا که برگردد ز عشق مصطفےٰ — ترک گیرد این طریق مصطفےٰ

بعد ازان گفتند از نفس دنی — تو چرا تعظیم احمد میکنے — گشته در راه ما تو بو الفضول

گفت راه او جنست و بهترست — راه بے راهان تمامی ابترست — پس بلال از شوق دل گفت اے احد — قادر و فرد و خداوند صمد

صد هزاران گر زند از چشم من — گر هزاران پاره گردد جسم من — من یکے دانم ترا بے مانند من — من یکے دانم یقین بے مانند من

مانند من گزارگذار از دوئی — تا درین ره مرد صاحب سر شوی — تا رهی از ننگ و نام و ننگ و نیک — تا رهی

تا دم آخر بزای محتشم — بگذری از کفر و از اسلام هم — تا دم آخر بگیتا کے رسی — در کمال ذات یکتائی رسے

چونتو یکتا باشی ای مرد خدا — پس بقا باشد ترا بعد از فنا — چونتو یکتا باشی ای مرد یقین — هم ز دنیا بگذری و هم ز دین

چونتو یکتا باشی ای مرد فقیر — بر همه عالم توئی سلطان و میر — چونتو یکتائی درین هستی پرست — بر دو عالم در ردتو قطره ایست

چونتو یکتا باشی اندر لامکان — ساقیت باشد بر دم هر دمان — چونتو یکتا باشی اندر بحر نور — وصلتے یابی شوی اندر حضور

چونتو یکتا باشی در دین خدا — از خدا یابی تو صد گنج عطا — چونتو یکتا باشی اندر بحر جان — جان نماید خویشتن را در میان

چونتو یکتا باشی اندر سر دل — سر دل را بازدانی هم ز دل — چونتو یکتا باشی اندر معرفت — معرفت اندر ترا هر دم صفت

چونتو یکتا باشی اندر راه را — مات سازی صد هزاران شاه را — چونتو یکتا باشی هم یکتا بدان — سر معنی کرده ام با تو بیان

چون جهان را جمله رنگ پیدا شدست — عقلها را جمله رنگ پیدا شدست — انبیا را جمله رنگ گفتند باز — از یکے گشتند ایشان سرفراز

شرح و ترتیب از یکے شد آشکار — بشنو این معنی و یکدم هوشیار — آسمان را از یکے گردان شده — ماه و خورشید تو از ما بان شده

از یکے شد انبیان بر گفتگوے — از یکے شد عالمی برجست و جوے — از یکے شد این نجوم بیشمار — از یکے شد عالم هفت و چهار

از یکے پیدا شده آب و هوا — این جهان را داده هر دم با صفا — از یکے پیدا شده اشجار با — داده هر دم لون لون اثمار را

از یکے شد قطره باران پدید — بگرفته میزند بل سن مزید — از یکے شد کوه پیدا در جهان — از برائے ساکنین این جهان

از یکے پیدا شده عین و روان — اینجنین تا شیر کرده را بجان — از یکے پیدا شده خیل و حشم — اشتر و گاو خر و اسپ و غنم

باز عیسی آمده از سر خلق — صد هزاران خلق را داده سبق — باز احمد آمده در لامکان — صد هزاران نور او اندر جهان
باز احمد آمده از عشق نور — خلق عالم یافته از وی حضور — باز احمد آمده از عشق کل — عاشقان جمله از و یابند مُل
باز آمد مصطفی با صد بیان — آب را... لبان و عارفان — باز بوبکر آمده در صدق کل — جمله از و یابند مُل
باز عمر آمد درین ره عدل ناک — عادلان را کرده اندر نور پاک — باز عثمان آمده اندر حیا — صد هزاران رهروان را پیشوا
باز حیدر آمده با صد کمال — آفتاب شرع نور ذوالجلال — از حسین و از حسن صد راز بین — صد هزاران صد حق را باز بین
باز آمد بایزید اندر مزید — بر زمان گفته جان بل من مزید — باز لقمان آمده آن قطب حق — ... روح حق برده از و صد سبق
صد هزاران سرفرازان نوشهان — آمد انداز پشت آدم در جهان — کی توانم جمله را تکرار کرد — عشق پاکان در دل من کار کرد
گر صد است و گر هزار است خود یکیست — مرد حق را اندرین ره یک شکست — آدم از جنت برون آمد چو جان — تا جمال دوست را بیند عیان
آدم معنی مکرم آمده است — او ز نفخ روح خرم آمده است — آدم معنی ز جمله دوست دان — هر چه غیر آدم است آن پوست دان

حکایت آمدن مردی دانا نجدمت حضرت شاه

بیامد پیش حیدر مرد دانا — که هر بازگوز اسرار ما را — که اندر جنت ما او بود روز — بود این شمس آنجا مجلس افروز
علی گفتش نه روز است و نه شب هم — شمس است و نه بدر است و نه مظلم — بمین آدم بود سالار افلاک — بمین آدم بود معمار این کاخ
همین آدم درینجا سرفراز است — همین آدم درینجا شاهباز است — همین آدم بود کرسی یزدان — ازین آدم شده است این چرخ گردان
همین آدم بود عقل مصفا — ازین آدم شده است اسرار پیدا — همین آدم بود روح مطهر — ازین آدم شد است عالم نور
همین آدم بود عرش الهی — ازین آدم بدانی هر چه خواهی — همین آدم بود سر معانی — ازین آدم خدا را باز دانی
همین آدم بود جنات اکبر — ازین آدم شود جنات اصغر — همین آدم بود جبریل فتوا — نه فتوا گنجد آنجا و نه دعوا
ز بهر آدم است حوران و غلمان — ز بهر آدم است طوبی و رضوان — ز بهر آدم است اشجار جنت — ز بهر آدم است انوار جنت
ز بهر آدم است این هر دو عالم — ز بهر آدم است هر بیش و بکم — همین آدم بود معبود عالم — همین آدم بود مقصود عالم
همین آدم تو ئی گر باز دانی — همه عالم تو ئی گر راز دانی — بگفتم تا ترا تشریف دادم — در معنی بر روی تو کشادم
اگر تو اندران در خام باشی — بزیر بار کاهلی لنگ باشی — اگر تو اندران دم جام باشی — از ان در تا بروی خام باشی
از ان تا اندران اشباه باشی — بمعنی چون زمی الله باشی — زنی توحید حق توحید دان کو — درین ره عاشقان دانند جان کو
گهی کز غیر حق بیزار باشی — یقین میدان که مرد کار باشی — ز غیر حق درین ره میل در کش — بداغ عشق خود را نیز در کش
بغیر حق همین در هر دو عالم — اگر هستی ز ذرّیات آدم — درین معنی که میگفتم شگفتیست — کی اندر هر دو عالم جز یکی نیست
یکی دان جمله در انجام و آغاز — یکی بین جمله را در گوهر کن باز — یکی دان صورت عالم سراسر — از ان سر دم در اینجا ننگ آمد
اگر چه صد هزاران رنگ پیش است — و لیکن اصل دان هر رنگ آمد — سر هر جا نخی صد دنبه کیش است

عاشقان خود جماد و راه و لبند | جمله حاجتمند درگاه وی اند | از سر روئی نگه کن این کتاب | تا نگه رخیزد ز پیشت صد حجاب
از سر روئی نگه کن ای پسر | تا شوی از سر معنی باخبر | این کتاب دیگر است ای مرد دین | رهروان را ره نماید در یقین
غیر قرآن این کتب بادی دگر | جمله پوست اند این ز آن بی مغز مگیر | بار قرآن معنی است آنی کمال | تو چه دانی تا چه گفته ذوالجلال
من همه تفسیر ها را خوانده ام | مغز قرآن با از آن خوانده ام | باز فرسودند از پیشان مرا | تا بگویم اصل راو مغز را
هر چه گفته دیگران افسانه بود | عقلها با این سخن افسانه بود | یک زمانه ترک کن افسانه را | گوش کن از من تو وصلت نامه را
هر که خواند این بکام دل شود | زود باشد کاندرین واصل شود | نام این کردم بوصلت نامه من | زانکه وصلت دیده ام از خوبشتن
هر چه خواهد که او واصل شود | در دو بهلولش همه حاصل شود

حکایت دیگر نیز در خلقت حضرت آدم علیه السلام و سر انجام مهام او

ای برادر قصه نو گوش دار | تا شوی در هر دو عالم مرد کار | دست لطف حق چو آدم را فرید | وز غذای سر عشقش پرورید
چل صباحش از قضا تخمیر کرد | بعد از انش بر کشید و میر کرد | بعد از ان فرمود کی افلاکیان | سجده آری پیش آدم در زمان
پس ستاده ذات هم در پیش او | سر کشیده آن لعین از کبش او | حق تعالی گفت ای ملعون راه | تو چرا سر میکشی از حکم شاه
زا دمی معنی تو آگه نیستی | سخت مغروری و در ره نیستی | چونکه تو سر میکشی از راه دین | لعنت ما بر تو شد تا یوم دین
ای یقین گنج نهست آدم در صور | تو چه دانی زانکه هستی بی بصر | آن زمان آدم نشسته در بهشت | بود با روحانیان در باغ گشت
صد هزاران حور بهر دم در برش | صد هزاران نور بهر دم در سرش | صد هزاران لطف او دریافته | صد هزاران حلها بر سر ساخته
صد هزاران عز و شادی بی طرب | نی در انجا رنج دیدی نی تعب | سلسبیل و زنجبیل و می روان | شیر شهد و میوه ها بی جا و دان
جمله از لطف خدا آدم بدید | هر زمان میگفت او هل من مزید | حق تعالی خود است اسرار ترا | فاش گرداند سرای مرتزا
آدم از جنت چون بیرون آورید | صد هزاران نوع دیگرون آورید | صورت ابلیس را تلبیس دان | وسوسه کرده در آدم هر زمان
آدمی معنی تو ئی ای بی بصر | سر بر بین و سر بدان هر راه بر | نفس شوم است هست ابلیس لعین | سر کشیده او ز روح نازنین
روح را فرمان برست و آن فضول | لاجرم نامش نهاده بوالفضول | باز گوئی سر تو اسرار جان | گرچه آمد آدم اندر خاکدان
بود گنج بی نهایت در عدم | رو نمود این جایگاه او در سدم | گاه آنجا آدم و حوا شده | شیث را اندر جهان شید اشده
نوح گشته در جهان سالی هزار | دعوت حق کرده بهر دم آشکار | بار ابراهیم بوده در جهان | بت شکسته پیش حق هر دم عیان
باز اسمعیل همچون جان شده | در ره حق هر زمان قربان شده | باز اسحاق نبی پیر آمده | در ره حق سر و رسیر آمده
باز یعقوب نبی آمد بدرد | بوده در عشق خدا آزاد و فرد | باز یوسف بوده اندر بیدلان | بادشاهی کرد و اندر عیان
باز داود نبی بوده یقین | در تضرع پیش رب العالمین | باز آمد چون سلیمان جهان | تخت را بر باد کرده خوش روان
باز زکریا چو شد اندر دو رخ | اره کرده آن در فرقش تخت | باز یحیی آمده اندر یقین | سر فدا کرده ز بهر راه دین

مصطفی آمد درین ره سرفراز — موج بیند در درون بحر نیاز — مصطفی آمد درین ره با نشان — برزمان از راه داده صد نشان
مصطفی آمد درین سو بحر کل — قطره ها از بحر او یابند مل — مصطفی آمد درین ره نور پاک — جمله ظلمات جهان آکرد خاک
مصطفی آمد درین ره پیر راه — دامن او گیر تا گردد براه — مصطفی آمد درین ره فخر جان — تا هدار و باد شاه جاودان
مصطفی آمد درین ره رهنما — طالبان را اندرین ره جا نما — مصطفی آمد درین ره رازدان — دیدهٔ معنی درین ره بازدان
مصطفی آمد درین ره بحر نور — هر دو عالم یافته از و بحضور — مصطفی آمد درین ره عقل کل — عقلهای جمله رویا بند پل
مصطفی آمد درین ره پاکباز — سالکان را رهنما و کارساز — مصطفی آمد درین ره رازدان — سر معنی را ازینجا بازدان
مصطفی آمد درین ره سرحق — از دو عالم برده در عالم سبق — مصطفی آمد درین ره با وصال — زاهدان را از جمال او کمال
مصطفی آمد درین ره غیب دان — سر معنی را بدیده او عیان — مصطفی آمد درین ره شاه دین — قطب عالم رحمة اللعالمین
مصطفی آمد درین ره حال را — از برای عالم گفتش قال را — مصطفی آمد درین ره مرد عشق — این کسی داند که داند درد عشق
مصطفی آمد درین ره شهریار — حکم او بر هر دو عالم پایدار — مصطفی آمد درین ره ذات حق — این کسی داند که دید آیات حق
مصطفی راحق بدان او حق بدین — تا شوی تو مرد راه مرد دین — مصطفی احق بدین حق بدان — تا شوی در هر دو عالم بی نشان
مصطفی را فرق حق میدان یقین — تا رسی در قرب رب العالمین — مصطفی و مرتضی را یار دان — جمله را حق دان و برتر از بیان
مصطفی حق بود حق مصطفی — بشنو این معنی که پاکی با صفا — مصطفی و مرتضی هر دو یکست — در ابوبکر و عمر خود شک کست
سر احمد بود عثمان در جهان — احمدش گفته رفیق در جهان — مصطفی و مرتضی سر جان — کشته زهر و شهید کربلا
جمله در توحید حق یکتا بدند — گرچه چو کثرت صد تا بدند — عاشقا کیدم در آور سر جان — تا بیابی سر عشق لامکان
عاشقان بینی بجان حیران شده — هر یکی نوعی دگر دیان شده — عاشقان بینی درین ره گشته غرق — از قلم در خون نشسته تا بفرق
عاشقان بینی ز خود فانی شده — جمله در احوال یک بینی شده — عاشقان بینی ز خود دو اصل شده — از خودی بگذشته و فانی شده
عاشقان بینی بخود باقی شده — وانگهی در عشق حق کامل شده — عاشقان بینی زبان قال آمده — وانگهی از عشق در حال آمده
عاشقان بینی بخود باقی شده — وانگهی در عشق حق ساقی شده — عاشقان بینی بری از خویشتن — همچو ابراهیم آزر بت شکن
عاشقان بینی بری لامکان — بر نفس در باخته جان جهان — عاشقان بینی ز فرق خاکدان — در دمی بگذشته از هفت آسمان
عاشقان بینی زرد و عشق در پیش — سر برهنه پا برهنه دل ز ریش — عاشقان بینی ز عشق دوست مست — جمله اندر نیستی گشتند هست
عاشقان بینی تمامی جان شده — همچو اسمعیل جان قربان شده — عاشقان بینی ز بحر درد داغ — همچو داؤد نبی اندر فراغ
عاشقان بینی بمصر جان شده — وانگهی در مصر جان هشت شده — عاشقان بینی بسی نو غرق نو — همچو سوسی رفته اندر کوه طور
عاشقان بینی بسی در معرفت — همچو داؤد نبی در تغریت — عاشقان بینی بسی شاه آمده — چون سلیمان شاه درگه آمده
عاشقان بینی برفته از جهان — همچو عیسی بر فراز آسمان — چون محمد عاشقی هرگز نبود — عاشقان را نیز چندان عمر نبود

بسم الله الرحمن الرحیم

آن خدا اول بنام کردگار — خالق هفت و شش و پنج و چهار — آن خداوندی که بستی ذات اوست — هر دو عالم مصحف آیات اوست

آن خداوندی که آدم را ز خاک — آفرید و داد او را جان پاک — آن خداوندی که اشیا را ز بود — هر یکی را در لباس وا نمود

ماه را از شمس نوری داد باز — تا شود ماهی ز نورش در گداز — شمس را همچون چراغ نور داد — تا شود روشن ز نورش در بلاد

خلق را تر آب بنیاد او نهاد — خاکیان را عمر بر باد او نهاد — آن یکی را جنبش ما دام داد — وآن دگر را ائما آرام داد

آن که فرمان داد قهرش باد را — تا سزائی داد قوم عاد را — آن خداوندی که خویش اظهار کرد — بر خلیل آن نار را گلزار کرد

بی پدر فرزند پیدا او کند — طفل را در مهد گویا او کند — گه سگی را ره دهد تا پیشگاه — گه کند او گرگ را یا مکشوف راه

این نجوم لبس بروج آمد پدید — تا عبور تا عرفوج آمد پدید — انبیا را در ره کل سر نمود — اولیا را دامن پر در نمود

انبیا را داد حکم کن فکن — اولیا را داد سر لم یکن — انبیا را داد سر ذوق عشق — اولیا را داد را شوق عشق

انبیا را داد سر لامکان — اولیا را داد سوز عاشقان — انبیا را داد هر دم رفعتی — اولیا را داد هر دم خلعتی

انبیا را داد هر دم صد عطا — اولیا را داد صدق با صفا — انبیا و اولیا را حق بدان — سر معنی کرده ام با تو عیان

اولیا و انبیا و حق ببین — این سخن تقلید را بس ضد یقین — من ارانی گفت آخر مصطفا — چند باشی در حجاب ای می فتا

لو کشف گفته علی پاک دین — بشنو ای این خبر صدق یقین — لی مع الله گفت احمد در بیان — لیک این رمزیست از رازنهان

از رموز سر عشق آگه نه ای — لاجرم کوری و یاد یو انه ای — مصطفی آمد درین ره پیشوا — پیشوائے انبیا و اولیا

به عون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

مثنوی نایاب پر از معرفت | بحر و حدت گنج عرفانش صفت | بسکه معنی او مفید هر فضول | زین سبب گردید عالم را قبول

مثنوی حضرت شیخ بهائی

بحر عرفان بود این مرد خدا | شیر یزدان بود گنج بی بها | در ره معنی سعادت داشت لیس | اتر کی تجرید می بخاید داشت لیس

در مطبع نامی منشی نول کشور بطبع مزین مقبول جهان شد

خیانت تصوف ظاہر بے رنگ است و باطن بے جنگ است لیشیت بریا رمکن کہ مقصود در مشاہد
پیشانی است شفقت باز نگر کہ مایہ درین طریق مہربانی ست اگر تو توے حق گو و اگر حق است حق یکی ست
نہ دو در ورق سخن از دل نیست از دہان است از جان ہم نیست لیکن بہانہ باز آنست ابلیس را
گفتند چرا فرمان نبردے گفت فردا ہزار ہزار را بدوزخ برند کہ چرا دو گفتی بگذار تا یکے نیز ببرند
کہ چرا دو نگفتی بہر مایکے بگریز کہ اصل صحبت جاودانی است بعیب دوست را مگذار کہ پاکی نعمت
سبحانی است شوق آنکہ برخیزد کہ مرد بجمال وصال رسد و رسیدن بجمال وصال ممکن نیست فردا
کہ او را بینی بقدر خود بینی نہ بقدر راز بس شوق کے برخیزد از انجا بود کہ موسی علیہ السلام
فریاد مے کرد کہ ارنی جواب مے آید کہ لن ترانی اے موسی این دید را کہ تو طالب آنی نہ بینی اگر بجاے
بمانی کہ من یزدانم تو انسانی اگر خواہی بکوہ تکبر تا بدانی چہ لذت دارد از زندگانی آنکہ از دوست شنود
و لن ترانی ہر کس را ولایتے و مرا پاسبانی ہر کس را نداے و مرا دیدہ بانی و رہ ہر کس از مرگ
و آن من جاودانی پروانہ چون بشمع رسید بسوخت نہ نیست شد بلکہ عین شمع شد درستی

تمام شد رسالۂ رموزات الحقیقت

بودہ محالست و از بابودہ بیہودہ دنیا نہ سرائے آسایش است اگر آسایش است آن ہم از غمایش
است از زندہ گانی در خدا بم گوئی بر آتش کبا بم نہ خورد پیدا و نہ خوا بم در میان دریا تشنہ آبم از انکہ از
خود در حجا بم منتظرم تا کے رسد جوا بم چون صبر قسمت میکردند من نبودم بدین سبب چیزین
ناشکیبائی نمودم یکے ازین کار چاشنی کردہ است و یکے چندان خوردہ است کہ مست خراب
افتادہ است آنکہ جوزین کار بوے رسیدہ است از طلب ہیچ نیاسودہ است و آنکہ بوے این کار
او را ربودہ است شب او را صبح ندمیدہ است و آنکہ ازین کار چاشنی کردہ است بسر کار رسیدہ است
و آنکہ چندان خوردہ است کہ مست خراب افتادہ نسبت او از آدم و حوا بریدہ است و بدنبال چشم
بفردوس اعلے نگریستہ و از دوزخ نہ اندیشیدہ است ہمہ آن کنند کہ او را باید و او آن کند کہ او را
باید پاکی ہر چیزے در شستن است و یافتن ہر خوبے در جستن ست ہر کہ خدائے را جوید و علم شریعت
یاد خواندن علم شریعت دلگیر باشد فاما در روز قیامت دستگیر باشد تا تو مراد خواہی و خود را نیک
نہ مراد آید نہ ترا نیک جوان مرد دریا است و بخیل چون جوے پس دراز دریا جوئی نہ از جوے چون
معشوق عیان بود عاشق بیچارہ دل نگران بود یار باش یار بباش گل باش خار مباش نفس بدار روزہ
پاے ترکیدہ را سوزہ گناہ بتقدیر اللہ دان تا بیگناہ باشی طاعت بتوفیق اللہ دان تا براہ باشی ہر چہ
در عالم است نشان آن در دم است کمال کار در بندگیست عزم مزور انگندگیست از نادان
حذر کن بر طاعت حریص باش و تکیہ بر ان مکن چون پیش بزرگے شوی ہمہ گوش باش او
چون سخن گوید تو خاموش باش دل رفتہ و دوست یافتہ بادشاہی است بے دل و بے دوست
زیستن گمراہی است دست و پاے عبد اللہ بجام بستہ بہ کہ بخام نشستہ پیری بعقل است نہ بسال
تو انگری بدل است نہ بمال علم بعمل است نہ بقال دنیا سرائے عبرتست گور منزل حسرت ست میان
عبرت و حسرت چہ جاے عشرت است شادی از غم زاید و محنت از کاہلی دل از نفاق خیز و دولت
از عادے زاد بر گیر کہ سفر نزدیک است دل را ادب آموز کہ خدمت سوے باریک منست
دوزخ گرم است تافتہ آنرا از درگاہ روے برتافت عشق مردم خوارست انچہ کنی او را بکار نیست
انچہ او کند ترا آن کار نیست سنی باش تا با انیان در خاک شوی راہ بدعت مرو کہ زود ہلاک شوی
اگر نسیم رحمت بوزد ہمہ کافران در نیاز باز کنند و اگر سموم قہر بوزد ہمہ مخلصان در طاعت
فراز کنند این سخنان را نہ اسناد بکار ست نہ اوستاد گوئیدہ این سخن آدم است و نہ از آدم زاد
ہر کہ از بنیاب سخن گوید بحکایت یا باسناد و روایت نہ از یافت ولایت آن گفتار بروی حجتست

مہر را با صبر خویشی نیست در مذہب عشق تو انگری و درویشی نیست مطرب با چنگ بہ از زاہد با جنگ ترا کلید نجات بچنگ نیست دل تنگ مکن کہ دوست با کسی بجنگ نیست در جہان ہیچ عجب تر از مرگ نیست و این عجب تر کہ ترا بمرگ برگ نیست بہشت بلطف آفرید و دوزخ بغضب نہ مومن بطرب زید و صوفی بطرب نہ فراغتی کہ دل رسیدہ را باز جویم نہ مساعدے روزگار شویدہ را باز گویم نہ عالمے مصدق کہ علم شریعت باز گوید نہ پیری محقق کہ آداب طریقت باز گوید آن مایہ داران کہ مایہ خود کار کردند رفتند و از ایشان بیادگار چیزریگے بماند و بدست پسینیان جز لقمہ و خرقہ و بانگے نماند خرقہ بادل پراگندہ تخمی بود بر سنگ افگندہ این کار نہ بعلم است نہ بدانش نہ بکوشش است نہ بخواہش از اللہ عنایت است و بخشایش ہر کہ بندگی کند آزادی یابد و ہر کہ آزاد را دائے بندگی کند بادشاہی یابد وقتے پیری روے بجمعی کرد کہ ایشان از رنجہائے نالیدند گفت بدانید و آگاہ باشید کہ ہزار نیکوئی کنند کہ حق تعالے از شما پسندد چنان نبود کہ او کاری و ملکے کند کہ شما از وے پسندید و تسلیم کنید خدائے پرست در پیش تو انگر است و ہوا پرست تو انگر درویش اگر کوشم کہ خویشتن بیوشم بر من نامم و اگر جہد کنم کہ بسعی خویش از تو چیزے یابم بے بہرہ نامم با دوستی جان عوامی نتوان با جانے کم گریاد و راز میدان حرمت کعبہ از ان است کہ بتعظیم کعبہ فرمان است میان کعبہ و حاجی بادیہ در میان ست میان بندہ و حق نفس در میان است با دشمن ظاہر جنگ کردن آسان است کار دشمن باطنی است کہ قصد او با ایمان است تاویل مکن کہ سر آن نہان است تشبیہ مکن کہ راہ بے راہان است چون باد باش کہ بر ہر نا خوشی وزی و چون آتش مباش کہ بر ناجنس بیامیزی دین در سر درم مکن و دل در سر شکم مکن اے پارسائے دین فروش دین خود را بلقمہ مفروش آنکہ سلام او بواسطہ است مزدور است و آنکہ سلام او بے واسطہ است در نور ست یکے سلام شنود و یکے سلام کنندہ بیند قافلۂ عشق در ہر دل کہ مقام کند ویران کند و در کار خود سرگشتہ و حیران کند با دیدہ و دل یعقوب شنودی پر کرد با دل عاشقان ہمان کند یک چندے نرسیدم بیا زمانے بلا اکنون مے نرسم کہ نفرسیے بسطامی رین راہ نفسی باید مردہ و دلے باید زندہ جانے باید فرخندہ مردے و در درد جراحت و مردی در کشف راحت مرکسے را چیزے مصلحت اگر من بیکبار در دوستی قدم ننہم قدم بر فرق ہر دو عالم نہم حق چون حاضر است با ادب زی و چون ناظر است در طلب ذی سر فرد آر تا در ہر دلی گریزی خوی خوش دار تا در ہر دلی آویزی بحکمت مسافر و بقدرت سر و ریدنا باندازہ ہر ایک جامہ بریدند از بودۂ عالم یا از نابودہ

محروم است و آنکه بجان نخشیدن زنده است حی قیوم است دانیم که هست و ندانیم که چون است انکس
که بدانست که چون است از دائرۂ اسلام بیرون است ای جوان مرد درخت هستی خود را از بیخ
برکن و در دریای نیستی افگن آفریدن عرش نه تلبیس است هر که حق را محتاج عرش گوید نیز از
ابلیس ست رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود دع ما یریبک الی ما لا یریبک شکر را
بمان و یقین را بگیر عیب نفس تو یقین است و عیب دیگران اگر مردی عیب پوش باش نه عیب
هر کس در شاهد دوستی نماید اما دوستی در غیبت پدید آید مبتدیان را گفتار است بزبان منتهیان را نه
گفتار است نه بیان اگر خاموش باشم گویند دیوانه است و اگر سخن گویم گویند از عقل بیگانه
است هیچ چیز همه چیز را چگونه شناسد و آمده بوده را چگونه داند نه زنده است آنکه زنده بجان ست
آنکه زنده بدوستی ست زندۂ جاویدی نست حق از همه مستغنی است پس چندین پیوند جن و انس با کیست
هیچ ندانم تا این روز باید لان چه راست و خون عاشقان در کدام مذهب روا است بزبان هر چه
گوئی تو راه است بندگی رضا دادن بقضا ست اصل در محبت دل است باقی آب و گل است
قالب پوشش است و حقیقت دیدار چون تو منی حجاب از میان بردار قرآن هم یاد دست
و هم یادگار نبازش میدار تا بوقت دیدهر اشتیاقی که از تعظیم مانی است حرمان است
هر حقیقت که از شریعت خالی است خذلان است تا بودۂ در میان ست چه جای امان ست حکم گردان
است و قضا روان است مرد آنست که در رنج و راحت یکسان ست قضای حق تیغ بران ست
نیام را از تیغ چه زیان ست همه زخمها بر تن آید از ان درویش بر جان ست دوستی نام بی نامان است
نشان بی نشانان است اگر رواست که بدم جبرئیل عیسی مریم حاصل شود چه عجب که بفضل مولی
آب و خاک از صوفی باطل شود زنده مے خواهم تا از محبت قطره از جان او چکانم مشتاقی
میجویم ناورقے از شوق معرفت بروخوانم منصفی میجویم تا انصاف یک نفس عمر از و بستانم
یکی جوهر فشان ست و یکی جوهر فروش یکے جان می فشاند تو مے نیوش فشانندہ را بسیار کباد
و جنبندہ را نوش مردی که از نهایت ازل خیز د خاک لحد او را نرنجد لطف میسازد و کرم می
نواز د بس لطف با کرم عشق می بازم و خاک در میان بگذارد بنظر حق ناگاه آید اما بر دل آگاه آید
صوفی نه در بهشت نه در دوزخ نه در دنیا نه در عقبی است قرب کجاست صوفی را ماوای آنجاست
هر که در بند او فتاد چهار تکبیر بر جان کند و جان و دل تسلیم فرمان کند و قالب را در خاک حسرت
نهان کند نه زهره آن دارد که از نالہ و افغان کند نه طمع آن دارد که درویش را درمان کند

بدستار وکلاہ است در کار باش کہ کاروان بر سر راہ است اگر تو واپس مانی مرا چہ گناہ است در جستن
ولاسے کوشی و عیبہاے پوشش و عذرہاے نیوشش و وین بدنیا مفروش و سقاہم ربہم تملم است
سشرابا طہورا کدام است در آن محلت کہ محبت جاے گیر و عافیت زہرہ ندارد کہ پاے گیرد
درویش آب در چاہ دارد و نان در غیب نہ سر نیلوفر دارد و نہ زر در جیب تو انگران بازر و سیم
نازند درویشان ما سخن قسمتا سازند درویش را نہ دنیا وطن است و نہ عقبیٰ جاے نہ دوزخ
مسکن است و نہ بہشت سراے درویشی چیست خاکی بیختہ آبکی بران ریختہ نہ کف پا را ازان
دردے و نہ پشت پا را ازان گردے درویشی چیست انچہ در سر داری ہبی و انچہ در دست
داری بدہی و انچہ بتو رسد نجہی از درویش دو چیز ماند و بس آبے در دیدہ و آتشے در نفس اگر بستہ
عشقی خلاص مجوے اگر کشتۂ اوئی قصاص مجوے عادت معشوق حیلہ فروشی است و کار عاشق
حلقہ بگوشی است ہر کرا خواہند براندازند با باش و براندازند ہم از روز پسین مے ترسند
و عبد اللہ از روز پیشین ہر کہ بر خود بندد بر خود خندند خوش عالمی است نیستی ہر کجا بایستی
کس نگوید کیستی اگر میدانی کہ میداند پشیمان باش و اگر نمے دانی کہ نمے داند مسلمان شو یکے سید و د
کہ نمیرسد و یکے خفتہ و میرسد اگر تو خالق را مے شناختی بمخلوق نمے پرداختی خلق پندارند کہ دارند
باش تا پردہ بردارند عیبے کہ در شماست دیگر از املاست نکند بر نعمت کہ در ان شکر نیست
نقصان دو جہانی است و مر ایمان کہ در ان اخلاص نیست کفر نہانی است محنت کشیدن بی مہر
ہلاک جاودانی است طاعت کردن بے اخلاص باد دادن زندگانی است بندگی کردن جز
حق بر بندہ حرام است او را بندہ باش ہمہ عالم ترا غلام است از رہی تا بندہ دو کار است
و دنیا نہ سراے مراد و کام است اگر بخدا نیازداری پیران را نیازداری زاد بر گیر و سفر دور و راہ
باریک است از ندامت چراغ افروز کہ عقبہ تاریک است ایمن مشو کہ ہلاک شوی ایمن
انگہ شوی کہ بار ایمان بخاک شوی دردمند بہ درد تو شاد است بندہ در بند تو عزیز تر از آزاد است
بر گناہ دلیری مکن کہ حق صبور است خویشتن را نا امید مساز کہ او غفور است دل در غیر مبند کہ اللہ
غیور است بیدار شو کہ پیشگاہ مے شود کار اول تو نیاید کہ بآخر تباہ شود در رنگ و پوست
منگر در نقد دوست بنگر بعاریت نازیدن کار زنان است از دید کہ جان حیران شدن او را کار است
بگو پندا شت کہ بخویش ترا شناخت نہ ترا شناخت نہ خود را شناخت از دوست
عذر خواستن از بے مروتی ست عذر قبول ناکردن از بے فتوتی ست آنکہ بجان زندہ است از زندگانی

بیک جفا بر نگردد یار را در خشم و غضب بیازمائے صحبت با خلق زہر است تریاق آن جدائی است
با خلق صحبت مدار کثرت باحق آشنائی است وقت را غنیمت دان سخاوت راستی وعده
را دان دوستی دلہا از کم آزاری شناس تا از محاسبۂ خود باز نپردازی بدیگران شروع مکن
مگو آنچہ نتوانی شنید کار کی میکن تا کاہل نباشی روزے از خدائے میدان تا جاہل نباشی حق تعالی دنیا را
بیافرید و بر قومے بیار است و گفت اینجائے بلاست و آخرت را بیافرید و گفت این بستان
عطاست و خود را بر قومے بیار است و گفت ای جوانمردان دو کبسی از آن ماست دنیا نہ
جائے آسایش است بلکہ جائے آزمایش است یکے راہمت بہشت و یکے راہمت دوست
اے من فدائے آنکہ ہمتش ہمہ اوست طالب دنیا رنجور است و طالب عقبی مزدور است و طالب
مولے مسرور اگر طالبی راہ پاک کن و پشت بر آب و خاک کن چون اغیار گذاشتی مسافت
از میان برداشتے چون از خود بریدی بدوست رسیدی و دیدی آنچہ دیدی صاحب غلبات از خود
آگاہ نیست و آنچہ در مستی کند او را گناہ نیست چون آتش زیادت گردد محبت بے طاقت گردد
تجلی دو گونہ است تجلی ذات و تجلی صفات تجلی صفات عاشق را پست کند و تجلی ذات
عاشق را مست کند اگر پست شوم گوید مست باش و اگر بخود دنیتی نمایم گوید بما نیست باش
و اگر خود نیست غوم گوید بما مست باش یک چند طلبیدم و درون فرسودیم آخر چون بسوختیم
فراآسودیم ذکر زبان عادت ست و ذکر دل عبادت ست و ذکر جان سعادت ست اگر داری
طرب کن و اگر نداری طلب کن بار باش بار مباش گل باش خار مباش یار فروشی اسلام است
خود فروشی کفر تمام است ہر کہ ازین خبر دارد از درخت معرفت ثمر دارد اگر روزی صد بار خاک
شوی بہ کہ در پسند خود ہلاک شوی دل بخلق مبند کہ خستہ کردی بحق مبند کہ رستہ گردی یکے مست
شراب و یکے مست ساقی آن فانی است و این باقی روزگارے او را می جستم خود را می یافتم
اکنون خود را می جویم او را می یابم پنج چیز نشان بدبختی است بے فکری در نعمت بے صبری در محنت
بے رضا بودن در قسمت کاہلی در عبادت بے حرمتی است در صحبت مہر از دل برداشتن بر ایمان مہر
از کینہ بردارو بر زبان نہ تا دس چنان باید کہ ترا بر طاعت دارد مہر چنان باید کہ در دل تخم خدمت
کار دا گر امروز نترسی فردا بترسی ہر کہ با علم بود درخت امیدا و پر بار بود و ہر کہ با تقوی بود دین او
در حصار بود ہر کہ با یاد حق بود دل وے بیدار بود سر شک چشم را مایہ ساز تا بنوازد ترا آن بندہ
نواز در کودکی بستی و در جوانی مستی و در پیری سستی خدا را کی پرستی این کار بدل آگاہ است

توفیق عزیز است نشان او دو چیز است اولش سعادت و آخرش شہادت از دوست کہ عیب نیاید
چشم دوست بر عیب نیاید دانی کہ چہ مے ارزی بنگر کہ چہ مے ورزی اگر درین راہ بے مرادی مردی
واگر با مرادی نامردی خواست کہ قدرت نماید عالم آفرید خواست کہ خود را نماید آدم آفرید یکے را چہل سال
علم آموزد چراغے نیفروزد یکے سخن گوید دل خلق بسوزد آہ ازین تفاوت راہ دو آہن در یک کارگاہ
یکے نعل ستور سازند و از یکے آئینہ شاہ لقمہ خوری ہر جائے کار کنی ریائی زن کنی ہوائے فرزند
خواہی خدائے رہی مرد سودائی کار زاہد نماز و روزہ بود عارف ازین ہر دو بر درہ بود کار نہ روزہ و نماز
دارد کار شکستگی دنیا دارد زندہ با دل پراگندہ چون دنیا ربود بہ سنگ افگندہ ہمہ تن گوش
باش چون سخن گوید خاموش باغ سرمایہ عمر توحید شناس اعتقاد پاک گنج بیزوال شمر طاعت
حق را غنیمت دان دنیا پرست مباش صلاح از علم ساز از اموختن میاسا از راستی
شفیع انگیز نجات آخرت در عبادت جوے سخن از شہادت گوے ہمہ وقت مرگ را یاد کن
گذشتن از خود رسیدن بحق دان نفس را مراد مدہ کہ بسیار خواہد اگر راحت جوئی رنج کش نادان
را زندہ مدان در زاہدی کہ جاہل باشد اعتقاد مکن بر طاعت حریص باش و تکیہ بر ان مکن از دشمن
دوست نمائے حسد رکن از نادان معذور اجتناب نمائے خود را از ہمہ کمتر دان مردم را با فراط ستائے
راست گوے عیب مجوے راستی کہ بدروغ ماند دران مبالغہ نمائے در جواب تعجیل مکن
قول از راستی باز مگیر تا نپرسند مگوے تا نخواہند مرد مفروش انچہ نخرند در گذار تا در گذارند
بلا نیجۂ ہوا دان انچہ ستادہ بر مدار راز خود با ہر زن ناکردہ کردہ شمار دل را بازیچۂ دیو مساز
در سخن از آشکارا بستر باش ہر چہ بنخواہی بدگیرے مپسند بندۂ حرص مباش غفلت مشنو ان
ہمہ کس مخور نان از ہیچ کس دریغ ندارد بندہ خدا را دان سرمایہ بود از دست مدہ کہ سودے
کہ در آخرت زیان دارد مگرد خود را اسیر شہوت مساز از فرمانبرداری ہوا حذر کن عافیت را بفرمان
نفس از دست مدہ از دشمن اگرچہ حقیر باشد ایمن مباش از دشمن نانگی بیشتر ترس از عاجز دنو
کمنہ دام مکن با ناشناختہ ہم سفر مشو اندک خود را از بسیار دیگران مدان تا بتوانی نیاز خود بر خلق
عرضہ مکن خاموشی شعار خود ساز بیہودہ گوئی را سرمہ آفتادان عافیت مزاج را خصومت دان
منت بردار دوست منہ مردم نااہل را در صحبت خود راہ مدہ سعادت دنیا و آخرت در صحبت
دانا شناس بیازماہی انگہ با دوستی کن خویشتن را بندہ چیز مردم مساز حاجت روائی را بزرگ
کارے دان عقوبت باندازہ گناہ کن عہد را بہ فا رسان از نادان دامن درکش از دوست

بے شکر غرور این جهانی است سخنی بے صبر بلاے جاودانی است طاعت بے اخلاص ضائع کردن
زندگانی است صحبت با خلق در دست دارو ے آن تنهائی است نه ما را با خلق صحبت و نه از
دوست جدائی است شانزده چیز باید تا مرد دوستی را شاید اول جودے باید بے طاعت
دوم صحبتی باید بے ملامت سوم گفتنی باید با سلامت چهارم یاری باید بے عداوت پنجم
عشقے باید بے تهمت ششم دیدۂ باید با امانت هفتم شناختی باید بے جهالت هشتم
نفسے باید با صیانت نهم خاموشی باید با عبادت دهم حکمی راست باید بے اشارت
یازدهم لقمۂ حلال باید با حلاوت دوازدهم از یار جرم آید از تو غرامت سیزدهم
شب نماز باید چهاردهم روز زیارت پانزدهم همت صافی باید شانزدهم
دل بر هدایت تا کار با آخرت گردد کفایت جسم بخود مدار که هر آفت که بمردم رسد از جسم خود رسد
چشم بداد و است اما چشم خود را دو انیست آدم را چشم بد رسید بتوبه شفا یافت ابلیس را چشم
خود رسید لعنت و شفا یافت بلا از دوست عطاست پس از عطا لیدن خطاست بلا چه نیکو بود چون
در میان بلا او بود دل در دنیا مبند که خسته گردی در سولی مبند که رسته گردی هر کار که ترا
پیش آید با کید حق ترا از آن پیش آید اگر داری نگوے و اگر نداری در وغ نگوے گمان تو این است
که ترا از رزق چاره نیست اما حقیقت آن است که رزق را از تو چاره نیست رنج مردم از سه چیز است
از وقت پیش میخواهند و از قسمت بیش میخواهند و انچه از دیگران است از ان خویش میخواهند حق
قسمتی کرد بعلم ازلی خویش نه ذره بیش باشد و نه لحظه پیش وے رفت و باز نیاید فردا اعتماد را نشاید
حال را غنیمت دان که دیر نیاید بسے بر نیاید که کسی را از ما یاد نیاید بر در کارے رسیدم که از وے
پرسیدم در دامے آویختم که از وے گریختم این چه کاریست شور انگیز هر جا که بنشینم گویند برخیز
شبی برخیز و قیام نماے تا قیام قیامت دست گیر و شکسته باش و خاموش که سبوے درست
بدست بزنند و شکسته را بدوش اگر بغفلت بگذشت دوش امشب بکوش مست باش و مخروش
کرم باش و مجوش کسی اگرچه تلخ نست اما از بوستان اوست عبد الله اگرچه کس نیست اما از دوستان
اوست عکس آفتاب در جهان فاش است اگر علتی است در چشم خفاش است نشان زهد سه چیز است
کوتاه دیدن اهل و حقیر دیدن عمل و نزدیک دیدن اجل آنکه سه چیز را بشناخت از سه چیز برست
هر که دانست که آفریدگار در آفرینش تقصیر نکرد از عیب برست هر که دانست که قسام در قسمت میل
نکرد از حسد برست و هر که دانست که او را از چه آفریده اند از کبر برست اگر داری مفروش و اگر نداری مخروش

خاموش گفت نوشی است ہمہ زہر و خاموشی زہریست ہمہ نوش ہر چہ بزبان آید بیان آید نفس
بت است و قبول خلق زنار ہمہ را ترک کردم یکبار چنان نمائی کہ باشی چنان باش
کہ نمائی وے رفت و باز نیاید فردا اعتماد را نشاید قصہ دوستی دانی کہ چرا چندین
دراز است زیرا کہ دوست بے نیاز است طہارت کن کہ قامت نزدیک ست توبہ کن کہ قیامت
نزدیک است چون پاکان را استغفار باید کرد ناپاکان را چہ کار باید کرد اگر از دوستان یک کس قبول
کردی رستی و اگر یک کس قبول کرد پیوستی یکے در عرقاب زیادت منقاضی و دیگری در تشنگی
بقطرۂ آب راضی ہر کہ بدانست کہ حق تقصیر نکرد از غیب برست و ہر کہ بدانست کہ قسام
در قسمت بد نکرد از حسرت برست طومار قسمت بیک خط است سعی آدمی سقط است ہر کہ از
(ہو الذی انزل السکینۃ) برخوردار باشد او را با ابراہیم در سلمان چہ کار باشد خلق
مے پندارند کہ چیزے دارند باش تا پردہ از پیش بردارند توحید عوام خود او نیست
توحید خواص جز او نیست دوستان او را مرگ نیست منکران را ازین سخن برگ نیست
اگر حاضری ماگی و اگر غافلی دہ بدانگی این کار نہ برنگ و بوست این کار عنایت اوست کار
عنایت وارد طاعت زیور است ابراہیم را از آن چہ کہ پرسش آزر است عنایت دوست
عزیز است و نشان او دو چیز است یا عصمت باول یا ریا توبہ بآخر کار معرفت حق دریاے
بے کرانہ است جان آدم آن را خزانہ است آنجا کہ شناخت است نہ عرش است و نہ کرسی
سخن را جا بگذشتم دیگر چہ پرسی عشق مردم خوار است بے عشق مردم خوار ست عشق نہ نام دار و نہ ننگ
عاشق صلح جوید و نہ جنگ عشق با محبت قرین است عاشق را یک بلا در پیش و صد در کمین است
دیدہ براے آن مے بیند کہ خود را نے بیند بہشت نزد عارف خوار ست بندۂ حق را با
بہشت چہ کار است اگر دست عارف بجوز عین رسد طہارت معرفت وے شکستہ شود و اگر در ویش
از غیر حق چیزے طلبد در اجابت بروے بستہ شود بہشت بہانہ است مقصود خداوند
خانہ است اگر بہشت چون چشم و چراغ است بے دیدار درد و داغ است زاہد مزدور بہشت است
جمال آن جمال است باقی زشت است بہشت را بہا نمید ہند و لے بہ بہانہ
می دہند مزدور بہ بہشت مے نازد و عارف بدوست از صوفی خود چہ گویم کہ صوفی آن اوست مزدور
بہ بہشت مغرور است و صوفی در مشاہدہ نور است و آنکہ دنیا مے خواہد کور است عارفان را
از دنیا عار است و آخرت در پاے ایشان خوار است عاشقان را باین و آن چہ کار است نعمت

کار بر دو باریک است و هر کرا اول نشناخت راه بر و تاریک است ابلیس در آسمان بود و ابراهیم در بتخانه
کار عنایت دارد و باقی بهانه ابوجهل از کعبه می آید و ابراهیم از بتخانه کار عنایت دارد باقی همه افسانه یکے را دست
فضل میکشد و یکی را در پای عدل میکشد بیدار باش که کاروان بر سر راه است اگر تو واپس مانی مرا چه گناه است از خود دار
شناخت نه آید و دیدار بمقدار شناخت آید اگر بقا میخواهی در فناست که فلاح یابد آنکه بخود مبتلاست آشک ندامت
در میکده افگنده به از صوفی دل پر آگنده از عارف در جهان نشان نیست زبانی که از عارف نشان دهد
در هیچ دهان نیست عارف را از انکار منکران چه پاک نه دریا بدهان سگ پلید گردد دهن سگ
بد دریا پاک کار نه بحسن عمل است کار آنست که در قبول اول است از طاعت چه نفع و از معصیت
چه خلل است چون سعادت و شقاوت از ازل ست گنجی بودم نهانی کلید آن بدست خرقانی
ناگاه رسیدم بچشمهٔ زندگانی چندان بخوردم که نه من ماندم و نه خرقانی ظلم اگرچه بسیار بود دیر آید
ظالم اگرچه جبار بود دیر در آید پیری کردن معلمی است از غیب خبر دادن منجمی است مقام
هر کس بادنمودن مقامیست خلق در حق سپردن غمازیست تکلف کردن شومی است خود بینی
محرومی ست اسرار معرفت فاش کردن دیوانگی است امید ثواب و عطا داشتن
دکان داری است راه سلامت رفتن ضعیفان را بد خواهی است شیوه سلامت رفتن با بزرگان همراهی است
دعا کردن لجوج ست گریه کردن شفائی است صبر کردن با حق مبارزیست شکر بلا
برابر یست نفره زدن دلتنگی است جامه دریدن سبکی است خود را بزبان شکستن عنائی است
یاد کردن بزبان غافلی است طلب کردن بمسافت غائی است شادی کردن سبکسری ست
از خلق خواستن مشرکیست از خدا غیر خواستن کافریست اندوهگین بودن از گران
جانی است آرزومندی مرده دلیست بهشت جستن منکریست لطف کردن مفید زیست
تواضع کردن بیچارگی است بردباری حمالی است خویشتن شناختن لبطالی است خورسندی
یعقوبی است نومیدی کافریست خوشخوئی سلیمی است درویش رفتن جاه طلبی است
در پیش رفتن بوالعجبی است در برابر رفتن بے ادبی است بخود مشغول بودن سروری است از خود گذشتن
مردی است که اصل خطا نکند یا موزه یا موزان آن گناه کمتر از عفو دان سرمایه همه گناه ها جهل است
دلیل همه نیکوئی ها علم است سر همه آفتها زبان ست دارو ے همه گناهان توبه است زوال
همه نعمتها ناشکری ست از من پرسیدند که چه گوئی در حق دنیا گفتم چه گویم در حق چیزے
که رنج بدست آرند و همه نگاه دارند و بحسرت بگذارند جویندهٔ گونیده است و یابنده

رسالۂ رموزات الحقیقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واگر طریقت خواہی اختراع واگر حقیقت خواہی انقطاع باقی ہمہ صناع شریعت میفرماید پاک دامن باش طریقت مے فرماید بے ما و من باش حقیقت مے گوید با من باش شریعت مر حقیقت را آستان ست بی شریعت بحقیقت رسیدن بہتان ست آن بالا در آے بسر در آے آن در در آے در بر آے شریعت را اوستاد باید حقیقت را پیر درخت را آب باید طفل را شیر حقیقت دریاست شریعت کشتی در دریا نشینی بے کشتی کجا پستی کرامات نہ بر آب رفتن است کرامات سر دیدن است اگر بر ہوا پری مگسی باشی واگر بر سر آب روی خسی باشی وے بدست آر تا کسی باشی نماز نافلہ کار سرزنان ست روزہ تطوع داشتن صرفہ نان ست حج گزاردن تماشاے جہان است وے بدست آر کہ کار آنست چنان زی کہ تبنا ارزی چنان مید کہ بدعا ارزی نور تجلی ناگاہ آید وے بر دلے آگاہ آید توحید نہ آنست کہ اورا یگانہ شناسی توحید آنست کہ اورا یگانہ باشی طاعت را رہا مکن چون کردی سہل مکن صحبت با اہل تا بہ جان ست و با نا اہل تاب جان چون یار اہل است کار سہل است آنکہ حلاج گفت سن ہمان مے گویم او آشکارا گفت و من نہان میگویم سخن حلاج را شنودم نہ قبول کردم نہ انکار مرا با قبول و انکار چہ کار زندہ نشدم تا نمردم این خانہ نہ من دوختم اعتقاد نیک گنج بے زوال است راستی کہ بدروغ ماند گوے منکری سرمایہ ہمہ جہلہا است بر نیکوی کردن بہانہ جوے مباش مگوی انچہ نتوانی شنید وفا از مردم امید جو عمر بکاستی عذر نخواستی از روے راستی نہ رواستی دوستی گزین کہ از و ہیچکس ملول نشود سلطانی بدست آر کہ از ملک معزول نشود تا بر خود مے لرزی در آن حضرت بخوے نے ارزی بر سر کہ در و سجود نیست سفچہ ایست بر کف کہ در وجود نیست کفچہ ایست دوست را از در بیرون کنند اما از دل بیرون نکنند این کار بدل آگاہ است نہ بدستار و کلاہ است ای جوان مرد دل تنگ بخیز کہ صبح وصال نزدیک است آفتاب مہر روشن است اگرچہ شب فراق تاریک است ہر کہ او را شناخت

جز عشق در بازار مفروشی تو ای من
جز عشق نایابست دیگر چه میخواهی بگو
منظور من این عشق تو جز عشق دیگر چون کنم
در عشق دم صدق تو گیرد چه میخواهی بگو

این سر را معلوم کن بیواسطه مفهوم کن
این غیر را معدوم کن دیگر چه میخواهی بگو
افنا فنا الله گوش کن جام می از دست کن
نوفرح را سرخوش کن دیگر چه میخواهی بگو

جز عشق اندر راه من بالا نباشد ای مه من
نقاش راجا سید یوسف صفا گوید بیا
دیدار بین دلدار رو گیرد چه میخواهی بگو
جز عشق حق اشیا مبین گیرد چه میخواهی بگو

دلدار رو خود را ستار نباشد
غفاش سوی شمس جمع بشیار نباشد
گلزار مرد یار که بی یار بود خار
گلزار بلا یار که جز خار نباشد

عشاق که معشوق تجلی است درین دار
این عشق چه عشق است اگر یار نباشد
آنکس که درین راه خرابات کبر شد
او در غم تسبیح که دستار نباشد

بهشت است مر بهشت ما دری جست
آن بهشت کجا است که خمار نباشد
بازار بتو آنکه در و خمر فروشند
بازار بلا خمر که بازار نباشد

تحقیق چنین گشته که مرایا گذشته
آن عمر که معروف بدآزار نباشد
عشاق کند سجده بخمار و اسلام
این سجده کجا شد که بخمار نباشد

ای زاهد بی ساز تو و زهد و پرائی
این زهد چه سود است گر انبار نباشد
آواز ز لاهوت چنین خاست بجبروت
عشاق بود است که بسیار نباشد

می رود رسید این بلا گر سر و در رفتن بده
باعشق در سیدان بلا گر سر و در رفتن بده
آید ترا باد صبا گفته بیا ای مرحبا
از تحت تیغ دلبر با گر سر و در رفتن بده

در عشق چون پیرانه شد از جامه بیگانه شد
شادی کنان در خانه شد گر سر و در رفتن بده
از جوی خود برخواستم از جان و دل برباختم
با حسن دل بیساختم گر سر و در رفتن بده

معشوق خود را دوست دار جان مگو نیابی دریغ
گفتم ترا از سر آن گر سر و در رفتن بده
در کنج با جانان نشین گنج عاقل گم شو درین
عشاق را رهبر همین گر سر و در رفتن بده

دریافتم سر درین اسرار را دیدم درین
این سر را در حق گزین گر سر و در رفتن بده
آئین را روح الامین نی نی نگنجد درین
تو جمله کن از سر این گر سر و در رفتن بده

راجا بیا بشنو سخن تا حال آزادی کنی
این سر را در گریبان گیر سر و در رفتن بده

تمت تمام شد

خورشید هر دو عالم تابان شده است مارا — از عرش تا ثریا غلطان شده است مارا — روح الامین بسوزد پر از تجلی او — بر صبح و شام آنجا طیران شده است مارا

افلاک با کواکب سکان ملاء الاعلی — هر یک چاکری از شادان شده است مارا — چیزیکه انبیارا امکان نبود گاهی — آن چیز خود بآسان امکان شده است مارا

احمد بعرش حاضر موسی بکوه ناظر — از لطف در کنارم رحمان شده است مارا — ذاتیکه از چگونه هست صفت برون بود — آن ذات حق بصورت آسان شده است مارا

فال نخجسته میمون آخر بخشاد طالع — فخریه دهر چون بسته چندان شده است مارا — دیدار حق تعالی در ما عیان است — دیده بعین بینا بر ان شده است مارا

هیهات ره بمارا دوزخ حرام گردد — هر کس درین عجالت مهمان شده است مارا — او صاف ذات خود را ایزد بما نمود — با ذوق این معانی عرفان شده است مارا

دریای بی نهایت پایان کجا است او را — تنگ بفیر کشتی پایان شده است مارا — این تخت رب جلی در صحن ما مکان است — هر لمحه لطف ایزد پیران شده است مارا

اخصای شکر احسان من وکجا تواند — باخلق امتیاجی راجا نماید آنجا — زیرا که در اطاعت یزدان شده است ما را — چندین هزار عالم یکسان شده است مارا

صد هزار ان آنکس سوجب پیش جانان بار شد — روی خندان با جمال از زمین دیدار شد — در دو عالم کی تواند وصل جانان را شد — وصل جانان یافتم چه نخت من کار شد

دلبرم بر تخت خود در خواب مستی غفلت بود — نام من بشنید چون از خواب بیدار شد — سر بدیدن روی جانان من چو بوسیدم سرها — زنده گشتم ناگهان من یار او بر یار شد

کوی او هر بار رفتم تا ببینم روی او — لطف او بر من نگر دیدار او بر بار شد — خاطرم افگار بود از دوری و هجران سالها — بعد دیدن خاطرم فی الحال در آرامگاه شد

در جهانی مانده بودم کرده یکجا کار ساز — گفت بنجود دم آن شراب لایزال او — بعد خوردن دو جهانها هم مست بیخبر شد

چون تجلی کرد جانان دل من نا گهان — این دم بعد از تجلی مخزن اسرار شد — چون ز فضلش جان ما شد سر اعظم در وجود — یک بیک این سر اعظم پیش من اظهار شد

سطر بیان زود کوتاه طبل شاهی بر زنند — بخت ما اجاگشت میمون یار ویران یار شد

پیش از وجود هر کس کاینات نوشته شد — جف القلم بما هو الکنون چگونه گردد — بعد از هزار کوشش با هو چگونه گردد

تدبیر بخت هر کس بیرون نوشت هر کس — اکنون نسبت جهتی افزون چگونه گردد — بعد از دعای پیرش بیرون چگونه گردد

بو جهل با جالت در کفر ماند خاسر — راجا بخواهی رحمت زیرا که گفت احمد — آن بخت بخش کافر میمون چگونه گردد

انبیا و اولیارا حق بدان — سر معنی کرده ام با تو عیان — انبیا و اولیارا حق به بین — این سخن تقلید نیست هست یقین

من زانی گفت احمد مصطفی — چند باشی در حجاب ای بیوفا — وآن بگفت است چار یار شریف پاک دین — بشنو این اسرار تو مرد یقین

لی مع الله گفت احمد در بیان — لیکن این معنی چه داند از چنان — از سر سوز شعر حق آگه نئی — لاجرم کوری مرو ره آگه نئی

چون بجان زتن گردد جدا — از فعل تقدیر شد جدا — پس تو چه گوئی ای گدا آنکه بگوا حوال خود — بدهند نرا آتش جز آنکه بگوا حوال خود

گوهر تو ئی از کان ما دیگر چه میخواهی بگو — تو نور هستی انما دیگر چه میخواهی بگو — از بهر تو شد انعم دیگر چه میخواهی بگو

تو نیست بودی دوستی بی نام و بی نشان بودی — با وصف خود کرده عیان دیگر چه میخواهی بگو — هر جا که باشی پیروی از تو جدا نگردم — آنجا که باشی پیروی از تو جدا نگردم

هنگام باده کو بگو آماده کردم سبو — باده خود و آن هم کدو دیگر چه میخواهی بگو — تطهیر کن ز راست من تقی بخور از دست من — مستی مکن دست من دیگر چه میخواهی بگو

سجاده با باده بر این با ها شاده بود — آن شیخ بر جاده بود دیگر چه میخواهی بگو — ساقی بود خیارا دیگر چه میخواهی بگو

این لب بدر تو در کوی من سوی من — می ناب خوردی بی رو من دیگر چه میخواهی بگو — اسرار من آگنده تر ز عشق من مخور — گر می نخوری عشق خود دیگر چه میخواهی بگو

هم خود ستاره ماه خود هم کوکب اوج شاه خود
گه روح گردد گاه تن گه مرد گردد گاه زن
گه نور گاهی نار شد گه یار گاهی یار شد
جان باز سر گذشت عشق او بر سر گرفت
هر سر بری بگردانده این سر ره عشق
گر کسی راه ملک اتا فقر آمد ضبط او
پیش عاشق هفت دوزخ روز آمد چون بهشت
پاک کردم جان و دل از هر دو عالم بهر دوست
مظهری باید که ظاهر بیشود در وی بحق
چون بصورت روی خوبان شد تجلی بر دلم
جز دوست در گردوست ندیدیم دیدیم
علم باید علم کامل تا بیابد راه را
یک دم که با دوست برآریم بود حیف
صرف باید نحو باید فقه تا بیابد اصول
خلق خوش نیست روشن مثل او کس نیست
همان وحدت همان کثرت همان حالت همان حالس
ندیدم من مگر او را که او نی غیر عالم محضر است
یقین او را عیان بینم گر فانی شوم از خود
اگر سودی خودی ماند هزاران پرده با شد
تجلی را نهایت چون بنا شد در عالم
ز لازم شجر آمد معنی خدا جز من الله
بهو الاول بهو الآخر بهو الظاهر بهو الباطن
بهر گوشی بهو شنود بهر سخنی بهو گوید
زهی حیرت که آن دیده بجز او را نبیند
بحمد الله که این دیده بصاحب دیده گان دیدم
بهر حالی پس از نبیا شد راجا چنین نعتی

یک نور دیدم جهان هم خود و من کان جمله نور
گه صیقلی داده شد گه زلف گاهی شانه شد
هم خود شده جمله جها در هر سر سر بین
گشت فارغ از دو عالم گوش از دان گفت
مر عاشق آن نگو جهان را بر گرفت
شاه گیر دو هر دو عالم ملک اعظم بر گرفت
زانکه عاشق در صبا بان آن نفح در گرفت
در دل جان دوست آمد خانه خود ساخت
مرشد عاشق بهر سجده شیخی دگر گرفت
نیست مشکل فقه و بین و نحو و حجا بیان
مدید جا گشت محبوب فضلت دیگر گرفت
فهم بدان ده دست آن دست دو بدیدم
پیر باید پیر کامل ره نماید شاه را
فقا که در بن هر چنین جیف ندیدم
علم کلی تو بیدا شود او را وصول
ذبح چراغ علم هر گز پیش باری نیست
ولیکن اختلاف در بیان حکم آن دیدم
فنا و جم بقا و اسم یقین در عارفان دیدم
فنا گشتن ز خود کلی بیک دعا شتان دیدم
فنا و هم بقا و اسم یقین در عارفان دیدم
تجلی او بیان کرسین نا گهان دیدم
بدین هیئت ظهور آن حقیقت جان دیدم
بهمو ن ظاهر بهمو ن باطن بهر نظر عیان دیدم
زهی طرفه که او پاک از خموش و زبان دیدم
خراب آباد رفتم دوست دیدم مست او گشتم
بنور چشم باطن بین خفی و اخفین آن دیدم

گاهی چنین گاهی چنان در هر سر سر بین
گه شمع گه پروانه شد در هر سر سر بین
گه گفته گه پندار شد در هر سر سر بین
ناگهان آن یار آمد جان ما بر گرفت
در کمال لطف باری کار او بر تر گرفت
نیست مشکل عالم او را پر او بر گرفت
عاشق سر مست او بیگانگی از سر گرفت
زین سبب آن نور احمد مرتبه بر تر گرفت
صد هزاران شکر و اجب الوجود اگر گرفت
زین سبب آن روی خوبان آن جمال بر گرفت
کی بود بی شیر مسکه کی بود بی پیر پیچه
شوق قمری در نیاز از عشق او بیند کجا
بر بام فلک قدیس چنین شور نشنیدم
جاهلان را پیش حضرت نیست راه اصلا
بهر سوئی بهر رنگی بهر صورت عیان دیدم
بصورت جمله عالم آن محل را نشان دیدم
من این بینا و این عالم مگر در کاملان دیدم
مسلم عشقبازی در بیان نجم وحی دیدم
بدیدم در مکان لکن فراز لامکان دیدم
همان معنی بهر حرفی بهر لفظی عیان دیدم
ندیدم هیچ چیزی را مگر او را عیان دیدم
که از دست نظر هم آشکارا هم نهان دیدم
همان معنی شد از بهر و بصورتهای بیگانه
زهی بلکی زهی شهر و بتان در آن در دیدم
کمال کشف سر شان در میانخانه اجگان دیدم

این گفت چنانست درین هیچ شبهت نیست — لیکن چه تماشاست که حق جلوه درانست — فانیست همه چیزکه انجای تقاضاست
این دل بکسی ده که نظرباز حقیقیست — آن مرد بود مرده که در عشق مجازیست — آن سعی حیاتست که در کوی حقیقیست
صد روح بداند بچه داند که درین چشم — چون عشق خداوند دران روح عطاییست — بارست نکردیم اگر راست نبودیم
از محویش جدائیم که با خویش نباشیم — افسوس ازان مدکه از خویش جدائیست — ما آه نیاریم اگر تیغ برانند
پرسوختنشستیم چه احوال بگویم — از درد چه پرسی که درین درد دوائیست — ما ئیم فرامیم درین دار اگر فتار
مشتاق نشستیم که رویدار بیائیم — بنمای رخ خویش که این خیرتمانیست — سجاده پیران چو بحرست بتحقیق
سجاده نشینیم و بتسبیح چه کوشیم — دستار بپندیم که در قلب صفائیست — ما عین بقائیم که از عشق رسیدیم
هرجا نگرم فهم و بجز دوست ندیدیم — راجا که برین چشم عیان دید بیانیست — اما چه توان کرد که در چشم شما نیست
هرچیز همه ذات خداوند تعالی است — جز ذات خداوند همه وهم وگمانست — آن چیز چه چیزست درین دیر بسر کس
ما ئیم که با نور خدائیم درین دیر — اما چه توان کرد که دل کور ازانست — آنرا که درین دیر ازین سر خبر نیست
مردی که شناسای جهانست چنین گفت — راجا که درین دیر همان بود چنین گفت — چیزیکه چنین هست آن عین همان است
خورشید زیبا بیاید بیتو چه کار آید — عزت بکمال عزت بیتو چه کار آید — هرهم بر نجم دلوی لطفش نشانت کردی
دولت هزار دولت نعمت هزار نعمت — راجا بگفت هرهم هرذره هزار جانم — بالای عرش رفتم بر تخت نور ننشستم
کونین را بیارزند بر دوست ندارند — مرا زحسن تو صنع خدا حاصل شد — یکبارگی بیابم بیتو چه کار آید
هرزمانی عاشقان بهر شکاری هم بزل — تراشناختم آنکه خدا شناس شدم — عارفان اندر جمال خود بر جهان ما
چون جمله ای اصطلاح عاشقان یافتم — ورقضای لایزالی اینست رانده اند — نیست شکی ازرد عالم در گذشتن عاشقان
کور مادر زاده هرگز نبیند آفتاب — در دو عالم جز خدا را در روی خود نیافتم — در میان عاشقان این سر پنهان یافتم
بهر جانان گشت کردم گرد عالم بیخبر — قطره عمری بسیکه من جمله دریا یافتم — آشکارا یافتم آن سر پنهان جان
راست گفتم نیست شیدا از زنار و چلیپا — گاه احمد گاه آدم گاه عیسی یافتم — گاه او معشوق گاه عاشقان او است
سالها با خلق من جستم چو یوسف بیخبر — زین جهانی گاه لیلا گاه مجنون یافتم — چون زنفیض حق تعالی نفی کردم غیر او
صد هزاران شکر و اجر چشم بینا یافتم — ایجوان آن دل من بر گ شیدا یافتم — چون وجودی کینه دارد در حقیقت جز خدا
صد هزاران ملک شاهی میروند در بارگاه — گفت راجا اگمان سلطان خوبانی خود — از خزانه گنج مخفی آشکارا یافتم
یک نور را خصلت چنین چون دو شود هم خود یکی — هم خود فلک هم خود ملک هم خود بهین — هم تمس کرد و هم قمر هم تخم کرد و هم ثمر
هم کوه و هم صحرا شود هم آب هم در یا شود — هم مشک هم چون شعر تر در هر سر هر بین — هم شام کرد و هم سحر در هر سر هر بین
هم خود پدر هم خود پسر هم خود جوان هم خود عجوز — هم طیر هم حیوان شود هم جن هم انسان شود — هم شکر هم عنبر شده در هر سر هر بین
هم خود بهم دیوان شود در هر سر هر بین

از کافر احمق نگذرد از نوح شد کافر پسر
از زلات بت آذر مگر کس را نباشد خیر و شر

حیران کنم حیران کنم معمور را ویران کنم
آتش دهم سوزان کنم کس را نباشد چون حجر

بالعجب صیقل این صد داغ بر قلب چنین
راحا بیاد آور من این شعر را از قهر من

اندرین دنیا هزاران آمدند و رفتند
آن چنان شان رفت و که ایشان را نبود اندر میان

مرحبا عاشق که با معشوق دارد گفتگو
شاد باش ای زنده دل کز عشق یابی آبرو

گفتیا گر کرد ای یکدم ازو طوف عشق
صد هزاران شکر و صد آنگه سلطان عشق

آن علامت عشق را کی در دنیا آمد پدید
همچو آن عنقا که نامش هست و در عالم نشان

همچو آن دعوی اندرین آمدند
ولاکن با وصالت می رسیدند

وین را و بلا لبان را سرفرازی فیض او
تا ترک اسوی الله حق پرستان رفته اند

غیر از آنکه آتش عشق در دل او شد پدید
از بهر او آتش عشق سوزان را نشاید

بر تقسیم بر تقسیم که خوبان جهان ایم
بنازیم بنازیم که در عین عیان ایم

از خویش بنازیم که آن مست چنانست
والله بس از سوت بمقصود رسیدیم

زد دوزخ مستم نخواهم بهشت
که تقدیر برین رسابق نوشت

قلم چون گذشتم بر سم چرا
یکی را نوازد کجا در رسد

گشد واغ لعنت قلم بر جبین
چه قدرت کسی را که گوید چنین

ندیدی که فرعون چه دعوی کشید
خودیش مرا و را از بخا کشید

بجز خود پرستی ندیدم بدی
تو از خود گذر کین کفر است بدی

ندیدی که او را کبر دمی نمان
بحشر کند از طویله سگان

نباید که گردی مخالف خدا
بدوزخ فرستی بیابی سزا

اگر یک سر موی ماند خلاف
رضای خداوند را جا بجوی

نوری که لطیف است هم از فهم نهانست
آن نور بهر وصف درین خلق عیانست

آدم علی صورته گشته نمودار
والله به تحقیق همه چیز درانست

معلوم چنان گشته درین دهر بتحقیق
آنی که حضر خود درین جمله جهانست

شنو است سهر گوش و گویا بهر کلام
باین که بهر حال همه وقت نهانست

در دهر کهی پیر کهی طفل و جوانست
پیدا بست اندرین و هر بهر شکل نهانست

بنازیم بنازیم که در عین عیان ایم
والله بس از سوت بمقصود رسیدیم

زد دوزخ مستم نخواهم بهشت
که تقدیر برین رسابق نوشت

یکی را نوازد کجا در رسد
یکی راگذارد کجا در رسد

چه قدرت کسی را که گوید چنین
زابلیس غیرت بباید گرفت

خودیش مرا و را از بخا کشید
خودی گر نبودی که ایمان لعین

نظر کن به بلعم چه محنت کشید
ز حسرت گذشته به لعنت رسید

ز قطمیر کسوت سگی بر کشید
بیارند بلعم و را اندر کشید

اگر راست خواهی برو راه راست
بجز راست رفتن درین ره خطاست

بجز امر باری دل خود مجوی
خدا کن نه مردی که لاف ست لاف

شعری که پس پرده دهان بود بلا بیت
آن شعر بهر جا درین نسخه بیاست

آنها که درین شهر رسیدند بگفتند
اسرار جهان دارد درین جو رو نیست

یک نور محیط ست که بهر جا گرفت ست
آن نور بهر کسوت و گونی نهان ست

تر دیک کسانیکه بتحقیق رسیدند
با این کسمه وقت بهر حال نهانست

نقاش جهان نقش جهان چون بنمود ست
این نقش چه نقش ست از و دست

تا به تیغ و لشکر با مقبول نشوی در جهان
یک ولایت چون و سلطان ملک و شاهی میکنی
دل مداری می نخندد با گدا یک یک ذره شفیق

در میان هشت خاصان چاکری شهد اگر بود
در ولایت دایما جز شور و غوغا کی بود
چاکری مخلوق کردن کار دانا کی بود

قالب هم من جرم خانه وصل غیر شد حرام
ایجوان با غیر ماندن ظلم کردن بر خود است
بر مخلوق رفتن جز خواری خویش نیست

یک زن سه ابا دو شوهر عقد یکجا کی بود
ظلم کردن بر تن خود کار بینا کی بود
آنکه خواری خویش عمداً کار عقلا کی بود

این چنین نقش و نگار چندرے در چین نیست
چون بجوئی نقش و نگار آن مهیا کی بود

بی کام نیز با کم مست الستم
سلطان منی و زیرم دانای بی نظیرم
هم بنده هم خدایم هم شاه هم گدایم
من مست می الستم از خیر و شر رستم
بنده هزار عالم کیسانست در چو عالم
من شاه و پاکبازم در عشق لایزالم

بی نام بی نشانم مست الستم
گرچه به تن اسیرم مست الستم
هم وصل هم جدایم مست الستم
سر نقطه گفتم مست الستم
این است کمال عالم مست الستم
جز تردد حق نه نازم مست الستم

ساقی بیار باده مست الستم
اینجا کجا ست غایت مست الستم
ز اسلام و کعبه و دیر مست الستم
بطال مست خفتم مست الستم
در بوزه عدم من مست الستم
بر تخت قدسی نازم مست الستم

راجا کجا و رزق ست در ذات محض غرق
اندر میان چه فرق ست مست الستم

با دوست چون نکه بستم در شاهد و نثارم
زان روز عهد بستم تا مست مے الستم
در با شراب آبم در دل سر و سازم
ساقی شراب حدت خالص بنام کرتم
رندان فراغ دستان در دست مست مستان
انظر الی الحبیبی گوید روایت رئی
جز نام او نه ماند جز عشق او حرامم
گشتم ز خویش فانی رفتم به بوی عیانی
با غیر او ندارم آتش ز دل فروزم
در نور دل رسیدم عین العیان بدیدم
صحرا ز غیب رفتم در شش جهات گشتم

بر نقطه گفتم مست الستم
هم وصل هم جدایم مست الستم
از شرع دین گشتم در نار کفر رفتم
مفتاح غیب غیبم بر تر ز نقطه عیم
من مرغ لامکانم جز لامکان ندانم

از دور پاک زاده با روی یار ساده
بی مثل بی هدایت بی شبه بی نهایت
با سر سر بدوزم نوری ز دل فروزم
از شرع دین گشتم در نار کفر رفتم
مفتاح غیب غیبم بر تر ز نقطه عیم
من مرغ لامکانم جز لامکان ندانم

ساقی بیار باده مست الستم
اینجا کجا ست غایت مست الستم
ز اسلام و کعبه و دیر مست الستم
بطال مست خفتم مست الستم
در بوزه عدم من مست الستم
بر تخت قدسی نازم مست الستم

بنگر سخن چه گفتم مست الستم
زین با دهای رفتم مست الستم
بے مے بقا ندارم مست الستم
بر کن ز بام خلت مست الستم
آئینه می پرستان مست الستم
جز ذوق شوق عالی مست الستم
جز این سخن کدام مست الستم
دیدم بسے نمائی مست الستم
کو نین را بسوزم مست الستم
تر نشان شنیدم مست الستم
از نقطه گفتم مست الستم

سر دم همی بخندم و پیچ ز لف بیچم
جام ز عشق نوشم دنیا و دین فروشم
در کوی می فروشان عشاق جام نوشان
زاهد ز گریه دعا در می ستیزد
دیدم جمال بیچون بین چشم سر بیگون
بیدوست در عدم سر سوی او نه جویم
از غیر خود شکستم از کون و کان گذشتم
در روی خود بریان در چشم عاطفان
شمار نشسته ایم پر با قدس دایم
رفتم بعرش اکبر خوردم شراب طهر

بیجا گهی نیدم مست الستم
خبر ذکر این نکوشم مست الستم
او فتاده سینه جوشان مست الستم
سر مست الهی پر شد مست الستم
منگر بچشم حیران مست الستم
بے وصل او نگیرم مست الستم
جز عین خود ندیدم مست الستم
در لامکان نشستم مست الستم
دیدم جمال سلطان مست الستم
سخنان بسکه آرم مست الستم
خفتم کنار دلبر مست الستم

دلبر بگفت ساجا دائم بیا تو اینجا
با ما قرار باش یکجا مست الستم

گر دم زنی مدام گم کرده را نشانم
گه شیر را روبه گه کرگ را زنانم
شه را گدا نسازم گه گنج را نهانم

در ملک خود ملکتم مر جز را ملکتم
این فکر را مکان کنم آن یار را مکانم

این گشتم از ازم کرده را نشانم چون چیز
هم این کنم هم آن کنم کرده را نشانم چون چیز

مثنوی راجا

بسم الله الرحمن الرحیم

روی که من ندیدم اندر جهان نگنجد
لذت جمال آن رو اندر بیان نگنجد
آن روی محض مطلق چون در نشان نگنجد
از وهم و فهم بیرون صورت دران نگنجد

گر کس مرا بپرسد چیزی بده نشانی
از روی بی نشان ست اندر نشان نگنجد
اندر کنار جانان اسرار ها بگفتم
جبریل با ملائک اندر مکان نگنجد

پرواز مرغ قدسی جز لامکان نباشد
این مرغ لامکانی اندر مکان نگنجد
سرمست لامبالی پروای کس ندارد
آنکس که کس نباشد اندر کسان نگنجد

با دوست حق پیاله با ما فتی فروزد
در ذوق آن پیاله باغ جنان نگنجد
همت بلند باشد مشتاق مست ما را
هر دو ضعیف و لاغر در پهلوان نگنجد

پیش قضا و کرسی علم رزق گر نبودی
این قیل و قال کسبی هرگز دران نگنجد
الوان هر طعامی اندر زبان درآید
آن طعم کو بیست باقی اندر زبان نگنجد

تیری ز دست دلجانان جگر بدوزد
آن تیر ناگهانی اندر کمان نگنجد
بارد می بر قضا را آتش شب خیز
آفت رسد که پرشد اندر کمان نگنجد

این خاکدان آدب را فیضیست یاد باشد
اما چو او نداند کس را زبان نگنجد
عصیان نفس او را دادم ز میان نگنجد
نقدیست روح پاکان در جیب آسمانی

یک لقمه پنج چیز است از قضا رسانی
کس را بهیچ حالی اندر دهان نگنجد
بلبل چو گل ببیند گویا بگل بخندد
بیچاره روح مسکین در قالبان نگنجد

دائم وصال دارم جز این چه باشد
بالای وصال دائم اندر نشان نگنجد
در آستان شیران بیگانه را چه حاصل
آنکس که نیست محرم در دوستان نگنجد

تا نایدم بیک جذبه ترک دنیا کی رود
اندر جمال جانان راجا دم معرفت
در رفرف آن حضرت اندر جنان نگنجد

ترک دنیا سر عبادت سب دنیا خطاست
با وجود ما سوا الله بوی مولی کی رود
ایجوان تا بر نیائی از بیان لا الله
صد هزاران جان فدای جان الا الله کی رود

تر دمردان جنت دنیا زهر قاتل است
از جمال نازنینی ترک دنیا کی رود
مردمان در چاه اند ان را بجا افتاده اند
جز پناه عشق او از چاه بالا کی رود

دیگر انرا از بیاب شد ایجوان از جلیل
زهر خورد ن از جوانمرد کار احمق کی رود
عاشقانرا در دو عالم جز خدا محبوب نیست
پیش مجنون جز نگار نفس لیلا کی رود

جان مارا در جهان جز عشق زیبا کی بود
صادقان را جا بباشد کاذبان را جا کجا
صدق باشد در نه عدل کار اعلا کی رود

روان شود ۔ رو حق پیش گیرد پس روان شود ۔ صد ملکی عجائب با بینی ۔ صد عالم غرائب با بینی ۔ سفر اندر دل خود باید کرد ۔ نه در دنیا زمین ۔ باید که سفر از خود بدل از دل بجان رود ۔ تا از اجسام بر ملک جهان رود ۔ رو تا نزدیک از دور رود تا فی ۔ اگر یکیت شود مرد خدائی ۔ قوله تعالی وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ

نظم مرید ان راهین قدر راست کافی ۔ مریض راه دین را هست شافی ۔ دور بین کار هر چه بود در اصل ۔ مرتب کرد شمس الدین بده فصل ۔ به نسبتی سیپاره قرآن تا علم است ۔ تمامی صد و نود و پنجاه بیت منظم است ۔ ز هجرات محمد پنجاه و هفت است ۔ حساب حاسبان تاریخ وقت است ۔ تمامی مختصر منظوم موزون ۔ که مرغوب القلوب است نام اکنون ۔ که تا این کتاب گفت مرغوب ۔ مرتب شد بوقت طالع خوب ۔ اگر درویش این دائم بخواند ۔ همیشه کار وی اعلی بماند ۔ شود اسرار لامکشوف بیشک ۔ نماید کار هر یک را بهر یک ۔

تمام شد مرغوب القلوب

آیت	حدیث قدسی	حدیث	بیت
۳۴	۱۲	۶۱	۱۵۰

بِنَفْسِهٖ اَهْوَنُ اَنَا عَلَیْهِ ؛ نظم چو از خاکیم آخر خاک گردیم ؛ بجان دادن چرا غمناک گردیم ؛ چو از ما نقش بر دیوار آمد ؛ هر انچه بود از ما کار آمد ؛ بدانکو چو بشناسی خدارا ؛ شوی عارف کنی حاصل بقارا

فصل هفتم در بیان عشق و محبت گوید بیت بدان کین عشق اندر دل قدیم است ؛ جگر پر خون ز کرد دل عظیم است ؛ تنم با جان درین عالم برآمد ؛ نه تنها ماند با مونس درآمد ؛ **قوله تعالی** اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی **حدیث** وَمَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَائَهٗ **نظم** محبت در دلست و عشق در جان ؛ تنم با ذات او چون زلف پیچان ؛ محبت گر شود ظاهر بپیرت ؛ دران صورت فنا بودن ضرورت ؛ نخواهد چشم جز معشوق دیدن ؛ نگردد گوش خود خواهد شنیدن ؛ که از سر تا قدم این جمله مشتاق ؛ بسوئے دوست مے گردد معشوق

فصل هشتم در بیان عاشق و معشوق گوید بیت اگر عاشق شود در یاد معشوق ؛ نباید یاد او را هیچ مخلوق ؛ **حدیث قال النبی صلی اللّٰه علیه وسلم** اِذَا عَرَفْتَ ظَاهِرَ الْعِشْقِ فَعَلَیْكَ بِالْفَنَاءِ عَنِ الْعِشْقِ كَانَ الْعِشْقُ حِجَابًا بَیْنَ الْعَاشِقِ وَالْمَعْشُوقِ **ابیات** نهان اندر نهان بیند جمالش ؛ بگوش دل کند فهم کمالش ؛ تو ئی عاشق بظاهر در طریقت ؛ تو ئی معشوق باطن در حقیقت ؛ نهان در خویش بیند اشکارا ؛ شود عاشق بروے خود نگارا ؛ چو عاشق گشت و اندر روے معشوق ؛ نداند او نشان جز کوے معشوق ؛ **حدیث قال علیه السلام** سَاَلْتُ رَبِّیْ مَسْاَلَةً فِیْ نَفْسِیْ **فصل نهم در بیان فنا و بقا گوید نظم** فنا در جمله معنی فناست ؛ بقا اندر بقا یعنی بقاست ؛ اگر گردی تو در توحید فانی ؛ بحق یابی بقاے زندگانی ؛ فنا ترک هوا را نام کردن ؛ بقا جمله صفاتش را شمردن ؛ نباشد موت هرگز اولیا را ؛ نه هریک اصفیا و اتقیا را ؛ زداری تا بداری نقل باشد ؛ ز شغل کار دنیا عزل باشد ؛ **قال علیه السلام** اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْقَلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ **نظم** بذوق و شوق عمر خویش بردن ؛ ز داری تا بداری نقل کردن ؛ چو او با تست تو هم با ش با او ؛ دل خود را ز دنیا پاک تر شو ؛ **قوله تعالی** وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ

فصل دهم در بیان سفر و اقامت گوید حدیث قال علیه السلام حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ **نظم** مسافر باش دائم راه میرو ؛ قدم را هوش دار از چاه و ژاگو ؛ چو ره دور است منزل بے نهایت ؛ یقین را توشه کن سیر خدایت ؛ بیرون منزل که آن ره پیش آید ؛ اقامت کردن اندر وے نشاید ؛ ز صورت پای بیرون نه

فهو حسبك بیت مقام قرب بس اعلی مقام است ۔ تنی چند دران منزل حرام است ۔ حدیث
اذا اتم الفقر فهو الله بیت بجز صادق نیابد ره بدان سو ۔ بجز عاشق نگنجد کس دران کو
حدیث الفقر فخری و الفقر منی قال علیه السلام الصدق ینجی و الکذب یهلك
بیت طریق فقر راهی هست مشکل ۔ یقین باید درین ره توشه و دل ۔ حدیث القناعة کنز لا
یفنی ابدا قوله تعالی و تزودوا فان خیر الزاد التقوی بیت درین وادی بسی گمراه گشتند ۔
یقین را توشه باخود بر دند ۔ بجان باید برفت آن ره از پای ۔ ز جانبازی ست جان هم ره
درین جای ۔ حدیث قال علیه السلام موتوا قبل ان تموتوا بیت شکم پر درین ره دان
این سخن راه گم آنکس که باز دجان و تن را ۔ قوله تعالی الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم
و لا هم یحزنون بیت سیان کفر و ایمان راه فقر است ۔ دران راهی بسی از خوف کفر است ۔
قال علیه السلام الایمان بین الخوف و الرجاء بیت نشاید خوف غالب نه رجا را ۔
میان هر دو باید بود ما را ۔ فصل ششم در بیان معرفت گوید بیت سخن در معرفت
چون رفت اکنون ۔ برون آرم ز دریا در مکنون ۔ لباس زهد و تقوی تا نپوشی ۔ شراب معرفت را
کی نوشی ۔ کسی کو معرفت را کرد حاصل ۔ مقام قرب حق را گشت واصل حدیث تفکر ساعة
خیر من عبادة سنة بیت یکی باید تفکر کرد بر خود ۔ که از خاک مخمر صورتم کرد ۔ حدیث
قدسی صورة الانسان بیان ربه حدیث نبوی الانسان بیان ربه حدیث قدسی
حدیث قدسی خمرت طینة آدم بیدی اربعین صباحا حدیث قدسی ان الله
خلق آدم علی صورته نظم عجب چون نقش بر دیوار آمد ۔ چو وی حیران بود
در کار آمد ۔ ز بهر پاسکه از خاکی بقدرت ۔ وجود آدمی را کرد صورت ۔ بگو بر ما مزین
کرد ما را ۔ بنفخ روح در تن کرد جان را ۔ قوله تعالی اذا سویته و نفخت
فیه من روحی فقعوا له ساجدین حدیث تفکروا فی ایته و لا تفکروا
فی ذاته حدیث تفکروا فی آلاء الله و لا تفکروا فی ذات الله قوله تعالی و فی انفسکم
افلا تبصرون ابیات بصر را داد بنیائی که بیند ۔ کمر را داد قوت تا نشیند ۔ زبان را داد گویائی که گوئی
خرد را داد جویائی که جوید ۔ زبان را داد نطق صدق کاری ۔ که تا گوید ثنای شکباری ۔ دگر دو دست
گیرائی دو پا را پارسائی داد هر یک جمله ما را ۔ حدیث قدسی یا غوث الاعظم جسم الانسان
و نفسه و روحه و قلبه و سمعه و بصره و لسانه و یده و رجله و کل ذلك اظهرت له

بیت اگر خواہی کہ خلوت را گزینی ❊ پس آن بہتر کہ پیش شیخ شینی ❊ ز نیکو بد ترا ہم باز گوید ❊ ز اسرار نہانش راز گوید ❊ مثالش را بگوم گوش دارید ❊ دران تمثیل ہر یک ہوش دارید ❊ اگر بے کارے پیش گیرد ❊ ہلاکت راز بہر خویش گیرد ❊ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ لَا شَیْخَ لَہٗ فَشَیْخُہُ الشَّیْطٰنُ حدیث مَنْ لَا شَیْخَ لَہٗ فَلَا دِیْنَ لَہٗ وَمَنْ لَا دِیْنَ لَہٗ لَا عِرْفَانَ لَہٗ وَمَنْ لَا عِرْفَانَ لَہٗ لَا حِرْبَ لَہٗ وَمَنْ لَا حِرْبَ لَہٗ لَا اُنْسَ لَہٗ وَمَنْ لَا اُنْسَ لَہٗ لَا مَوْلٰی لَہٗ

مثنوی چنان اندر رجان راہ دیدبانی ❊ بباید تا خدا راز و نشانی ❊ اگر آن دیدبان در روے بنودے ❊ بجز عرقش بنودے ہیچ سودے ❊ قال النبی علیہ السلام مَنْ یَعْرِفُ الْحَقِیْقَۃَ وَالشَّرِیْعَۃَ بِلَا اِمَامٍ فَقَدْ کَفَرَ نظم خطر در راہ دین بسیار باشد ❊ گل خوشبوے ہ از خار باشد ❊ چراغ نور باطن را بر افروز ❊ بخلوت گاہ بنشین شام تا روز ❊ قال علیہ السلام اَفْضَلُ الذِّکْرِ الْخَفِیُّ قال علیہ السلام اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ قال علیہ السلام جُوْعُوْا تَرَانِیْ بیت کم خورد کم خفتن کم گفتن ❊ کمن عادت تو کم با خلق بودن ❊ قولہ تعالی وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ نظم اگر یک ذکر گوید صبح تا شام ❊ رسد کارش بفضل حق باتمام ❊ چنان حاصل شود در دل صفایش ❊ بیک لحظہ کشاید کارہایش ❊ چو گردد جان و دل از غیر حق پاک ❊ رسد در عالم لاہوت بیباک ❊ دو چشم خویش را بر بند چون باد ❊ در و نفت تا دہد کم گشتہ آواز ❊ عروس معرفت چون رخ نماید ❊ ز حسن خویش عقل تو رباید ❊ بیک ساعت ترا بیخود و بیخبار ❊ نماید روے از پور ہاے انوار ❊ قولہ علیہ السلام اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ ابیات در آن حالت تمامی نور باشد ❊ بذات و صفات و کمل او دور باشد ❊ دران خلوت بعاشق عشق بازی ست ❊ ز دون حق مرورا بی نیازیست ❊ حدیث قدسی لَوْ یَعْرِفُ الْاِنْسَانُ مِنِّیْ لَتَہٗ عِنْدِیْ لَقَالَ فِیْ کُلِّ نَفْسٍ مِنْ اَنْفَاسِہٖ اَنَا الْمَلِکُ در بیان تجرید و تفرید گوید بیت دین ره مرد را تجرید و تفرید ❊ بباید تا کشاید کار توحید ❊ قولہ تعالی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ابیات تحقیق مرد را تجرید باید ❊ ز دون حق بدل تفرید باید ❊ بہ پیوندد قناعت باید ش کرد ❊ بفقر و فاقہ باید بود خوش مرد ❊ لباس فقر را ے پوش بر تن ❊ درخت حرص را از بیخ بر کن ❊ اگر چیزے بود در ملک درویش ❊ بمقدار درم یا کم از ان بیش ❊ حدیث مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَاَکْثَرَ ذِکْرَہٗ بیت ز ملک خویش تا بیرون نہ آید ❊ حجاب از پیش وے تا کے کشاید ❊ قال علیہ السلام وَمَا شَغَلَکَ عَنِ اللّٰہِ

نماز خود حضوری دل بجوئی ۔ قال علیہ السلام الصلوٰۃ معراج المؤمنین وبعد الصلوٰۃ تلاوۃ القرآن قال علیہ السلام الصوم جنۃ من النار وحصن الایمان
نظم چو روز آید بباید بود صائم ۔ چو شب آید بباید بود قائم ۔ شب و روزت چو گردد با تو یکسان ۔ نماید کار مشکل با تو آسان ۔ قولہ تعالیٰ ان للمتقین مفازا فان خیر الزاد التقوے
بیت بغفلت میگزاری روزگارے ۔ مگر در گور خواہی کرد کارے ۔ **فصل چہارم در بیان ترک دنیا گوید بیت** ز دنیا ترک گیری بہر دین تو ۔ توکل بر خدا کن بالیقین تو ۔ قال اللہ تعالیٰ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ قولہ تعالیٰ وعلی اللہ فتوکلوا ان کنتم مؤمنین حدیث قال علیہ السلام الدنیا ساعۃ لیس فیھا راحۃ فاجعلھا طاعۃ **بیت** تراگر رفتن ست از دار دنیا ۔ چرا بندی تو دل از کار دنیا ۔ قال علیہ السلام اخرج عن الدنیا تصل بالاخرۃ **بیت** نباید بست دل بر زن و فرزند ۔ نباید بود تنہا با خداوند ۔ قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا ان من ازواجکم واولادکم عدوا لکم فاحذروھم یوم یفر المرء من اخیہ وامہ وابیہ وصاحبتہ وبنیہ
بیت زہی غفلت کہ مارا کور کردہ ۔ کہ یاد مرگ از دل دور کردہ حدیث قال علیہ السلام الموت باب لا بد من دخولہ والقبر منزل لا بد من نزولہ **بیت** بغفلت اے دنیا خلق مغرور ۔ ز بے فکری مرکش دل چہ مسرور ۔ قال علیہ السلام الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب قال علیہ السلام القبر اما روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النار
بیت ز دنیا اہل آن چون تیر بگریز ۔ چو بگریزی بدرویشان بیامیز ۔ قال علیہ السلام الدنیا جیفۃ وطالبھا کلاب **بیت** علایق ہاے دنیا قطع کردان ۔ غریبی دل باش در روے چون غم بیان ۔ قال علیہ السلام کن فی الدنیا کانک غریب او کعابر سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور **بیت** اگر در دل جمعیت جمع حاصل آید ۔ عبادت گر کنی انگاہ شاید ۔ قال علیہ السلام قلب المؤمن حاضر ۃ من ذکر الخفی فھو حی ردعوۃ المظلوم مستجابۃ **بیت** نباشد سبدی را ہیچ بہ زین ۔ کہ پیرے را بجوید راہ بر دین ۔ قال علیہ السلام من لا شیخ لہ لا دین لہ ومن لا دین لہ لا عرفان لہ ومن لا عرفان لہ لا حرف لہ لا انس لہ ومن لا انس لہ لا مولے لہ قال علیہ السلام ان اولیائی تحت قبائی لا یعرفھم غیری

رَأْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ **بیت** صفات نفس را مگزار اکنون ؛
صفات دل بچوگان ہست میمون ؛ **حدیث** قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ عَرْشُ اللهِ تَعَالَى **ابیات**
صفات روح جمله حس ذوق است ؛ گہے در ناز گہ در حین شوق است ؛ چو دل ہر یک صفات
روح گیرد ؛ شود مقبول و در دلہا پذیرد ؛ **قوله تعالى** وَفِي أَنْفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ وَفِي الْأَرْضِ
آيَاتٌ لِلْمُوقِنِينَ **بیت** طلب کن در صفات ذات رحمن ؛ بیابد ہر یکے را قدر امکان ؛
قوله تعالى وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي **فصل** ستوم در
بیان وضو گویند **بیت** چو این گوہر محمد مصطفی سفت ؛ وضو را کو سلاح مومنین گفت ؛
بباید بود دائم با طہارت ؛ نظاہر ہم بباطن با بشارت ؛ **حدیث** اَلْوُضُوءُ مِفْتَاحُ
الصَّلٰوةِ وَالصَّلٰوةُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ **بیت** بود ظاہر طہارت از نجاست ؛ طہارت
باطن آمد از ضلالت ؛ **حدیث** لَا صَلٰوةَ إِلَّا بِأَدَاءِ الطَّهَارَةِ وَلَا صَلٰوةَ إِلَّا
بِحُضُورِ الْقَلْبِ **بیت** چو وقت آید نماز وقت مگزار ؛ فرائض با جماعت ہوش میدار ؛
قال عليه السلام مَنْ صَلّٰى خَمْسَ أَوْقَاتٍ بِالْجَمَاعَةِ أَعْطَاهُ اللهُ تَعَالَى أَجْرَ أَلْفِ شَهِيدٍ الَّذِينَ قُتِلُوا
فِي سَبِيلِ اللهِ عَابِدِينَ مُقْبِلِينَ غَيْرَ مُدْبِرِينَ **بیت** ز وقتے تا بوقتے منتظر باش ؛ بذکرے
با فکرے مختصر باش ؛ **قال عليه السلام** اَلْمُنْتَظِرُ لِلصَّلٰوةِ كَأَنَّهُ فِي الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ الذِّكْرِ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ **بیت** سخن با کس مگو الا ضرورت ؛ خلاف نادر نیفتد در
صدورت ؛ **قوله تعالى** صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ **ابیات** ہر جائیکہ باشی ذکر
میگو ؛ ہر جا نے خدا را شکر میگو ؛ ہر جائیکہ باشی با خدا باش ؛ ز خود بیگانہ با حق آشنا باش ؛
قوله تعالى وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ **بیت** بدہ مر دود حق را جای در دل ؛ در و نیت تا نیابد
رہ عزازیل ؛ **حدیث** **قال عليه السلام** كُلُّ مَا شَغَلَكَ عَنِ اللهِ فَهُوَ صَنَمُكَ
وَطَاغُوتُكَ **بیت** حواس خمس را چون فرد در بند ؛ چو بستی در درا ایمن باش مینند ؛
قوله تعالى صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ **بیت** پس انگہ دار طاعت را سلامت ؛
ببر در حضرت حق با کرامت ؛ اگر خواہی کہ با تو حق تعالی ؛ سخن گوید بقدرت بے مثالا ؛ بخوان
قرآن کلام اللہ بشنو ؛ قدیم است این ز حق منزل نما ما تو ؛ **قال عليه السلام** بِكُلِّ شَيْءٍ
قَلْبٌ وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ **بیت** ندامت را امام خویش گردان ؛ ہمیشہ اقتدا کن
با دل و جان ؛ **قوله تعالى** فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ **بیت** اگر خواہی سخن با حق بگوئی ؛

فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي قولہ تعالی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا بیت بجا صان توبہ کردن از مقامات ۞ سہ دوم فرض باشد از کرامات ۞ حدیث قدسی مَنْ أَرَادَ تَأْدِيَةَ الْعِبَادَةِ بَعْدَ الْوُصُولِ فَقَدْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ وَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ بَعْدَ الصَّلَوٰةِ الْفَرِيضَةِ فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ صَاحِبُ الْوِرْدِ مَلْعُونٌ وَتَارِكُ الْوِرْدِ مَلْعُونٌ بیت زدون حق باید توبہ کردن ۞ بحق باید درین رہ جان سپردن ۞ قولہ تعالی وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ قال علیہ السلام كُلُّ مَا شَغَلَكَ عَنِ اللَّهِ فَهُوَ صَنَمُكَ وَطَاغُوتُكَ ط

فصل دوم در صفات وجود گوید ابیات چنان گفتم ببالا و دقیقت ۞ شریعت ہم طریقت ہم حقیقت ۞ وجود آدمی از ہر سہ مجموع ۞ بکرده حق تعالی اجمله مصنوع ۞ یکے نفس و یکے روح و یکے دل ۞ ولی در حرف ہر یک ہست مشکل ۞ حدیث قدسی جَعَلْتُ فِي النَّفْسِ بِطَرِيقِ الرَّاغِبِينَ وَجَعَلْتُ فِي الْقَلْبِ طَرِيقَ الزَّاهِدِينَ وَجَعَلْتُ فِي الرُّوحِ طَرِيقَ الْعَارِفِينَ بیت شریعت را تن آمد بطاعت ۞ طریقت راہ دل شد باقناعت ۞ قولہ تعالی وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ بیت حقیقت راہ دان سر نہانست ۞ درونش راز و دل بیرون جہانست ۞ حدیث نبوی اَلْقَنَاعَةُ كَنْزٌ لَا يَفْنَى فِيهِ أَبَدًا بیت اگر طالب بود صادق درین راہ ۞ زجان و دل نخیزد از سر جاہ ۞ قال علیہ السلام اَلصِّدْقُ يُنْجِي وَالْكَذِبُ يُهْلِكُ بیت اگر بوئی زتن خواہی کہ یابی ۞ زہستی پا برون نہ در خرابی ۞ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَلتَّوْحِيدُ إِسْقَاطُ الْآفَاتِ السَّلَامَةُ فِي الْوَحْدَةِ وَالْآفَاتُ بَيْنَ الِاثْنَيْنِ قال علیہ السلام كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ كَعَابِرِ سَبِيلٍ وَعُدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ بیت قلم اندر بصورت خویش درزن ۞ حصاری نفس را از بیخ برکن ۞ بتقوی شہر دل آباد گردان ۞ بہمت جان و دل را شاد گردان ۞ قولہ تعالی فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ قال علیہ السلام تَمَيَّزُ الْمَرْءِ عَلَى هِمَّتِهِ الطَّيْرُ تَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ وَالْمَرْءُ يَطِيرُ بِهِمَّتِهِ بیت دو دل را نیست رہ انجا یکے شو ۞ دوئی بگذار از انجا و انگہ رو ۞ قولہ تعالی مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ حدیث اَلْإِيمَانُ إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيقٌ بِالْقَلْبِ بیت بدہ مر نفس خود را گو شمالی ۞ کہ دشمن رہ نیابد ہیچ حالی ۞ قولہ تعالی إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ أَعْدَى عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْكَ بیت صفات نفس شومت مبادا ۞ صفات دل ہمہ طاعت بکردان ۞ حدیث تَرْكُ الدُّنْيَا

للّٰہ تعالےٰ جل جلالہٗ نظم یک منزل کہ آن ناسوت نام است ؛ دران اوصاف حیوانی تمام است ؛ ازان منزل اگر خود بگذرد کس ؛ رسد در دوم منزل ملکوت بس ؛ دران عالم چو او معروف گردد ؛ ملائک آسمان مکشوف گردد ؛ چو بر گیرد قدم را از ملکوت ؛ رسد در سوم منزل او بجبروت ؛ یعنے صفات الافعال ست مقام روح بر من حیرت آمد ؛ نشان از وے بگفتن غیرت آمد ؛ حدیث قدسی اَنَا غَیُوْرٌ وَاللّٰہُ اَغْیَرُ مِنِّیْ قولہ تعالیٰ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ بیت دران منزل بود کشف و کرامات ؛ ولی باید گذشتن زان مقامات ؛ قال علیہ السلام مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَاَکْثَرَ ذِکْرَہٗ قال علیہ السلام اَلدُّنْیَا لَکُمْ وَالْعُقْبٰی لَنَا وَالْمَوْلٰی لَکُمْ بیت اگر دنیا و عقبیٰ پیش آید ؛ نظر کردن بران ہرگز نشاید ؛ قال علیہ السلام مَنْ اَرَادَ الدُّنْیَا فَلَہُ الدُّنْیَا وَمَنْ اَرَادَ الْعُقْبٰی فَلَہُ الْعُقْبٰی وَمَنْ اَرَادَ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْمَوْلٰی طَالِبُ الدُّنْیَا مُخَنَّثٌ وَطَالِبُ الْعُقْبٰی مُؤَنَّثٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰی مُذَکَّرٌ بیت نبود ذکر باید در گذشتن ؛ باب توبہ باید دل بشستن ؛ قال علیہ السلام قَلْبُ الْمُؤْمِنِ حَاضِرَۃٌ مِنْ ذِکْرِ الْخَفِیِّ فَھُوَ حَیٌّ بیت چو گردد جان و دل از غیر حق پاک ؛ رسد در عالم لاہوت بیباک ؛ قولہ تعالیٰ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ بیت دران منزل چہارم جست و جوئی ؛ نباشد باخدا جز گفتگوئی ؛ قولہ تعالیٰ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ بیت مقام قرب منزل بی نشان است ؛ بجز کون و مکان دیگر جہان ست ؛ قال علیہ السلام مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ حدیث قدسی اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ بیت بعون حق رسد آنجا چو سالک ؛ شود بر ہر یکی اشیا ممالک ؛

فصل اول در بیان توبہ گوید بیت

بریزم اشکہا چون در مکنون ؛ کنم توبہ ز سر آغاز اکنون ؛ قال علیہ السلام یَا رَبِّ اَیُّ بُکَاءٍ اَفْضَلُ عِنْدَکَ فَقَالَ بُکَاءُ الضَّاحِکِیْنَ لِکَثْرَۃِ الضَّحِکِ یَمُوْتُ الْقَلْبُ بیت سر دم توبہ باید کرد عادت ؛ نخستین توبہ باید پس عبادت ؛ قال اللّٰہ تعالےٰ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا بیت کہ بی توبہ عبادت چون سراب است ؛ سرد و تشنہ چو بنید کوزہ آب است ؛ قال علیہ السلام مَنْ تَزَھَّدَ بِغَیْرِ عِلْمٍ جُنَّ اَوْ مَاتَ کَافِرًا بیت بہر کس فرض آمد توبہ کردن ؛ بہر دم توبہ کن تا وقت مردن ؛ قولہ تعالیٰ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ قال علیہ السلام اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَا ذَنْبَ لَہٗ بیت بہ کا فرض آمد تا از کفران ؛ برون آید توبہ سوے ایمان ؛ بعالمے فرض آمد تا از عصیان ؛ کند توبہ ہمیشہ چون یطعان ؛ قولہ تعالےٰ یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً

مرغوب القلوب شمس تبریز

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام
علی رسوله محمد والله واصحابه وسلم اجمعین

بدانکه این کتاب مرغوب القلوب از گفتار شیخ المشائخ قطب الاقطاب المحققین امام السالکین برهان الطریقت
شاه میدان حقیقت شمس الدنیا والدین شمس تبریز قدس الله سره العزیز برای هدایت کردن طالبان تعلیم مردن
بخدای تعالی بر سند اول توحید تبارک وتعالی جل جلاله وعم نواله بیان کند بیت بگویم حمد رب العالمین را
عطا کرد بر ما عقل و دین را ؛ حدیث قال النبی صلی الله علیه وسلم کل امر ذی بال لم یبدء
فیه بالحمد فهو اقطع بیت در وی مصطفی بعد از ثنایش ؛ فرستم با دل از جان صد دعایش
قال علیه السلام من صلی علی مرة صلی الله علیه سبعین مرة بیت مقام چند از رساله
بگویم ؛ در آن گفتن ز حق توفیق جویم ؛ قال علیه السلام وما توفیقی الا بالله خیر الکلام ما
قل ودل بیت سلوک مختصر موزون جامع ؛ بنظم آنرا بگویم باش سامع قال
النبی علیه السلام کن عالما او متعلما او مستمعا ولا تکن رابعا بیت شریعت را مقدم دار اکنون
طریقت از شریعت نیست بیرون ؛ قال علیه السلام الشریعة کالسفینة والطریقة کالبحر والحقیقة
کالصدف والمعرفة فیها کالدر من اراد الدر رکب فی السفینة ثم شرع فی البحر ثم یصل الی الدر یعنی الی الله ومن
ترک هذه الطریقة لم یصل الی الدر یعنی الی الله بیت کسی کو در شریعت راسخ آید ؛ حقیقت را بروی خود کشاید
ز راه تربیت پیران بشارت ؛ بگیرد چار منزل با عبادت ؛ قوله تعالی وما یعلم تاویله الا الله
والراسخون فی العلم حدیث قدسی الشریعة اقوالی والطریقة افعالی والحقیقة احوالی والمعرفة
عرفانی قال علیه السلام الناس علی ثلثة اقسام قسم یشبهون البهائم قسم یشبهون الملئکة
قسم یشبهون الانبیاء اما قسم یشبهون البهائم فهمتهم الاکل والشرب والنوم والمباشرة اما
قسم یشبهون الملئکة فهمتهم التسبیح والتهلیل والصوم والطواف والخیرات اما قسم
یشبهون الانبیاء فهمتهم المحبة والشوق والعشق والمعرفة

تا بود این دیو نفست همنشین — کی بود بینا ترا چشم یقین — چون تو مقدوری ندای آفتاب — گر بکن تا حشر بر حال خراب
بود مردی عارفی صاحب کمال — کو چه دل بسته از وهم و خیال — با دو شاهی کرد در اقلیم دل — بود از ایام غفلت منفعل
سالها کرده عبادت بی ریا — در دلش نگذشت جز ذکر خدا — چون چنین بگذشت او را چند سال — خویش را از کاملان کرد و خیال
گفت مسلم نیست در کامل جهان — چون عسس بنمیم بر دل پاسبان — شهوت و حرص هوس کردم دور — از تعلقها دلم دارد نفور
این تصور کرد چون مرد خدا — ناگهان در گوش او آمد ندا — از تکبر چون نظر کردی بخویش — دور افتادی حجاب آمد پیش
تا نگردد رفع از تو آن حجاب — کی نهی پا در حریم آنجناب — منفعل شد شیخ از اسرار خویش — شد پریشان توبه کرد از کار خویش
باز بسته عهد تازه از خدا — تا کند در راه حق جانرا فدا — پاک کن آئینه دل از غبار — تا نماید عکس روی آن نگار
آنچه میخواهد دلت ای حیله جو — نفس تو صد حجت آرد بهر تو — گرچه است میکنی بر جو حلال — میشود تسکین دلت با صد خیال
چون مسلط بر تو گردد این مرض — عدل و انصافت بود بهر غرض — جهد کن با نفس تا عادل شوی — باش منصف تا که صاحبدل شوی
یا الهی چشم بینائی بده — در سرم از عشق سودائی بده — آتش افگن در دلم مانند طور — شعله بر خیزد دگر دود رنگ دور
سالها شد از تو میخواهم ترا — حاجتم را چون نمیسازی روا — از لسان الغیب این گردد نوید — از در تو کس نگشته ناامید
هر که بر درگاه تو رو آورد — نا امید از درگه تو چون رود — هر که آید بر درت امیدوار — شاد بد مقصود یابد در کنار
ای خدای من بحق مصطفی — وز طفیل حرمت آل عبا — روز محشر دار با آل رسول — از طفیل مقبلان کردی قبول

تمام شد مثنوی شاه بو علی قلندر

دل مده با دلبران بی وفا — زانکه دارند شیوهٔ جور و جفا — از جهان مهر و وفا معدوم شد — حال مردم یک بیک معلوم شد

آشنائی با سر افتاد از جهان — شرم رفت و شد ز چشم مردمان — ای دریغا وضع مردمگان شد بدل — در دیار حکم افتاده خلل

قحط افتاده است در ملک سخا — خشک گشته مزرع مهر و وفا — تیغ ممسک شجرهٔ احسان برید — همچو عنقا همت از عالم پرید

همتی رفت است از شاه و گدا — همتی برخاست از صاحبدلان — دارم از دست زمانه صد فغان

این نشانها قیامت شد پدید — تا قیامت در جهان گردد پدید — برکت از کشت و زراعت گشت گم — قامت جود و سخاوت گشت خم

رحم از دلهای مردم شد نهان — سختی پیدا شده در مردمان — خلق نیکو شد ز عالم ناپدید — طبع مردم سگ صفت گشته پلید

مهر کم شد از دل فرزند و زن — قحط برپا گشت از دیر کهن — چون چنان برخاست عالم گشت تنگ — خصمان با مادران دارند جنگ

نیست مهری در دل خاص و عام — پس میگفتم خویش را در بند دام — چون عدم شد دانهٔ مهر و وفا — پس مرو در دام چون مرغ هوا

بند بگسل دام را بر هم بزن — آتشیان حرص را آتش فگن — جز خدا کس نیست با تو مهربان — دل مده غیر از خداوند جهان

شکر نعمت کن که کان را بی عیاد — داد بر تو آنچه مے بایست داد — چشم و اده گوش و نیی هم زبان — بر تو روشن کرد اسرار نهان

تا علی از یار خود وا بی خبر — چند باشی بی خبر چون گاو و خر — نیستی آگاه از لطف خدا — همچو عاشق هر زمان بیند هوا

مهربان هم شد چو معشوق مجاز — گر ببیند جانب عاشق نیاز — عاشق صادق کند جان را فدا — مرحبا بر عاشقان صد مرحبا

طالبی کو در پی جانان رود — چشم گردد روی جانان نبگرد — گر ترا از عشق او باشد خبر — از تو مشتاق است او مشتاق تر

گر ترا چشم محبت وا شود — بر تو آن معشوق خود پیدا شود — با تو نزدیکست بے احجاب جان — همچو جان است در تو آن جانان نهان

چون تو داری چشم احول بی بصر — کی در آید روی جانان در نظر — این حجاب از تست ای محجوب من — بے حجاب است او و نه آن محبوب من

پیش مردن میرای نیکو سیر — جان بجانان ده ز حال خود مگر — گر بمعشوق تو جوئی جان دهی — قالب خود را کنی از جان تهی

در تو گردد جان جانان جلوه گر — خویش را با چشم معشوقی نگر — عارفی گفت است از روی صلاح — گوش کن چون این معما بیاب

گر نداری شادی از وصل یار — خیز بر خود ماتم هجران بدار — ای شرف تا چند گردی دور دور — قطع منزلها مکن ای بی حضور

چند بیمائی ره دور و دراز — چند رفتی از نشیبی بر فراز — یک قدم باشد حریم دوست بس — چند گردی بیخبر ای بولهوس

منزل جانان بود یک گام تو — بادهٔ عرفان بود در جام تو — هر نفس در یاد او گامی بزن — هر زمان از عشق او جامی بزن

سهو لوحی فرمود نشنیدی مگر — سنگ گرمی بود میکردی اثر — ای کمان از تیرها پر ساخته — سید نزدیک است دور انداخته

از چه مهجوری و دوری ای فلان — آه از دست تو دارم صد فغان — از چنین صید بود مهجور تر — ای کمان تیر از تو دور تر

چشم دل بگشا جمال یار بین — هر طرف هر سو رخ دلدار بین — چشم باید تا ببیند روی یار — جلوه کرده است در هر شی نگار

نیست پوشیده رخ دلدار تو — لیک این نقص است در ابصار تو — گر می کور در تو آی افسرده دل — رفت همچو خر مرو در آب و گل

درد مندی کو که درمانش نیافت — کو پریشانی که سامانش نیافت — کیست مشتاقی که باشد جانش لب — از فراق او بود در تاب و تب

چند در کثرت نمائی خویش را — یک زمان در خانهٔ وحدت بیا — آشنا شو آنچنان با یار خویش — تا کجا خود را گم کنی از کار خویش

تا توئی تو یار گردد دیار تو — چون نباشی یار با شد یار تو — یا رب از سودای خود دل ریش دار — زندهٔ رامردهٔ عشق خویش دار

آنچنان با خود دگر دان آشنا — تا نگردم یک زمان از تو جدا — سوی خویشم بر گذر گه گه کرده ام — زندهٔ جاوید گردان مرده ام

زندهٔ گردان این دل پر مرده را — زنده کن با عشق جانان مرده را — هر دمے کز عشق جانے یافته — تا ابد روح روانے یافته

بر دل هر کس که نور عشق تافت — خویش را با جان جانان زنده یافت — ای خوش آن دل عشق بر وے نقش بست — خاتم دل کند و روے نقش بست

دل که بر دلبر رسد از ساز عشق — جان که بر جانان زند آواز عشق — دل ز ساز دلبری عشقت دهد — عشق کوتا جامهٔ هستی درد

عشق کو بے بال و پر طیران کند — عشق کو در لامکان جولان کند — عشق کوتا تاج سلطانی نهد — عشق کو ملک سلیمانی دهد

عشق کوتا چشم دل بینا کند — عشق کوتا سینه پر سودا کند — عشق کوتا عقل را زائل کند — عشق کوتا عقل را حاصل کند

عشق کوتا جام مدهوشی دهد — عشق بایدتا فراموشی دهد — عشق ده تا بے خبر سازد مرا — یا ده گوئی پا و سر سازد مرا

عشق باید تا دهد جام شراب — عشق سازد ساغر مے آفتاب — بادهٔ عشق از غم جانانه است — هر که خورد از خویشتن بیگانه است

عشق کوتا حالت مستان دهد — عشق کو جام از کف جانان دهد — ای خوش آن مے کو بیاندازد ز خود — صاف گرداند ز نیکی و بدی

هیچ میدانی که اصل عشق چیست — عشق را از حسن جانان زندگیست — حسن جانان چون نظر در خویش کرد — گشت شیدا عشق را در پیش کرد

عشق چون جبریل و معراج حسن — بر سر عاشق نهد صد تاج حسن — عاشق و معشوق گردند هر دو یک — هم تو ئی معشوق عاشق نیست شک

ای که گشتی واقف از اسرار عشق — نه قدم مردانه اندر کار عشق — بعد ازان سر در هوائے عشق نه — سر بر آور زیر پائے عشق نه

عشق بازی نیست کار بوالهوس — خام طبعان خاصه اند همچون مگس — گر کنی جان را فدا بر جانان نثار — در عوض یک جان دهد صد جان نگار

کشتگان عشق را جان دگر — هر زمان از غیب احسان دگر — تا توانی ای دلا در عشق کوش — این حکایت را ز عاشق دار گوش

ای خنک جانی که خود را باخته — سوخته خود را و با حق ساخته — خرم آنکس کو قمار عشق باخت — خویش را بسپرد با جانان بساخت

همت پروانه بین ای هنرمند — سوز چون پروانه تا یابی خبر — سوخت چون پروانه همرنگ دوست — گشت محرم چنگ و همرنگ و همدست

در محبت تا نسوزی بال و پر — کی شوی همرنگ آتش سر بسر — سوز چون پروانه در جسم قفس — تا شوی با جان جانان هم نفس

زهد و تقوی چیست اعالیجناب — بر مراد خود نگشتن کامیاب — یک زمان خوش دل نباشی در جهان — وارهی فارغ شوی از این و آن

دل بدست غم خیان دلبری گرو — شادی عالم نیرزد نیم جو — دل بود از هر دو عالم بے نیاز — بگذر از روے حقیقت و مجاز

ای دریغا عمر تو رفته بخواب — اندکے ماند است او را ز دو یا — عمر تو باشد مثال آب جو — آب رفته باز کے آید بجو

در جهان چون چند روزی بیجهان — این جهان را بر مثال خواب دان — خلق را بین بر مثال نقش خواب — چشم چون بر هم زنی نبود خراب

هر چه بینی بگذرد اب جهان — چون حباب از چشم تو گردد نهان — غافلی از کرده های خویشتن — نقش را با تیغ لا گردن بزن

دل مکن از فکر باطل ها سیاه — از خدا غیر از خدا دیگر مخواه — چون زبان گویا ست در تن بیهنر — سو بسو ذکر خدا را نیز گو

قادری کو آفریند از قطره آب | نقش بسته در صدف از خون آب | گوهر جان مطلع انوار اوست | معدن جان مخزن اسرار اوست
یار در پس تو چرائی بخیر | یار در خود تو چه گردی بدبدر | ای گرفتاری به بند نام و ننگ | شیشهٔ ناموس را بشکن بسنگ
او دست پیدا در تو تو از خویش گم | مرگ آید ناگهان گوید که تم | ناگهان برخیزی افتی در مغاک | روز محشر منفعل خیزی زخاک
ناله از گورت برآید این صدا | حسرتا واحسرتا واحسرتا | حیف باشد هیچ نابینا روی | کور و کر برخیزی و رسوا شوی
ای خلیفه زادهٔ بس نابکار | تا بکی بیگانه گردی شرم دار | رحم کن برحال خود ای بوالهوس | بازگرد و توبه کن در هر نفس
باخدا هر دم همی گوئی دروغ | از دروغ تو چه افزاید فروغ | هر زمان گوئی که من توبه کنم | بیخ اغیار از دل خود بر کنم
چون شود فردا ز سر گیریم کار | دل ز فار عشق او سازم فگار | روی دل شویم زآب توبه باز | با وضوی خون دل سازم نماز
گوش نفس خویش را مالش دهم | از هوا و هستی خود وا رهم | عهد پیمان بشکنی چون شب شود | دل بپای جویای این مطلب شود
بگذرم از هر چه باشد کم و بیش | دل بشوی از مکر باطل های خویش | ساقی مهوش شراب لعل ناب | مطرب و دلبر و آهنگ رباب
شاهد خورشید روی تند خو | دلبر عیار تگری این عشوه جو | گر بدست آید در آغوشش کشی | شربت هر تلخ و شیرین را چشی
گر شود موجود اسباب طرب | صرف بیباکی کنی اوقات شب | ور نباشد این میسر ای گدا | تا سحر باشی درین غم مبتلا
گر نیابی دست خون دل خوری | عصمت بی بی بود بی چادری | چون ندارد شرم اپیمان شکن | باز میخواهی مراد خویشتن
عمر با خامی طمع سر سبز نی | بلکه از ابلیس ملعون کمتری | نفس بد کردار چون سگ پیشه | دست ایمانت بدندان بس گزید
شهوت و خواب و خورش را ره دهی | از عبادت کاهلی و ناتمام | آنچه تو کردی کجا شیطان نکرد
یافت تعلیم از تو شیطان مکر و ریو | از تو آموزند بازی طفل و دیو | مکر و تلبیس از تو شیطان میخرد | هر زمان صد بسته بستی می درد
نفس کافر تا بود همراه تو | آتش دوزخ بود جایگاه تو | حیف مردار داری سر نوشت | سگ صفت زان رای آدم گشت
بهر لقمه ای سگ مردار خو | سیر و دمحرا بصحرا کو بکو | خوار میگردی بهر آب و نان | در پی سگ تا بکی باشی دوان
همرهان رفتند و بیکس مانده | هیچو لنگا لنگ واپس مانده | فکر رفتن کن که می آید پلنگ | تا بکی بنشینی ای مغلوب لنگ
خواب چون آید ترا ای بیحیا | چون پلنگ مرگ داری در قفا | باش کز بحر عدم خیزد نهنگ | تا قیامت نخسپی اندر گور تنگ
تا ترا فرصت بود کاری بساز | اسپ تازی زین کن و بازی بساز | رو که در ملک بقا سلطان شوی | تا ظر و منظور آن جانان شوی
عاشقان را تاج شاهی بر سرست | ساقی همدم لبالب ساغرست | هر که او از کید نفس خویش رست | عاقبت بر کرسی مقصد نشست
ای شروف نشنیده سالک گفت | گریه کردا ین بیت را با شور گفت | چشم بند و گوش بند و لب ببند | گر نه بینی سر حق بر ما بخند
زهد و تقوی نیست ای اهل جنون | سر کنی پائین و بالا پاک کنی | از ریاضت خلق را شد اکنی
هیچو مجنون عشق داری هم مجاز | هیچو لیلی رخ نمائی در نیاز | گاه چون شیرین خوری زخم تبر | گه نئی چون کوه کن تیشه بسر
ای حقیقت دان گذر کن از مجاز | چند باشی در مقام حرص و آز | چند چینی لاله و نسرین و ورد | چند بینی رنگ سرخ و سبز و زرد

ای مخنث فی تو مردی فی تو زن — مرد باید تا نهد بر نقش پا — بگذر از شهوت و حرص و هوا
دست همت را برافراز و بلند — دست را کوتاه ساز از هوس — بشکند با چنگ همت این قفس
گر خوری یک لقمه از وجه حلال — تو رتا ماند بر دل از مهر کمال — گر شوی از لقمه اش شب نفیر — نفس را سازی بفضل حق اسیر
دل شود روشن زنور آئینه وار — پرتو اندازد در آئینه نگار — چون کشائی چشم آن اهل یقین — هر طرف تابان جمال یار بین
یار را می بین تو در هر آئینه — سوز ساز اوست در هر طنطنه — هر چه آید در نظر از خیر و شر — جمله ذات حق بود ای بی خبر
اوست در ارض و سما و لامکان — اوست در هر ذره پیدا و نهان — پاس دار انفاس اهل خرد — تا ترا این قافله منزل برد
اوست پیدا و نهان و آشکار — هوش در دم دار ای مرد خدا — یک نفس یکدم مباش از حق جدا
نفی کردن از دل خود ماسوا — رنگ دل از صیقل لاپاک کن — سینه با تیغ محبت چاک کن
اسم ذات او بچو بر دل نقش بست — گشت چون بر نقش دل نقش آل — غیر نقش الله را ای دل مخواه
چون شوی فانی تو از ذکر خدا — راه یابی در حریم کبریا — چون نمانی با خدا یابی وصال — خویش را گم ساز ای صاحب کمال
هر که شد در بحر عرفان آشنا — آب دریا چون زند موج دگر — در حقیقت آب باشد جلوه گر
نقش آب و چون حباب است جسم تو — چون الف در لام میگردد نهان — خویش را گم ساز تا گردی عیان
گشت واصل چون بدریا آب جو — تا توئی کی یار گردد یار تو — چون نباشی یار با شد یار تو
مولوی فرمود در نظم این بیان — تو مباش اصلا کمال اینست و بس — تو در و گم شو وصال اینست و بس
با شنو از من گر تو هستی هوشیار — با تو گویم این سخن را گوش دار — بیشک اندر محفل جانان رسید
هر که او از خویشتن بیزار گشت — بیشک آنکس محرم اسرار گشت — بگذر و صد بار جانان سوی او
یک نگاهت گر کند سوی نگار — جان چه باشد گر بود صد جان نثار — یار جویان گرد هر در گشته ایم
هر که بوی لخت دل از بوی او — هست افتم بیخبر در کوی او — سنبل از گیسوی او شد تابدار
مدد زبان در وصف او سوسن گشید — غنچه با صد شوق پیراهن درید — نرگس بیمار چشم از سر کشاد
نخل سرو از قامت زیبای او — سبز خرم گشت سر تا پای او — بلبل و قمری به بستان نوحه گر
هر طرف برخاست از وی های و هوی — هر زمان دارد ز وی گفتگو — این شنیدم نغمه چنگ و رباب
مطربا از شوق طرحی ساز کرد — این ترانه وار سوز آغاز کرد — یار را می بین تو در هر آئینه
هر چه بینی در حقیقت جمله اوست — شمع و گل پروانه بلبل هم از اوست — هر چه آید در نظر از خیر و گل
عاشقان را نقش چه زیبا چه زشت — صورت هر نیک و بد را خود نوشت — بوم صحرا بلبل و بستان و گل
سنگ خارا لعل کان یاقوت و در — ظلمت شب تیره و نور مه منور — چشمه و باران و حیوان ابر و برق و بحر
جمله را مخلوق کرد از صنع پاک — هر چه باشد آب و آتش باد و خاک — جمله را مخلوق کرد از صنع پاک

از تکبر میکنی هر سو نظر — بت شکن بہر خدا بہر خدا
بت شکن بہر خدا بہر خدا — چند مغروری تو بر اصل و نسب
پیر گشتی صد ہوس داری ہنوز — آرزوہای تو ہرگز کم نشد
دل چو آلودست از حرص و ہوا — صد تمنا در دل ست ای بوالفضول
دین و دنیا ہر دو کی آید بدست — بر تو قسمت میرسد ای بیخبر
حرص تو دلق قناعت پارہ کرد — ہست دنیا پیر زال و پر فریب
عار خان داوند او را صد طلاق — این سخن در گوش داری ای جوان
ہم خدا خواہی و ہم دنیای دون — بہر دین دل کندن از دنیا علی
آن علی مرتضیٰ شیر خدا — زال دنیا را چنان خود پشت پا
بہر ما آن یزید ناخلف — دین خود کرده برای او تلف
دار بازی ہمچو کرکس پیر زال — کرد او را در دو عالم پایمال
گر برافتد پرده از روی مجاز — نفرتے گیری ز زال حیله ساز
آنچه او بود و چو گلشن بود — در حقیقت سر بسر گلخن بود
نیست رحمی در دل اہل دول — شیوه اہل دول باشد دغل
آن شنیدی از برای عز و جاه — بیگنه کردند یوسف را بچاه
بر سرت باشد تو اگر تاج زر — کس نیاید از تکبر در نظر
حرص افزون میشود از مال و زر — قطع گردد حب فرزند و پدر
ہیچ جاوید ی گدائی بینوا — رو نگرداند چو فرعون از خدا
دوستان حق کہ بیزارند از و — چیست حکمت ہیچ میدانی درو
گور گردد روشن چشم یقین — بسته گردد بعد ازان راہے بدین
لقمه شب چو افتد در شکم — قوت آدمی کند شهوت کم
بر تو باید دست گر این حیله ساز — دست بہر ظلم گرداند دراز
چون تکبر مر ترا بر سوا کند — شهوت حرص ہوا پیدا کند
نفس کافر تا بود ہمراه تو — آتش دوزخ بود جایگاه تو
گر ندارے ہمت مردان دین — چون زنان مرد پس پرده نشین

بت پرستی میکنی ہم بت گرے — شد دولت رشک بتان آذری
از تکبر دور باش ای بی ادب — قامت حرص و ہوایت خم نشد
صد تمنا در دل ست ای بوالفضول — کی کند نور خدا در دل نزول
بر تو قسمت میرسد ای بیخبر — پس چرا قانع نئی بر خشک و تر
ہست دنیا پیر زال و پر فریب — میکند پیر و جوان را بے شکیب
این سخن در گوش داری ای جوان — میدہی گفته ز روی امتحان
بہر دین دل کندن از دنیا علی — آن علی والی ملک سبنے
زال دنیا را چنان خود پشت پا — تا نیابد دور نکاح اولیا
زال دنیا چون مر آمد در نکاح — کرد بر خود خون آن سید مباح
چون خوری پس خوشه خون یزید — داغ گردان کام از نان نمیدہید
زشت روئی او چو آید در نظر — از خدا خواہی امان ای بیخبر
نخوت آرد مر ترا مال و منال — گر ندارے از تہی دستی منال
اہل دنیا بہر سیم و مال و زر — گر بدست آید خورد خون جگر
از حسد بیرحمی اخوان به بین — حال زار یوسف کنعان ببین
بلکه رو تابی چو ہمزه دار خدا — گم کنی خود را نترسی از خدا
پادشاہان را ببین کز بہر مال — خون اخوان و پدر دادند بال
دولت آرد کبر را ببین کند — نفس کافر کفر را تلقین کند
حب دنیا چون کند بر دل نگاه — دل چو خار آگردد ش سخت و سیاه
بہر طاعت لقمه باید حلال — تا نیفزاید ترا رنج و ملال
چون بخواہی لقمه ای نادان ازو — نفس گرداند دہان حرص باز
چشم شهوت چون کشاید آن لعین — کور گردد دیده اہل یقین
پس نیاید کار تو علم و عمل — از دغل افتد در ایمانت خلل
گر ز دست تو نیاید کار مرد — ور نداری دسترس بنشین خموش
ہمچو حیوان در پس مردان مگرد

بهر آب و نان نگردی در بدر — آبروئی خود مریز می بهر زر — ترک مسازی صحبت اهل دول — گوشه گیری تا نیفتی در خلل

بر در سلطان مرو درویش مهین — گنج قارون گرد هرگز نشمهین — گر بفاقه جان برآید از قفس — چون مگس دستت مزن بر نان کس

تلخ به جلاب شیرین را مچش — پیش دونان بهر نان خواری مکش — بر سر خوان قناعت دست زن — گر نباشد دست در فرمان سن

باش در گنج قناعت سرنگون — پاسنه از گوشهٔ غربت برون — پشت پازن تخت کیکاوس را — سر بده از کف مده ناموس را

گر بدست آید ترا گنج نقود — ورنه داری همت عالی چه سود — الحذر از حب دنیا الحذر — بهر نان مو زر مخور خون جگر

ممسکان هرگز نه بینند بهی — زانکه جیب همتش دارند تهی — آبرو ریزند بهر سیم و زر — ممسکان را شل گاو خر شمر

مرد کم همت حقیر ست در نظر — خوار باشد گر بود با صد هنر — مرد فرازد بر سپهر چنبری — خلق گردد رام او باد لبری

هر که عالی همت است و با سخا — عفو گرداند گناهانش خدا — لاطمع بودن ز سلطان و امیر — زهد و تقوی چیست ای مرد فقیر

زهد و تقوی نیست این گیج بهر خلق — صوفی باشی و پوشی کنه دلق — جبه و دستار و قلب بی صفا — شانه و مسواک و تسبیح و ریا

پیش و پس گردد و صد بنا خلف — چون خرابادی آب و علف — خویش را گوئی منم مرد زمانه مرد

دام اندازی برای مرد و زن — خویش را گوئی منم شیخ زمن — وعظ گوئی خود نیاری در عمل — چشم پوشی همچو شیطان در دغل

مکر تلبیس و ریا کارت بود — مر نفس شیطان ترا یارت بود — چون شوی استاده از بهر نماز — دل بود در گاو و خر ای حیله ساز

آن نماز تو شود آخر بتاه — فکر باطل ها کند رویت سیاه — هان چرا خوانی نماز بی حضور

بر مصلا چون نشینی قبله رو — چشم پوشیدست از خلق و جهان — چشم پوشی دل بود جای گرو

شیخ را لاهوت باشد منزلش — شد فنا ذات بقا شد حاصلش — رهزنان اندر بزنان اندر بزنان

از ستایش خویشتن را گم مکن — عیب خود بین عیب مردم کم مکن — نفس کافر را بکش بشکن قفس

تا کنی پرواز سوئی اصل خویش — جا کنی در آشیان وصل خویش — چند گردی در بدر رای بیمیا

خود بده انصاف ای اهل دغل — دل پر است از مکر و صحف و بغل — کی شوی در راه حق ثابت قدم

حب دنیا رشتهٔ زنار تست — شد ره ریش و قمن دستار تست — دل نشد هرگز خلاص از حرص و آز — گه نکردی از حضور دل نماز

گه نکردی سجده از روی نیاز — تا نشود در های رحمت بر تو باز — از تضرع سر نسودی بر زمین — کوری و بینا نشد چشم یقین

میکنی طاعت تو از بهر ریا — تا ندانند خلق مرد اولیاست — متقی پرهیزگار و پارساست

صوفیم گوئی نداری سینه صاف — از کرامتهای خود شیخا ملاف — بهر شهرت مے نشینی از یقین

میکشائی دست از بهر دعا — مزد خواهی از عبادات ریا — میدهی تسکین منم فردا شفیع

شیخ میگوئی و تسبیحی بدست — صد بتی داری نهان آنرا پرست — چاک دل از دست تو صد بر دست

ای درخت از بغض و کبر آراسته — از نفاق و از حسد پیراسته — خویش را گوئی منم چون بایزید



مثنوی شاه بوعلی قلندر

بسم الله الرحمن الرحیم

مرحبا ای بلبل باغ کهن — از گل رعنا بگو با ما سخن
مرحبا ای هدهد فرخنده فال — مرحبا ای مژده طی شکر مقال
دم بدم روشن کنی در دل چراغ — هر نفس از عشق سازی سینه داغ
مرحبا ای رهنمای راه دین — از تو روشن شد مرا چشم یقین
مرحبا ای فیض بخش کائنات — یافت ترکیب از وجود تو حیات
ای که بودی در حریم لامکان — چون جدا گشتی بگو راز نهان
خوش خرامیدی تو از کتم عدم — خوش نهادی بر سر هستی قدم
گه کنی جلوه در اقلیم فنا — گه روی در عالم ملک بقا
آفریده حق ترا از جنس جان — از تو افتاده است شور در جهان
خاک افشان بر سر نفس لعین — چشم دل روشن کن از نور یقین
صاف کن آئینه دل از غبار — آتشی زن در دل این بیقرار
گر نگردی طالبان را دستگیر — طالبان هرگز نگیرند دست پیر
در سخن شد عندلیب با نوا — گفت بشنو تا بگویم راز ها
بوده ام در باغ وحدت بی نشان — چون بکثرت آمدم گشتم عیان
دید حسن خویش با چشم شهود — خود تجلی کرد در ملک وجود
عشق بازی میکنم با او مدام — امر رحم روح کرده نام ما
آنکه او از قهر حق گشته پلید — تافت بر هر ذره خورشید کمال
آنچه در روز ازل رفته قلم — هر که او شد آفریده از جمال
حاکم نگردد بعد از ان حرف قلم — زهد و تقوی چیست امر و فقیر

مرحبا ای قاصد طیار ما — سیدهی بر دم خبر از یار ما
در زمان هفت آسمان طی کنی — مرکب حرص و هوا را پی کنی
از تو روشن گشت فانوس تنم — از تو حاصل شد مرا وصل صنم
یافت قالب طینت پاکی ز تو — شد پریشان آدم خاکی ز تو
غرق بودی در محیط ذات پاک — از تو روشن شد چرا این تیره خاک
پاک بودی در حریم کبریا — از چه پیدا شد ترا حرص و هوا
گاه در جنت روی خوشخرام — گاه در دوزخ روی سازی مقام
جانمن با سن بگو اسرار خویش — چشم دل روشن کن از دیدار خویش
باز گو با ما سخن ای اهل راز — از حقیقت غلغل افگن در مجاز
همچو آئینه نما عکس نگار — می نماید جلوه گه رخسار یار
رهنما ای بادی راه هدا — زانکه هستی در حقیقت رهنما
از تو روشن کوکب ایمان من — پرده ها بردار از رخ جان من
آفریده حق ترا از نور ذات — تا شناسد ذات او را از صفات
هیچ میدانی بپرس این پرده کیست — نغمه چنگ و رباب و عود چیست
گرد پیر ساقی وحدت جام ما — گشت پیدا از جمال ذوالجلال
هر که او شد آفریده از جمال — باز یابد راه در بزم وصال
زهد و تقوی چیست امر و فقیر — لاطمع بودن ز سلطان و وزیر

ای دریغا صوفیان باصفا	شان برفتند و بماندم مبتلا	ای دریغا نفس مادر معصیت	خود خودی کرده بری از معرفت
ای دریغا عاشقان باادب	جمله دریحر اند و ماندم خشک لب	بگرا و خود را فنا کلی شناخت	اندران جا جان او کلی بیاخت

خرقهٔ ناموس را پوشیده
آنگهی سالوس را کوشیده
بت پرستی سیکنی در زیر دلق
بینمائی خویش را صوفی بخلق

تو سلوک راه از خود کرده
لاجرم در صد هزاران پرده
دام گاهے کرده این خرقه را
مے فروشی هر زمان این فرقه را

در خودی خود گرفتار آمدی
لاجرم در بند پندار آمدی
راه تجرید و فنا را تو نیست
تو سخن کم گوی گورا ہے تو نیست

رو که در تقلید ماندی مبتلا
بر تو حید از کجا و تو کجا
رو که راه بے نشان را رو نیست
از سلوک عشق تم آگاہے تو نیست

تو نمیدانی که من هستم چنین
بے سر و پایم بر روے زمین

من خدایم من خدایم من خدا
فارغم از کبر و کینه و زهوا

بند هفتم

سر بیسر نامه را پیدا کنم
عاشقان را در جهان شیدا کنم
این سخن را از سر مردی شنو
تا نمانی در قیامت در گرو

جوهر عشق از تو چون پیدا شود
هر دو عالم در دلت یکتا شود
پیش تو فی شک بماند بے یقین
بگذری از کفر و از اسلام هم ازین

آن زمان تو عشق را لایق شوی
عشق حق را عاشق صادق شوی
گر ترا از عشق خود باشد خبر
قرتدی باشی براه پر خطر

آنچنان خواهم که کلی گم شوی
عشق حق را عاشق پر غم شوی
ور نه همچون زاهدانی کور و کر
چون ز هستی خودت باشد خبر

کی توانم کرد پنهان بحر را
من بزیرے کاسهٔ مر خدا
بحر معنی بے نهایت آمده است
لاشکے بیحد و غایت آمده است

یافتم یک قطره زان بحر صفا
زان برآرم هر زمان صد جا صدا
راه توحید عیانی داشتم
گنج اسرار نهانی داشتم

در ره حق عشق صادق آمدم
حق حق است و حق مطلق آمدم

من خدایم من خدایم من خدا
فارغم از کبر و کینه و زهوا

بند هشتم

سر بیسر نامه را پیدا کنم
عاشقان را در جهان شیدا کنم
گفتم اے دانندهٔ لوح و قلم
ایچهان و آن جهان از تو علم

گفتم اے دانائے پنهان آمده
خلق عالم از تو حیران آمده
میکنم من ختم بے سر نامه را
میکنم آلوده در خون خامه را

لیک در دریائے خون غلطم دوم
بعد از ان کردم وضو از خود شدم
مر زمان گفتند این چه دیده
روئے خود در خون چرا آلوده

گفت ایندم میگذارم من نماز
پس وضو سازم بخون اے پاکباز
این نماز عشق را اینجا وضو
راست نامد جز بخون پاک رو

بعد ازان گفتند مردان مرد کار
از تصوف این زمان بر تر بیا
گفت کمتر زینکه مے بینی ببین
تا ترا در راه حق باشد یقین

بار دیگر گفت کاے صاحب نظر
از طریق عشق ده مارا خبر
گفت بس اینجا بود گردن زدن
بعد ازان پر سوخته آتش زدن

این بگفتم این چنین شد جان من
منتشر شد در جهان اجزاء من
اے دریغا ختم بے سر نامه شد
لیک در سیلاب خون خامه شد

اے دریغا در خودی ماندم هنوز
لاجرم در صد بلا در ماندهام
اے دریغا پیشوایان یقین
راه رفتند و بماندم اینچنین

اے دریغا عارفان با وفا
شان برفتند و بماندم در قفا
اے دریغا سالکان راه دین
با خوشی رفتند و من ماندم حزین

تا بداند عاشق دل سوختہ — اسم اعظم گشت بر تن دوختہ — من برای جملہ عالم آمدم — لاجرم در راہ آدم آدم
من برای راہ عشاق آمدم — لاجرم در عشق مشتاق آمدم — جسم خود در راہ حق در باختم — سر معنی را بجان بشناختم
اولین و آخرین من بودہ ام — ظاہرین و باطنین من بودہ ام
من خدایم من خدایم من خدا — فارغم از کبر و کینہ و ز ہوا

بند چہارم

سر بیسر نامہ را پیدا کنم — عاشقان را در جہان شیدا کنم — بود عطاری عجب شوریدہ حال — در رہ تحقیق او را صد کمال
حال او حال عجب بود ای پسر — فی چہ حال این خسیسان بیخبر — در رموز سر حق رہ برده بود — فی کہ ہمچو ما و تو در پردہ بود
او یقین خویش حاصل کردہ بود — در یقین خویش واصل گشتہ بود — در علومی خود و ثوقی داشتہ — ہیچ علمے را فرو نگذاشت او
عالمان از علم او در ماندہ اند — عارفان از عرف او واماندہ اند — عاشقان از عشق او حیران شدند — ہر دم از نوعے دگر بیجان شدند
زاہدان از زہد او رسوا شدند — در خیال زہد او شیدا شدند — بعد پنجہ سال او اسرار یافت — از فرید الدین لقب عطار یافت
من خدایم من خدایم من خدا — فارغم از کبر و کینہ و ز ہوا

بند پنجم

سر بیسر نامہ را پیدا کنم — عاشقان را در جہان شیدا کنم — در نگر اے عارف صاحب نظر — تا کہ مردان را چہا آید بسر
جملہ مردان در فنا ازرہ شدند — در بقائے حق بحق آگہ شدند — جسم و جان و دین و دنیا باختند — تا کمال راہ او را یافتند
زہد را و علم را و قال و قیل — جملہ را انداختند در آب نیل — دیدہا از غیر او بر دوختند — غیر حق را اندرین رہ سوختند
ای برادر غیر حق خود نیست کس — اہل معنی را ہمین یک حرف بس — گر تو غیر حق نہ بینی در جہان — بر تو روشن گردد اسرار نہان
چونکہ اندر راہ حق بینی شوی — از وجود خویشتن فانی شوی — گر ز جسم و جان شوی کلی بدر — آنزمان از سر حق یابی خبر
ہر کہ اندر بند نفس خویش ماند — از رہ حق ہمچو کافر کیش ماند — در رہ توحید جان ایثار کن — دیدہ را در بار او دربار کن
در جلال حق جمال حق ببین — من نمودارم مر اے جملہ نان — وانمایم سر حق را آن زمان
من خدایم من خدایم من خدا — فارغم از کبر و کینہ و ز ہوا

بند ششم

سر بیسر نامہ را پیدا کنم — عاشقان را در جہان شیدا کنم — بود شخصی گفت مارا اینچنین — فی تو کافر فی تو داری کیش و دین
پیشوای ما و تو چون مصطفاست — لاجرم تو آنچہ گوئی کی رواست — بعد ازان عطار گفت ای کور کر — از رموز سر عشقی بیخبر
تو بہ بند صورت و ماندہ — لی مع اللہ گفت احمد در بیان — تو کجا دانی کہ ہستی بے نشان
راز من گفت است احمد از خدا — تو بہ دورت ہمچو کافر مانده — واصل حق را تو کافر خوانده

بند دوم

سرِ بیسرنامہ را پیدا کنم — عاشقان را در جہان شیدا کنم — گفت احمد خواند ما را آن امام — ما نبیاؤ اولیا اورا غلام

آن نمودہ سر اسرار قدم — آوریدہ در معنی از عدم — راہ را بنمود آن بحر صفا — خواجۂ دنیا و دین خیر الوریٰ

سرِ حق را او نمود از لطف حق — در رہ حق داد مردان را سبق — طالبان در جست و جوے او بودند — عالمان در گفت و گوی او بودند

عارفان این معرفت دریافتند — سالکان مرکب درین رہ تافتند — زاہدان یک شمہ از وی یافتند — سالہا با سوختن در ساختند

عاشقان دیدند رویِ او عیان — دستہا شستند بر ساعت بہ جان — رہبر عالم محمد آمدہ — اسم او محمود و احمد آمدہ

رہ از و جو گر تو مرد رہ روی — تا نمانی در بلاے کژ روی — راہ راہ مستقیم دنیا و دین — سرِ حق ست رحمۃ للعالمین

ہر کہ در راہ محمد راہ یافت — سرِ حق را از دل آگاہ یافت — احمد ست اینجا الف آمد بکار — سرِ حق را با تو گفتم آشکار

ہیم را بر دار احمد شد احد — فہم کن معنی اللہ الصمد — ہست این اسرار از جائی دگر — ستر این را کی شناسد کور گر

کور را از خور رخ زیبا چہ سود — گر چہ داند تا چہ بانگ آمد ز عود — خود پرستی راہ شیطان آمدہ — بت شکستن راہ یزدان آمدہ

راہِ مردان الٰہ توحید آمدہ است — کار ما تجرید و تفرید آمدہ است — من طریق عشق احمد داشتم — تخم این در راہ احمد کاشتم

اسپ را در راہ احمد تاختم — جان خود در راہ احمد باختم — من شراب از جام احمد خوردہ ام — گوی را از خلق عالم بردہ ام

عقل شیطان گفت من زادم بہ بہم — کوست ظلمانی و من نورانیم — حق تعالی گفت او ملعون شدہ — از طریق راہ حق بیرون شدہ

معنی آدم ندیدی بالیقین — روح پاکش رحمۃ اللعالمین — او منست و من وہم تو بہ بین — لاجرم در راہ ما بے کور و کر

گر ترا دیدہ بدی در راہ ما — آدم ما را بدیدی ہمچو ما — ای برادر در کمال خویش باش — در رہ توحید حق بے کیش باش

بگذر از کبر و نفاق و کیش و دین — تا رسی در قرب رب العالمین — حق پرستان اندرین رہ گم شدند — از طریق عشق حق آگہ نیند

نفس انسان سد راہ عشق شد — عاشقان را راہ پیش از عشق شد — عشق را بگزین و نفست را بسوز — تا شب تاریک گردد ہمچو روز

نفس را بنبی حجاب راہ دین — این سخن را از دل آگاہ بین — مصطفی شیخ منست و رہ نمون — او مرا نمودہ است راہ یقین

من نہ عطارم نہ عطارم ببین — در رہ حق راز اسرارم ببین

من خدایم من خدایم من خدا — فارغم از کبر و کینہ و ز ریا

بند سوم

سرِ بیسرنامہ را پیدا کنم — عاشقان را در جہان شیدا کنم — بعد از خون سر ندیدم از صفا — من نوشتم سر بیسرنامہ را

سر بیسرنامہ را کردم عیان — این زمان خونم نخواہد شد روان — گر سرت باید بترک سر بکن — در سرت باید بترک در بکن

محو شد اجزاے من کلی بہم — گنج پنہانم درین جسم آمدہ — سر اعیانم درین اسم آمدہ

من وجود خویش را فانی کنم — من باسرار آورم این جسم را — پس بگفتار آورم این اسم را

در بقاے حق بحق باقی کنم

صد هزاران عارفان در گفتگو — اندرین ره بوح دل در شست و شو — عاشقان آتش زن اندر هر دو کون — تا ابد زین نقشهای بوالعجون

نقشها را جمله در آتش بسوز — بعد ازان شمع و مسالش فرچ و ز — چون نماند نقشها اندر میان — آنزمان نقاش را بینی عیان

با تو گویم سر اسرار نهان — ای برادر نقش را نقاش دان — چون ترا باشد کمال دین حق — خویش را هرگز نه بینی جز بحق

جملگی اعضای تو ای بیخبر — ذات کلی این جهان سر بسر — عرش و فرش و لوح و کرسی و قلم — از تو شان شد اسم در عالم علم

جوهر جان در هبوس تو کروه — با سگی و جاهلی خو کرده — داده بر باد عمر جاودان — یکزمان آگه نه از سر جان

چون شوی آگه بجان خویشتن — ترک گیری زین حدیث ما و من — جمله را یک بینی ای مرد خدا — تا نه بینی ای پسر رشته دوتا

گر تو راه عشق را مایل شوی — یک سر و یک کینه و یک دل شوی — ننگری در هیچ سو ای مرد کار — دایما در عشق باشی بیقرار

عشق جانان جوهر جان آمدست — لاجرم از خلق پنهان آمدست — هست پیدا لیک پنهان از شما — کی بود خفاش را تاب ضیا

این جهان و آنجهان را هم ببین — بگذر از راه گمان و رو بیقین — عشق با عشاق دان آمیخته — روح اندر خاکدان آویخته

گفتم ای آرام جان عاشقان — هم توئی درمان و سوز بیدلان — ای وصالت عارفان را توشه — مرکب معنی درین ره تاخته

ای وصالت سالکان را رهروان — جمله در راه اند از ره بی نشان — ای وصالت صادقان را صادق شده — در طریق عشق خود لائق شده

ای وصالت عالمان را پیشوے — در ره تقلید بشگافند سوے — ای وصالت اولیا را داده حال — ذات ایشان ما ورای قیل و قال

ای وصالت آسمان و هم زمین — هست در تسبیح رب العالمین — ای وصالت شمس را دریافته — نور او بر جمله عالم تافته

ای وصالت ماه را بالا زده — گاه بدر و گه هلال آمده — ای وصالت باد و آتش را رهم — داد وصلت از ره لطف کرم

ای وصالت کرد آب و خاک را — دام اقدس روح و قدس پاک را — ای وصالت بحر را بگداخته — هر زمان دُر دگر پرداخته

ای وصالت کوه را در گل زده — صد هزاران خار رستن بر دل زده — ای وصالت سیر دریا بے قدم — صد هزار اُرن دُر آرد از عدم

ای وصالت آشکارا و نهان — ای وصالت بے نهان بے عیان — ای وصالت ابنیا و اولیا — ای وصالت صوفیان باصفا

ای وصالت عاشقان عارفان — ای وصالت زاهدان مخلصان — ای وصالت نیستی نیستان — ای وصالت هست گشته در جهان

ای وصالت از جهان بیرون شده — ای وصالت عالم بیچون شده — ای وصالت هر دو عالم سوخته — ای وصالت خان و مانم سوخته

ای وصالت روشنائی جهان — ای وصالت هم عیان و هم نهان — ای وصالت غمگسار مفلسان — ای وصالت شمع جانِ بیکسان

ای وصالت رهنمای سالکان — ای وصالت در کشائے طالبان — ای وصالت شور رشتگان شده — ای وصالت وصل عشاقان شده

ای وصالت صدق صدیق آمده — ای وصالت عین تحقیق آمده — ای وصالت ترک تجرید آمده — ای وصالت گنج توحید آمده

ای وصالت اولین و آخرین — ای وصالت ظاهر و باطنین — ای وصالت وصل من دریافته — لاجرم در عشق جان درباخته

ای وصالت گشت بر من آشکار — سالکے گشتم ز وصلت نامدار — بار دیگر سالکے حق حق شدم — سالکے رفته تمامی حق شدم

من خدایم من خدایم من خدا — غار غم از کبر و کینه و ز هوا

بسم الله الرحمن الرحیم

من بغیر تو نه بینم در جهان — قادر و پروردگار جاودان
چون بجز تو نیست در هر دو جهان — لاجرم غیری نباشد در میان
این جهان و آنجهان در سنان — آشکارا و نهان و در عیان
از ازل بوده دمی باشی همچنان — تا ابد هستی و باشی جاودان
ای ز تو عالم پر از غوغا شده — جان پاکان در ریاضت یغمان شده
ای ز وصلت عاشقان بیدل و خسته — جامهٔ وصل تو هر دم دوخته
ای ز وصلت جانها بریان شده — همچو اسماعیل صد قربان شده
ای ز وصلت زاهدان در تهمتست — همچو داود نبی در تعزیت
ای ز وصلت عاشقان شیدا شده — همچو عیسی آمده در پای دار
ای ز وصلت آسمان گردان شده — اندرین ره پای بیپایان شده
ای ز وصلت آفتاب اندر سما — غلط غلطان میرود بی سر و پا
ای ز وصلت آب در کار آمده — هر زمان هر سو پدیدار آمده
ای ز وصلت آتش از غم سوخته — اندران دم سنگ سیماب گوهر
لاجرم در عین تجرید آمدم — از منی برخیز هم اینجا توئی
من خیالم من خدایم من خودم — قار غم از کبر و کینه فارغم
عاشقان را در جهان شیدا کنم — صد هزاران خلق حیران آمدم

خود ترا کی غیر باشد ای خدا — من مرادم تو مرادم ترا
ظاهرین و باطنین و بعد و — اولینی آخرینی ای احد
هم درون کنند خضرا توئی — هم نهان و هم عیان پیدا توئی
ای ز تو پیدا شده جان و جهان — ای ز تو پیدا شده کون و مکان
صد هزاران دل ز تو حیران شده — ای ز تو خرم فلک گردان شده
همچو ابراهیم در رفتار آمده — ای ز وصلت کار زار آمده
همچو موسی در جواب لن ترانی — ای ز وصلت جانها اندر فغان
چون سلیمان پادشاه ملک دار — ای ز وصلت عالمان گیرودار
چون محمد یک شبی معراج یافت — ای ز وصلت جان ما تاراج یافت
مر نیاسائید هرگز از تعب — ای ز وصلت کوکبان اندر طلب
هر زمان سر در گریبان بدر — ای ز وصلت خاک را خون در جگر
سر زبان در خاک افتد رنگرون — ای ز وصلت شد دو بیدل غرق خون
ور نخیزم سر بسر گردان شدم — ای ز وصلت هر زمان حیران
همچو گردم در ره تو مائی و توئی — من تو ام تو من نه من جمله توئی
عارفم رفتم تمامی حق شدم — من بوصلت عارف مطلق شدم

اندرین رمز گریبان آمدم

روزی خود دل است از خطرات — پس بود با شاهد او فطرات — مسجد تو مقام تسلیم است — قبلگاه تو طاق ابروی یار

دل تو لقمه خوار پنج و چهار — برباید که تنگرو زنهار — گر بود خاطر تو مائل علم — آن خطر باز آسمان پندار

در بسوی عبادت بگشند — خطرات ملایکش بشمار — جان من این چه کار شیطانی است — بخطر از در است مردم خوار

در بود خاطر تو مائل حق — مستی تو بدل بود بخمار — این کشاکش ز نفس شیطانی است — شر ز بے آید است دست بدار

که بنا شد دل فرشته سرشت — مائل هیچکس ازین سه چار — ماه منزل تو اوادنی است — نیست جا شکیب جای قرار

لیک اینجا ستاونت مشکل — بلکه زینجا گذشتنت دشوار — حج چه باشد ز خود سفر کردن — بکجا جانب هدایت کار

ای پسر در ره شریعت فرض — عشر ده یک بود بدین دینار — در شریعت گذشتن از آزار است — در حقیقت گذشتن از انکار

تو اگر مرد این خجسته رهے — دامن از کاینات خود نفشار — هستی خویش را زکات بده — بر سر و هستی بکن آثار

فیض یزدان گران چو از کوه است — کوه بر گردن فرشته مدار — پیست غسل تو وطه توحید — غوطه خوردن نیامدن یکبار

چیست تجرید گشتنت آزاد — از هزاران هزار دینار — پس ازان از برادر و خواهر — پس از ان از تمام خویش و تبار

غم انیها بهیچ نوع مخور — بگذر از جمله و بحق بسپار — زانکه داریم ما همه غم خوار

ماه و خورشید زهره و مریخ — ابر باران ز ما همه آزار — بسکه تجرید باید ت تفرید — یعنے از آخرت شدن بیزار

همه بهر تو در مشقت و رنج — تو برای همین کشی آزار — فارغ از دین و تارک از دنیا — نکشد فرق را فسیر افسار

دین و دنیا و روز خ و فردوس — تو رها کن باین جزآن بگذار — خورده بودم مگر شبی سیرے — تنکم را گرفته بود آزار

گفتم امشب خلاف عادت خویش — سیر خوردم ازان شدم بیمار — اذکر الله ما دلین فرمود — وقتار نا عذاب النار

چند خواهی چو شاخ گل لیسید — لیک بر دل بر د واین دلدار — زود باشد که فی فنا فی الشیخ — نبی از خویشتن شدی بیزار

روز تو گنده خور چو گنده خوک — تو دهن باز مانده چون غار — هر چه بے یاد او تو پنداری — زهر تست از خود هست مهر مار

چشم من وقف راه قسمت دان — تا ابو الوقت خواندنت اقرار — ای برادر عطاے تو دهم است — که بهین او فتی از سر دیوار

دید کس بایزید را در خواب — بود شخصے که بود از اسرار — گفت ای شاه بهار عالم قدس — گفت اے قدوه اولو الابصار

بگو از سر گذشت اول شب — چه شنیدی تو از زمین و بسیار — گفت آمد ندا ز عالم قدس — که چه آورده بیا و بیار

گفت اورده ام گناه که هست — نام تو هم غفور و هم غفار — لیک از من بنزدت شرک در توحید — شرک از کردگار لیل نهار

ور نه هنگام رفتن تو همین — زیر پا آمدت همین مقدار — نام خود بر صحیفه لاریب — خود رقم کردئی انا الغفار

لیک من پر ز گناهان است — من خریدار و این همین بازار — این قصیده است وحی هاتف غیب — تیغ و لا پسند آئینه وار

این ز شعر است چیست معجزه — گرچه ماند بصورت اشعار — قلم راستی بدست آور — بر در رحمهاے جان بنگار

لیک باید که کار فرمائی — ورنه خون خورد دل عطار — همه عشق است اندرین طومار — همه شوق است اندرین صفحه

او خموشان جو بلبلان بهار — او خمش همچو طبلهٔ عطار — گاه گل اللسان شود با خویش — گاه لال اللسان ز بی عیار

خود انا الحق ز داز لب منصور — خود برآمد ز فوق بر سر دار — گفت انا احمد بلا میم — از زبان پاک احمد مختار

رب ارنی بگوش خود خود گفت — خود بخود کرد حسرت دیدار — باز خود رفت لن ترانی گفت — مهر یک کوچه و سپهر بازار

ناظر خود خود است خود منظور — خود تماشا و خود تماشاکار — تاب در زلف و وسمهٔ ابرو — سر در چشم و غازه بر رخسار

خود کند ساز هر گناه که هست — خود زند باز توبه استغفار — عاشق خود خود است خود معشوق — خود طبیب خود است و خود بیمار

من نیم او خود است قافیه سنج — من نیم او خود است در گفتار — حمد خویش از زبان خود گوید — تا که بر من شوند بر اقرار

قم باذنی و قم باذن الله — هر دو یک نغمه است از لب یار — قل هو الله وقف احمد دان — وز میانش ولیک میم برآر

بچه سخن عبارت کفر است — هیچ فهمیدهٔ نکو کردار — خویشتن را مگوی من یعنی — من رائی بگو بپیمبردار

روز از روز با کلیم الله — خواست مرشد ز ایزد دادار — حکم آمد برای دین برو — پیش ابلیس مفسد سالار

راه سر کرد و بحکم سنهاد — رفت در پیش آن لعین ناچار — گفت ایزد برای ارشادم — بر سر تو مهنا و تاج مدار

گفت من از دم ازل دارم — طوق لعنت بگردن ادبار — تو ندیم الهٔ ندارم ننگ — من کجا و طریق این اطوار

پر نیان تا ز بازش گفت — کای تو در راه عقل پاک عیار — در تکلم در آمد و بکشود — لب شکر فشان و گوهر بار

من نگو گفت تا چو من نشوی — این سخن راز من بخاطر دار — شو بباطن ربوبیت بردار — کن بظاهر عبودیت بردار

خاطر خویش پاک کن بوضو — با طن خویش را نماز گزار — پس و منو چیست فکر کردن دل — صافی دل جدا شدن ز اغیار

لیک غیری تو چیست هستی تو — خویشتن را کناره گیری کنار — نور چشم من از خودی بگذر — خویشتن را جدا جدا انگار

در تو با خودی خود خدا گوئی — مشرکی باشی و خدا آزار — سالک مرجنید را پرسید — کای ز سر تا قدم همه اسرار

متکلم در اکه مشرک کیست — گفت ای مهر زنی کور ان کار — هر که نادید نام او گوید — مشرک است و فضول نابهموار

هر که از وی نزد انا الحق نیز — بود او از جماعت گفتار — هر که منکر شود بود مشرک — من از و چون خدای او بیزار

چون دوئی از میان برخیزد — تو نمانی و او کند اقرار — روز آدینه بر سر منبر — گشت شبلی برای خطبه سوار

کرد توحید ایزدی آغاز — که یکی است او چه ذره چه صد هزار — مگر آنجا جنید حاضر بود — گفت ای پاک باز بان درکار

انچه من با تو گفته ام نه نهفت — تو عیانش همین کنی اظهار — سخن بشرکانه را مگزار — گفت بیهات ای یگانهٔ عصر

من همین گویم و همین شنوم — نیست کس غیر من بهر دو دیار — تا نگاری یگانگی را تخم — کی دهد شاخ آشنائی بار

ای پسر لا اله الا الله — خود ز شرکت خفی ست آنهم وار — خویشتن را ازین دو شرک برآر

آن یکی وقت نزع شبلی را — گفت ای قدوهٔ صغار و کبار — مغفرت را ز ایزد غفار — گفت معشوق من با شنا — تا نگوید بروی رشوت بار

مثنوی عطار

بسم الله الرحمن الرحیم

چشم بگشا که جلوه‌گه دلدار — متجلی ست از در و دیوار — نحن اقرب الیه آمده است — دور افتاده تو از پندار

کل شئ محیط مے بینم — انچه مے بینمش به نقش و نگار — روبه پیش تو ایستاده چو هر — سر فرو برده تو نرگس وار

سر به گر ز نور بے بصری — بگشی در دو چشم بر بسکار — اندرون و برون نشیب و فراز — ازپس و پیش و از یمین و یسار

شاهد لا اله الا هو — پیش تو پرده گیرد از رخسار — کار دان نفخت من روحی — بسر آئی تو بر کشاید بار

ثم وجه الله آیدت بنظر — وهو معکم نمایدت دیدار — این تماشا چو بنگری گوئی — لیس فی الدار غیره دیّار

احدیت را اگر تو بشماری — واحدیت رساندت بهزار — همه یک قطره ایست از دریا — همه یک دانه ایست خرمن وار

اسپ پیل و پیاده فرزین — به تن واحد آن سپه سالار — مے نماید بچشم احول تو — اشتر و پیل و اسپ و گاو و حمار

گر تو علم الیقین بدست آری — سوف عین الیقین بپایی آر — روی عین الیقین عیان بینی — شوی از کائنات برخوردار

پس بنجود گوئی و خود شنوی — لمن الملک واحد القهار — عشق او در دولت کند منزل — روز روشن نمایدت شب تار

محو گردی چنانکه از هستی — نه شناسی همین سر از دستار — بهمین دیده بنگری ظاهر — صورت خویش را بصورت یار

گر باین بال و پر کنی پرواز — شاهبازی تو در جبریل شکار — روئے بیگانه گر مے نگری — آشنائی برآیدت هر بار

بعد ازین ما و ساقیا حوض — بعد ازین ما و یار و بوس و کنار — هر که اینجا ندید محروم است — در قیامت ز لذت دیدار

من عرف ربه نمے فرمود — گر نمیدید حیدر کرّار — من رآنی فقد رأ الحق — از چه او گفت احمد مختار

رمز من کان هذه الاعمی — بشنو ید ای گران کودن کار — این سخن در تو کے کند تاثیر — دار د آئینهٔ دولت زنگار

من طلبنی وجدنی آمده است — عاشقان را بدست دست قرار — کار کن کار پیش از انکه اجل — بدر آرد ز هستی تو دمار

چند خوابی نشست ثم کم — پایمردی بکن قدم بردار — منزل تو نه دور نزدیک است — پایمردی بکن قدم بردار

نم آبیم ما و اداب است — بهم آمیخته شکر کردار — فتبوّ المومنین انکنتم — صادقین آمده است در اخبار

گر بمیری تو پیشتر ز اجل — نکند بر تو تیز و خنجر کار — جمله ملکوت را شهود یقین — همچو سیماب کشتنت بسیار

صید عنقا کجا تواند کرد — بوالفضولی اگر رود بشکار — در شریعت بود هر اینچه حلال — در طریقت بود همه مردار

چون حقیقت نقاب بگیرد — هر دو یک گردد اینکو کردار — دع نفسک تعال را بشنو — ای برادر ز گوش پند برآر

دین احمد گزین مسلمان شو — بگذر از خویش یکسر این زنار — خویشتن را تو در میان مگیر — سد اسکندر از میان بردار

در صفت سر زند ازین هستی — بطر ازم بصفحهٔ انظار — یا بگل اللسان شود خاموش — یا بطل اللسان کند اقرار

قول عہد جو سون کیا جو اور تجھے | موہن موہ ایسی کری تو کر کیا کیجے | پریم ورو کار وزار اوٹھو مجھ جگ بھائی | سکھ دنیا سمجھے نہین اور بانی ملنے
حسن شیخ فیروز کون ہین روز زمانہ ان | حاجی موہن سے ملے جب دھون بکاہ ان

خاصہ ململ بافت محمود می چہ تار | حاجی تو نیا بنا یکین تار تار نر وار

کایا کر کہ بھیکین موہن گنونت | حکمت بیتون لیان بھری کر کھو کہ بتا | کھن بائین کھن داہنے دو بانہہ اوچائی | جتن کھوئے ہلین جتھا لاوے
وصل وھوتا پچھانکے جن تار چلائی | موہ جاگت بیتے دن رین جائی | بچپری پھیرت بیچ سوئی بی پھیر پنایا | جب پھیر دیکھا آپ ہین اپنا سلبھایا
گیر منی جانی نہین مسکین بچارا | موہن سوئی جانے جن تتا مارا | آگا دیکھ کے پاچھے دھرے اپنے کو بھائے | جھانکر سوا اوجھے نہین کیون کر اڑائے
حاجی لال جانکے جن نلی چورائی | اوجل سوئی میلا بھیا کھو کھیلا پائی | ماننا مانا ایک ساکھو کون بیگانا
تات بن بانا نہین بانا بن تانا | جو نہ پیسے سمجھ کے موہن مہن مانا

دائین ہاتھ قرآن دوسرا بائین ہاتھ پران | بیچون بیچ بنا کے حاجی بنا نادان

کم و بیش

تمام شد پریم نامہ

پریم سندیسا ناہ کہا ناہ سُرت بتائی — دھن روئی دونی ہنسی سوپت بدھ جائی — اودھ بھرے سبون کرتونا تا نا — حاجی کرکے ہنڈی دھرا بچھلا تا نا
نین رکت پتیان لکھون بیس اگت سیتی — چوک پڑی مجھ بخشی سون چیری تیری — سوت وجاگت رین دن مجھ وہی اندیسا — جوگن ہوئی دھونت پھروں کون بسی دیسا
کون گھڑی کبھو مجھ کو گھر آسے نہ جانکا — برہا بھارت نت کرہی سون ساکا

رین اندھیری پیو دوکھ کو کل کرت کلول — برہن جرتی دیکھ کے سرگ ہنسو ملکھ کھول

برہ پون آندھی تن کیرا دوائی — سو کھسون پنڈت کریں اوشدھ دوائی — برہا اگنی جون دکھون لپٹائی — ڈالی پانی چرگیا گر آپ دکھائی
جاتن برہنی کے تن دُکھ مچاوے — کایا مایا مال سب پھونک جلاوے — بند بند کاٹ کار دسون اوپر ان بکھیرے — آپ اکیلا ہوئی رہی دوجا سنین بھاوے
گھن روے گھن ہنس اوے گھن راتا مانتا — ایسا کھیل پریم کا گھن سیر اتا تا — جوہاری پریم کی جن ہمت لگایا — حاجی بازی پریم کی جن ہمت لگایا
دھیر ادھیر ایک دھر کبھو ہوئی اوداسی — ہر وین ہر وین گھر اوے پیو تم پاسی — جتن بتن ایک ٹھور کرو کہ بین سکھ پایا — جیسا پھول گلاب کا اور کنٹک لایا
آسا سانس رین پیو ملے جو جاے بسارا — دیکھے جاکے سنگ رس وہ پریم پیالا

ڈھیلی کڑی لگام کی اور ترش کھو کمان — یا بن مورا رہی سوائی چیتر سُجان

ترکی سوداگر کہیں منہی بنجارا — اودھن مین سوداگری جگ سون ہارا — نینان مٹکے مدن جل بلکھ چندر نزارا — چوواچندن ارگجا رس ابھرن ساجا
ہنس ہنس رووے اور سے کچھ کہا نہ جاے — چوندس تا کون ای سکھی دن بن اندھیارا — سو سوائی گر گیا سوداگر میرا
ست گر سوا ایک ہی دس کرن لاوا — ہاٹ جگت خلق وہی مین ملک سیا — کی کچھ سوا ناہ بنا ناہ بست بکائی
پچھم سون پورب گیا اوتر سون دکھن — کی پیو ٹھرائی کرے کی نار کو لچھن — مایا بندھی ہو پھرا سب دیس سوایا — لابھ لاگا جیو کا لے لابھ بتایا
پنتھی کوئی نا ملا جن پوچھون بیلی — گیا سو اپنا جیون ہار وہی اس بات دہیلی

سو سوائی سب کرین اور سب مل ہٹھین ہاٹ — ایک لادی ایک ار چلی حاجی انکی بات

سو سوائی سب کہیں اور چاہین دونا — لین دین لیے چاہین اونی کا پونا — حاجی یہ جگ ہاٹ مین سچ آپ بکانا — دونا تکنا چوکنا تن لاہا پایا
لیلو دیہی نت کرہی حاجی بنجارا — دھنیت کنپت پریت سو سر بھارا — پریم سمندر رجھارتن جیو پوجی نہارا — سُرت نُرت کھیو سدا سانچا پیو ری
لادہ چلانا سو کرن بلکوت بجاوے — لابھ سوا ہو نی جہاں جگ بکاہین — دو جگ دینی یا رنی تو پار نا ہین
گاہک مول نکر سکے ناہ نرخ بتاوے — ایک گیا لاہو کو اون ہی گھر چلایا — ایک پھرا بیوپار کر ناسو بسایا
اچھی تن نت بیچا سر دھن پچھتاوے — اپنی اپنی سمجھ مین سب لوگ سیانا

سیان ہین نیچے دھر گیا آیا آپ بکاے — لالچ لاگا بانیان پرین نیر بن جاے

اور سکھی بیٹھی بولنی اور سلوہ ہرا ری — سانچ کہین سیدھی چلی بچ راہ ہماری — تا نا بانا نت کرے پیو سو ہین میرا
تا رتار نر وار کہین مین کام چکایا — جوگ جگت دو ہاتھ کر تب سکھی بھیلا — سا ہین اوجلے جلال مین مجھ میلا کیا
تا نا تنتی جگ بھری تب بیان مین پائی — متا من کہین مین مانڈ لگائی — جھنا گا ڑھا سب نبا تب محنت پائی

بقیہ صفحہ ۱۲۵

باٹ بٹوہی پنتھ سریس ہے رنگوے | ٹھاڈے گھاٹین چھانٹ کے مین کاہے | روت دھوت نت بھون بھوی ایسا | دھوبی درد فراق سوں مجھ گندی کیا

لاوے موت گرہ بھون کوئی دوسرا | نہ کر کوٹا سوگری اور یکجا باندھا

پھاٹن سون ڈرتی مہین کوٹے باٹ چٹاک | دھوبی بیٹا چاند سا سیتی اور پٹاک

جواب دھوبن

دھوبی دھوت دھوت جگ پھیرے کیا کرتا | ٹوٹی پھاٹی گودڑی اور پرانی میلا | ہلکین ہلکین دھوبری سب بن لائی | اونچا کھینچ پچھاڑ تین ٹوٹ جائی

جو بچھائین یا کھیے کوئی گری نہ ٹھاڑا | کتھا ہلک نہ پھاٹے جاگ جھرانی | سمجھ سمجھ بن دھوئے دھوبری اور پاٹے | جب سر لاگی سوگری تب ٹوٹے تاگے

کھاوے ململ بافتہ تیری کھانی | زرتاری کا دھوتا کوئی بڑا جانی | رنگ بچایا چاہیے کیجے سگھائی | نیبو دیے دھوئی چھوڑے چکنائی

جاڈا دھوتے نا نیے نت دھوپا جے | دھوے دھلائے بنا ٹکے لگا یک دیجے | جھر بدلی مین رہگیا سوں دکھوا | میلا ہوے تو بوجھیے کیوں ایسا دھوا

کھڑی ضروری بھوسا ڈھیر بن ناکے دینا | تا گاہک کا دھونا کیوں کری نہ اپنا

صابن ساجی سان کے دھر دھر پریم ڈبوئے | حاجی ایسا دھوبی جنم نہ میلا ہوئے

سوال چماری

نیچی جات چمارنی سب بھیتا چارا | جن بیتا لچھن کیا وہ سوئی بچارا | برچھ ایک ڈالی لگی نیچی اور اونچی | پیڈ جہان پھلا جہاں ڈال نہ پہونچی

ڈالی ڈالی جو پھرے تن بھید نہ پایا | حاجی سنگ جب ملا تب پیڈ بتایا | ڈر تین بات نہ کہ سکوں دیکھن ہوں کیسی | مین تو بیٹھ پکارہوں ابھی دور دیسی

شبد مہانت دیکھا گگن مجھ منت پاوے | کیا کہون کہ ناسکوں دیکھن بن آوے | برباہیری نت پھرے لین اوستاری | ایک دھن لاگی کنتھری اور پیو کی پیاری

تن من کاٹا راپیون اور رسلو کیا | سرپ پیالہ منحلی مین جو تا سیا | پتی دار سہاونا اور صفدر خانی | چھوٹی بڑی بنا کے سیتن بھانی

اونے پونے بیچیے جو گاہک آوے | تنگ پانو جو پھرے سو بھید نہ پاوے

پوجا پاتی رہگئی رسنا رہت مدام | برباہیری ہو رہا نت اوٹھ چیری چام

جواب چماری

سانین سمرتھ سکل جگ جن ایسا کیا | ہون تو نیچ بنائے کین پیڈ دادیا | تر سبد سو ہاونا چیلا من ماحا | حاجی ملا جی بھرم کی ٹوٹی جب جانا

کچھ نہ تھا جب آپ بھگوانے سب کچھ کیا | ایک ہی سین دیا جیا بھیا بن ایک ہی ملی | جو پیڈ رشن کیجے تو ایسا کیجے | تن من دان جیو تا کٹ سو ہو جیجے

بھگت برہمن شیو سب لوگ کہایا | جنم پوتر تا بھیا مردار نکھایا | تیرتھ تیرتھ ہو پھرے بھاری سوں بھاری | اور پیاسی تو جری سو بات کرتے

ساد کھونی جانیے کہتے کچھ نا بین | اندھی بر کی نا یکا کل دی ہی پاہین | نگا سو وان دوار جگنا تھ دوہیلی | گھوڑ سپرشت نت ہی سیلی کی ہیلی

ملھ درین ہیا سرت حاجی درس الیکھ | جو تو چاہے آپکون آپ آپ مین دیکھ

جیسا جیسا من لیا تیسا من بولا | گیان آرتھ پہچانکے کھا تکھولا | جو جانے سوئی کہا کوئی دوجا نہ

اور جو بولی نرگنی مجھ پیوار کا نا | ہاری ہیں پیو کے دیکر کیا بیاہا | کاگ اوڑاوت ہت [illegible]

جواب نائین

نائین میا آرسی او نین کٹوری
جو گ کترنی سر سبد ہاتھ چلایا
چتر چتر سو چنا کرہی مہر سر کھونچا
دو کھیا سکھیا جو ملے تن دار نوچی

نائین ستیل نکمل جل لوبس نچوڑی
گنگھی گیان بچار کے اوجھا سلجھایا
دو عو لاکالا سمجھ کر سب ایک لونچا
گھاؤ سیا ملم دیا او پٹی کیجے

پیم چھپر انبا یکے چھتری پر چھپرا
گرستیا نشتر سب بہرم کو لاتے
تیل ملا مرن کیا تن میل چھڑانی
اچھا کھیل حجام کا تن تن اچھا

حاجی کو رامو ندکے کر رہا بیڑا
روگ کٹا نر مل بھیا تب ملہو لاتے
تی بن بھائی کیون جی چتر گیانی
پاکی صافی نت کرے گنو تمانی

گرو جنھو نکے اندھرے چیلا لگے نہ گھاٹ — اگین پاچھین ہو سچے سو دو ویارہ باٹ

سوال کمہاری

گیان کتھا پڑھتے رہین گرو پیم بچاری
مانٹی کھو دنا یکے مین کیلہ گلاوہ
گوند نی بھسو لی بھرے ارہی سنگاری
بھاؤ نا لٹیے نت رہو سر تیل پناوہ

سانسین بھر باسن گڑہی سن میل کمہاری
کوڑا کرکٹ سمیت کے نت بھٹرا آوا
ہانڈی جنت گڑھا او ٹھاکاری
ڈورتی بات نہ سکون ہمسو رٹھا

پیو پیو جاپت کہتے جن مجھ سون کیا
گدھے لاد پلانکے انتر پنتھ لیا
کڑوے سر و سے سب گڑھا و گا کر بھاری
پیو دو نا سا گر گیا پھر چاک الو ٹھا

جبرت جبرت مرتبہ جین سہا لیٹا ہے
سانس نند کار و سنا مجھ سہا نا ہے

پنیڈا پکڑ کھد انکا دھن ویت جانی

نت او ٹھ لا لتون کو نئی جب لگ نار گنوار — بیاہ بھیئے ڈر پت رہون سو مت گھر سوے او جا

جواب کمہاری

چھیل کمہار مہا گنی ریجا پت سانچا
پھر پھر دیکھا جگت سب کو ئی نہ تھہرانی
ہانڈی کونڈی دہنی او تو انگاری
کروا بولے ہون بڑا گا گر براہمنڈا
سونی ماٹی پانی سونی کمکون نگانا

ساجی بھاجی جو چھی پاکا او کا چا
چکنی مانٹی روم کی تھان لگھی ہی
باسن سبھی کمہار کے ہی بھانت بنا ری
گاگر بولی ہنو بڑی یہ نہ تر بھنڈا
جو جیسا باسن بھیا تس تیسا نا

مالی پانی سانکے تن کیا گلا یا
مل مانٹی او پر پھر آسمانی چاکا
بڑا بڑا ہسی کہے کو دیکھا رہی ہی
ٹھکا بولے مڑ کوئی سکھنے او نچا
گاگر پھوٹی جل گیا جگ یہی سیکھا

دھر دھر ٹھوپ سو پکایکے تن اگن پکایا
دو کھ آوا دھند الگن تن باسن پاکا
اپنے اپنے رنگ مین سا باسب کری
رنج بولی ہنو ہانڈی مو پر سمائے
اپنی اپنی اصل کو سب جانا دیکھا

مانٹی لے کمہار سو ن بین لیا کیا پروان — دا ہو نکا سا پھوند نا سو مجھ سر دیا آن

سوال دھوبن

دو کھ بائین دو کھ دہنی دو کھ او رتا
ساجی رسی میل کے مین سو ند بھانی
پچھر او ھر انبا یکے او گا دھا کھو نا
دو کھ ہا ئین دو کھ دہنی دو کھ او رتا
ساجی رسی میل کے مین سو ند بھانی
پچھر او ھر انبا یکے او گا دھا کھو نا

جات بر و تھن دیہ تات تین بکا ہی
میل کو چلی نا ہی رانی رو تا نی
پھر پھانسی رہے ہنو سو ند ی کنارے
لاگا دا گ پریم کا تس تن او دھو ے

پاکی جو ری پھر کرت نت کرے دو ہا و ے
پانی سو پا تین کری او ر سیٹی مار ے
پیو سکھ سمجھ پیو رے گن کہہ کر رو و ے

بیرہ اگن بیو بارنی جس ساد دھا ہیا | ملا جلا نر نرل بھیا گھن تب کا ہیا | سنت سند یسے سمجھ کیا ہن سر رکھا | بیو تجن گھن سیون کو ٹالی تین ہاکا
سہاگ سونکی میدان مین مرد ونکا ساکا | سنیہ سوئی سہ رائی سے سیل دھکا | چھری کٹار کیا گرہی بھی بھالا | ماکھ درپن کیجیے تب جوے اوجالا
وہ مارگ سنسار کا یہ او نیارا | لوہا سار ابری کہون ہوئے نیارا | کایا کوٹ لویار کا اور بھرم کواری | نیہ اکچھر نکلے گرہے ہے بڑا پیاری
جو جو گر بیادئی سو گن ساجے | گرہے سنوا ئے جو چھی ہر ہر بھانجے | چیلا ہو رش کہ سکے گر بھید نو پا | جو بھاوے سو نی کرے چاہا سو کیا

جو کچھ گرہے سو آج گدھ حاجی لاگا داؤ | جنم سرانا جات ہی یو ہے کاسا تاؤ

سوال برہمن

بڑھن سو کی گانٹھ جو ن جس آپ لاگا | ہر ہا ہری رو مر رو مجھ گھن سا لاگا | کاندھے کو ہاڑا دیکھ کے چپ ہے رہا بیرا | بڑھن ہم بسو لیون محبت او ہے چیرا
چندن رو کھ کٹا یکے مین بلنگ بنا یا | تا پر لال بچھا یا نا پیو کاج بھا یا | چھتان سنگھاسن کر نی کھیان نشا نی | مخمل کیسے گنیڈ وا یہ دھر سہا نی
سند رسنیش پہونچے جو ہر مین دنیا | کر مٹ کھینچ ہر ا ہری دو او ہا گا یا | کھاٹ کھٹولی مین گڑ ہی او چھی نی | حاجی جگت بھلت بنا یکت نہو نی
ہیا لٹو مین گدھا و کھو جنج لگا ئی | کس کس باندھی ڈور سو ن کھینچ لا نی | اپ سو ہا تا مین کیا ہے مجھ سو ن بوجھے | کہو ن کھپو لت کی بھر ون کی مارگ سوجھے

گدھ گدھ سو کی گانٹھ جو ن مرم پران پرات | جر جر کو یلہ ہو گئی پیا نہ پو چھی بات

جواب برہمن

بڑھن ہم بھی کھجور جیون او نچا پھل لاگا | ہاتھ او نچا ون نہ سکے جو راتو ن جاگا | بوند سوا تی پیم رس نت پیا کیجے | ما نو چند رکیو ر جیو ن تا کت ہی لیجے
سرت بسو گیان سو ن دیکھ ان لیا | دم آرا پہا نکے سب ساج بچا یا | تن مین چور کلہاڑ لیو ن گدھا پا تی پا ئی | بند بند سال سنا یکر ایک پٹا نا ئی
کایا کوٹھی سمجھ کر سند و تی بنا یا | دیا رتن جڑا و کا تن بانچھ چھپا یا | ہیا پو کی ابنو ن جیو جوت او جیا را | تا وہ پر چڑھی بیٹھ کر سب گدھا سنسارا
چاند چھپا یا نا چھپی ہی بور یو نی | جیو ن جیو ن کٹا یکے تیو ر گھٹ سو نی | بڑھی سند ر روپ رس نیا او جیا را | اوندھے مہ چمگا ڈر نی ان مین اندھیرا
ہو ن لگو کچھ تجھ مہین جو ہے کرنی | او م الف دکھو دو کر تو سو ہو نی

بھولا بھولا لگیا پھرے حاجی او ٹھ نیتہ لاگ | بھور بھیا سنگ چل بسا سوئی ہی سنسار بھاگ

سوال تاہین

تاہین بکھ سکھ روپ یکھی چند ر ملیا | کھو نگھٹ پٹ باتین کر سجا نی لا یا | گھن رو وے گھن ہنس او ٹھے گھن درسا نا | دو کھیا رکی دو کڑ ادو کھیا ہی جا نا
تن من کا چ بنا یکے مین درپن کینی | راج دوا رے ادھین تب نیتی کینی | ٹھور کر ٹھور ان ناگی نا چلی کو پا ٹی | بھلا بڑا پہچا نکے مین پگ نکھا ٹی
چھر چھر ندی ہا ندیے کر کسکر نی | خدمت مین چوکی ہین بیٹھ نا کر نی | او ٹھن ہر دن نت کر ون تا تے چل نہا ون | گنگھی کر چوٹی گہون تب پیو ون آ ون
نہ نہر نی سرت کن بل بیٹھ ہی | جگت جہا ست ہون پھر ی پیم نہی | دار و مرم نت کر ون جو مر مر جیا | لاگا کھاؤ پریم کا مجھ جا نہ ستیا
دیکھی پی اور بولی نہین ہنس ہنس سا دھی ہو ن | بانگھ دیوا لیو ن کر تبا دیا | برہا نسر نت ہنو ن مجھ بو لا ہو یا

پیم دیکھا ئی دیکھیا سو کا ٹے اوپر نو ن

سبھن اپنا ای سکھی جن ایسا پایا | وہ گنونتی کنچنی جن گاے رجھایا | یا نکاوہ ہریہ پریم کا موکھ نہیں ہانے | حاجی ایسا گاے جس کوئی نجانے
ساجن اپنا ای سکھی جن آپی پایا | جیوڑا بلبل کیجیے جن بدھ پایا

حاجی بانیان واہنان دونون نیک بختی | نانک سمد دل ہوی جل ہوئی ہوے سو ہوے

سوال نٹ بیرنی

او سکھی نٹ بیرنی بدیا یت بھاری | پریم اگن کایا جری ہوں جوبن واری | ڈھول دمکا جب بھیا تن ان کرکا بھی | جو جو نال بجائیاں سو سو ناچی
گیان اکھاڑہ جو رچے بین بانس کیدھا | ست رت کی برت پرت بھاؤ بتایا | بانس چڑھی سلسن بھری کھوکھ نچائی | برہا شور مچایکے ہوں جاک پھرائی
موہن جوگ دشت بند جگ کیا آندھا | بھانتی کے سونگ جو مجھ بنیا بندھا | نٹ نٹ میاں سنجی باجی دوپی | لوگ مگت دیکھت رہے موہن جھرنوں ہوی
تل سر اوپر پاگ رین اولٹا کودی | بوجھن ہارا بوجھیا اور کچھ نہ بوجھی | تنکی کو مین گئی اور نہ لاگے | آنکھون دیکھی جانیے پی چاکھ نکھائے
جو کچھ تھا سو سب کیا دوکھ بتھی پائے | نت ناگر کے منھ مین سب دیہ جرائی

حاجی باجی پریم کی ناس رنگ نہ بھاؤ | گھونگھٹ کھول بتایکے اپنا آپ دیکھاؤ

جواب نٹ بیرنی

گھونگھٹ پٹ نٹ بیرنی رس بھائی | ناچی کودی بھانت بھانت بہ بھاؤ بتائی | تن بن بانس بنایکے دم تر لگائی | ڈھول بجایا گگن چڑھ تاگت پائی
بھانتی ہو بندکی من میل پٹارا | چھیر یون بھونگا نا مری جس ملے سارا | دشٹ بندھایا مگت کا لو مجھ کنیلایا | اپنی آنکھین مین دیکھ جو دیکھا چاہا
آنب لگائی کیا بھیا جو کھان ندیتی | چاکھے سو ن پہچانی کڑوی او میٹھی | ایسے باجے ناچون جیسے تو جانے | سیس اوتار بھون پر دیہ جرب سب کوئی نا
بگت اکھاڑا مگت کا جانے مگت بدیتی | دھندک دھندا سب کرے نا آپی آپی | سید چاکے سو سیا اوٹی تنکے لاؤ | جو گر کیا یا چاہے تو کان چھدواؤ
بھائی بند کٹب سب اور دکھی کھیتی | جن سون تجھے جانکی دی درجن تری | رین بھئی بکھیر ابھیا اوٹھ جاگ سویرے | پھر نا دوجے جادیکے اول کے پھیرے

کرنا ہوئے سو راج کر کا کہ پرون دے چھاڑ | حاجی دولہن ساسرے سو ساس نہ مانے لاڑ

سوال لوہاری

دو کھیا رو دے سکھیا نے جگ سبھی | اون دونی باہر کوئی برلا دیکھا | سدا نہ بنتی ای سکھی ہنسی روئی | اون بدل ہوتی رہی نسن جو ہوئی
کام کرودھ مہ لوبھ کی سبھی اور نین کٹاری | نسدن جرے انگار جو نیمنت لوہاری | کھوجا جی کیا کیجیے ہون برہا لوٹی | کانس کانس کیے سنے سو ن پی گمن سو ن کوئی
پریم اگن سنسا سکون جیو جاگ نہ دیا | تن من جان بوجھایکے تن کو یکیا | کاریگری لوہار کی کچھ کہی نجائے | پیو دوکھ سیل بنایکے دھیریئی بجھائے
بھاتی ابھرن کین کی اور ہاتھ ہتوڑا | کوٹت کوٹت نت رہی کر پریم ہتوڑا | تن لسار تلی یکے مین کیا انگارا | کہ کیا کچھ کیجیے بتیا تلے پیارا
آدھا جیوا ہر پھیرے او ر بھتر آدھا | ناتی چنگ لوہار کی ہیں ٹرسی سوئی | ٹھاڈین بیٹھین نت کرے برہا بائی | کٹھن سیا پولاد کا لیون دھرا نجائی

جو چاہے سو نی کرے ہے حاجی پریم لوہار | کام پڑین پہچانیے کو لوہا کو سار

جواب لوہاری

اور جوبولی کلالنی جوبن بدھ ماتی | بچھرن بان کلال کا مجھ لاگا چھاتی | لوہو لاہن تن بھئی برہا اگن جرائے | نینن پٹکی ہیم رس ہو نین لور آئے
ہیا ہمارا ہیم کا اور نینن پیالا | کاٹ کلیجا سیج پر مین میل مصالا | تیج سدا پھل نارنگی انگیا مین اکھے | گری چوہاری ہیر ہیں سو گرنگ پچکے
نینن مدن خمار تھے مجھ پوچھی کاہی | مہو پیکٹ رہگئے پیوبات نہ پوچھی | باہر بھیتر لیپ کے مین چوکا دیا | پیو منوارا نا بھرا مدھ آئی پیا
پیو پلکا بیٹھار کے مین بھر مجھ دیکھی | جوبن بھال بھرا کے نینن برس لیتی | ہون بلہاری اوس پیو کے دکھ ہر ہاتن گھیرا | حاجی کیسی کیجے کیا ہوی نیرا
لوگ ہنسائی نت بھئی کہو کیسا کیجے | جو مرئی اپنی گھات کر جیونا حق دیجے

دو کھ دائین دو کھ بائین دو کھ دھرتی کاس | حاجی کھال کلال کی دونون ایک ہی آئی راس

جواب کلالنی

پیم شتاب کلالنی ایسا نہین کوئی | اپنی جاکھ اوگھاڑتی تو لاجن مرے | رچنا رچنا پیچیے کوئی جان بچاوے | جو گیتا پر گھٹ بھیا تو شرموں مارے
ہیا ماٹ شراب کا اور نینن کٹورا | جاہین اوہاں سو ہا وتا مگر کا دورا | پیو منوارا رین دن مد پیے ماتا ہوے | آپ بگوچی ہوا ہانش کون بتلاوے
نرکی بھوک کلالنی نت شراپ جگاوے | زہر پیالا جو ہوے تو تر داس کھاوے | من موہ لاہن ست کر سید مستی کھوے | دم سو پھونک جلائی جو وہ ہو لگاوے
حاجی یہ جگ آئیکے رس پیم نہ پیا | جوان آیا تو کیا ہوا جو تن کا جیا | پیم ڈگر بھا نکے سہو نہ سیس نوایا | لاسی کا رن نا نیان بے مول گنوایا
بند ھا بند ھیا کھول دھر جیو پیو جاوے | تا ثیرات کلال کی آئین کیا لاہے | پیم پیالہ جن پیا جو موانہ کہوں | ہاشہ گھٹے نہ نہ بڑھے جو اب ہو سو ہوں

پیم پیالہ پیو کے پلکون پیل بہار | حاجی بوند کلال کی سو نر کب جرت جھ جھار

سوال کلاونتی

سدھ بدھ سمت کلالنی بالو ن سمجھ ہمار | سُرت گیہن نا کا کلاونتی آئی | محمد جلبت کی چھتر پت حاجی بلہاری | ہاتھ اوٹھائے سیس دیو رہے کر جوڑ پکاری
کام نیٹ جرتی رہو بر ہاتن جھولا | ہیا ہوک الاپی مکھ پیم تنبولا | تن جیو کا ٹھگ گہا ہاتھ کے لٹ تاراج بنائی | نیند نند باندھ جگت کے مین کھیم مٹی لائی
بھاتی بھانت یو کارتی مدن بلی کر دیو | موتا ڑین ڈھیلی بھئی تب کا ن مڑوڑی جیو | گگن کمند ہاک ہین گھنے جو کوئی سکے | ریجھ رجھائے بجا یکے گاین گت سیکھے
کھٹ رس بیا رہا نہین ہون جو چھپے | پیم الکھٹی بار کی ہر دن نسد ن سمجھے | ڈھلکت تال مہا سر س منگ بجاوا | انکھیا جانا سنا نا ارتھ بتا یا
سک سک سانسین بھر ہی او راؤ بھاگا | جیون دیکھا سوئی ہنسا ایسی گت ہوئی | برہ بیوگ آساوری مجھ اندر لگ جاوے | جوبن ہمارا بھر جوبن گو رہی گاوے

کاین سون ریجھے نہین او ر یو جھے او تر ندیہ | نینن سین بتا یکے حاجی ہر سون نیہہ

جواب کلاونتی

سن گنوتی سر گنی ایسا کیا ہوئے | پیو تجھ سنگ کا وت پیچھے بوجھو دوئے | تجھ ملہ ہو باتین کر مکھ آنت بجاوے | جو جو تو سانسے بھرے وہ گاوے سناوے
ہیا تنور ا ہیت کا گگن کندورو تاجے | انگلا پنگلا سکھنالی تار بن باجے | تجھ تن اگن بنا یکے یہ سک سمجھی | تجھ انکھن دیکھیت رہی تو گاون بوجھی
روم روم مین پریم ہا کو ن بجھا یا | گاوے بجا ئے بجا یکے جن سب جگ موہا | اپنا کہ کر آرسی جو چاہے رتجھے | زہر پیالا پیم کا غربت جون پیجے
پیو کنوتا سر س گنی جن گا رجھا ئے | بھا رجی ہی ساونت دھن بجھ جاوے | ستر ریت ایک ٹھور کر ابھ جیت لیا | جیو بلہاری کیجیے جو ایسا گا یا

گلی گلی ڈولیا بھری ہین ہار گوندھائی | پھولن کے گجرا کیے پیو کنٹھ لگائی | نین رہٹ پھیر لیگئے نت سینچی کیاری | پیو پالک اور لونیا ہون بھیل ہماری
سیتل سرگ نتارکے تن سوپھو کا | ایسا بھاگ ابھاگ کا بہت ہین سہکا | پوست جان جیر لیگئے مین آپ ہو گیا | اپنی کینی جو ملا تس ٹک ٹک دیا
آلا پالا کھائیکے مین وقت گذارا | ساہ ہمارا جین پانیان کوئی دنہ اودھارا

سُہر تا نر تار وتا مورکھ مرت اچیت | حاجی پل پل کھودتی مولی کا ساکھیت

جواب مالنی

مالن دور نجائے مالی ڈھنگ تیرا | پاپن پر آدھین ہو کر بہت نہورا | پیم پانچھ جس کا نہین مین مالی | کاچی پاکی جوچی چن بانھی ڈالی
اور دھ کنول سیتل نکھت جل سنچ نارا | برو الا گا پیم کا جس پات نہ ڈارا | پھول پھل دونا کری تس بال بسایا | مالی سون پنتھ بھیا جا گھر سمایا
بھنور گو پھا مین گن گنہ جہان کین گو جھارا | بھنور اجائے کیتکی پی کنٹک بھاری | مالی بن مالن نہین مالن بن مالی | من مندری پیا بیے ت نکسی لالی
تن پیتین ہو سکھ سہا جو جیتا روئی | مالی گلے لگائیکے مالن سکھ سوئی | اچھے دن پاچھے گئے یہ دن آیا | مالن مالی مل بسے یہی انند بڑھایا

حاجی پاجی پیم کی ناتس آدھ نہ انت | دونا مرو اکیو رانس دن سد البسنت

سوال برین

بیرین پیم ہو لاس من مین تی دیکھی | پان جیسے پاتر ہی مرت سون بیٹھی | انکھ دیکھن من ہنسی اور دھکی بہیا | بری بارہی بیس مین مجھ ایسا کیا
پنچی کر بانسری مین لائی ٹھہائی | برہا نا گن بیل جون لکھ سکھ اٹھائی | نین کیت رچا کے جنوں نبایا | سو کیا جانی پاپ اجن جنم نکھایا
پات پات پھیرت پھرت جن لاگا ناگا | بانکا مارگ پیم کا سوئی کا نا کا | آنکھ ہاتھ جوڑ جرا کے تن چونا کیا | کٹھ سپاری پیل کی مکھ رتا نا گیا
مکھی بنگلا چوڑ پاپ جن تیری | چوک چوگت کر کتر نی سب کوئی کری | جھانت بھانت بنا یکے مین چونی بانھی | گیان مصالہ پیل کی بیرین ساتھی

مکھ بیجن اور پیم رس ناسک باس لیین | حاجی تن من سونپکے جو پان لباہن کین

جواب برین

ماری بیرین وک سن جا کھے کوئی | دون نین بیرا یا تن پر مردہ ہوئی | تن چونی اور پان سن پیل مصالا | پیم گلوری جاب دیکھ مکھ لال گلالا
پان سپاری کتھ رس چھتیا چونا | جو چار و مین ایک نہین تو رنگ نہونا | کا یا پان بچار کے اور بڑی بہیا | جا کھے نین رنگ او بچی تر یا لین دیا
بری سنگ گیان سون سن ساج سمیٹا | تن بیرا ایک تھوڑ کر نس یا ت پلیٹا | پان بھارت سنگر تی چیر سبھ نا | تی نیکین بھائی ہو پان کا کھانا
بیرو اگیان بچار کے مکھ پوتھی کھری | بنگالی کیا جانی بنگش کی بولی | سند ر برنی نا کا اندھا کیا بوجھے | گونگے کیسی سینر ہی کوئی بوجھے
بری چھیل چکنیا نت بان سنوارے | برین بر من ہنسی مکھ بیڑی سارے

روم روم مین رم رہا برہن بری سنگ | پر گھٹ ہوئی تین جانی پانون کا سا رنگ

سوال کلالی

جواب بنیاین

دوکھیا جرماٹی بھیا پی درپ جنا | جنا دوکھ سنسار مین ناروپن دنیا | جانت پیر پریم کی جانی تن سوئی | جری کی جری جو ایسا ہوئی
پیم بیج سود اکٹھیج کرے سو جانے | گونگی آگے کیا کہے کیا ارتھ بلمانے | ہر داہاٹ بنا لیکے بیٹھا بنجارا | ساہ مہاجن بانیا جگ موسن ہارا
ہاٹ ہاٹ بھٹکت پھرے سود نپایا | آٹا چاول نون تیل اور گھیو تبایا | چاہ بنا بنائی کاہل بیوپاری | جو کچھ سود اچاہیے سو ہات ہماری
کھوٹی باٹ اوٹھا پھر کر سود اسانچا | سخت قہر کو توال کا جو چاہے بانچا | پرون ون ایسی ہی ہووہ باٹ تولاوے | قاضی بیٹھ چھوتس تو ہے کھنچ منگاوے
 | کرنا ہو سو آج کر اور بار نہ دوجے | چلنا پنتھ نہار دیکھنا اس گئے بوجھے

گیہون چنے جوار جو اپنا اپنا مول | تکھری پکڑ برابری سوجاجی جھکت اتول

سوال کرسان

گیہین کانسے کام کی کسان چہ بھائے | حاجی بیا موم کر اگت جیو جائے | بھوان تان کمان کر جو نے سر لیا | نین سین تا کیے تن ٹکڑے کیا
ایتی پرتا تین کری مکھ ہو سون بجائے | موہن مورت سنت کی سانچے ہر گاوے | ہر ہا کام اساڈھ جیون دن راتے | سائین سیتا دین ہون کچھ تن پیت جاوے
اردھ اور اردھ دوئو بیل کر نساتیرا | گڑ بھر پریم کا دوکھ دانا بو دا | دوکھ بو یا دوکھ او پجا دوکھ ہی بانٹا | یہ دوکھ سکھ تیرا مرا کردھ لگائی
کھیری کھیت بچا یکین نین نہ دیا | جو کچھ بھاگ کسان کا بن مانگے پایا | ہون دوکھیا دیکھ کے گھر سوئی بھاگی | اپنی اپنی میڑ مین جھر واری لاگی
 | پائین تحفا نا گاوہ کر تن مڑوا کیا | اونچے بیٹھ پوکارتے پیو ہر ہر یا

حاجی فوط چاہیے شخنہ سوئی سونت | دوکھ سکھ کاٹ ایک کھور کر آدھا آدھا بانٹ

جواب کرسان

کبنی آتم آدکا کھیتی کت جانی | آدم ہو کھیتی کری ہو اسکھ مانی | شخنہ کے بنا کے ایک دانا کھایا | کٹھری کمری جیون کے دھر کھنچ منگایا
ہر و اکھیت کا لیکے گرا و کھ جمائی | پوری پوری پیم رس بھوجن تھالی بھائی | کایا گر کی جان تجیو جان ٹھائی | پھو نچت بوند سمند کی بت ہو جائی
منترل منترل دیکھتے جو گی آپھو تا | مصری ہو تن نرملا او لالا ہو تی | تن کو طوطہ اور من لالچ جائی | پانی تساتی سینت کی رت بھوجن جائی
گڑ کسون او پجی دوکھ دیکھ نسائی | پھونچا یا دودھ کا تب کھانڈ کمائی | کھانڈ ہو تن مصری بھئی مصری بول ولا | طوطائی کی بات مین ولا ہو مولا
گڑ منترل ناست کی شکر لا ملکوتی | کھانڈ ملی جیر ہوت سون مصری لاہوتی | تا تر تو نکر جانیے گڑ راہ تریت | گڑ کسون شکر بیٹھ رس سو جانے کریت
کھانڈ حقیقت سو فت مصری سون بیٹھی | سو کیا جانے باپڑا جن چاکھنڈ میٹھی | کچھ کہتے کچھ کہہ گیا چنچل من میرا | تا جی سچا باگ کا چاہا جت پھیرا

جو بویا سوئی لونا کاٹ کیا کھلیان | شخنہ چھپا دیکیا حاجی آپ کسان

سوال مالنی

اور جو بولی مالنی جس مالت رانی | مالی مدھکر پاکھیرین ساد ہ سمانی | انین ون ور ور سنچا جو بھانت جگایا | رات دن ان ہی کی سیوا مین لاگا یا
دا کھ چھوہارا نجی ناریل اور نیند کھجوری | کیلا نیمو نارنگی اور ترنج جمیری | جاہی جو ہی کیتکی ہون سیچن ہاری | بیل چنبیلی مو گرا چھیولی پھلواری

علم پڑھ عالم بھیا معلوم نہ اندھا | جیسین لال کمھار کی کاٹھی گل نہ دھا | پڑھ پہتر لکھ بوڈھا بھیا ایمان نسارا
منھ کعبہ سید بھا کیا دل چلا چلی | ظاہر سیں یوں کہیں یہ مرد مصلی | آسا بندھی ہے بہشت کون نت کرہی منوری
بنی بنی کرنا چھوڑ دے وسواس کیلجے | حاجی ذکر اوراد کا ہیں ہیں ہیں بھجے

مکہ مدینہ بین دواور ترکٹی جبل عرفات | من مینا تن مرنفا حاجی حج کمات

سوال بیراگن

گھٹ ہی درسن پرگٹ کرم سب کہی سنائی | پیر پھل پہچان کے تب ڈال ہلائی | بیراگن من باوری نت پھیر اودیسی
پار بھرم پوجا کرون ناگنتھا بجاؤن | گل گنتھا سن سیم فی گیتا گن گاؤن | نرمل پنتھ کبیر کا پک دھرا نجانی
پڑھیا ساکھی بشن پڑھ مکھ لعت کھولا | جگ پھرانی ہو رہی تب صاحب بولا | گوپی چندن چڑھا گئے نرمنڈک منڈا
آتمان پرآتمان مین ایک ہی جانی | جیسی لیلا کشن کی تیسی انکرانی | سیام سروپی سمجھ کر جگ پوچھا جانا
بین جھروکے بیٹھ کر پریم کھیل بسارا | دیکھن کی للنا کرون مجھ سا رون ہارا

سندر روپ سروپ گن آسن سدھ گنیت | حاجی لوبھی لالچی کچھ لیتے پلیٹ

جواب بیراگن

بیراگن من آکری رس امرت پائے | تیری چال سہیلری مجھ نیکی لاگے | آپ بسارن جگ بھرے وہ گرو اوپدیسا
گرو تن ایک ٹھور کر دو دیو بھائے | مایا ممتا مار کے ہر سو پنچا جائے | بیراگن سو ہاجن آپ سہرایا
تن سل بتا تن کا منھ سی پیسا | دولھن سو جلوہ دیا جگ راجا دیسا | صاحب تن یوں جو کرے سو میسا
کایا کر کر جان تو جن جن بین سنائی | سیو بوند سمندکی شرب بھجائی | خوبی پیتا پات سون اور دھرا چھپائی
ایکو اروی نرنارتس کون بتاوے | کہین سین کیا بوجھیے دیکھن پن ہاوے

ایک کہون تو ایک ہی اور دوئی کہون تو دوے | حاجی دوجا دور کر رہے اکیلا ہوے

سوال بینایین

بینا بین بھن پن سرس جن آپ سنوارا | چاند چندن کرتن ہاتھ بسارا | کایا مایا ماترا سب باتون پوری
کھانڈ دھرو نجی کھیو گرو نچ پونجی بھاری | گری چھ بار آجا یفل اور لنک سپاری | پانچون تت بچار کے مین سری ساجی
بھوین تماز و پلک کر مکہ جھوٹ بنولا | پڑا نین ناکے مین سب جگ تولا | سات پنج کرتا سہرانا کہا سندیسا
جوگی جتی اور سیو ڑا سب بیو منائی | دستین بشین مانے نین نت جنوائی | پیم اگن کایا جرسی مکھ نکسے سوئے
کہا کون کے نانے کہتین جیو جائے | کنچی تلا رہ گیا پی لیت ہرائے

ہرشت ہرت کر باہر و نیم دھرم وے ساکھ | حاجی پونجی ساہ کی راکھی جائے تو راکھ

اوندھے سین سیدھا کیا اور باجے منگل چار | مرتین مرتین مرجیا سو پنڈت لیو بچار

سوال برہمنی

پانچوان درشن برہمنی پانچوں مانے | جوگی جنگم سیودا سب گر کر جانے | پیم شتاب مہا کٹھن گلا کھوری | برہا بھاگ مچا یکے نت آؤ ہوری
سیت کھوریت نت رہی کھریانہ بولا | پوچھا پانی ٹوک چار مجھ یہی اعولا | گیا رلس دوادلن ت دھر تیرتھ نانی | پھوٹی پھیٹ بھرم کی مین چھوٹ بھرانگی
دوبے تواری دیکھ کر چوبے چت لایا | چاروان بید بچار کے ایک اچھر پایا | رکھ جگدیسیام اتم بید بہتا جگ پوچھا | ایک جو نقطہ پریم کا کوئی برلا پوچھا
قوم مالا دھوتی پردنی اور گرو لوا جھاری | منگتا چتا جگ پھرے مین داس بھکاری | کام کرودھ مایا بربل نت سو کی کایا | سانا ردھن مچھ بھی تسنا سن پایا
رہون تو بچھون نا نے اوجات لجاؤن | ہون نہ کن نر لو بھنا پیہ کیونکر پاؤن | دن چھ نت چھ ندس پھر پنسی ہے گی گوئی | حاجی مارگ پیم کا کوئی دیو بتائی

تن لنکا من راونا سیتا دھری چھپائے | حاجی ہنومنت بیر بل سو دیت لوکا لگائے

جواب برہمنی

پانچھی جیو ہیان دھر ایک بچن ہمارا | بھید برہما سنین پائے یہ جگ اندھیارا | پہلے بید بچار کے پن کرنی کیجے | بھولا چوکا جو ملے تس مارگ دیجے
بید پڑھے ہی مکھ کٹھن کرو اوہ بیدھا | ہر دے پڑھا سوچ پڑھا تن پڑھا جو بیدھا | پڑھنا گننا بوجھنا جی جات جمورا | ہر دے پڑھا پنڈت بھیا یکنٹھ دھارا
ہر دے پڑھا سوچ پڑھا جاگر سماتا | تن پڑھ ہیئے پال کو آپ نرک دکھاتا | جیو پڑھا کیا بھیا کیا ہونٹھ بجائین | تیرتھ پھرا تو کیا بھیا کیا گنگا نہائین
جو کیجے تو کچھ نہین بچھون جگونا | گھٹ گھٹ مورت منت کے سب وہی تمونا | پیم اوداسی جو بھری چاہے رس چاکھا | پڑھنا گننا بوجھنا سب کرم اکھا
قادر | جیو یا جا جگت کا تن بستر لیکھا | آپ ایکنر ہو رہے جو چاہے دیکھا

حاجی دفتر دھوے دھرا اپنا آپ بچار | یہ تو مارگ پیم کا ستگے اوٹ سپار

سوال صوفی

پانچوین بدھیان بھئی تب چھٹا بچار | صوفی درشن نہان دو جگ اوجیارا | صوفی مسئلہ بوجھ کے شریعت نہ لیا | چار تیر ایک ٹھور کر مین دور نہ کیا
پانچ پچیس مل چلے سب مجلس پوری | جیون پانچون بوآتما جیون مین ری | بھاوین یونکر جانیے یہ پانچ پچاین | باہر بھیتر ایک ساوہ چھٹا نر این
احد احد ایک ہو ٹیکے دوبازی لائے | غیر سخن منصور کا مین کھال کھنچائے | ایسا کوئی نا ملا جا سو رچ کھد دکھاؤن | حاجی ٹیکانیل کا کھو کیسین دھوؤن
مست مومد ہر روشن جو موہے جلاوے | صوفی عدل محمدی منچھ پنچھ جلاوے | جبا تجا جنید جو مین فتوی دیا | ان کہنے اون کی مین بند بندکیا
دھو سار نماز کر بھون سیس لگایا | داہن بائین دیکھیا کچھ نظر نہ آیا | فی انفسکم اوٹھ کہا مین خبر نہ پائی | تر تین مرتین مار تین سب عمر گنوائی

آسا کا نسا پار سا صوم صلوۃ انیک | پیو پرسن کے پنتھ تین یہ سب جان اوویک

جواب صوفی

صوفی صافی ظاہری کچھ کام نہ آئی | اوپر سونا بھر لیکے بیچ الکھ بھرائی | مسئلہ فتوی جھگڑنا یہ گلی نیاری | احسنت الابرار کے سیات تمہاری
کاگد قلم دوات سب خط شیطانی | لکھنے پڑھنے کیا بھیے یہ اوکھ کہانی | عالم وارث انبیا جو سبکون بھاوے | بھولا چوکا جو ملے تس راہ بتاوے

سنیاسن سن آسن سنیاسی ہوئے — بہ ابا بالا وجی مین چھاڑ ملوے — پرتھم نا دیجاے کے مین بندیچارا — کیا کیھن ہوے پیو کن لکھا ہرے جیت سارا

پوجی کرہی اور بھاوتی یہ یاد ہماری — رنجک ایک پریم کی یو سب سین نیاری — پوری کرہی سین تجے ہی ہاتھ اوچاری — کاسی بدری ہنگلاج ہون پھر آئی

اگیا کنڈ یاجی جرے رہتی بن باسی — کھون تو نندھ ہوے مرے کن کھوب اوداسی — کرہی سو کھائی کہانی کوئی اور ہی کھائی

کھون جاے گرہست سین جھگڑا کیا — سن کچھ پاپھون جن چہا سو لڑ لڑ لیا — مین مین کرتے جو کون بکھ رچھی سا ندی

کہہ پھونی ہوے کرین جیم چھپائی — او نا ماسی پڑھ کرگا و تری گائی — ہنستین ہنستین ہو گئی ہانسی کی بھائی

لاج بچی نر بھو بھئی سر سین جٹا بھئی کیس — نینن پھلگا پڑ گیے چیتوت پیو کا ویس

جواب سنیاسن

سنیاسن جب تو جری یو بت جرائین — جرے جرتے جرو بھی بکھ ہون نکرائین — جانت جنگی پریم کی جانی تن سوئی

گہرن پنتھ بتائی رے یو رسی چیلا — سولی کا سا بیٹھنا نہین پانی نہی کھلا — تن من رسان کھو کہیو ڈانی

موہنتی موہ نہی کیا بھاتیہ اوچایا — مایا موہ نہ کیا وہ اوھک سو لیا — اپ ہی پوچھت جو پھیر ہی کسکون بتاے

من ہولی استھول ہو کر آپ لکھایا — ہون ہون کر تین ڈاین سب جگ کھایا — اپنا آپ جبھا دلی جبھین گرہ ہوئی

جیو مرتک ہو رہی چرن چپن پر چاؤ — جاجی پھلین پھلین رہ جہان موہین چلو جاؤ

سوال سیوان

ہر دی تھا جو بکھ کہا سب کہا سنائی — سنیاسن دوج کہہ دیکھ کے سیوان سدھائی — سیوان ہو سیوا کرین مین نیک پنچائی — جاجی جنگی پریم کی نت لاوے پوجی

کرتوا کھاٹا کھاے کے مین کام سکھایا — سب تین ناری ہو رہی دوجا نہین بھایا — ہاتھ کمنڈل بیت کا مین پاپر دھوئی — بھوتا بھوجن نہ من دھرا بھوتی جو ہوئی

مینا باتون جو ملاتن بھگت جو آئی — بھلا برا کچھ نا سنا جگ کنتھ بجائی — کہا تین بیتین جو پکا سو نیک کیا — ہاتھ سر سرنے دیے پڑے بانس اوندھا

نا نا گندھک اوپرس یہ بت کہایا — پارا مار کلانک ہوے کوئی برلایا — پیر پتال جوال سب بھی مین کیا — خلق ستاوت جو پھرے دھرت کا بیا

جوجو لچھن مین کرے کرکو پچھتانی — کرنی ہتی سو نا کری مین بکھ لی جانی

ساس رسوئی نت پوے نند پروسن ہار — جیٹھ للن چڑھ کو بتاوے دولہن پون اوھار

جواب سیوان

سیوان سیوا بت سو اکرتین سکھائی — پانچ تت جب بس کیے تب جتی کہائی — چادر دھوئی کیا بھئی کیا پاٹ پتمبر — جھولی باکھلی کیا بھئی کیا سیکھا تنبر

گیانا کھیا کیا بھیا کیا کام سکھایا — کام بھونا آدی کچھو کام نہ آیا — پھلا برا سب آپکون جیسا ہوے — کرنی اپنی آپنی اوتر ے سب کوے

نہانی دھوئی کیا بھیا جیو جنتو کا — مایا ممتا دور کر تو من ہو گنگا — اون کون بچا رکے مکھ زرین دیکھا — او انکار نرنکار تب آنکھون دیکھا

جبھا بچے سو سون دو انکل پانچے — من بچ جاسن جا ترا سن دیو دیوالی — ہیو کا انچھر دور کر تو ہوے سکھالی

مر جیا ہو کر ڈھونڈھ رے بھولا مون — مر جیا ہو کر ڈھونڈھ رے بھولا مون

تن کسمس سیکھلا جھولی جیو کیا | سنیکی پوری پریم کی کل ذکر ولیا | سرون سندر جرتان چھار چھر بایا | تنکدی کہی گیان کی گوکھ گن گایا
گرسی گرکت سنیت کی مین دھونی لائی | کرکے سب چنک سوئین بچھو جلائی | سکت کروکی روم روم مین بچارا | اردھ کنول جب اوسر بھیا انجو چھکارا
بھلا برا سب مل گیا ایکیسی جانا | اس تیرتھ بھی پوتین سیر اسن مانا | دل ڈھونڈت چھوندھ بھی نہ نہیں ملے | دیکھت ہی پہچانئے جے راتین جاگے
ماتا پتا کٹم سب بھئے ہم سون روٹھے | سانجھ سون سہن بھئے اور کو کر چھوٹے | سادھوستی اور سیوڑا دیکھے جیو جاگے | دالد والدہ ملے ایسر ملا نکوے

جواب جوگن

جوگن جوگ پائیے جو جیو نہ دیجے | آپا اوسکون سونپیے وہ اپنا کیجے | من گنگا تن سرستی جیو جمنا دھاری | جاکون جیو پریت جگ سوسے سنسار ہماری
جوگ جگت جیو آکے تن یاجی لاگے | ہیرت ہیرت مرمٹے تب آپ ہی آوے | برہ اگن تن آکے مین کام چکایا | جر تین جر تین جو بچا سوئی کہلایا
چیلا سکت نہ کرسکے جو گرو کی بانی | گورو تو دھندا جان کے سب دنی لوٹی | تیرتھ تیرتھ کیا پھرے کیا جم گنوا وے | ہر دا امرت کنڈ جل نہادسکھ پاوے
ٹھاڑے بیٹھے ہنڈتے جنت جان نہ دیجے | لوکا چار بچار کے اس سمرن کیجے | پنڈت پڑھ پڑھ جگ موئے جیو دھ گنوایا | جاجی جیو کا بھاؤ تا اتھا تن پایا

ہنسین کو رکھ نا ملا جن پایا تن روئے | جو ہنستین پیو پائے کون دوہا کن ہوئے

سوال جنگم

جنگم چیتک انیک کے تن جنگے ہوئے | گونگے کیسی سین رے کیا بوجھے کوئے | جوجو برہا دوکھ یا سو سو گن گایا | جاجی دوکھیا دیکھ کے دوکھ روئے سایا
کھپر بھر پاکیان کا اور ہاتھ لنبایا | سنچھیا سکیا ناکری پایا سو کھایا | اپ سوارتھ سب ملا تو میل کیا | داھنان باھنان چیر کے بھیر نہ لیا
رین دیوانی سرستی مین برجگائے | نانک چیتک جوگنی سب دیو سنائے | ناڑی بیدا دیکھ کے مین درد بتایا | سرتا تر تا دیکھ کے باتون بھلایا
لوبھ رکھ گورکھ نت چیا دین سوائی | سگل اپنتر پریم کا پاک دھرا نہ جائے | رہیون تو رہنا نا بنے چلتے جیو گا | بر ہا بسک بہن کر سنو دھو جانے
ہمیشہ ۱۲ | سب ۱۲ پانون ۱۲ | گورکھ گنگا لے بہی مل ہی کنہ بھائی

گنگا جمنا مین دوھیا سمندہ اکھاہ | پھیرت پتلی مار کر جاجی سشل ملاح

جواب جنگم

جنگم مارگ چوک کا چلتین جیو سوائے | اگوا ہو تو پوچھیے سین یوگ بتائے | جاجر نا دملاح بن لو دھیے منجھ دھارا
اولٹا پنتھ سو جھن جاسکھ جھن جاری | مین مین کرتی مچ جلے چلتے تن ہاری | من تین تنک نہ بیرا یہ میلا تیرا
کھپر بھیر تاگدی اور ہاتھ سنکوئی | بچھیا سکیا بھر متاجن بھولو کوئی | پرتھم جن آپس کے سو جان ہماری
چیلا گرو برابری ایک سنگ پھرائین | اس بن اوسکو کوئے واس ملائین | ہوئین بیچ سے دور کر تو ہو جائے
سنتا گنتا دیکھتا ترکا مین جائی | کاٹا لفظ نین کا مین نین بنائی

پوچھے بنا بتائیے چیلا ڈھونڈ سوار | گرشون ملا سو گرو ہوا کرکٹ مانٹی کھار

سوال سنیاسن

سید محمد ابو سعید سو پیر ہمارا | دھن پت گرو پت پیم پت دھن گرو اچیارا | اون سون عہد الست کی تین عینت کینی | جو کچھ رمز اون کی سو دیکھی جینی

بھیم درو وصلوۃ تت ساتھ ساتھ ہین | تا نا با با ایک سا دُپیر یو تو تا ہین | شیخ احمد بن قطب الدین مرشد پیرا | اول آخر دو اُو بھگ مجھ دو بت بھیرا

نفی اور اثبات کا مجھ جاپ بتایا | دھن سلطان التارکین ساجا یا | ارد ھو اُور دھ بھی دو اجیو بوجھائی | مانو جرت انگار سیر انا یانی

ہادی مرشد رہنما سکھ دایک میرا | حاجی بندہ بیزبان گن گاوے تیرا | بھول بھٹک سب بھاپ چھاڑ دیکھا | سکل سیانی ایک ست سب ایکھی لیکھا

ایک دیکھا ایک ہی سنا ایک ہی بچا | جا سون جو دو جا کے سوئی بیگانا | یا ہی کون ایک ہی کہین یا سون دو جا | یا ہی اوٹھ سیو کرے یا ہی کی پوجا

یہ کہتین نیرین وہ کہتین ہین دور — یاسین بھی بچار کے حاجی بھئے حضور

جو کچھ بیتا سون سوکہت لجاون | تنک تنک تھوڑا بہت کہے روسنا وے | جیسا کیا سو پایا ہین بیتم بسا یا | روئی آگ برابری کن لیا لایا

سر ہر دو سانجھ تک جو تن ارپن کیے | سدھ بدھ کیان سبھی سر نیک جان رہے | تن من جا رکھسم کیا تو دیت نہوا | جو اوکس کیا ہنا سو جر جر ہوا

پیم جری سو نام رچت ہوئے نہ پھیکا | کنچن جیون تا تبھی تن نک رہ نکا | پیم جھکولے ہین کھائے اوپر نیچے | دھن گرو پت پیم پت سب یک دھن ہے

حاجی ہنو مالو اسر کار چندیری | دن دو چار رنو دہین بھی بیٹھیک ہی | برہا اگن اپار بل جو ر و رستایا | جو ہی دو کھ ہی بھرا کھ رے سنایا

بپت بیت نہ دوسرا کوئی ہو سہائے | حسن شیخ فیروز کون کو کیو جائے | کہین تا تا کہین سیر اکہین را نا کہین ماتا | کہین رو کے کہین ہنس اوٹھے کہین کہے نہ ماتا

کر چورین بنی کر بن بیتا جو ارا | حسن کہے نا کیجئے یہ حال ہمارا

دو نامر وا کیو ڑا سوک بھیا کر کھیت — حسن شیخ فیروز کے گانو بسے کا ہیت

تن دو کھ دو کھ پران دو کھ دو کھ ہی ہے ناہین | جب دیکھو تب تب دو کھ بھرا سکھ پیے ناہین | راجہ پرجا سکل جگ جانا کن کوئی | اپنے اپنے دو کھ مین دو کھیا سب کوئی

تا کچھ کیا نکرسا کچھ کیا نبھائے | حاجی بھنور لو ر یسا پگ پانتھ اگائے | لاگے ہاتھ سو ہانے کچھ گانٹھ نہ میرے | ایک سو دا گر یا ہری ایک رہا کھی نیرے

تن یا سن ماترا کچھ بیچ نہ لیتا | مین مین کر تا گھر گیا مین بات نہ کھیا | مین مین کون سمجھا ہین مین مین پایا | کا رپر دون پن دیکھے مین کے کل چھپایا

جمدوت کا ہے جب چھری باجی چوکھیا | دہی کا سا یو کرا وس دن کون دھریا

جرت جرت جیو جر گیا تب مین کری پو کار — اونچا جھاڑ پربھ کا حاجی بیگ نوار

جو کچھ کہا تھا مین کہا یہ مطلب میرا | سہی بلتے بھاگ کا نیک کرو نو پیرا | سرت سرت سارین دو ہی جیو نچا ہین ہمارا

نون مصالحہ سیل سکے مین مجلس ٹھانی | سکھیان سبھی بولا کے کینی مہمانی | بھاکو بھاجی ٹری جو جم سون سریا

سن مانی تو کھایئے سینڈ اوٹھ گھر جایئے | جگنا تھ کے بھات کو کبھو چھوت نہ لایئے | پیم سبھا بیٹھی سکل گیانی اور گیانی

چلتے چلتے چل پڑے ایک بات سو ہائے | جن ستیا سو گیا گو نگا گڑ کھائے | ایک کہا سو سب کہا سب کا دیکھا ایک | اپنا اپنا دوکھڑا تھر رو سنایا

مل کل سکھی سہیلڑی سب ساتھ سیو یا

سوال جوگن

پہلی بولی جوگنی جن جوگ کمایا | جل جل مر مر جیو گیا جن جو پایا | براہ اگن تن لاگے مین پیم چڑھائی | کو ور بھیا کیسی جگ گو رکھ پائی



پریم نامۂ حاجی ولی صاحب متوطن قصبۂ رنود علاقۂ گوالیار

اوالکھ لکھ ناسکون جو ہے دیو ہیون کیا — روپ نریکھ سرسد ہین برن بھیا
بھانت بھانت پرگٹ بھیا پی کتنا ہیون — سارا سرد انت نباوہ جو نکا تیون
پرگٹ کپٹ نہ دوسرا ہی ایکی کوئی — دوہین ایک اوسکے قوا ایکی ہوئی
آپ کہے آپی سنے جو کرے سو چاہے — آپی دیکھا آپ مین تب آپی سو جاہے
پرد ہین پرگٹ رہے پی لکھا نجائے — بھلا برا آپی کرے کیا کہیے اوسمین
ہنسے نہ روئے نا مرے نا سوئے جاگے — کایا مایا لوبہ دھن ہی کچھ نہ لاگے
روم روم تن رم رہا دی اور مائی — سوچا بوجھا دیکھا وہ سب بیانی
ایک بھولے بھٹکت پھرے ایک آوے جاہے — حاجی خوبی حسن کی کر پرواد وجا
ہین کہے تم یون کہو جو بڑا سو ہم سیون — بھلا برا آپی کرے کیا کہیے اوسمین

احد ہی تھین احمد بھیا اور کہنے بیکھ نہ سیکھ — حاجی نقطہ دور کر سو عین غین دوئی ایک

ست نام اپچل کلا دیتا رادیدارا — پوتون کا ساچندرمن چھایا جگ سارا
احد بتا تب کچھ نہ تھا سب سن ستا — دھرتی گگن نہ رین دن پات نہ پتا
جو اوس کو گوا کر چلا پتس دوکھ نلاگا — جوت نبا جگدیس کی نہین تجے سنگا
محمد مالی ہوئے جگ باغ لگایا — پہلین باغ لگا کے اپن دیکھن آیا
سانچ کہتے ماسین مارے اور جو جھوٹھ کہن سین ہان — حاجی احمد سیم بن سو من ہین من پہچان

چار یار جو رچکر دھول مجلس کریا — چوکھ دیا بنا کے بیچ مانک دھریا
مانک موتی جگ بھرا گھر گھر اوجیارا — ساد دھو اس جگ دیے بنا کچھ کیا پوجا
عادل عمر خطاب سا کوئی برلا ہوئی — پانی دودھ برابری نروا ری دوئی
اسد اللہ علی کا مجھ بہت بھروسا — حاجی بھوکا جان کے امر پد دو
تیرے دھاک مہابلی جن سمی — کہے کون بھاجی کہے بے لحاظ کی

من متوارا ناوڑی کرے اکاجے کاج — اپنا کرتا رے باندھ گہے کی لاج

دھن دھن ورت دھن گھڑی دھن بھاگ — دھن دھن دیالدر سکھ پون ہارے
جات جمات بنا کے سمجھائی دوئے — آپ بنا دے آپ سا کر ایسا ہوئے

سکھ سنگار کیے سہین ہوئی | بھابی چاہے سہاگن ہوئی | وا کی بات ہی اپرم پارا | کیا لکھون مین بارم بارا
زہرہ کنڈی کو پاس لایا | کنوون مین خاصون کو لٹکایا | یہ کہنت جسنے کہی ہی فقیر انجانے | بھابی چاہے آپ سے سوئے لیوے جگا

دیگر

نقل ہی کہ ایک روز خواجہ جنید | کہ جس سے کرم کی ہی سبکو امید | بدل سیر کی شہر بغداد مین | وہ نکلے تھے بازار آباد مین
کہین چوک مین سے آدیکھین تو کیا | حکیم ایک بیٹھا ہی لیکر دوا | بڑی شان کی ایک بچھائی اوپر | دوا لیونکا صندوق وہ کھولکر
دوا اور دسمند ونکو ستیا تھا | کچھ اوسکی قیمت کا لیتا تھا | دوا کے لیے خلق اوس آس پاس | جمع ہو کھڑی تھی بہت بیقیاس
جو دیکھا اس تما کو خواجہ جنید | پوچھا اوس حکیم سے اے آگاہ بھید | یہ کیا چیز تو بیچتا ہی مگر | کہ جس شی کے بدلے مین لیتا ہی زر
طبیب ہنرمند نے یون کہا | مجھے حق یہ بخشا ہی رب العلا | ہر اک مرض کو ہی دوا تو شفا | پیمبر کا بھی قول ہیگا بجا
دوا ہر مرض کی ہے پاس میرے | کہ جس سے غمند کو آس ہی | مجھے ایک خواہش ہی گر ہی روا | خواجہ جنید نے اوسے یون کہا
جو اوسکی قیمت کہو سو مین دون | مگر اوس دوا کو بہر طرح یون | کہ تمسے ولی کو ہوئی جستجو | کہا وہ دوا کونسی ہی کہو
کہا اوسکو او سو قت خواجہ جنید | گنہ کے عمل نامہ سو مین سفید | مرض معصیت کا شتاب سو شفا | کہا ہان مین کھتا ہون تجھ بھی دوا
حکیم اپنے دل بیچ کہنے لگا | کہ ہی مصلحت اسنے کہنا دوا | ہین ایسے ولی صاحب اسرار کمان | کہ ایسی دوا کے خریدار کمان
انھون نے چھپانا دوا کفر ہی | بتانا انھون کو دوا شکر ہی | جو تھے اوسکے آشنا نا دروا | تب وہ یون ادب سات کہنے لگا

دربیان اشیاے گوید

توکل کی جڑ اور صبر کے پات | یہی اوسمین ملا دیجے آدنا سات | ہلیلہ حلیمی کا اوسمین ملاؤ | بلیلہ بھی دلجوئی کا اوسمین بھاؤ
کھڑل معرفت مین سپید والکر | بھی دستہ سے توفیق کے پیسکر | بھی بعد از لو مرشد کی خدمت کی دیگ | بھی بعد از لو مرشد کی خدمت کی دیگ
اور اوس دیگ مین ریز خزان بھا | کوشش کے چولہا اوپر دیجے چڑھا | نیچے اوسکی پر شوق کی آگ کو لو | ریاضت کا خوب اوسمین آئی دو تاؤ
بعد از صفا دل کے مخنک مین لا | محبت کے چمچہ سے دیجے ملا | ٹھنڈا ہونے پر اس دوا کو تمام | رکھے ربط مین جسکو ئی صبح و شام
مرض معصیت سے شفا پاویگا | شفا پاویگا وہ بفضل خدا | مگر اس دوا پر بھی پرہیز ہی | کئی شی جو بادی سے آمیز ہی

دربیان اشیاے پرہیز گوید

دوا مرض کو جینے سے دور ہو | غرور ی کے جگن سے مبدور ہو | غصہ کی بھی ترشی کو دا جا لگنا | حسد بغض کی مرچ سے بھاگنا
غذا اسپہ کھانا اکل حلال | زبان صاف رکھنا بصدق مقال | کہ وہ عاقبت بیچ پچھتائیگا | جو اس پرہیز سے دوا نہ کھائیگا
لے نسخہ دوا کا کہی آفرین | کہ صد آفرین مرحبا آفرین | حقیقت مین بلکہ محقق تو ہی | حکیمون مین دانا تو تحقیق ہی
عزیزو اس نسخہ کو دلپر لکھو | اجازت لے مرشد سے کھانی سکھو | حکیمون کی یہان عقل ناچار ہی | گنہ کا مرض بہت دشوار ہی
بحق محمد ترے ہو نصیب | ہزاران درود ان پر و ان سلام | بروح محمد علیہ السلام

آخر اون کچھ سوہ ندینا | شمسی قمری کٹا مہینا | کچھ دن غیر حضوری مین گئے | پیسے سبھی بھٹکانے رہے
جب جوروے یہ قصہ سنا | اوٹھکر اوسکو خوب دھنا | جوتی کاڑھ کے سر پر ماری | اور سر پر سے پاگ اوتاری
دھول چھکڑ جب لاگے پڑنے | توبہ توبہ لاگا کرنے | داڑھی پکڑ گھسیٹن لاگی | پیرون سے وہ کوٹن لاگی
لات دھموکے لاگی جڑنے | چاول سے وہ لاگی چھڑنے | کل کل توڑی اور سر پھوڑا | مارا سبت گھسیٹا گھوڑا
ہاتھ پکڑ گل اوسکا گھونٹا | جس کل پڑا اوسی کل کوٹا | وہ دھماد ھم ادھر اودھر | اسی بیچ میٹا جاؤن کیدھر
خصم نکھٹو پھوہڑ جورو ہووے | کہو تو یکھر کیونکر ہووے | گور ہی بھائی جورو تیری | توکر واکا فکر سویری
کہے فقیر اسیانہ والا | تو مکھ ہو تیرا اوجیالا | سبھو رنگی کے روپ مین آیا | آپ کو رنگون بیچ چھپایا
واہ سے خالی رنگ نہ کوئی | پانی بن کوئی رنگ نہ ہوئی | دنیا ہی رنگریز کا مندر | کتنے رنگ ہین واکے اندر
کہین زرد کہین نیلا پیلا | کہین لال ہی کہین چٹکیلا | پانی ہی سب رنگون اندر | جتنے رنگ ہین یا کے مندر
 | آنکھین کھول کے دل سے بھالی | دیکھ جو تجھ مین ہی چترائی

کہاوت پانچوین

جگ فانوس کی شکل بنایا | آپ کو چاند ہوہی جتایا
ہاتھی گھوڑے واہین بنائے | دیپک بل سب سیر دکھائے | جب دیپک ہو واہین آیا | وہ مندر سب جگ کو بھایا
دیپک ہو جب آیا اندر | سوجھے تارے سورج اندر | جب لگ دیپک واہین رہے | ہنسی خوشی جگ واکو کہے
جب دیپک فانوس سے جاوے | کاہو کو فانوس نہ بھاوے | کہین بلبل کہین پھول ہوآیا | کئی بھانت اپنا روپ دکھایا
کہین لیلی کہین مجنون ہوا | کہین کلی کہین مدھن سوا | کہین روح کہین کمل کھل ہنسے | وہ پیارا کئی رنگ مین بسے
کہین اللہ کہین رام کہایا | کہین بندہ ہو پوجن آیا | مائی سے کعبہ بنوایا | آپ ہی آپ اون سین نوایا
آپ ہی گنگ مین نہر بہایا | پھر سیوک ہو پوجن آیا | آپ انا الحق آن پکارا | گیا بدنام منصور بچارا
پھر قاضی ہو قائل کینا | اور واکو سولی پر دینا | کون چڑھا اور کون چڑھایا | آپ ہی وہ کے روپ مین آیا
غور کرو اور آنکھ پسارو | ہی وہ محیط ہر رنگ مین یارو | اسکا بچار کرو کیا بھائی | آپ کو اپنی چھب دکھلائی
یہ باتین مین کیونکر بچارون | سر پھوڑون یا کپڑے پھاڑون | ہنسون بہت یا آہین روون | کاہے سناؤن کسے پکارون
مستانہ ہو نہم کو کھولون | ہو حضور انا الحق بولون | یا بازندہ بولون جانی | سبحانی ما اعظم شانی
یا کوئین ہنس ہنس کر آہ | لیس فی قلبی غیر اللہ | ماند اکو سو ہے مانو | لا تعرفہم غیر ہی جانو
بھلا ہی سو کو اب چپ رہنا | بھید خدا کا کفر ہی کہنا | آپ کرم اون سو پر کینا | تب ہین نے واکو لے لینا
کچھ سنگار کیے نہین ہوئی | جانی چاہے سہاگن ہوئی | کن پایا اور کون کہے ہی | ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی
ناکچھ طاعت مین نے کینی | آپ کرپا اون سو پر کینی | جا پر اوسکی کرپا ہوئے | طاعت سونڈ پکڑ کر روئے

اندھا حافظ بات مین دوے ۱۲۱ لاٹھی سیتی راہ ٹٹولے رو رو پکارا کہ کوئی آوے مجھ اندھے کو راہ بتاوے
جو کوئی موکو راہ بتاوے بیشک وہ جنت مین جاوے آخر اون ایک ڈھیرا پایا اپنا دکھ سب واہ سنایا
کہا تو موکو راہ بتاوے اللہ پاس تو سوے پہونچاوے ڈھیرا بولا تو مت ڈرے مت رو رو میرے پاون پڑے
انت اندھے کو راضی کینا جوڑا جانٹھا واکا لینا بہت دیا اندھے پر کینی لاٹھی پکڑ کتھری لینی
آگے چلے جب ندی آئی ڈھیرانے کی وہان چترائی جب ندی کے بیچ سہونچا اندھے کا واچھوڑ کے پہونچا
گٹھری واکی لیکر بھاگا اندھا غوطے کھانے لاگا پانی بھیتر اندھا ڈوبے یہ کہے کوئی موکو نکالے

دوہرہ

اوچھے پیر سے جو چلے سدا رہے وہ خوار پونچھ جو پکڑے بھیڑ کی بھی پہونچے پار

کہاوت تیسری

ایک شخص نے طوطا پالا پنجڑی کی پنجڑی مین ڈالا
محنت کر کر واہ پڑھایا بہت عقاید یاد کرایا دین ایمان کی راہ سکھائی گیان عقاید یاد کرائی
حق کا اوسکو نام سکھایا انتر چاتر بہت کھایا اوترن کراون کو راہ بتائی اپنے من سے راہ گنوائی
جو وہ بدھیا ندان کہایا باتین کر سب جگت رجھایا ملا پنڈت بہت بلائے اپنے طوطے پاس بٹھائے
طوطا مٹھائی کھا کھا پھولا من سے اللہ نام کو بھولا مجلس بھیتر آون لاگا میٹھے بول سناون لاگا
ہندو ترکا دہاون لاگے پان مٹھائی لاون لاگے باتین کہہ سب جگ ٹھگ کھایا شیخ مشائخ سبکو لبھایا
کاہو کے من مین اثر نہ آیا یونہین ناحق مغز جھکایا آخر دم کا سوچ نہ کینا دل سے اللہ نام نہ لینا
باتین کر کر لوگ رجھائے ٹکڑے کھائے دن بہلائے آخر کو ایک بلی آئی دوڑ کے پنجڑے اوپر دھائی
طوطے کو پنجڑے بیچ دبوچا پنکھ پنکھیرے سارا تن پھر نوچا جتنے بید پڑھا تھا بھولا جب بلی نے توڑا کولا
تڑپ تڑپ کر لاگا مرنے تین تین تین تین لاگا کرنے ایسے بید نہ پڑھیو کوئی جاسے دنیا حاصل ہوئی
آخر کو کچھ کام نہ آوے ترت پھرت یونہین مر جاوے

کہاوت چوتھی

بہت دنا مین نکھٹو آئے بیٹا کا نہ پونجی لائے
گھر کا گھوڑا بیچ کے کھایا خالی ہاتھون گھر کو آیا پنجے ٹیک ارڈال گنواری ہین کیا کہون اللہ کی ماری
ایسی کمائی کوئی نکمیو ایسے نکھٹو جگ سے سیو اونکے گھر کی پوچھے خبر کالا منہ اور نیلے پیر
بارہ مہینے جو باہر رہے کیون نہ جورو کے طعنے سہے جب جورو کے پاس گیا اپنا بیتا حال سنایا
کہا ری جورو مین کیا کرون کب لگ مین تقدیر سے لڑون کئی جگہ مین چاکری کی پر الٰہی میری قسمت پھری
ایسے نواب کی نوکری کینی جن مجھکو ایک کوڑی نہ دینی تین برس مین ساتھی رہا جھوٹ موٹ ہی مجھے سہا

کر کے وضو مسجد مین آوین — مرغے کی سی بانگ سناوین — لا صلوۃ پر سوچ نکرین — ٹکرین مارین باہر پڑین
ثابت ہوا فقیر اتجمپر — ہی یہ علم حجاب الاکبر — علم پڑھا اور عمل نہ کینا — پھٹ پھٹ یار وہ کا جینا
اور بہت ہین پنڈت دیکھے — ہین پاپی سب میرے لیکھے — گنگا جاکر آیا دھووین — جبکی باتین کہین نہ کھووین
پوتھی پڑھ پڑھ صدقہ کھاوین — کہ وہ نرک مین کیون نہ جاوین — پوتھی پڑھ پڑھ لوگون کو سناوین — آپ نکرین لوگون کو بتاوین
نرکھ مین جاوین اور پچھتاوین — اپنے کیے کا بدلا پاوین — اتنا پڑھ کے ہی فقیرا — جا پر عمل کر ورے بیرا
کعبہ اور گنگا مت جاؤ — کاہو کے دل کو ہاتھ مین لاؤ — اتنی من مین سوچ بچارو — دل ہی عرش خدا کا یارو
فی انفسکم اسکو جانو — من عرف کے رمز کو مانو — اللہ ڈھونڈھن کہین مت جاؤ — اپنے آپ مین اوسکو پاؤ
کعبہ مین جو اللہ رہتا — نحن اقرب وہ کیون کہتا — وہو معکم جسنے کہا — وہ سب ٹھورمین بورا رہا
جس جس طرف فقیر ادھایا — اللہ بن کوئی اور نہ پایا — سن رے فقیر اسانی وا اللہ سے چت لاوے — انی فی جسد آدم تو بوجھے وہ اسکو پاوے

کہاوت دوسری

ایک ٹھاکر نے کوکر پالا — واکا ملکھرا کینا کالا — کلوا واکا نام دھرایا — چوکی کودوارے بٹھلایا
کوکر دیکھ کھڑے ہورہے — دور سے ٹھاکر جی نے جانا — ایک ہی یارا ور ایک بگانا
ایک کو اپنے پاس بولایا — اپنے کوکر کو سمجھایا — سن کلوا یہ یار ہی میرا — رین دنا نت کرے ہی پھیرا
تو اس منتر کو مٹ کاٹے — ٹوک دون جو تو اکو چاٹے — دوجے اوپر غصہ کھایا — دل دلہ کلوا سے کہیا
کلوانے واکا پگ پکڑا — دانتون بھینچ محکم جکڑا — یہ لگا کہنے چھاڑ دے موکو — بہت سے ٹوک مین دنگا تو کو
کلوا بولا سن رے بورا — ٹھاکر کا ہی مجھپر تھوڑا — کچھ سنین تیری پر واہو کو — جو بس اپنے سے چھوون تو کو
ٹھاکر نے سوہے ایسا کینا — سب گھر اپنا موکو دینا — جاکو ٹھاکر جی کم چاہین — میرے سوہین سے چلاوین
دوڑ کے واکے پگ کو کاٹون — پیار کرون نہ واکو ہاتون — جو ٹھاکر جی کو کم چاہے — کیون نہ اپنی ٹانگ کٹاوے
یہ کہ پھر کلوانے کاٹا — ہوا بڑ دہی کو تم کاٹا — ٹھاکر سوہین ہنستا رہا — کچھ اپنے کلوا سے نہ کہا
جب وہ بٹو ہو عاجز بھیا — رو رو کر اوسدم یون کہا — ٹھاکر جی تک ایدھر آؤ — کتون سے موہے مت کٹواؤ
ٹھاکر جی تم رچھپا کیجو — درشن بھجا موکو دیجو — مین تھارا ہون بیٹ کمینا — پھٹ پھٹ تم بن ہورا جینا
شفقت رحمت تین فرمایا — لاڈ ہون مین انت سکھ پایا — تیرے فضل کی ہی ہے آسا — لا تدر لی کیا ہی اداسا
جب اون رو رو دند مچایا — اسا تھی کو رحم اوسپر آیا — کر کے سفارش واہ چھڑایا — پیار کیا اور پاس بلایا
کہا ٹھاکر نے ملتا رہیو — اپنے من سون بھول نجیو — جو بھولیگا پھیر تو موکو — کاٹیگا میرا کلوا تو کو
پہلے ساتھی کو پیدا کیجے — تب پگ کو باتین مین دیجے — پھر ساتھی جو ہووے سیانا — لا یعقل اور بیٹ نہ آیا نا

اکا پیادہ ہی سر نام — جم کہتے ہین وا کا نام — کتا من مین کیا مین لیکھا — ویسا سخت کوئی نہ دیکھا
رستم سے جن کتنے مارے — ارجن بھیم سے بہت پچھارے — راجہ کے سو ہی وہ کرے — جیو لیے بن نا وہ ٹلے
جو کوئی جیو رکھے ہی بھائی — کرے ہی وہ سب پر ٹھکرائی — دور سے غصہ کرتا آیا — بڑا اسا کو ناچ نچایا
کہا اوٹھو کچھ دیر نہ کرو — راجہ کے غصہ سے ڈرو — لے فوطہ میرے سنگی ہو — راجہ جی کو چل کر دو
جب وہ غصہ لاگا کرنے — مین پانون پر لاگا پڑنے — جب اون میرا گیرا آگا — واکو دیکھ مین سکچن لاگا
رو رو واکے چرن مین گہے — لات دھمو کے بہت سے سہے — انت اون میرا کہا منانا — فاذا جاء کا بھید نہ جانا
انت اون سو کو آن پچھارا — بستا میرا نگرا او جاڑا — کچھ اون سو پر مہر نہ کینی — رہی سہی سب پونجی لینی
پکڑ حضور مین سو کو لایا — وہی کیا جو راجا بھایا — راجا کا جب محبر اکنیا — کھوٹے دام کا فوطہ دنیا
اوچھی پونجی لایا فقیرا — جیسے اونٹ کے منہ مین زیرا — راجا کے دربار جب آئے — خالصہ پانچون بیل لگائے
اون فوطہ میرے منہ پر مارا — مین رو رو سر آگے ڈارا — اور نکچھ موسے بن آئی — اتنی عرض مین کوک سنائی
تو صاحب ہی سانچا میرا — مین بندہ ہون عاجز تیرا — جو تو چاہے سو کر سو کو — پیدا کیے کی لاج ہے تو کو
گھر آئے کی کیجو لاجا — ای تم ہو سب جگ کے راجا — مین ہون تمارا بچہ کمینا — پھٹ پھٹ میرا تم بن جینا
نبی صاحب کو دون ہون بڑائی — جن میری نیا پار لگائی — جب مین رویا ڈاڑھین مار — میرا تھا دیوان سے پیار
جب میرا بول دیوان نے سنا — انت مجھی اون آن چھڑایا — اور میرے کوئی کام نہ آیا
اللہ کو تو راجا جان — جا کا محمد ہی دیوان — افضل اونسے صاحب غار
دوجے عمر فاروق کو جانو — افضل اونکو برحق مانو — عثمان علی کو دون ہون بڑائی — میری توڑیا پار لگائی
جو کوئی صدق نبی پر لاوے — دو جگ بیچ بھلائی پاوے — جسنے نبی کی سیوا کری — واکی محنت پوری پڑی
نبی حبیب خدا کا کہیے — واکی نت نتی مین رہیے — جسکے حق مین لولاک آئی — صلی اللہ کہو رے بھائی
احد احمد ایک ہین جان خدا کے نیک — الله نبی کو دوست جانو — ایک بوجھ کرو اکو مانو

دوہرہ

جسنے نبی کا کلمہ کہا — دونو جگ مین وہ نیڈر رہا — لم نقد لوا آیت آئی — میم احمد کا دور کر ہے ایک کا ایک
بہت کتابین پڑھ بہت اگر — چھوڑو کبر غربی پکڑو — اس پڑھنے مین عمر نکھوئی — رسمی علم کو چھوڑو بھائی
لالچ دیکھ جو بندر ناچین — بیٹھے بیٹھے بات بناوین — یحمل آسفارا تم مت ہو — یحمل آسفارا
ڈاڑھی بڑی سی منہ پر رکھین — کمر کے تئین پٹکے سے کسین — تب مسئلہ لوگونکو سناوین — کبر سے لوگون پر وہ ہنسین
مال پرایا مفت کا کھاوین — فاتحہ دینے کو سون جاوین — صرف نحو مین عمر گذاری — قل پڑھنے کو گوین تاڑی

کر کے وضو مسجد مین آوین — مرغے کی سی بانگ سناوین — لا صلوۃ پر سوچ نکرین — نکرین مارین باہر پڑین
ثابت ہوا فقیر اتجمپر — ہی یہ علم حجاب الا کبر — علم پڑھا اور عمل نہ کینا — پھٹ پھٹ یار وہ اکا جینا
اور بہت ہین پنڈت دیکھے — ہین پانڈی سب میرے لیکھے — گنگا جاکر آیا دھوین — جبکی باتین کہین نہ کھوین
پوتھی پڑھ پڑھ صدقہ کھاوین — کہ وہ نرک مین کیون جاوین — پوتھی پڑھ پڑھ کوک سناوین — آپ نکرین لوگون کو بتاوین
نرکو مین جاوین اور پچھتاوین — اپنے کیے کا بدلا پاوین — اتنا پڑھو کے ہی فقیرا — جا پر عمل کرو رے بیرا
کعبہ اور گنگا مت جاؤ — کاہو کے دل کو ہاتھ مین لاؤ — اتنی من مین سوچ بچارو — دل ہی عرش خدا کا یارو
فی انفسکم اسکو جانو — من عرف کے رمز کو مانو — اللہ ڈھونڈھن کہین مت جاؤ — اپنے آپ مین اوسکو پاؤ
کعبہ مین جو اللہ رہتا — نحن اقرب وہ کیون کہتا — وہو معکم جسنے کہا — وہ سب ٹھورمین بورا رہا
جس جس طرف فقیرا دھایا — اللہ بن کوئی اور نہ پایا — سن رے فقیرا سانی وا اللہ سے چت لاؤ — انی فی جسد آدم تو جو جسنے دیکھا کاہو

کہاوت دوسری

ایک ٹھاکر نے کوکر پالا — واکا ملکھڑا کینا کالا — کلوا واکا نام دھرایا — چوکی کو دوارے بٹھلایا
واہین دو نافس جو گئے — کوکر دیکھ کھڑے ہو رہے — دور سے ٹھاکر جی نے جانا — ایک ہی یارا اور ایک بگانا
ایک کو اپنے پاس بولایا — اپنے کوکر کو سمجھایا — سن کلوا یہ یار ہی میرا — رین دنا نت کرے ہی پھیرا
تو اس منتر کو مٹ کاٹے — ٹوک دون جو تو اکو چاٹے — دوجے اوپر غصہ کھیا — دو دلہ کلوا سے کہیا
کلوانے واکا پگ پکڑا — دانتون بھینچ محکم جکڑا — یہ لگا کہنے چھاڑ دے موکو — سبت سے ٹوک مین دنگا تو کو
کلوا بولا سن رے بورا — ٹھاکر کا ہی مجھپر تھوڑا — کچھ سنین تیری پر وا موکو — جو بس اپنے سے چھوون تو کو
ٹھاکر نے سوہے ایسا کینا — سب گھر اپنا موکو دینا — جا کو ٹھاکر جی کم چاہین — میرے سوہین سے چلاوین
دوڑ کے واکے پگ کو کاٹون — پیار کرون نہ واکو چاٹون — جو ٹھاکر جی کو کم چاہے — کیون نہ اپنی ناک کٹاوے
یہ کہہ پھر کلوانے کاٹا — ہوا بڑ دہی کو تم کاٹا — ٹھاکر سوہین ہنستا رہا — کچھ اپنے کلوا سے نہ کہا
جب وہ بٹو ہو عاجز بھیا — رو رو کر اوسدم یون کہا — ٹھاکر جی ٹک ایدھر آؤ — کتون سے موہے مت کٹواؤ
ٹھاکر جی تم رچھیا کیجو — درشن بجا موکو دیجو — مین تمہارا ہون بیٹ کمینا — پھٹ پھٹ تم ہین مورا جینا
شفقت رحمت تین فرمایا — لاڈ ہون مین انت سکھ پایا — تیرے فضل کی ہی سوگند آسا — لا تدر لی کیا ہی اداسا
جب اون رو رو دند مچایا — اساتھی کو رحم اوسپر آیا — کر کے سفارش واہ چھڑایا — پیار کیا اور پاس بلایا
کہا ٹھاکر نے ملتا رہیو — اپنے من سون بھول نجیو — جو بھولیگا پھر تو موکو — کاٹیگا میرا کلوا تو کو
پہلے ساتھی کو پہچانیے — تب پگ کو باتین مین دیجے — پھر ساتھی جو ہووے سیانا — نا عقل اور نپٹ انجانا

اکا پیادہ ہی سر نام — جم کہتے ہین وا کا نام — کتا من مین کیا مین لیکھا — ویسا سخت کوئی نہ دیکھا
رستم سے جن کتنے مارے — ارجن بھیم سے بہت پچھارے — راجہ کے سو ہی وہ کرے — جیو لیے بن نا وہ ٹلے
جو کوئی جیو رکھے ہی بھائی — کرے ہی وہ سب پر ٹھکرائی — دور سے غصہ کرتا آیا — بڑا اسا کو ناچ نچایا
کہا اوٹھو کچھ دیر نہ کرو — راجہ کے غصہ سے ڈرو — لے فوطہ میرے سنگی ہو — راجہ جی کو چل کر دو
جب وہ غصہ لاگا کرنے — مین پانون پر لاگا پڑنے — جب اون میرا گیرا آگا — وا کو دیکھ مین سکچن لاگا
رورو وا کے چرن مین گہے — لات دھمو کے بہت سے سہے — انت اون میرا کہا نا مانا — فاذا جاء کا بھید نہ جانا
انت اون سو کو آن پچھاڑا — بستا میرا نگرا اوجاڑا — کچھ اون سو پر مہر نہ کینی — رہی سہی سب پونجی لینی
پکڑ حضور مین سو کو لایا — وہی کیا جو راجا بھایا — راجا کا جب محجہ اکنیا — کھوئے دام کا فوط دنیا
اوچھی پونجی لایا فقیرا — جیسے اونٹ کے منہ مین زیرا — راجا کے دربار جب آئے — خالصہ پانچون بیل لگائے
اون فوطہ میرے منہ پر مارا — مین رورو سر آگے ڈارا — اور نکچھ موسے بن آئی — اتنی عرض مین کوک سنائی
تو صاحب ہی سانچا میرا — مین بندہ ہون عاجز تیرا — جو تو چاہے سو کر سو کو — پیدا کیے کی لاج ہے تو کو
گھر آئے کی کیجو لاجا — ای تم ہو سب جگ کے راجا — مین ہون تمارا نیچ کمینا — پھوٹ بچھوٹ میرا تم بن جینا
نبی صاحب کو دون ہون بڑائی — جن میری نیا پار لگائی — جب مین رویا ڈاہیں مار — میرا تھا دیوان سے پیار
جب میرا بول دیوان نے سنا — انت مجھی اون آن چھڑایا — اور میرے کوئی کام نہ آیا
اللہ کو تو راجا جان — جا کا محمد ہی دیوان — افضل اونسے صاحب غار
دوجے عمر فاروق کو جانو — افضل اونکو برحق مانو — عثمان علی کو دون ہون بڑائی — میری نوڑیا پار لگائی
جو کوئی صدق نبی پر لاوے — دو جگ بیچ بھلائی پاوے — جنے نبی کی سیوا کری — وا کی محنت پوری پڑی
نبی حبیب خدا کا کہیے — وا کی نت نتی مین رہیے — جسکے حق مین لولاک آئی — صلی اللہ کہو رے بھائی
اللہ نبی کو دوست جانو — ایک بوجھ کرو اکو مانو

دوہرہ

احد احمد ایک ہین جان خدا کے نیک — میم احمد کا دور کر ہے ایک کا ایک
جنے نبی کا کلمہ کہا — دونو جگ مین وہ نیڈر رہا — رسمی علم کو چھوڑو بھائی
بہت کتابین پڑھ بہت اگڑو — چھوڑو کبر غریبی پکڑو — یحمل اسفارا تم مت ہو
ملا بہت کتابین بانچین — لالچ دیکھ جو بندر ناچین — تب مسئلہ لوگونکو سناوین
ڈاڑھی بڑی سی منہ پر رکھین — لقمہ حرام کا چاکھین — کبر سے لوگون پر وہ ہنسین
مال پرایا ٹھگ ٹھگ کھاوین — فاتحہ دینے کو سون جاوین — قل پڑھنے کو گوین تاڑی

نہ اور شہوت کو ماؤ
جو مرنے سے پہلے مرا
اُن یہ عمل جو عمل ہین لاوے
بڑا ہے بیری نفس تمہارا
چوکس ہوکے تم مت بھاگو
جو بیری سے غافل سوئے
بیری نفس فقیر کا کھاپی رہے سوئے
کچھ راجا کے جو من مین آئی
جب ہم دھرتی جوتن لاگے
کہین گیہون کہین چانول بوئے
جنے جیسا بیج لگایا
پھلے بڑے سب کہنے لاگے
پانی دیدے کھیت بڑھایا
چھون دیس سے چورا دھا
جو کوئی کھیت سے غافل بھیا
مین ہو غافل کھیت سے سویا
دھول سنگھ جب دستک آیا
کہنے لاگا سن رے جوتا
چار پانچ مین کرنے لاگا
روک روپیہ طلب مین لینا
جب کچھ اکڑ لگا مین کرنے
پھر جاچا کچھ حیلہ لاؤن
انت مین واکا کہا نہ مانا
دھول سنگھ کو راضی رکھا
بہت دنا جب یو ہین بیتے

حرص کو دل سے باہر کاڈو
دین دنیا کا فاوند ہوا
دو نو جگ پر حکم چلاوے
وہ جیتا جن واکو نا را
اس بیری سے کو سون بھاگو
سگری پونجی اپنی کھووے
کوڑی سی پونجھ پری کبھی نہ سیدھے
مرچو دھرکی پاگ بندھائی
پاپ دلدر ہمرے بھاگے
کہین ہین ناق پیسے کھوئے
فاقہ عشر کا اون پھل پایا
میرے کھیت کی سنو کہانی
جب میرے کھیت کے گیہون پاکے
رات دنا جو جاگت رہے
دیکھ کام جو اپنا کرے
کھیت کٹن کے جب دن آئے
جو میرے وہ سوہین آیا
راجہ جی مانگت ہین فوطا
پانون اوسکے پڑنے لاگا
سارا لوہو میرا پینا
وہ میرے دھولین لاگا جڑنے
اور کہین یہا نسے بھاگ جاؤن
جو اون کہا اکارت جانا
خدمت کرت کرت مین تھاکا
ہم ہارے اور راجہ جیتے

اتنی جینے پہ مان نہ کیجے
جیتے جی جب آپا مارے
کہے فقیر اسنو رے یارو
جو بیری کو پیار کریگا
تھوڑا ہنسو بہت سارو
غافل ہوئے فقیرا سویا
ایک راجا کے چاکر بھئے
اوجڑ گانون کا جوتا کینا
بیج جڑے جڑ سے لاگے نہین
کہین ہین بیر بیول لگائے
متصدی راجا کے آئے
جو کہتی تھی راجہ آگے
اور فرد درون سے نلوایا
موس موس میرے گیہون کھائے
ناج اکارت وا کا گیا
ناج اکارت اپنا کھویا
بڑا سا میرا دمڑا کھایا
راجہ جی مانگت ہین فوطا
اوسنے ایسی دھوم مچائی
سبھی کمیر امیر اکو ٹا
ایسا ایک بت کلی مین دنیا
ایک اوٹھا ایسا لٹھ دینا
ہنسی خوشی مین عمر گنوائی
واکو بہت مدت بھلایا
ایک سزا دل ایسا بھیجا

سو تو اقبل کو دوسے نہ دیجے
تا ریت رب واہ پکارے
اعدا عدو کو مار پچھاڑو
اللہ کو بیزار کریگا
غافل ہو کر تم مت سوؤ
اس بیری نے گھر دا کھویا
بہت دنا ذلت مین رہے
جس برت پال سو کو دینا
کتنی جتسین لاگی ہو نین
ناحق باتون لوگ ہنسائے
گرن کرنے کو سو پر دھائے
وقت جوال کے دیا نہ پانی
چوہی وا کو کاٹن لاگے
واکا کھیت سلامت رہے
جاگت اوپر چور نہ پڑے
پیا دے اجی کے دھائے
فوطہ کا پیغام سنایا
راجہ کے غصہ سے ڈرو
آکر بیٹھے سگرے بھائی
گھر بار سب میرا لوٹا
دانت توڑ منھ چپنی کیا
کمر توڑ موئے تکوا کینا
کرتا رہا جو من مین آئی
وہی دیا جو اوسنے چاہا
جن میرے سر کا کھایا بھیجا

دنیا ہی ساعت کا بات — اس جینے کا چھوڑو آسا — دنیا ہی مردار اسی یارو — دل سے یاکو دور نسارو
نبی خدا جو راضی رہتے — دنیا کو ملعون نہ کہتے — دین کے خاطر دنیا چھوڑو — اس مردار سے مکھ امورو موڑو
دنیا کا ہی عجب پسارا — کہین رو دین کہین ہے نارا — کوئی ہنسے کوئی دکھ سے روئے — کوئی جاگے کوئی سکھ سے سووے
ایکن کے سر مکٹ برا جے — ایکن پاجے مرگھٹ باجے — ایک تو تازی ترنگ کو داوے — ایک چڑھن کو گدھا ناوے
ایک تو کھاوے زرد سیدا — ایکو نہین بھوسی پیدا — ایک تو پہنے ململ خاسا — ایک کو نہین لنگوٹ کی آسا
کوئی روو ے کوئی گاوے گیت — اندھا تا پھولی میت — اس جینے کا کیا بھروسا — سن رے میرے پکڑ پُروسا
جب جم تو کو آن ستاوے — کوئی ترے کام نہ آوے — ماتا پتا رہوینگے روتے — آنسو سے سب مکھ ادھوتے
دھی اور پوت نہین کوئی ساتھی — روتے رہینگے سنگ سنگاتی — بھائی بھتیجے چاچا تاؤ — کوئی تیرے کام نہ اؤ
سنکر اور نکیر جب آوین — من ربک سب سناوین — بھوت بھنبھ نہ ہاتھ ڈراوین — دیکھ اکیلا تو ہے ستاوین
دین ایمان کی پوچھین باتین — تک تک رہوین انہی گھاتین — بھلا جواب جو تو سون پاوین — سو سو رحمت تو ہے سناوین
سُن بری بات نہ جا چاوین — مار گر زیرا بھوسا کاڈین

کہاوت

اسپر مثل تو سن رے بھائی — خلقت لی گور دھرائی — بات اچنبے کی یاد آئی
ایک تیریا جگ سین مری — سنکر اور نکیر جب آئے — یا تریا نے عقل سون پائے
یہہ میرے کوئی بس نہ ہونگے — جو مانگونگی سو خرچی دینگے — جب وہ تیریا نیند سے جاگی — تن تن ناری کرنے لاگی
من ربک وہ کہہ پکارے — اوسنے دونون ہاتھ پسارے — بولی کیا تم خرچی لائے — جو مجکو تم لینے آئے
کود اوچھل تن اونکے لاگی — دیکھ راگنی گاون لاگی — وہ تو مجھے کچھ راگ نہ جانے — مارن لاگے لات دھوسے
پکڑ کے اوسکے کھینچے چیرے — کام نہ آئے تال بھرے — موت دیا جب اون نگورا — بھول گئی مردنگ تنبورا
بھینے سب نے مال لٹایا — اب کوئی والے کام نہ آیا — انتی نصیحت ہر کے دھرنی — اپنی کرنی اپنی بھرنی
ایسی کمائی نکر یو کوئی — پھر پاچھے پچھتاوا ہوئی

دوہرہ

کر گناہ لاحول کا پاچھے کرے خیال — اوسری چوکی ڈومنی گاوے تال بیتال
جو چاہو رب درسن پاؤ — فلیعمل کو عمل مین لاؤ — نبی کا کہنا برحق جانو — کہا یہ غیشون سچ تم مانو
نیکی کرو بدی سب چھاڑو — خودی کو دل سے باہر کاڈھو — مثل اللہ کے بتون کو توڑو — مال کی دیکھو الفت چھوڑو
آپ سے بہتر سب کو جانو — پیر پیمبر سب کو مانو — ماتا پتا کی خدمت کریو — چرن سین اونکے ہر دم پریو
حسد بخل کا ہوش نہ کیجو — بھوکو نکے تین بھوجن دیجو — بُرون کا کہنا ہیگا بجائے — ہاسی رہے نہ کتا کھائے
اوسکا اجر ملیگا آخر — وہ در دنیا صدر آخر — دینے کو تم بہتر جانو — مثل الدین کو دل سے مانو

مثنوی اللہ نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نام جپو رے بھائی — جو تم مین ہی کچھ چترائی — اللہ نام جپو دن راتا — غیر کا دل سے چھوڑو ناتا
اللہ نام جپو ہر سانسا — چوچاہو بیکنٹھ کا باسا — اللہ نام سون ہی نستارا — اللہ نام ہی سب سے پیارا
اللہ سا دوجا نہین کوئی — جو کچھ اللہ کرے سو ہوئی — جو کوئی اللہ نام جپیگا — نیڈر دو جگ بیچ رہیگا
جو چیت اللہ ساتھ لگاوے — ساری دنیا وا کو دھاوے — جو دھن اللہ ساتھ لگاوے — تُرت مزوری اپنی پاوے
جپنے اللہ نام نہ لینا — پھٹ پھٹ یارو وا کا جینا — جو اللہ سون نیہ نہ لایا — جنم اکارت آپ گنوایا
اللہ نام کو جپنا کرو — دو جگ کو تم اپنا کرو — اللہ نام کو ہر دم لیجو — جب لگ بسے بھلائی کیجو
ہر دم اللہ نام بچارو — تن من دھن سب اپنا وارو — اللہ اللہ ہر دم بھجیو — اللہ خاطر سب کچھ کریو
ذات پانت پوچھے نہین کوئی — ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئی — کہنت کبیرا جب اوسنے کہا — بہت سی مدت مخفی رہا
جب کچھ اوسکے سن مین آئی — آنی جاعل کہہ بات سنائی — سنکے فرشتے لاگے کہنے — قالوا اتجعل لاگے پڑھنے
من بہیدی کا بھید نہ جانا — کہا خدا کا ہان سے مانا — انت علیم حکیم کہایا — وہی کیا جو وا کو بھایا
اپنے بول کو پھر پھر تولا — حق انی اعلم کہہ بولا — ماٹی کا ایک پتلا کینا — دم نفخت وا مین دینا
جب جی پتلے اندر آیا — شکر خدا کا کوک سنایا — چھینک جو آدم کے تین آئی — آدم نے الحمد سنائی
یہ سن سبھی اچنبے گئے — شرمندہ ہو من مین رہے — دن چالیس مین آدم بنا — حیرت مین رہا جن کا جنا
نیک ساعت گھڑی مین آدم کینا — تاج خلافت وا کو دینا — حکم فرشتون کو جب آیا — سن شیطان بہت پچھتایا
کہا فرشتو ایدھر آؤ — آدم آگے سیس نوا ؤ — یہ سن سب نے سیس نوایا — سر رحمت کا چھتر دھرایا
شیطان کبر و منی سے بولا — کہ خلقتی منہ کو کھولا — کہا اسے سجدہ نہین بھلا — کد کی تیلن کد کا پلا
سجدہ کرون مین ہی یہ کون — بیل نہ کو وا کو دی گون — اسکی قدر مین بہتر جانی — کس برتے پر تتا پانی
پاٹی کے سوئی سیس نوا ؤ — چونی کے سوی گھی سے کھاؤ — جب وہ بولا خیرانا — لعنت کا طوق اوسکو بنا
انت نہ اوسنے سیس نوایا — اگ کا پتلا اگ کو دھایا — اللہ نبی کا کہا بجا ہی — ہر یک اپنی اصل پہ جا ہی
بس سن رے تو بیر امورے — کبر غروری بھول نہ کریو — جب لگ بسے خدا سے ڈریو
کبر منی جو بہتر ہوتی — لعنت کیون شیطان کو ہوتی — دنیا ہی دھوکے کی ٹاٹی — خاک دھول انیٹ اور ماٹی

گنول گنوا اور چت پنہاری پریم کا کاجل وا مین ہی جاری
لیج سانس کی بھی پرانی سنکھ ڈاتن اترا پھولا
سبد گرو کی اندوی بناوے رب نام کا گریا

گیان گگریا بیک سے بھرے پھر پاچھے پچھتاوے
دوجے درجن گھاٹ کو روکے جل کیسے بھرے پھر ناری
لیج شریعت سے جل سیکھو مست سکھی بھر لاوے

دیگر ۲۵

سنمکھ صاحب دیکھ ہمارا

بھٹک بھٹک تین جنم کو ہارا

کام کرودھ لوبھ کی ٹاٹی کھیل گئی دبد اسب ماٹی
تن ہو جرجر من ہو بھگتا دھیان گرو رکھوارا ہوے
گر لچھیان کچھ نا ہووے ناحق سو رکھ جنم یون کھووے

جب لگ بس مین اونکے سادھو کیسے دیکھی پالن ہارا
جگ مین بیٹھے ہر کو دیکھے جب ہو سادھ پیارا
جو ضرا آگے گرو کے مستا وہ ہی رام ہمارا

منہ کے کہے دھرتی گرے جیا کے چڑھے اکاس
تن سوکھو پنجرہ بھیو من بھیو سو داسا
گیان کے پنکھ دھیان کے بازو دست گرو لی لگائے
گر گیانی سوا بھیو گرو کی لچھیا پائے
ہر ہر کرے اور سب کو تیاگے

دوہرہ بھیتر بھیتر جر مرے سو ہو چکا داس
دوہرہ بگی بیٹھی تاک مین گرو بچاون ہار
دوہرہ سو اچرھوا اکاس پر بگی رہی لجائے
دوہرہ ایسے گرو کے چرن سے مستا دھیان لگائے
دوہرہ بیری وا کو دیکھ کے بھاگے

پدر اگنی شیام کلیان

ایک جوا ہم کھیل چلے تن من دھن سب ہار چکے جی

تن دا دیا پریم دی باتی گیانکو تیر نگال چکے جی
کہت ہین مستا یا تن بھیتر جیت سرت سو بار چکے جی
لاکھ کتاب اور پوتھی بانچ دوہرہ کہنی جھوٹی کرنی بیانچ

دھیان گیان سے کچھ نا ہووے

دوہرہ جب لگ آپ کو تو نا کھووے
تن سو کھو تو نبا بھیو رنگین بھئین سب تار
دوہرہ روم روم سر دیت ہی ہو لیلی نام بھتار
مکھ سے رب رب من تیرا سو وے یا سے مکت سہووے

پہلے پریت سے من کو جگاوے ہر سا فنا پھر گوہارے
من میلا تن تیرا اجلا پاپی مورکھ کیا تو بھولا
ہر وے مین جو تیرے بسا نا لگ پل چھین وا کو لگتا

آپ مٹے اور جگ کو میٹے ہر درشن تب ہووے
بیگ سے سنکو بانچ رے مورکھ ناہین پاچھے دیکھ تو روووے
یا کو دھیان جو راکھے مستا پاپ کیا وہ دھرم کو کھووے

تمام شد بھجن ہائے حضرت شاہ محمد عبد الصمد قدس سرہ عرف نمست خاکسار

کنج محل مین بیٹھیو سانورا سب سکھین کو ٹیرے | جو سکھیان وا کے ڈھنگ پھونکن اُنپر رنگ کو ہیلے
کنجن مین لگوا پ سانورا بیری کیو رگھوارا | جون جون پگ مین دھرون سبھی مار کھو وہ پاچھی دولے
چت سرت کی گٹھری بنائی مایا دھری واہین بھاری | دھیان جتن کو جندرا دنیو برلی سکھی وا کو کھولے

دیگر ۱۹

کاہیکو ہر کو بھولیئے | ہر کے بھلائے دوکھ پیئے
جو سنوا تو ہر گن گاوے جنم جنم سکھ پیئے | آپ کو میٹا جگت کو میٹے جبھی ہر ملیئے
سورا کسا جو مانے نامتا | پھر پاچھے پچھتیئے

دیگر ۲۰

اجھو سوچ کہا نسے آوے یا سے پاچھی پھر کہان جاوے | آؤ جنم سے پہلے سدھ کر سدھ انت دودھ جاوے
اپنی گت جب پوچھی سادھو پر جا سے راہا بتاوے | کرم لکھا سنین میٹے رے متا نس کہا پاکھر ملجاوے

دیگر ۲۱

سادھو دیکھو اپنے ماہین | کھٹ مین پڑے کاکی جہاہین
گرلچھیا سی دھیان یہ آیا ایک ہی ایک بہت ہم گایا | آنکھ کھلی جب دیکھا متا وہ ہی وہ ہی سائین

دیگر ۲۲

سوچ تو سوکھ ہے من مین | تاک لگی کال کے تن مین
کرنی ہی سو نیک سے کرلے پھر نہ بنیگی کچھ دا ؤ مین | بات پتا اور کٹم سنکاتی پھینکدین سب کوین مین
مرتو متا مرن سے پہلے | نار بیری مارے چھین مین

دیگر ۲۳

سادھ کیون تو رب کا نام بسار | رچ کے بسار لیے رسین باجی ہار
جاپ کے گڈھ پر توپ دھیان دھر گیان کا گولا ڈارے | پریت کی رنجک دیکر سادھو تک تک بیری کو مارے
فوج پاپ اور توپ بھول کی گربہ کا گولا بھر کے | مایا اگن سے دیکے فلیتہ بیری گڈھ کو جارے
دونو دلمین جدہ پڑا ہی برہا سور لڑا ہی | ایسے سور کے بل جا متا دل بیری کو تارے
کام کروہ اٹھا کر بیرا گیان کو مارن آئے | بان برہ کا لیکر متا ان دونن کو مارے

دیگر ۲۴

پیم گنوا پردہ سکھی جاوے | پران کی لیج جو پہلے نباوے

دیگر ۱۵

کاہیکو بھٹکت پھرے گھٹ بھیتر کھوج لگے

گھوست پھری ہر نا پائی ناحق جنم گنوائے | اپنو درپن مانجے نہ سور کھ ہر کو درس کب پائے
من مین تو رے ہات لگی ہی ان ہاتن تب جیسے | جو ہاٹی صاحب من بھاوے وہی ہات لگے
من مین اپنے سوچ سمجھ لے جوت مین جوت ملائے | جو میٹے آپ کو مستا وہی وہ رہ پائے

دیگر ۱۶

ہو رے فقیرا پہلے ماٹی جب تو پاوے پریم کی باٹی | جب لگ ماٹی ہو نا سادھو کھوا کھٹی نادونی کی ٹاٹی
چرن گرو کے رچکر کاجی دیکھ پڑھی پھر گیان کی پاٹی | گر بہ دکھاوے سچ مستا بیری لوٹی یہ ہی گھاٹی

دیگر ۱۷

جو رام رکھے جانے نہین بھکھن ہوا تو کیا ہوا

پوتھی بغل مین دابکر کہتا پھرے ہی گا گھتا | اپنی کتھا جانے نہین پنڈت ہوا تو کیا ہوا
جوگی گسائین سیو رے کپڑے رنگے ہین گیرو ے | من کو رنگتے ہین نہین کپڑے رنگے تو کیا ہوا
سیلی والفی ڈالکے بن بیٹھے ہینگے شاہ جی | دل کا کفر توڑا نہین جو شاہ ہوئے تو کیا ہوا
ٹھاکر دوارے جائیکے پوجین سبھی ہین مورتین | برہمن تو ہر جانا نہین پوجا کیا تو کیا ہوا
جو پاٹ پوجا کرتے ہین اور نام پایا گرو کا | اُس گرو سے تو محرم نہین جو گرو ہوئے تو کیا ہوا
چلے مین بیٹھے جائیکے اور من پھرے ہی سب کہین | پر دل تو چلے مین نہین جو تن ہوا تو کیا ہوا
بھنگین شرابین پیو فی چلمین اوڑا وین چرس کی | پر وہ نشہ پیا نہین بھنگڑ ہوا تو کیا ہوا
ٹیڑھی بانکی ہی سپاہ لڑتے ہین سب جائیکے | گھٹ کا ٹھاک مارا نہین بانکا ہوا تو کیا ہوا
پڑھکر کتابین بہت سی کہتا پھرا ہی اور کو | حق الیقین جانا نہین عالم ہوا تو کیا ہوا
مسجد مین جاکر زاہدان سجدہ کرین ہین دمبدم | اور دل تو جھکتا ہی نہین جو سر جھکا تو کیا ہوا
قاضی عدالت بیٹھکر کرتا عدل ہی اور کا | اپنا عدل کرتا نہین عادل ہوا تو کیا ہوا
بندہ ہی کر تو بندگی جبتک تری ہی زندگی | گر بندگی کرتا نہین بندہ ہوا تو کیا ہوا
یہ مست بولا ہی برا کہتا یہی ہی ہر گھڑی | اور آپ اندھا ہو رہا جو کہہ گیا تو کیا ہوا

دیگر ۱۸

برج مین سام آج ہوری کھیلے | سب سکھین سنگ ہنس ہنس بولے

پریم کا باج تو پریم کا آنبا جات بتا کیون اُتو برہ کا | پاپ دھرم سے متا چھوٹا دیکھت ہی یہ ہرین ہرکا

دیگر ۱

ابھو چیتو سادھو بھائی کال مونڈ پہ دیکھ پھرائی | پیٹ کی پاپی منھ کے بھگتا لعنت یہ تیری بھگتائی
جگ سے روٹھی پیت ہوت ہی آپسے روٹھی ہوت ہائی | متا کو رنجھتی اب سادھو سانچ کہو تو ہوت لڑائی

دیگر ۱

در سلوک طریق نقشبندیہ

ہر ہر کرے اور گر کو دیکھے اسکو ملتا پیار اہی

نام نرنجن کا مدھ پیوے دھیان کرو مدھ وا راہی | پاک رسول کا عاشق ہووے وہ ہی سگھ ستوا راہی
الکھ لکھے اور سبکو ٹیٹے اُتنے گیان ستوا راہی | پٹ بھیتر کے چت سے کھولے پھر کیا صاحب نیا راہی
کیا ہی اچرج دیکھو سادھو بوند مین سمندر سمایا ہی | جو کوئی اسکو پہچانے متا وہی گرو ہمارا ہی

دیگر ۱۲

در سلوک طریق چشتیہ

کیا ہی مزا ہی دیکھو سادھو انحد باجا بجتا ہی

اس انحد مین لاکھون باجے اسکو کوئی نہ سنتا ہی | اس انحد کو جو کوئی سُن لے رعیت نے شاہ بنتا ہی
پہلے دل مین چندا اوبھی جگمگ جگمگ کرتا ہی | اُسکے اندر ہی ایک مورت برلا کوئی لکھتا ہی
سب متا دل کے اندر گرو سے سیکھو اسکا منتر | بنا گرو یہ گیان نہ آوے نگرا سر کو دھنتا ہی

دیگر ۱۳

موہن میرا ہی تیرے پیر دیکھن مین نہین آوے رے

ہرا وے ہم جاوین سادھو ہم آوین ہر جاوے رے | متا ایسے آون گون مین دیکھن کہانسے پاوے رے

دیگر ۱۴

سوچ سمجھ پگ دھرنا یہ گیل کٹھن ہی چلنا

یا بائی ہمار بہت ہین لوٹت ہین پل چھین مان | سنت گرو بانکا ساتھی کرے وا سنگ ہو کر بڑھنا
جو تو یا وہانسے لایا وا ہی کو رکھہ لینا | جا تر بیری پاچھے لاگا سنبھل سنبھل کر لڑنا
متا پریم کا پنتھ نیارا راجا پر جا پر جا را جا | یا کو مارے وا کو چھوڑے پھر کا ہے کا ڈرنا

دیگر ۴

گھٹ ہی مین پایا ٹھاکر دوارا پاتھر پوجت کاہے گوارا

کاشی دھونڈھ سندرابن ڈھونڈھے ڈھونڈھے ملک یہ سارا
جب لگ کرے بجھا نکی گھٹ کی کبھو ملے نہ کرشن پیارا

کنول مندر کا سیوک بنکے پانچون پنڈ نسے جاہل تو
مار کے کنس کو جب بس کرئی تبھی ملیکو کرشن ہمارا

لاکھ بار ہم سوچا جانچا گرہر پران مین بھی بانچا
ماس کے سب سیوک متا جب ہو پوج یہ مورکھ ہارا

دیگر ۵

کاہے کو سادھو کا ہو سے لڑیے
من کے بیری سے کیون نہ بھڑیے

یہ بیری تیرو جنم سے پہلے
نیک چوک سین تو کو گھریے

پل چھن کو یہ تیرو ملیو
پاچھے سے یا کے ماٹی مین گڑیے

ہجرا منتر کو مارے متا
سورہیر کو یا کو مریے

دیگر ۶

کاہے کا بامھن برہم پچھتا سادھ سنت کا ساتھ نکینا

بامھن وہ جو برہم گن گاوے برہم مین کھوج لگاوے
آپ مٹے اور جگ کو مٹے وہ بامھن نت جینا

سوت ڈارا بامھن بن بیٹھا دیکھ سوت پھر من مین انیٹھا
مال متا اور نگا چھینا انپو کبھو نہ نیا

ماس کھائے سو بامھن ہوئی مدھوا پیئے ہر پائے
یا کو سانچ جو جانے نہ متا بامھن ناہین جان کمینا

دیگر ۷

ہمکو ملت نہین مو ہن نگری

کیسی کرون اب کمو سوری سنجی بیتی جات بسیا سگری
پیا ملن کے ہوت سگن ہین گاگا بوے نندن نگری

مست سکھی جیون جل بن مچھری
بیک خبر لو پیتم ہمری

دیگر ۸

گرو سے ملکر آپ سے چھوٹے ہرت ملکر گرو سے
لاکھ اپاو سے یہانتک پونچی جب ہو پریت مین چھوٹے

برہا جیت دیس کا راجا لاج دوی مین آن براجا
گیان کی مٹھ تلے کیے دھیانسے مین تین دوماری لوٹے

پریم کی بازی جب ہم جیتی نام نرنجن کی پوائی
چرن گورو سے جاگ دنیا پھر ناجگ سے چھوٹے

دیگر ۹

ناہم ہندو ناہم ترکا ناہم بالک ناہم پرکھا
سب مین ہم ہین سب ہین ہمین جو جانے سو پورے گرو کا

نون نہین وجا کو وجگ مین | آپوی آپ سما ہی سب مین | ہیت پیت سے سن لے یہ بنیا | کھل جیبن تو ری دھیان کے نینا
وجہن کہین سو بوجھ لے اجہین | اگدن یا ہی بوجھ مین ہو جیبے پیر سو جھ | دھیان یعنی پہچان | انکھین
واوو ہی اک یار ہی تیرا | تھکی گلی کیے نہین پھیرا | درجن تھے سو میت بنائی | سمجھا مورے سمجھائی
بن جانا تھا چتر تو ہی | لتھون مین سمجھاوت ہون بلکی نہ کا | دوست
ہادی ایسا تو ہی پائے | انھون سے اپنا چت نہ لگائے | یہی سوچ مو نہین اوسکاری | دیکھی کالکت ہو سی تہاری
سہین کے بارے بار ہی اور رہین کے جیتا جیت | وجہن کہین سو مان لے صاحب سے کر پیت
سی یاری ہر سے جو کر نا | یہی انچھر ہر دے ہے دھرنا | نبت بنت بن جیے ایسا | کوئی دن منصور تھا جیسا | نام درویش کامل
وجہن انچھر ایسے کہی ہین | دھن سے ہتیا | ہر ہا کی میدان مین پت کے راکھن ہار | عشق

تمام شد الف باے وجہن

بھجن ہاے من تصنیف جناب حضرت شاہ صاحب قبلہ محمد عبد الصمد صاحب قدس سرہ عرف ہمت خان صاحب

بھجن

جاگ رے مورکھ سو وت کاہے | دیکھ تو جگ مین ہو وت کا ہے
لاکھ بار کہو سمجھایو دھیان مین تورے ایک نہ آیو | منہ پھاڑے دھرتی تو ہے بیٹھی اور نکو توڑوت کا ہے
تین تلوک اور صاحب تو مین تو ڈھونڈے ہے سو مین تو مین | اندھرا مورکھ دیکھت نا ہین دیکھ تو مین بولت کا ہے
سخن واقرب مالک بولا سن عرف نے یا کو کھولا | بیگ سے یا کو بوجھ رے مستانا حق جنم تو کھووت کا ہے

دیگر ۲

چپا جاپ سبھے جو بھائی | ہر کا درشن بیگ وہ پائی
پہلے دھیان تر کٹی باندھے اونگ کنولمین چیت سے سادھے | بیسے تکت بلائی سو سی ایسی تاک لگائے
اونگینی کی چندا اوبین چاند سورج یہ دو ڈوبین | سندر مورت سید گیان کی اہندر ساہ سنا ہی
اہندھی گیان ہٹ جاوے سوہنگ پوری جب پر جاوے | یا ہی آگے جا سکے مستانا یک ہی ایک للھائی

دیگر ۳

یہ دنیا ہی رنگ برنگی یا سے بچکر چلنا رے
جو تو عاشق صادق مستا سب پہ لعنت کرنا رے | لالچ لوبھ سے تیری بودین تو مت انکا ہونا رے

لاکھ جتن کا جتن ہی سو وجہن دیا بتائے — جو سائین کرپا کرے تو سبھی بات بن جائے

شین شعور تن مین ہی جیسکا — ابھی لو نہین جنمے دیہ کا — دن پھر لکھا کرت نہی پائی — سانچ سبھی دے سومت تائی

ساد سے نیچی نہین اور چودون سے بھوا — وجہن کیسا دیکھ تو بھول رہا سنسارا

صاد صبوری سادھو کو چاہیے — بیٹھن بڑے نا کہو سے کہیے — یہ سمجھے اپنے من ماہین — ہونا وہی جو رچا ہی سائین

صاد ضرورت اتنا کیجے — اس ن ناؤن نبی کا لیجے — مین تو نہین یہی بچارا — تب ہوئی تور انستارا

وجہن جگت مین آئیکے جا مین کچھ ہو گیان — نبی نام کی پھیرن کرے اور علی سے دھیان

طا طالب تو کہان ہی پورا — پریم نگر کا پنتھ نہین دھیرا — واسے آگے اوگر ہو چلنا — سچ سنین صاحب کا ملنا

یہ نگر کو پہونچے نبی نگر کو جاسے — تب وجہن گھٹ ہی کے اندر ہر کا گانون دیکھا

ظا ظاہر باطن ہی وہی — وہی وہی سب وہی وہی — جین اپنے من مین یہ بوجھا — ہر ہر مین ہر وا کو سوجھا

پریم کی ندی گہری جو دا کو اوترے پار — عاشق اور معشوق مین رہے نہ کوئی بچار

عین عشق کا بیڑا ہی نیارا — وہان وہ جے کا نہین گذارا — سیس کاٹ کے آگے دھرئے — تب درشن وہ پیا کا کرئے

غین غرور نے کھیل بگاڑا — دیکھ بڑا نہ پیتم پیارا — اور ہی باتن رہت ہی راضی — کیسا ہارا جات ہی بازی

بازی مین یہ کیا رہا آگے رکھا ہی دانون — ہر سے جیتا جیت ہی لو صاحب کا نانون

ف فرمان طلب کا آہیے — کا مکھ لیکر پی کے جیئے — ہر کا نانون لبھو نا لینو — واون کا کچھ سوچ نہ کینو

آگے تو کبھون نا سنے اور کبھون ہوت سہائے — الدن پھر پچھتائیگا جب چڑیان کھیت کھائے

ق قول تیرا ہی جھوٹھا — اور دھندا ہی سو انوٹھا — سنا گیا بیا وجہن کی بانی — تہ پر لیو بھوا نہ گیانی

جو بیٹ کا بنیا بھولا والی کون ہی بات — پہلے کو سوچت نہین اور پاچھے کو پچھتات

کاف کرم اون بڑا ہی کینا — مانکھ جنم ایسا ہی دینا — اپ چھپیا اور تو ہے اوگارا — یہ لو من مین سوچ گنوارا

وا کا بدلا ایک ہی سو مین دیون بتائے — ہر سرت تو مین چاہیے پہلے اپ سرائے

ل لوبھ کی چھوڑ دے باتین — جن بر کھی ہین سیکھ ہماری — اس لکھے پیا سے جیو ورا — چندر کو جیسے چہت چکورا

جو تو پریم رنگ مین تن من رنگا — پہلے پوچھ مین دیکھئے تو بھر کو ہر دھو جا

میم محبت بسے من مین — گھر مین رہے رہے جیون مین — گلے پڑی جب پریم کی پھانسی — کہان کی اجود ھیا کہان کی کاسی

جا کے ہردے لگت ہی وجہن پریم کا بان — جھوٹھ بات ہی سب تجے اور کھل جائے گیان

الف باے وہن

الف ایک پورنکی سائین | ہر کٹ مین والکی پرچھائین | جہان دیکھو تہان روپ ہی نہارا | ایسا ہو پورنگی پیارا

وہن کہے تو کیا کہے کہنے کی نہین بات | سمند سمایا بوند مین اتھاہ درد دیکھات

سب بن گرو بھون بھید نپاوا | دھرتی سے اکاس دھاوا | پہلے پریت گرو سے کریے | پریم دگرمن بھگتی دھریے

بن گرو وہن لیت ہی جو کو نین رنگ لے | نیچ نے تم جانیو وہ دین دنیا اور سے جا

ت تب جوگ تراہن آئی | جب پرن یہ دیدھ جمی | جن سب کھیل کیا ہی مائی

جونگی مین مین پیچے اور تین تین کا بند سنسار | وہن صاحب ابھین بلین تک نہ لاگے بار

ت تابت ہوئی جیوان جو لاگے | اپونی آپ بھرم سب بھاگے | اچھوٹ جاے درپن کی کائی

وہن کہت سو جاپ کر بیٹھ رہو جیوان | سرت تھیت وہ راکھیے پرکھا سانس نجات

ج جگت مین اور تیسرو ن | جب تو مین اکلا کر بیہون | اون دو پہر جن بڑا لوٹے

کہنے کو تو پانچ ہین اور ہین وہ پورے تیس

ح حد بھریہ بھول ہی تیری | ایکو بات نہ مانی میری | ایسا ہو جاتا | جیسے کوئی بھلا مدھ ماتا

کہان گئی تھی یہ تیری اور کہان گیا تیرا چیت | ایسی مایا پایکے جو ہرسے کی نہ ہیت

خ خاوند کیا کہین ہی نیارا | موند دیکھو دسون دوارا | سن پڑیے انہد کا باجا | پرجا سے ہوی جیہی راجا

سبھی ہین تن مین بجین اور آپے ہین راگ | وہن جاگوسن پڑے برہین وا بھاگ

دل دیا من مین جو راکھے | پریم کا رس کیسے ناچاکھے | بن بدھ پی ہووے نشوارا

وہن کہت مین ایسے کریو نا وی پار | دیا دھرم نا چھانڈیو جب لگ گھٹ مین پران

ذ ذوق جب لگ نہین آوے | لتنون چیے کو وہن بھٹکاوے | ہردے نہ لگی پریم کی کانسی | کیسے ملین کہوا بھناسی

جب لگ تن نا ہین جرت اور من نا ہین جات | تب لگ صورت سیام کی وہن کہا ن دکھات

ر رازہین تجھ پر ایسا کھولا | جیسا کچھ منصور رکھا تو لا | سو سب کہے رہا تو مین کورا | جان پڑت ہت لیگیے چورا

الف کا کاجر نین تورے سوہین تورے دھو | وہن کہت کیسے بھلا در شن ساکا ہوے

ز زر دیکھ تو بھولا راہی | پریم بھگتی کا مرد ہو چوکھا | مٹ جیے سب من کا دھوکھا

ہوان سی کالہ اوا تھا اور رہان کا آ | جھوٹی مایا دیکھ کے کیسا رہا بھلا

سین سبج کا سیکھے لکھا | کاہے پھرت ہی اب اوت بھٹکا | سوچ نکر بھین ہی سبیر | ترکنی کو ہاتھ مین کر دے ہیرا

جوهرِ تیغ شجاعت مجمع علم و حیا — معدن جود و سخاوت صاحب سیف و قلم
نقشبند و صاحب ارشاد در هر سلسله — داشت نسبت با جناب نامدار محترم
روز یکشنبه بتاریخ سوم وقتِ زوال — در محرّم شد ازین دار فنا سوی ارم
در فراقِ صوری آن قدوهٔ اهل وفا — بود طالب هر یکی در رنج و اندوه و الم
بهر تاریخش سر هاتف فرو گردید و گفت — کعبهٔ اهل طریقت قبلهٔ اهل کرم

۱۲۸۰ھ

لب جاں بخش پہ پڑتے ہی نگہ کے ناگاہ
ہو کے بیتاب یہ عیسےٰ نے کہا کھینچ کے آہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حورین بھی رقص کناں کہتی تھین ای شاہ امم
دید تیری نہین ہی دید خدا سے کچھ کم
وہی جلوہ ہی وہی نور وہی فیض اتم
ہی منور یہ ترے نور سے سارا عالم
آپ تشریف جو لایا کرین یان پر ہیم
فرش آنکھون کا بچھایا کرین ہم سب ہم
اسپہ بٹھلایا کرین آپ کو اور چومین قدم
روبرو آپ کے اسکو پڑھین باشوق اتم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کہین آدم کہین حوا کہین تھے اسرافیل
مے وحدت کی لگاتے تھے کہین خضر سبیل
کہین کرتی تھین قدمبوسی کو حورین بعجیل
کہین پڑھتے تھے کھڑے صل علیٰ اسمٰعیلؑ
کہین یوسفؑ کہین ادریسؑ کہین عزرائیلؑ
کہین مشتاق کھڑے دیدکے روتے تھے خلیلؑ
وجد مین آکے لگے کہنے وہان پر جبرئیل
صور مین پھونک دو اس بیت کو ای اسرافیلؑ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ سے ہو کے جدا جب وہ چلے بہر وصال
نور وحدت سے صدا آئی کہ آ میرے جمال
انبیا سنکے یہ کہنے لگے ای ظل جلال
عقدہ یہ ہم پہ کھلا جز ترے سب وہم وخیال
فخر بشری وانا سے تو مشرف بکمال
غور کر دیکھا نہین کوئی ترا مثل ومثال
عاجز اغیر سے کر اسمین نہ تو بحث وجدال
روز وشب دل سے پڑھا کر اسے بے قیل وقال

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

قطعہ تاریخ ظہور زاد سید فضل حق صاحب ساکن اترولی متصل خلیفہ و مرید خاص حضرت ممدوح کہ انہیم بر مزار شریف کندہ است

ثنائے بحر عرفان مخزن فضل وکرم
حضرت عبدالصمد کشاف اسرار قدم
ہادیٔ راہ طریقت آفتاب معرفت
مظہر نور حقیقت مصدر فیض اتم

اپنی ہستی فنا جو آسمین ہو — حق کی سوگند پھر بقا ہین ہم
زاہدو ہمسے دیکھیو بچنا — کیونکہ رندون کے پیشوا ہین ہم
چشم دل کھول کر ہمین دیکھو — کہین شہ ہین کہین گدا ہین ہم

استقدر محو ہو گئے عاجز
یہ نہین جانتے کہ کیا ہین ہم

غزل

اگر دل خواب غفلت سے ذرا بیدار ہو جاوے — کرے جسپر نظر وہ صاحب اسرار ہو جاوے
کرے ہی میکشون سے سرکشی کس واسطے زاہد — توجہ گر کرین تجھپر ابھی میخوار ہو جاوے
وہ بلبل ہین نہین ہمکو تمنا گل سے ملنے کی — نظر گر خار پر ڈالین تو وہ گلزار ہو جاوے
مہوس آنکھ مین مل خاک پا اُس شاہ خوبان کی — جدھر دیکھے اُدھر اکسیر کا انبار ہو جاوے
اگر پاوین نہ جنت مین صنم دل شاد کیونکر ہو — ہمارے واسطے بے یار جنت نار ہو جاوے

عبث مفلس ہی عاجز دیکھ جاودان جانان کو
ابھی یہ چشم تیری دیکھ گوہر بار ہو جاوے

فرد

ہم نہین کم ظرف ایسے جو لگین دیوانہ وار — خُم کے خم پی جاتے ہین رہتے ہین لیکن ہوشیار

تضمین حضرت عبد الصمد صاحب قدس سرہ بر مطلع قدسی

شب معراج مین آتی تھی فلک سے یہ ندا — دیکھو آتا ہی زمین سے عجب اک نور خدا
شعلۂ نور ہی ایسا کہ نہ دیکھا نہ سُنا — جسنے دیکھا وہین وہ طور نمط ہو کے جلا
حسن معنی مین وہ ایسا ہی کہ حاشا کلّا — حسن یوسف بھی اسیا سے نہین دیکھے ہی ذرا
در و دیوار سے پڑھتے ہین وہ ہو ہو کے فدا — جس طرف دیکھو اُدھر سے یہی آتی ہی صدا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عرش پر دھوم ہوئی آتا ہی وہ شاہنشاہ — جسکے خدام ملائک ہین زہے شوکت و جاہ
دیکھیو حسن خداداد پہ کرنا نہ نگاہ — ورنہ جل جاؤگے جسطرح سے جلتی ہی گیاہ
کیونکہ یہ نور ہی وہ جسکو کہین نور آلہ — مقتبس جسکا ہی ہر ایک نبی شام و پگاہ

کیا فخر زمین کو کہ نہین عرش برین کو
لوٹین ہین سدا خاک مین شیدا ے محمدؐ

تعظیم کرین حور و ملک جن و بشر سب
جس دل کو میسر ہو تولا ے محمدؐ

صد کوہکن و قیس ہوے رشک سے انکے
رکھتے ہین ذرا دل مین جو سودا ے محمدؐ

عاجز مہ و خورشید ہون محجوب فلک پر
نعلین کف پا سے جو دکھلا ے محمدؐ

غزل

زمین پر جو غلام شاہ دین ہی
وہی فرمان دہ عرش برین ہی

زبان جن و کل پر یہ صدا ہی
کہ احمد رحمۃ للعالمین ہی

یہان جو عاشق احمدؐ ہی بیشک
وہی معشوق ربّ العالمین ہی

ملائک سر کے بل آتے ہین اس جا
جہان پر ذکر ختم المرسلین ہی

جو مومن ہی اسے ہی اُنسے الفت
نہین اُسکو جو مردود و لعین ہی

ہوا جو خاک پاے آل و اصحابؓ
وہ بیشک ہمسر روح الامین ہی

ذرا احمدؐ کا عاجز جو گدا ہی
شہنشاہون کا شہ وہ بالیقین ہی

غزل

ہمین یار سے وصل کی آرزو ہی
شب و روز دل کو یہی جستجو ہی

ہر اک گل مین اُسکا نشان پایا ہمنے
اُسی کی یہ رنگت اُسی کی یہ بو ہی

نہین بھاتین ہمین مجکو باتین کسی کی
سُنی جب سے اُس یار کی گفتگو ہی

ہماری یہ ہستی ہی تیرا ہی پرتو
اگر نسبت یہ ہو تو پھر تو ہی تو ہی

یہ ہی راز مخفی نہ کہنا تو عاجز
نہ یہ ہی نہ وہ ہی نہ مین ہون نہ تو ہی

غزل

یار کی شان پر فدا ہین ہم
کبھی واصل کبھی جدا ہین ہم

ہمسے اکسیر کو ہی نسبت کیا
آل احمدؐ کے خاک پا ہین ہم

عشق مین یار کے جو ہو بے خود
اُسی بے خود کے آشنا ہین ہم

دیکھ فرماتے ہین یہ شیخ جہان — یعنی قلبون کے جو مرشد بیگمان — گر ہی خواہی کہ یابی این نشان — سر بنہ بر خاک پاے کاملان
یہ ہوا تیری حقیقت کا بیان — لیک حق اس سے منزہ بیگمان — کیونکہ اسکی ذات ہی از بس لطیف — وہ ہی خالق یہ ہی مخلوق کثیف
لیک اسکو جسنے بوجھا اسی بسیر — وہ ہوا عارف خدا کا سربسر — کیونکہ اسکو حق سے ہی اک واسطہ — پر نہ حاصل ہو تجھے بے رابطہ
قرب حق جسکو ملا اس سے ملا — جو جدا اس سے وہ حق سے ہی جدا — بھید اسکا جب کھلے آنکھ بند — اس حدیث مصطفے پر کر نظر
جسنے بوجھا آپکو اسنے پہچان — اُسنے بوجھا حق کو بیشک بیگمان — جب تلک خود کو نہ بوجھے اے فتا — لاکھون بت دل مین ہون نے سر بسر
یہ کو کرتب گر کرے اوذی شعور — خود سے خالی ہو کے خود ہو خود سے دور — جب ہوا تو دور کیا باقی رہا — کر نظر اس قول پر اے باخدا
تیغ لا در قتل غیر حق برامد — در کمر کہ بعد لا آخر چہ ماند — عشق و عاشق را قلم در کش تمام — تا ہمہ معشوق ماند والسلام

خاتمۂ مثنوی بدعاء مقبول

اے خدائے دو جہان بہر رسول — مومنون کو مثنوی ہو یہ قبول — گر چکا اب مثنوی عاجز تمام — طالبون سے پڑھو اسکو مدام
یہ دعا عاجز کی حق نے کی قبول — از طفیل آل و اصحاب رسول — یعنی اسکو جو پڑھے بہر خدا — درد دل حاصل ہو اسکو مطلقا

تمام شد

فائدہ مصنف قدس اللہ سرہ العزیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین فرمایا کہ تو کچھ بیان کر تاکہ طالبون کو اس راہ کے اس سے فائدے حاصل ہون پس بموجب حکم کے مصنف نے یہ مثنوی تصنیف کی اور اس سے اسکی قبولیت کا یقین کامل ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزلیات من تصنیف جناب حضرت وقبلہ محمد عبد الصمد صاحب قدس سرہ

غزول

وہ ہین شاہ دو عالم جو غلامان محمد ہین — وہ بہت ہین شہیدون سے جو قربان محمد ہین
اُنھون سے انبیا کو رشک صدیقون کو حسرت ہی — جو تھامین صرف ہاتھون سے وہ دامان محمد ہین
اُتر کر عرش سے آئین فرشتے جو مقرب ہین — برائے بوسہ اُنکے جو دربان محمد ہین
خدا کے ماسوا جو ہی صفت اوصاف احمد ہین — یہی کلمے کہو دل سے کہ شایان محمد ہین

ٹک بھائین پھول جنت کے جو بہتر ہین انھین عاجز
جو دیکھین آنکھ سے خار گلستان محمد ہین

دیکھو تو ذرا رتبہ والاے محمد — غزل — سر تاج ہی ہر دین کی کفپاے محمد

تو ہی دشمن تو ہی اپنا دوست ہی — تو ہی اپنا مغز تو ہی پوست ہی — خود تو عاشق خود تو ہی محبوب ہی — خود ہی ظاہر خود تو ہی مخبوب ہی
تو کبیر و تو صغیر و تو اسیر — تو ہی دانا تو ہی نادان تو فقیر — ایک ہی تو ایک ہی تو ایک ہی — پر نزالا تیرا ہر جا بھیک ہی
بھید کے باعث ہی خود تو ہی عزیز — اصل سے اپنی ہوا تو بے تمیز — خود سے غافل غیر سے مسرور ہی — لاکھوں فرسنگ آپسے تو دور ہی
جسکو جانے ہی وہ ہی خاک پلید — اُس سے نسبت کچھ نہیں تجکو سعید — وہ سراسر خاک ہی خاک کثیف — تو سراسر نور ہی نور لطیف
مولوی نے یہ لکھا بازور شور — سُن کے دام خاک کو تو دل سے توڑ — قطرۂ نوری سراپا نور باش — بگذر از غم دائما مسرور باش
اصل تیری دیکھ یہ عالی نژاد — جا بجا فرماتا ہی رب العباد

قولہ تعالے فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سَاجِدِیْنَ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِیْسَ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ قَالَ یٰٓاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ وَّاِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْٓ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ

مین نے انسان کو بنایا ہاتھ سے — روح پھونکی اُسمین اپنی ذات سے — اُسکے ساجد ہین ملک خاص و عام — فخر کسکو ایسا ہی اے نیکنام
خاک کا ایسا کہان رتبہ بھلا — ہون ملائک جسکی ساجد اے فتا — گر نہین یہ نور حق نور آلہ — منکر اُسکا پھر ہی کیون ہ رو سیاہ
بھید اِسکا جس نے پایا اے حبیب — نور وحدت سے ہوا وہ با نصیب — دیکھ فرماتا ہی وہ رب عظیم — از زبان مصطفےٰ سُن اے سلیم

حدیث قدسی اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّهٗ

بھید اسکا حق ہی یہ ہی بھید حق — پڑھ کسی عارف سے جاکر یہ سبق — جو نظر آتا ہی تجکو اے پسر — تو ہی ہی لیکن ہی اعمی سر بسر
خود سے جب تو بیخبر ہی اے سعید — حق کا کیا جانے تو پھر قرب و بعید

در بیان کلام سلطان صوفی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ در شناختن خود

بایزید پارسا کا سُن سخن — جب تو واقف حق سے ہوا ی جان من — تو بہ معنی جان جملہ عالمے — ہر دو عالم خود توئی بنگر دمے
تو بمعنی برتری از انس و جان — ہر چہ بینی خود توئی بنگر بدان — در حقیقت خود توئی ام الکتاب — خود ز خود آیات حق را باز یاب
صورت نقش آلہی خود توئی — عارف مرشد کماہی خود توئی — از کمال قدرتش بین بیشکے — کود و عالم را نماید در یکے
نقش آدم را رقم نوعے زند — کود و عالم را ز دہنان کند — فہم انسان آمین قاصر سر بسر — لیک اتنا یاد رکھ عالی گہر
روح کو کر تن سے اپنی تو جدا — جب تجھے ہو فہم اسکا اے فتا — گر کوئی دیدہ کرے اسکا بیان — راست ہی اسکا بیان اے نیکدان
ہووے تعلیمی بیان جسکا پسر — وہ ہی رہزن راہ حق کا سر بسر — کیونکہ یان ہی دیدنی ناگفتنی — گفتنی ہی کفر ایمان دیدنی
دیدنی سے جو ہو منکر مردود ہی — وہ طریقت سے ہی اعمی بالیقین — جو کہ بے دیکھے کرے اسکا بیان — وہ شریعت سے ہی نادان بیگمان
جب شریعت ہاتھ سے جاوے نکل — پھر کہان حاصل طریقت اے دغل — بوجھ اسکو جا کسی بینا سے بس — گر ہی دل مین بوجھنے کی کچھ ہوس

دی فضیلت حق نے ذاکر کو تمام	یہ حدیث مصطفےٰ سے ہی پیام	جو حقارت سے کرے اسپر نظر	وہ ہی شیطان شکل انسان سر بسر

قولہ تعالےٰ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّونَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُونَ

کیونکہ دشمن ذاکرون کا وہ ہین	یہ بھی جو اسکا برادر بالیقین ہے	اگر نہین اسکا برادر یہ بشر	دشمن ذاکر ہے کیون پھر یہ بتر
طالبا ہر گز نکر اسپر نظر	مدح و ذم انکے ہین دونون چیز ہے	مدح تیری خود کرے وہ ذوالجلال	انبیا بھی سب کرین اسکو تعال
اولیا سب کرتے ہین یہ التجا	مولوی یہ دل سے دیتے ہین ندا	ہر کسے کو مائل یاد خدا ہے	خاک راہش تو بیا تا پشم ہا ست
انبیا کرتے ہین غبطہ اسی پر	رتبہ ذاکر سے سن تو یہ خبر	جستجو کرتے ہین انکی سب ملک	ذاکرون کی ہر زمین و ہر فلک
ہمنشین انکا نہین ہوتا شقی	پر شقی ہو انکا منکر اسی لئے	مولوی فرماتے ہین دونون کا حال	گوش دل سے سن ذرا اسکو تعال
ہان وہان ترک حسد کن اے جہان	ورنہ ابلیسے شوی اندر جہان	ہر کہ با ایشان نشیند یک دمے	روز فردا او کجا دارد غمے
عمرہا خواہان این دولت شدند	سالہا مشتاق این صحبت شدند	صحبت نیکان اگر باشد نصیب	دولت جاوید یابد ای حبیب
صحبت شان خاک را اکسیر کرد	لطف شان در ہر دلے تاثیر کرد	سبز میسازند چوب خشک را	بوے مے بخشند رنگ مشک را
جملہ اشراف اند در ذات و صفات	طالب ذات اند باہم عین ذات	ذاکران حق کا یہ ہے مرتبہ	معصیت نیکی سے بدلے جو خدا

قولہ تعالےٰ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ

خود خدا کرتا ہی ذکر ذاکران	جسطرح کرتے ہین ذاکر ای جوان	ذاکرون کے ساتھ رب ذوالجلال	یہ ہی رتبہ دیکھ تو ای باکمال
شمس کی ہی روشنی اس خاک پر	ذاکرون کی روشنی افلاک پر	ذکر حق سے فضیلت ای پسر	مولوی کے قول پر کر تو نظر
	بس بزرگیہا ست اندر یاد او	یاد او کن یاد او کن یاد او	

قولہ تعالےٰ اَلَّذِينَ اٰمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

تطمئن کو پڑھ ذرا دل سے جوان	یہ حقیقت ذاکرون کی ہے بیان	رنج راحت ذکر سے ہو ای پسر	یا سوا اسکے ہی دنیا سر بسر

قولہ تعالےٰ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا

لفظ کرمنا کو پڑھ ای خوبرو	کیون بنا جاتا ہی خود تو تکبر	تو تو وہ شہباز ہی سدرہ نشین	آشیانہ ہی ترا عرش برین
دیتے ہین تجکو صفیرین بر فلک	ڈھونڈتے پھرتے ہین تجکو سب ملک	خاک کے تو دام مین ایسا پھنسا	دیکھ کر شیطان ہنسا تجپر ہنسا
کیا ہوا وہ رتبہ ای ابن بشر	جس سے تھی مخلوق سب زیر و زبر	تیرے تھے فرمان مین سب خیر و شر	کیون بنا کر کے تو انکا غلام
غیرت انسان نہین تجمین ذرا	دیکھ تو یہ مولوی نے کیا لکھا	اسپہ ہمت سوے آخر تا ختے	آدم مسجود را نشناختے
باپ سے تیرے فرشتے سرنگون	تا خلف ہوتا ہی تو کیون ای حرون	تو نہین ہی آب و آتش ای جوان	تو نہین ہی باد و خاک ای بیگمان
تو ہی بس اک امر حق ای ذی سمیر	ایک غصہ کے ہی باعث بیتجبر	خود کو بھولا خاک جانا ذات کو	کر دیا دن سے مبدل رات کو
دیکھ تو ہی ہی گدا تو ہی ہی شاہ	دیکھ تو ہی سرخ اور تو ہی سیاہ	دیکھ تو فرعون تو ہی منصور ہی	تو ہی مغضوب اور تو ہی مغفور ہی

ہم خدا خواہی و ہم دنیا دون — ایں خیالست و محالست جنون — جسقدر چاہے بین حق نے انبیا — سب نے فرمایا ہی دنیا کو بُرا
با وجود اسکے تو اے زشت پلید — جانتا ہی دل سے دنیا کو سعید — مار اسپر عاشقانہ پشت پا — گر تجھے ہی دل سے حب مصطفا
قبر عاشق سے اٹھیگی یہ ندا — مولوی نے مثنوی مین یون لکھا — ترک دنیا ہست سنت مصطفا — عاشقان کردند این سنت ادا
اے برادر ترک دنیا پیشہ کن — روز و شب ذکر خدا اندیشہ کن — جانتا ہی کیا ہی دنیا اے پسر — جو کہ تجکو کردے حق سے دور تر
آنکہ دنیا کو دیکھ لے قرآن مین — اہل دنیا کی لکھا یہ شان مین — سو ہنر گر دل مین رکھتا ہو عزیز — سب سے دنیا تجکو کردے بے تمیز
نقش دل کر مولوی کا یہ سخن — جب تو ہو دنیا سے واقف جان من — چیست دنیا و لباس و نیوی — از خدا غافل شدن اے مولوی

در بیان فضیلت ذکر و ذکر کنندہ و مذمت اہل غفلت

علم پڑھ کر حق سے غافل جو بشر — وہ سگ دنیا نے دون ہی اے پسر — جو کہ غافل حق سے ہو اے مرد دین — جو کہ غافل حق سے ہو اے مرد دین
دیکھ لے مجرے کو تو اے نیک بین — یہ حدیث مصطفے ہی معتبر — سب ہین ناقص علم تیرے اے فتا — سب ہین ناقص علم تیرے اے فتا
علم سے یہ ہی غرض اے بے بصر — شر سے اسکے تا ہو انسان باخبر — گر ہو عالم پر وہ جاہل بیگمان — گر ہو عالم پر وہ جاہل بیگمان

قولہ تعالے من شر الوسواس الخناس

پڑھ تو من شر کو ذرا مر دسلیم — دیکھ فرماتا ہی یہ رب عظیم — اور چھپا رہتا ہی تیری ذات مین — اور چھپا رہتا ہی تیری ذات مین
دے خیال بد یہ دل مین بیشمار — نیکیان ہون و حسن سے ذی شعار — خانۂ شیطان ہی وہ دل بیگمان — خانۂ شیطان ہی وہ دل بیگمان
پر حذر رہو غافلون سے اے پسر — دشمن ذاکر ہین یہ سب سر بسر — صحبت شاغل تجھے شاغل کرے — صحبت شاغل تجھے شاغل کرے
جو ہو غافل وہ ہی مردہ اے جوان — جو ہو شاغل وہ ہی زندہ بیگمان — یہ ہی زندہ نام حق سے اے کرام — یہ ہی زندہ نام حق سے اے کرام
یاد حق سے گر ہو غافل اے جوان — زندگی ہی موت تیری بیگمان — کیونکہ حاصل اس سے ہی ننگ و ذلت — کیونکہ حاصل اس سے ہی ننگ و ذلت
یاد کر تو یاد کر تو یاد کر — غفلت اپنی یاد سے آزاد کر — ہی تیر سو موت سے وہ بیگمان — ہی تیر سو موت سے وہ بیگمان
دیکھ فرماتے ہین ذاکر مولوی — مثنوی مین اسطرح پر اے اخی — زندگی یاد ست نزد عارفان — زندگی یاد ست نزد عارفان
لیک جو ہین کور دل کر اوز چو دیو — غفلت از وے یکزمان صیقل مگر دان — دمبدم ہین ذکر سے یہ تر زبان — دمبدم ہین ذکر سے یہ تر زبان
لیک سنتے ہین اُنھون سے اہل دل — وہ نہین سنتے جو خود ہین آب و گل — ذکر سے حاصل ہی جنکے دلکو ذوق — ذکر سے حاصل ہی جنکے دلکو ذوق
حق چہ باشد یاد آن یزدان پاک — کی بداند قدر او ہر شت خاک — غیر یادش جملہ نا دانی بود — غیر یادش جملہ نا دانی بود
سب عبادالتون سے بہتر ذکر حق — دیکھ کیا لکھتے ہین وہ اے مکتنام — جو کہ گندرے دین مین عالیمقام — جو کہ گندرے دین مین عالیمقام
یاد او سرمایۂ ایمان بود — ہر گدا از یاد او سلطان بود — یاد آن جان آفرین انس و جان — یاد آن جان آفرین انس و جان
یاد او گر مونس جانت بود — ہر دو عالم زیر فرمانت بود

در بیان مذمت کسانیکہ اہل ذکر را بحقارت بینند

یہ تو سب گل لیک اسمین کبر خار — خار کو کر دور گل سے دی شعار — سُن مفصل مال دنیا کا بیان — نیک و بد اسکا ہو تجھپر یا عیان

یہ ہو دنیا خبث اور زشت و پلید — یعنی ہو یہ فضلہ خوان یزید — کیا ہو دنیا مار افعی اے پسر — زہر سے اسکے نہین بچتا بشر

بلکہ بد تر مار سے بھی اے سعید — جان و ایمان کو ڈسے ہو یہ پلید — لیک افسون اسکا جسکو یاد ہو — مال دنیا سے فقط وہ شاد ہو

ورنہ اسنے کر دیے لاکھون بشر — یعنی غارت مثل فرعون اے پسر — ہو گیا شد آدو نمرود لعین — حق سے منکر اسکے بعث یا یقین

حدیث شریف اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنٌ وَمَا فِیْهَا مَلْعُوْنٌ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰهِ

اسلیے حضرت نے دی سبکو خبر — یعنی یہ دنیا ہو ملعون سر بسر — جو کہ اسکے بیچ مین ہو اے فتا — وہ بھی ہو ملعون دین مین بر ملا

دیکھ تو یہ مولوی نے اے پسر — کیا لکھا ہو دین سے ہو کر با خبر — روز و شب در حق حق و در بق بق اند — اہل دنیا کا فران مطلق اند

اہل دنیا چہ کہین وچہ مہین — لعنت اللہ علیہم اجمعین — یہ حدیث مصطفےٰ ہو بیگمان

اگر کیا کچھ فخر اسپر اے پسر — تو ہو بد تر خر سے احمق سر بسر — کیونکہ ملعون جسکو فرماوین نبی — فخر اسپر تو کرے دیوونی

حدیث شریف اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ وَطَالِبُهَا کِلَابٌ

اسکا طالب سگ بفرمان رسول — میرا کہنا کب تجھے ہوگا قبول — عجز کر جتنا کہ تجھسے ہو سکے — کبر کھو جتنا کہ اُسکو کھو سکے

دیکھ تو یہ مولوی شیرین سخن — جا بجا لکھتے ہین کیا اے سگ دہن — کمتر از کم شو اگر داری خبر — این طریق کاملان ست اے پسر

در بیان حقیقت دنیا و بے ثباتی آن

کیا ہو دنیا یعنی ہو باغ خزان — تو ہو بلبل کی نظر اے بد گمان — خندۂ گل کی طرح اسکو ثبات — بلکہ کمتر اس سے بھی اے ہمذات

اسکے طالب مثل بلبل نالہ زن — قبر سے کہتے اُٹھینگے یہ سخن — گر دولت آگہہ یعنی آمد دست — کار دنیت ترک دنیا آمد ست

ترک دنیا گیر اے نخبہ جہان — تا کہ پاوے فخر سے اپنے نشان — جب تلک یہ ہی نہین دین کا اثر — مولوی کے قول پر کر تو نظر

ترک دنیا کن کہ تا دنیت بود — آن بدہ از دست تا انیت بود — اسکی عزت عین ذلت اے جوان — اسکی ذلت عین عزت بیگمان

دوست اسکا دشمن اپنی جان کا — بلکہ دشمن جان اور ایمان کا — ترک مین راحت ہر اسکے اے پسر — اسکی الفت مین بلا ہی سر بسر

مولوی نے کیا لکھا ہی یہ سخن — دیکھ تو بہتر ہی از در عدن — حاصل دنیا ہمین در و مہر ست — ہر کہ غافل شد ازین گاو و خر ست

ہیچ کنجے بے دد و بے دام نیست — جز بخلوتگاہ حق آرام نیست — ترک دنیا کن کہ تا سلطان شوی — ورنہ بمچون چرخ سرگردان شوی

ترک دنیا ہی طریق مصطفےٰ — اس سے غافل کیون ہو تو اے بیحیا — وہ ادا کی جان سے تو دے سخن

ہو وے جس سنت سے دنیا مین خلل — یا شقت ہو کچھ اسمین اے دغل — یا کہ جانین اس سے تجکو سب حقیر — گر کہے تجھسے کوئی کر یہ سخن — دشمن جان اسکا ہوا اے سگ دہن

حدیث شریف مَنْ تَرَکَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ

جسنے جانا دل سے سنت کو برا — وہ ہوا حضرت کی امت سے جدا — ترک کر دنیا کو تا مون یہ ادا — مولوی نے دیکھ تو یہ کیا لکھا

وہ کہان ہی سیم و زر اے بے شعور — جس سے دنیا مین تو کرتا تھا غرور — وہ کہان فرزند و زن تیرے پسر — جسکی خاطر مجھسے تھا تو بے خبر

تجکو چھوڑا سب نے تو بھی سبکو چھوڑ — کیون چلا تنہا سمجھون سے دل کو توڑ — سُنکے یہ آواز اُر جاوینگے ہوش — قبر جب تجھسے کہے کیون ہی خموش

کیا تو لایا روشنی میرے لیے — کیا بچھاؤن فرش مین تیرے لیے — کوئی یان لایا ہی تو اپنا رفیق — جو کہ ہووے حال پر تیرے شفیق

کیونکہ یہ تاریک تر ہی تیرا گھر — سانپ بچھو کا یہان از بس خطر — یان بلائین سخت ہین لاکھون ہزار — کسکی طاقت جو کرے اُنکی شمار

سُنکے یہ پھر قبر کھڈوکھاگی جوش — تو تو کیا اُر جائین گردون کی بھی ہوش — بعد اسکے پھر سڑے تیرا بدن — بوے بد ایسی ہو طاہر جان من

یعنی آوے قبر کو جس بوسے عار — اصل تیری دیکھ یہ ہی نابکار — پھر کہینگی قبر حق سے یون دعا — تنگ تر ہون اسکی بوسے اے خدا

حکم یہ دیگا رب العالمین — دے حرارت سے جلا اسکو ہمین — سُنکے یہ حکم خدا اے بے نصیب — یاد آوینگے تجھے دین کے طبیب

کیونکہ وہ کہتے تھے ہمسے روز و شب — اُسکو کرتے آج ہو تا فضل رب — ہوکے عاجز قبر سے اے نازنین — یون کہے ہون جنس تیری تا یقین

رحم کر مجھپر ذرا بہر خدا — گو کہ مدت سے ہون مین تجھسے جدا — ہو مخاطب پھر کہے اُس سے زمین — تو نہین ہی جنس میری بالیقین

کیا ہی نسبت مجھسے تجکو اے تیر — مین مصفا تجھمین بو ہی سر بسر — جانتا تھا اصل گر تو خاک کو — خاک مین آیا تو کیون ناپاک ہو

ہی تنفر سبکو تجھسے اس گھڑی — ایسی نکلی تن سے تیرے بو بُری — وان نہ سمجھا آپکو تو خاکسار — یانکے سمجھے کچھ نہ اے نابکار

یعنی کرتا من عرف پر گر عمل — اصل مین تیری نہوتا کچھ خلل — وان تو تیرا فہم تھا افلاک پر — کب تو سنتا تھا نصیحت خاک پر

دوستی گر خاک سے کرتا بسر — آج ہوتا یا نپہ تو شمس و قمر — یعنی ملتا خاکسارون سے عزیز — اصل سے ہوتی تجھے جب کچھ تمیز

یہ دعا کرتے تھے دیکھو مصطفے — یعنی مسکینون مین رکھ مجکو خدا — وہ تو شاہ انبیا اُمّی نجیب — ایسے یہ تجکو ہدایت ہی پسر

یعنی مسکینون سے ہوتا ہمنشین — تا نہ بھولے اصل کو اے نازنین

حدیث شریف موتوا قبل ان تموتوا

خاک ہو تو خاک ہونے سے عزیز — جب تجھے ہو اصل اپنی سے تمیز — دیکھ تو یہ اصل جسپر یہ غرور — فوق ہی شیطان سے تجکو بالضرور

جو نہین ہی خاکسار اے خودرو — وہ یہی انسان نہین وہ زشتخو — خاکساری مشعشۂ رحمان ہی — بس تکبر ظلمت شیطان ہی

خاکساری مخزن الاسرار ہی — خاکساری مطلع الانوار ہی — خاکساری بیخ ایمان اے جوان — کبر بیخ کفر ہی اے نیکدان

خاکساری سے ہو پیدا وہ کمال — جس سے دیکھے تو جمال ذوالجلال — خاکساری کا ہی کیا رتبہ عجیب — پھول وحدت اس سے نکلے اے حبیب

دیکھ فرماتے ہین کیا وہ باادب — یعنی حضرت مولوی عالی نسب — در بہاران کی شود سرسبز سنگ — خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ

خاکساری سے ہو مقبول خدا — بو تکبر سے تو مغضوب اے فتا — دیکھ فرماتے ہین کیا شیخون کے شاہ — گوش دل سے سُن ذرا اے روسیاہ

گشت آدم مقبل از مستغفری — دیو ملعون گشت از مستکبری — عاجز اگر ختم اب کبر و منی — تیری کب سُنتے ہین وہ دیو دنی

در بیان سبب کبر کہ شش اند و معالجۂ آن

چھ سبب ہین کبر کے اے باخدا — شرح اسکی گوش دل سے سُن ذرا — مال علم و زہد و تقوی و نسب — حسن و قوت کبر کے ہین یہ سبب

بلکہ دشمن جانتے انکو تمام | اور غیبت انکی ہم کرتے مدام | کوئی کہتا یہ ہین ساحر بالضرور | چاہیے رہنا انھون سے سوکوسو دور
کوئی کہتا حال انکا بار یا | یہ نہین واقف ہی از راہ خدا | کوئی کہتا کچھ نہین مجنون ہی | کیا ہوا گر تابع مسنون ہی
کوئی کہتا یہ خلاف دین ہی سب | کیا ہوا گر کچھ ہین دین سے بالادب | اسطرح کی ہم خرافاتین تمام | انسے نسبت کرتے تھے اسی پر لجام
سن کے یہ ارشاد حق اسی جان من | گر پڑین بیتاب وان سب مرد وزن | اسلیے لازم ہی تجکو اسی گدا | مثل مجنون ہو خدا پر تو فدا

در بیان محترز شدن طالب حق از صحبت بیدردان

بے محبت کے نہ جا نزدیک تو | یہ محبت کے ہین دشمن زشت خو | یہ نہین تاثیر الفت کے سقم | بلکہ جانین عین الفت کو مضر
اس سے واقف واصل محبوب ہی | یعنی الفت سے نہ جو محجوب ہی | کیا محبت یعنی ہی کان نمک | جو گرا اسمین ہوا جان نمک
ہوا گر تو خار الفت سے ہو کل | ہوا گر سر کہ تو الفت سے ہو مل | مولوی لکھتے ہین کیا شیرین سخن | دو بعضے سے ہو تلخی از دہن
از محبت نار نور ے میشود | از محبت دیو حور ے میشود | اسکو حاصل کر کے چل تو یہ طریق | جب تو ہووے بحر الفت مین غریق
یعنی پڑھ تو یہ حدیث مصطفا | وصل حق تجکو ہو جبای باخدا

حدیث شریف مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

یعنی دل سے من عرف پر عمل | جب یہ جاوین تیرے دل سے سب خلل

در بیان امراض باطن کہ مہار اند و مہالک طالب حق اند

جانو مین امراض باطن سب وبیم | ہیتر انکی دوا کرا سے سلیم

حدیث شریف لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ کِبْرٍ

اولاً ہی کبر دیگر ہی ریا | سخت یہ چارون مین مانو اژدہا | تیسرے ہی کسل جو تجھے حرص و آز | انسے پیدا اور ہون ای باز
یہ شریعت مین ہین چارون حرام | نزد حق یہ مثل خرای نیکنام | مرکب اسکا اگر ہی پارسا | وہ نہین ہی پارسا نزد خدا
کیونکہ یہ ہی کبر وصف ذوالجلال | غیر کو لازم ہی کبر ای خوشخصال | بلکہ یہ ہی ہمسری ظاہر پسر | لیک ظاہر مین نہین اس سے خبر
دیکھ کیا لکھتے ہین مولانا ے روم | واقف ہر رمز دانا ے علوم | کمتر از کم شو اگر داری خبر | این طریق کاملانست ای پسر

در بیان دوا ے امراض مذکورہ یعنی تکبر وغیرہ

گوش دل سے سن حدیث مصطفا | ہی یہی امراض باطن کی دوا | یعنی کر تو اصل پر اپنے خیال | تاکہ ہووے دور کبر ای خوشخصال
کیا ہی وہ پیدا ہی جس سے تو دنی | دیکھ وہ ہی قطرۂ آب منی | صلب والد سے رحم مین تو گیا | مضغہ خون وان بنا تو بے حیا
وان غذا ہی حیض و خون کی روز و شب | پرورش جس سے ہوا تو بے ادب | بول کے مخرج سے آیا پھر نکل | اصل تیری دیکھ یہ ہی ای دغل
باوجود اس اصل کے تو دمبدم | نفس پر کرتا ہی کیون اپنے ستم | انتہا سن لے ذرا اور بدگمان | یہ تو تیری ابتدا کا تھا بیان
یعنی دنیا سے تو جاوے جب گذر | دفن ہوگا قبر مین گھر چھوڑ کر | یہ ندا ہو آسمان سے آشکار | قبر مین تنہا چلا ای نابکار

جسکے دل مین یہ مرض ہو وہی عزیز | حق و باطل کا نہین اُسکا تمیز | کر دوا اسکی شتاب اے بے شعور | جب تجھے ہو نام احمد سے سرور

در بیان طالب کاذب

یعنی نسبت کر تو حاصل خوشخصال | تا نہو شرمندہ پیش ذوالجلال | کیونکہ یہ محشر مین پوچھے گا خدا | مجھسے نسبت تجکو یا مصطفا

یا کہ تھی میرے ولی سے اے حبیب | یا کہ ان تینون سے تھے تم بے نصیب | سنکے پھر بولین کہ اے پروردگار | عشق سے تیرے تھے ہم سب دلفگار

کوئی بولے اے الٰہ العالمین | نسبت احمد تھی مجکو بالیقین | کوئی بولے اے خدائے دادگر | ڈھونڈھتا پھرتا تھا مرشد دربدر

پھر یقین جب سبکے سب یہ گفتگو | حکم ہو مجنون کو لاؤ روبرو | جبکہ ہو وان عاشق لیلی کھڑا | حق کہے انکو کہ دیکھو تو بھلا

کون ہی کسکا ہی عاشق یہ جوان | جانتے ہو اسکو تم اے عاشقان | سب کہین مجنون ہی اے حق بالیقین | عاشق لیلی ہی یہ مرد حزین

عشق لیلی کا ہی اسپر یہ اثر | جان و تن سے کچھ نہین اسکو خبر | صورت لیلی کا از بس ہی عشق | بحر غم مین اب تلک ہی یہ غریق

گریہ و زاری و آہ دل فگار | یہ خدا ہی اسکی اے پروردگار | سُنکے فرماوے خدائے ذوالجلال | عاشق لیلی کا دیکھا تمنے حال

کوئی تم مین سے بھی ایسا ہی بھلا | غور کر دیکھو تو تم اے بے حیا | خشک تم سب کا ہی کب ایسا بدن | جیسے مجنون کا ہی دیکھو بہر زن

کھینچتا لاکھون بلا مین یہ غریب | واسطے لیلی کے دیکھو یہ عجیب | کب تمھارا دل تھا ایسا بیقرار | جیسے مجنون عشق سے تھا بیقرار

کب کیا میرے لیے کپڑون کو چاک | کب ہوے میرے لیے تم دردناک | کب ہوئے میرے لیے بے خواب و خور | کب پھرے تم خوار و خستہ دربدر

کب ہی میرے لیے تم چشم نم | کب پھرے روتے ہوئے باد و دم | کب ہوے میرے لیے اندوہگین | جیسے فرقت سے پسر کی یا یقین

میری ہی خاطر کب کیا بستی کو خوار | مفت مین عاشق بنے تم نابکار | ترک تمنے کب کیا مال و منال | کب ملایا خاک مین جاہ و جلال

واسطے روٹی کے در در تم پھرے | سگ نمط پھر پھر کے آخر تم مرے | شغل روٹی کے نہ تھا میرا خیال | نسبت حق کا یہی ہوتا ہی حال

تمنے جو سیکھا تو سیکھا نام کو | یا کہ سیکھا نفس کے آرام کو | گر پڑھا تمنے تو علم بے عمل | بیشک و لاریب تم تھے سب دغل

کیونکہ نیت مین خلل جب ہو پدید | پھر عمل ہو کسطرح تمسے سعید | اس خلل کی کچھ نکی تمنے دوا | وقت ضائع مفت مین تمنے کیا

کیا نہ بھیجے ہمنے دانا تھے لبیب | نبض باطن دیکھنے والے طبیب

قولہ تعالیٰ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا

دیکھ لو لفظ حسن قرآن مین | ہمنے بھیجا ہی انھون کی شان مین | ہنگئے ظاہر مین تم از بس سعید | پر نہ دیکھا دل کو کیون ہی یہ پلید

عیب پوشیدہ کیا تاویل سے | یا کہ پوشیدہ کیا تعلیل سے | نیک سمجھے سارے اپنے حال کو | چلنا سیدھا جانا اُلٹی چال کو

اسلیے سیکھا تھا تمنے قیل و قال | نقص مین پوشید ظاہر ہو کمال | یہ نہ سمجھے دل مین تم اے نابکار | ظاہر و باطن ہے واقف کردگار

کیا نہ وہی تھی ہمنے قرآن سے خبر | اس سے ظاہر ہی کہ تم ہو سب خبیث | یعنی جسکے دل مین کچھ ہووے خلل | ظاہر اسکا سب ہی ناقص اے دغل

قولہ تعالیٰ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ

کیا نہ وہی تھی ہمنے قرآن سے خبر | ہی سلیم القلب پر میری نظر | کیا نہ کی یہ اولیا نے گفتگو | دل مصفا تم کرو اے زشت خو

قولہ تعالیٰ ۔۔۔ ان کنتم علی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ

دیکھو تو ان کافروں نے حق نے فرمایا ہی کی تکذیب میں

در بیان مذمت زہد خشک

زاہد ظاہر بیں حدیث مصطفےٰ — سخت دل ہیں زور تر زور ریا — زاہد و انصاف سے دیکھو ذرا
کیونکہ تم خلاص سے ہیں بے خبر — جان دل سے بلکہ ہیں اس سے فقیر — تم فقط اک نقشہ تصویر ہو
درد کی لذت سے ہیں یہ آشنا — سچ ہے ہر کو ذوق عرفاں کی نہ دیا — کیا کہا گر پیس کی تو نے دوا
چاہیے گر ہا عابد و زاہد ہوا تو — پر نہیں اس راہ میں اے مشتہی — خود پسندی سے نہیں آتا ہے باز
کیا ہوا گر حج کر آیا تو ہوا — مشتہی کا ناقتی دقاضی ہوا — حق میں تیرے ہی بری کرتا ہے
کیا ہوا گر تو سدا روزہ رہا — شہوت نفسانی تجھ پر ہے سوار — اور کسے ہیں تجھ سے سب بہتر ہم
کیا ہوا گر تو سدا عابد رہا — شہوت نفسانی تجھ پر ہے سوار — سب سے بدتر تجھ کو ہیں یہ جانتے ہیں
نفس نے اس کے کیا ہے زبوں — صدق تجھ میں ہے نہ اخلاص — آپ خود بیمار ہے کیوں اوروں کو
یہ سنا ہوگا ولی ہیں تو نے پر — درد سے خالی نہیں کوئی بشر — جس نے سعدی کا کلام پر اثر
ہو عالم سے بیخبر ہستی و نور — کب ولی ہو درد سے خالی نہیں — درد سے خالی نہیں کوئی ولی

حکایت بدر مجنوں و پدر لیلیٰ

بدر مجنوں آمد سوئے لیلیٰ پدر — اے ترے فرزند لیلیٰ پر فدا — والد لیلیٰ سے رو کر یوں کہا
تیرے فرزند کے دل کو ہے آرزو — تیرے در کا ہے وہ اک ادنیٰ گدا — قیس کو فرزند اس کم سے کر دیا
تب دیا اس نے یہ جواب اے پیر من — یہ نہیں ہے درد اے میری صبا — رحم کا باعث ہے جو کہ تا نہ ہیں
جو لکھا تقدیر میں اس کے ہے سو — ہے یہ پھر مجنوں ہو یا دانی ہو — ورنہ ہو مجنوں تو کچھ واں ہیں
باپ پھر دی دانا ہے اس کو — تو نہ ہو اس سے ہو — دیکھ اب اوصاف انسانی
گر ہو عتاب ہو کر اے جنوں — جب کہ لیلیٰ نے سنی تو اس پر غصہ — جا پڑی مجنوں کی اس دم بے خبر
دیکھ کر وہ حال لیلیٰ ہو ملال — کیا کہا لیلیٰ کے والد نے کلام — دیکھ کر مجنوں کو تو اے لیلیٰ
دیکھ کر وہ حال ہو کر بے حال — اس کو گر دیکھا ہو اس سے دور — ہاتھ دے کھا ہے یہ بے شعور
ہو ہے پر تاثیر حرف اہل دل — نام اگر سنے تو کیوں ہو ہوش — صبر نہ کو بھی لیلیٰ سے دلی
یا کہ ہو تو صبر سے بہتر ہے صبر — کر دیا ہے صبر نے صبر — ہو ہی سے صبر بنا ہے مکدر
صبر اگر ہے خوب پر ہے عیب ناک — اس سے عیب ہے کرتا ہے ناک — استعد اللہ سے خواہی صبر جمیل

حکایت حضرت خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام

جبکہ سیدی نام احمد یاں پر — شمع سان جگمگ رہے یکھر خال پر — ہو کہ کر نصر آیا عرب بر بن — عاشق صادق کو اچنبہ بر بن
عرش کے سالک بڑے تھے مند — قالوا الانام ترے جو سب بر بایا — دیکھکر یہ حال اصحاب کبار — گر پڑے فرش زمین پر بیقرار
یوں لگے کرنے دعا ہی ذوالجلال — ورد سکو کر عطا مثل بلال رض — اب تمکو عاجز وان کا ہو ورد — رقص میں آجا کہیں بر ابد نہ سر
ورد سے انکا رجسا آئے کیا — وہ ہے غطمان بشکل انسان بھل

در بیان سوزد ورد خلیفہ بر حق حضرت ابو بکر صدیق

سوز دل صدیق کا تھا امر یہ — نالہ ہو تو دردل سے باجبر — سقہ تھا اور دو سوز و اضطراب — دل سے آتی تھی صدا بو بکر آب
کر بیان خشک بیت کہ خیال — کر دل حاصل تو کر اہ بھیال

در بیان سوز ورد حضرت امیر مومنین علی کرم اللہ وجہہ

وہ علیہ یا اور رہے ورد علی رض — یہ لعا عطا کرے من ہو آخی — مصطفے جائے فرود بدر راہ — گشت سب آرہ بشکر را خا
گفت مرد یا رآہ یا شتاب — گفت چوں ہست چاہ و نیست آب — مصطفے چوں ابن سحر آرد شعیب — آنزمان انگشت باوندان گزید
گفت بیا ارہ زورہ کا خوش — دلخطا یا چاہ گفت سراسر حوض — چاہ چوں شد بود ران ہمس بود — کاجرم پر خون شد تشنش نبود

در بیان سوز ورد خلیفہ بر حق حضرت عمر رض

ورد سے وہ سوز تھے ایسے عمر رض — من بر اقع کریے وہ آہ بجر — خشیت حق کا ہوا ایسا اثر — ال رہے تک سب وہ ہیبت
حضا یی ابن عمر کا حال زار — پر لکھ کے یہ تو مر گرے وہ ایسا — اک صحابی تھے زرارہ باوقار — پڑ کے قرآن ہوئے حق پر نثار
ہمہ تخمی کی روایت سان آ — قریہ کوفہ میں تھی اک میزار — وہ کھڑی رہی تھی ان حق میں — عشق حق سے وہ تو وہ نکو ہے
پر عمر علی جب وہ نماز کمر — مجھسے پوچھا تجلو قرآن ہو کہ — پڑ فرائض سمراول اشارہ ہے
بے شنایا میں ہے قرآن مجید — آ بھر گرد پڑی ہے کہ تعہید — سو نہ کے دیدہ اصحاب سوال — جاکے احیا میں تو امر مفعول
آسمیں ہے تفصیل سبب اکا حال — بگھر آسمیں کہ کہ قیاو قال — تو نہیں قرآن ہے اسکا بکار — رو سر حق نے تو سو کہ اسمر مسما
کیونکہ یہ تجدد قرآن کا — ہو شکستہ شرکے دل انسان کا — بلکہ تا ثیر ات قرآن ہے یقین — صبکے جمع دہوتے لکھا رحسن
خوف اسکا جو ہو شیطان ہے — کیونکہ منکر عظمت رحمان ہے — بلکہ بدر کا فروں سے وہ بعید — سخت دل انسے یاد وہ یا یقین

قولہ تعالیٰ انما المومنون الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم ایتہ زادتھم ایمانا

انما ہے مومنوں کی شان میں — آیا ہر حصر ہو قرآن تب — عاجز اگر تو دعا ہر حمد — تا کہ حاصل درد ہو کمال فنا
جستجو کر دیکھ کہ ہو سوز و — یہ کلے ہو راکب اہل راز

حکایت حضرت موسیٰ و رویش عاشق

دیکھے تھے حضرت علیؓ والا گہر	وہاں جانے کی کچھ بھی نظر	وہ بھی تھے حضرت بلالؓ وہ بھی تھے	جان لیکے کی تم سے ہو کچھ حصول

حکایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ

کوسوں ہے یہ حکایت عجب — تھا یہ بھی درد ناک اک مصاحب — اک صحابی نبیؐ والا نسب — تھا مرا بلال نامدار

عاشق احمد وہ والا شان تھے — جان و دل سے آپ پر قربان تھے — کوئی دم حضرت سے ہوئے گر جدا — سر زمیں پر مارتے وہ خاک پا

اسمعو نعت نبی کا ہو بیان — گوش دل سے سن لو اے یارانِ من — بعد جس رحمت سے ہو مامن — آئے خدمت کے لیے وہ روز و شب

جب پڑی اُنکی مدینہ پر نظر — گر پڑے بیتاب ہو کر خاک پر — یاد میں غلطاں گریاں زار و غم — یہ نذر کرتے تھے امیر الامم

روتے ہی رہتے تھے مری نور عین — جیسے عنقا نوں کی تھیں — آنکھ کو اُنسے ملی ہے یہ نصیب

یعنی وہ اپنے کف پا تم دیکھا — ناگہاں ماہ جبیں نازک ادا — لیکے یہ پھر وہ اُٹھا وہ دیکھنا — اسطرح عامل ہوا وہ امت پناہ

میری نسبت ہو کہاں ایسی بھلا — تیز ہی تلوار پہ ہو جان دینا — کھنگا یہ ایک بات سے فرار — جب نہ ان سے ہو امام نامدار

جبکہ پہنچا وہ فراسا اک پیر — گر پڑا بیتاب ہو کر خاک پر — آب بن ماہی ہو جیسے بیقرار — اسطرح وہ تڑپتا ہی رہا

دیکھکر یہ حال اصحابی تمام — گرد و پیش اُسکے ہوئے جمع علی الدوام — کوئی کہتا اے بلال ذی حشم — صبر کر تھامے تو ہو اے مغتنم

کوئی کہتا اے بلال ذی شعور — کیا چلا تو بھی پیمبر کے حضور — کوئی کہتا اے بلال پر اثر — حال تیرے اپنے ہے تو خوب تر

جب گئے یہ بات سے وہ ارتعش — بھر نہ کوئی حرف آیا اُنکے لب — کیا کریں یاران ہمدم حال — گر یوں ہی تھا جاں بحق وہ بے مثال

جس نے پایا دہر میں حسن و جمال — گھر بنایا سبز گنبد والے نے — بانگ ہر مسجد کے ملک تھے جانشیں

جب گئے چھوڑ اُنکے یہ جان و جہاں — بانگ اب پھر دیتے ہے بھر وہ اذاں — آج پھر ہمکو سنا دو وہ صدا — یہ تمنا ہے ہر اک اہل دول

کیسے پیارے وہ تھے اے وصف ثنا — بھول اپنا دیتے ہے ہر خدا — زندگی ایسی ہے اب ہر جا عزا — یار یوں کو بھی دکھا یہ معجزات

جیسے تم کو دیدہ و دل ہے عیاں — جاہ کے مانند اپنا ہے زوال — کوئی پیماں ہو جہاں میں اور وفا — کوئی پیماں ہو جہاں میں اور وفا

گھاؤ کیسے تھے وہ جب بعد مگر — شق ہے دیتے تھے جگر آئے نظر — یہ حکایت حال سے لیتے ہے کچھ مآل — یہ بتاتی ہے کہ نفس میل ہے برا

جانتے کیسے کیوں رہی تو بے خبر — یہ بیاں تو نے عجب اے بے بصر — یہ بیاں تو نے عجب اے بے بصر — اسطرح یاں پہ ہیں تو یہ عجب

کیا کروں میں تجھکو سمجھاتا ہوں میں — تو نے لی مجھ سے دعا کیا چاہیے — حضرت عزت ہے کہتی یا اگر — یہ دعا ہو مانگتی اسکی ضرر

نور احمد پہ فنا ہوتی اگر — سخت حیران ہو کہا پھر اسنے آہ — تو وہ اُسکو جو ہو مست پیار

لیجیے تو سمجھ گئی میں مدعا — یا الٰہ العالمین ہو یہ بلال — جان دے دے میری یا خیر الانام

جب بنا یہ عاشق محبوب ہے — غیب سے آئی ندا تیرا بلال — یہ مقام قرب ہے مست بلا

کیوں دم مانگی ہے تری فصل کا — آخرش دی بانگ اور وہ رفت — روضہ ساحے میں اُنکے مزار

پھر کریں الکا کا ظاہر جب بیاں — پھر کریں الکا کا ظاہر جب بیاں — نور وحدت ہو گویا سب بیاں

قولہ تعالیٰ وَمَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ

جو فدا اور نکا وہ ہو لا کافدا — پڑھ اطاع اللہ فرمان خدا — جسنے کی اُسنے محبت اہ حبیب — نور وحدت ہو گیا اوسکو نصیب

جس زمین پر نقش ہون اُنکے قدم — اُسکو چومین سب ملائک دم بدم — ہو وے جس جا پر لکھا حضرت کے نام — اولیا آتے ہین ملنے ہر صبح و شام

حب احمد سے ہو بس وصل خدا — کیون نہین ہوتا وہ اُسپر فدا — منعقد ہو دل کا حب مصطفیٰ — بے محبت کے نہو دل پر جلا

جسکو حُبِّ مصطفیٰ حاصل نہین — بالیقین وہ ہو یہین وہ ہو یہین — گرچہ وہ عبادت کا کرے سو سو قرار — بے محبت کے نہین ہوتا شمار

حدیث شریف لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ

حب انکے شرط ایمان اے پسر — ہو یہ مضمون حدیث معتبر

حدیث شریف مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ

من رانی کو تو پڑھ دل سے عزیز — جب تجھے ہو شان احمد سے تمیز — ورنہ بے نسبت نہو اس سے شعور — کیونکہ جاہل ہین ترے دل کے خطور

یہ خطور دل بجائین اے حبیب — جب تلک کامل نہو نسبت نصیب — لیک نسبت تین ہین اے نازنین — جسکو حاصل یہ ہین وہ ہو مرد دین

ایک بھی گر تیرے تجھسے ہو غریب — انکو لاوے جب بجا جی جان سے — پھر تو پاوے کچھ مزا ایمان سے

ماسوا اسکے نہین ہوتا حصول — ہو کرے اسکے سوا وہ ہو فضول — جب کو ہی دیکھ نسبت یار سول — ہجر سے روئے وہ مثل ذی عقول

در بیان ستون چوب حنانہ

تھا ستون چوب حنانہ بنام — اُس سے لگ کے بیٹھتے خیر الانام — ہجر سے حضرت کے رویا اسقدر — جیسے روے طفل بے مادر پدر

رشکیان بھر بھر کے کہتا مین فدا — یا نبی اللہ سنو مجھسے جدا — جب ستون چوب کو یہ درد ہو — حیف ہو انسان گر تو سرد ہو

چوب مین تاثیر ہے ابتک پسر — مولوی کے قول پر کر تو نظر — بشنو از نے چون حکایت میکند — وز جدایہا شکایت میکند

وائے بد تر چوب سے ہم ہین پسر — جنس سے اپنے نہین ہمکو خبر — ہجر و وحدت کے جو ہین دیتیم — خاص نسبت ہی ہین اُنسے سلیم

باوجود اسکے نہین ہم مین اثر — جیسے رکھتی چوب ہو عالی گہر — کیونکہ جب پوچھا نبی نے اُس ستون — چاہتا کیا ہے بتا اے ذو فنون

تب کہا اُسنے کہ ہو نسبت عطا — اور بقا ہون با بقا اے مصطفیٰ — سبوگے طالب بقا کے سر بسر — دیکھ ہمت چوب کی اے بے بصر

گر نہین نسبت تجھے با مصطفیٰ — تو ہی بد تر چوب سے اے بے حیا — یاد رکھ اسبات کو عالی گہر — لیک اسمین نکتہ ہی باریک تر

یعنے طاعت و محبت اور ہی — یا کہ قولی یا کہ فعلی اے پسر — بے محبت ذات کے سب بے اثر

یہ محبت کی ہی صورت اے عجب — گرچہ ظاہر سب کا ایک ہی طور ہی — اگر نہین نسبت تجھے با مصطفیٰ — جان سے لیکن یہ صورت بے نصیب — یہ ہین دونون پوست بے مغز اے فتا

اسکو پیدا کر اگر ہو ذی شعور — جب تجھے ہو نور وحدت سے حضور — دیکھ خانہ کو تھا عشق رسولؐ — ہجر سے رویا وہ مثل ذی عقول

دیکھ تھا یعقوب کو یوسف کے ساتھ — روتے روتے دو جہان کے ہاتھ — دیکھ تھا صدیقؓ کو با مصطفیٰ — جان و مال اپنا کیا اوپر فدا

دیکھ تھے عاشق عمرؓ عالی وقار — کر دیا بیٹے کو سنت پر نثار — دیکھ تھا عثمانؓ با حلم و حیا — قتل تک وہ عاشق احمد رہا

قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ

جب کہ سنتے ذکر حق ہین مومنین | خوف حق ہوتا ہو دلپر جانشین

قولہ تعالیٰ اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَقُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ ذٰلِکَ ھُدَی اللّٰہِ یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ

یا کہ کرتے ذکر حق ہین با حضور | لکواُس سے ہوتا ہو ازبس سرور | یعنے ہستی نیست ہوتی ہو عزیز | ماسواق کے نہین رکھتے تمیز
جانتا ہو نیستی کیا ہو پسر | غیر حق یعنے سو دل پر اثر

دربیان سبب جذب اہل حق

جبکہ ٹری ہو اس اثر کا کچھ ظہور | نفس عاجز روح ہووے نوعی شعور | الیکہ تن سے جان کو نسبت ہی ہیر | اس بسبب سے وہ ہی عاجز سخت تر
یعنے جان ہو پاک چاہے پاک کو | تن نجس ہو خاک چاہے خاک کو | تن کی خواہش ہو بچھوڑے جان خاک | جان کی خواہش ہو ملوں با اصل پاک
تن یہ کہتا ہو نجاؤن عرش پر | جان یہ کہتی ہو رہون کیون فرش پر | جان و تن مین نزاع و شور ہو | تقضا ہر اک کا دائم اور ہی

قولہ تعالیٰ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ

جان یہ کہتی ہو کہ مین ہون امر رب | مین بقید آب و گل کی ہونگی کب | تن یہ کہتا ہو کہ مین ہون آب و خاک | تو کہان اور مین کہان اے اصل پاک
پر بچھوڑونگا تجھے اے نیک نام | تجھ سے روشن ہو مرا خانہ تمام | قید تن سے جان ہیدن ہو تمام | تاکہ حاصل ہووے اسکو مدعا
کھینچتا ہوا سکو تن اپنی طرف | اس سبب سے جان کو وہ تا ہی شغف | اس تخالف کے سبب سے عاشقین | دست و پا کو مارتے ہین بر زمین
مولوی کا یہ کلام اے اہل دل | ہو اسی مضمون پہ بیشک مشتمل | روح مہبط سوے چرخ برین | سوے آب و گل شدی در اسفلین
اسقدر بین دست و پا زن خاک پہ | شور و غل پڑ جاتا ہی افلاک پر | مولوی فرماتے ہین اے کرو کر | مثنوی مین اسطرح پر کر نظر
جسم بر خاکست و جان بر لامکان | لامکان ہو خرق وہم سالکان | ہر دمے در وے خیالے زایدت
از نیستان تا مرا ببریدہ اند | از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند | درد سے تڑپین جو انسان خاک پر | رشک سے روین ملاک افلاک پر
یہ لکھا عطار نے شن اے حبیب | قدسیون کو یہ مین رتبہ نصیب | درد سے ہو عشق ہست و درد نیست | درد را جز آدمی درخور نیست
درد اسکو کہتے ہین اہل عقول | ماسوا اسکے ہین سن اے مجہول | جاہلون کے قول پر مت کر نظر | حاصل اسکو کر اگر ہو باخبر
سن امام اولیا عطار سے | مانگتے تھے یہ سدا استار سے | کفر کافر را و دین دیندار را | ذرہ درد دل عطار را
دیکھ فرماتے ہین مولانا روم | قدر کب جانے ہی اسکی چیدہ و موم | اے خنک چشمی کہ آن گریان اوست | وے ہمایون دل کہ آن بریان اوست

دربیان جذب کہ بغیر محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ فائدہ نکند

ہو مگر جو شرع احمد کا نثار | درد اسکا راست ہی اے با وقار | جو خلاف آنجناب پاک ہی | درد اسکا سر بسر سب خاک ہی

دل کو فرمایا کہ ہی عرش خدا | صاحب لولاک نے اسی باصفا | دل ہوا ہی خاک از عشق خدا | آئینہ رو لیتے ہین اس سے جلا
دل نہین ہی ہی یہ بحر بیکنار | درّ و وحدت اسمین رخشان بیشمار | عرش و کرسی ہفت اقلیم و گر | اسکے اندر دیکھ لے اے بیخبر
دل نہین ہی لحم و شحم و گوشت پوست | دل ہی وہ حاصل ہی جسکو ہو نشو و نشو دل | وصفت خاص ہی ہو نشو دل | کیجیو اس جا تمیز اہل دل
یا کہ ناظر یا کہ مدنظور ہی | وہ نہین دل جو کہ اس سے دور ہی | کیا لکھون اوصاف دل اے پشت خاک | گوش دل سے گر نہ سنے بیہودہ چاک
یعنے فرماتے ہین کیا وہ باخدا | مثنوی مین مولوی باصفا | دل گذرگاہ جلیل اکبر ست | کعبہ جنگا خلیل آذر ست
دل بدست آور کہ حج اکبر ست | از ہزاران کعبہ کیدل معتبر ست | سن ذرا عطار کی یہ گفتگو | تاکہ واقف اس سے ہو اور نہ شت خو
دل چو شد سبزیاد غیر او حرام | گر بدانی او بود بیت الحرام | در دق ہی جان دل ہی اہل دل | پر نہین واقف جو خود ہی آب و گل

در بیان درد حق کہ از قرآن مجید ثابت است

یون کہو با نقطون کو تم کرکے دراز | از طفیل سید بطحا اے کارساز | ایسی آتش کر مرے دل مین نہان | ہو اگر ظاہر طپے کون و مکان
آہ جب نکلے تو ہو سب پر اثر | کوہ تڑپے گر پڑے سیری نظر | بیقراری سے مجھے بس ہو قرار | فضل سے ہو وصل اے پروردگار
سوز و درد خاص ہو افسردگی | زندگی عاشق کی ہی پژمردگی | اسقدر دے سوز دل پروردگا | چشم دل سے خون بہے لیل و نہار
کیونکہ حاصل جسکو تیرا درد ہی | دو جہان مین وہ بلا شک فرد ہی | باعث ایجاد عالم ہی یہ درد | سرفرازی بخش آدم ہی یہ درد
جسکا دل با درد ہو عالی نسب | اُس سے ملتے ہین فرشتے باادب | جو کہ دل وابستہ ہو اسکی کلید | درد ہی یہ درد اے مرد سعید
جسکو درد حق نہو عالی گہر | وہ نہین ہرگز بشر اے با خبر | جو کہ ہی بیدرد وہ حیوان ہی | گرچہ ظاہر شکل مین انسان ہی
درد ہی اخلاص حق از بس لطیف | تو نہین واقف ہو اس سے اے حریف | یہ سخن با درد سن عطار کے | عاشق صادق تھے وہ سرکار کے
ذرۂ درد خدا حاصل ترا | بہتر از ہر دو سرا حاصل ترا | ذرۂ عشق از ہمہ آفاق بہ | ذرۂ درد از ہمہ عشاق بہ
درد حاصل کن کہ درمان درد ہست | درد عالم دارو ے جان درد ہست | در گذر از زاہدی و سادگی | درد باید در دکار افتادگی
ہر کرا درد نیست درمانش مباد | وانکہ درمان خواہد و جانش مباد | مولوی فرماتے ہین اے بیخبر | اس کلام آتشین پر کر نظر
آتش است این بانگ نای و نیست باد | ہر کہ این آتش ندارد نیست باد | درد سے انکار جسکو ہو وہ خر | بلکہ بدتر اس سے ہو وہ بدگہر
یہ لکھا عطار نے کیا ہی عجب | دیکھکر انسان کو گر بتواب و تب | حق ہمین گوید کہ انسان فی المثل | ہمچو گاو ست و چو خر بل ہم اضل
رو با سفل دارد او چون گاو خر | نیستش کارے بغیر از خواب و خور | بے نصیب از سر کہ الست آن گروہ | غافل از ارباب جالست آن گروہ
مولوی کے سن تو یہ طرز کلام | دیکھو کیا ہو تا ہی ثابت نیکنام | بر محمدؐ چون ابو بکر نکو | دید صد شق القمر با در نگرد
چون نبودہ بو جہل زاصحاب درد | نقص یہ تھا بو جہل مین اے بیخبر | اسلیے دین سے رہا وہ بیخبر
یعنے تھا بیدرد وہ زشت و پلید | سن حقیقت درد کی ایجا مختصر | تا نہو با درد پر تو لعنہ زن




یہ کلام پاک رب دو جہان | گوش دل سے تم سنو اے سو سنان

در بیان مذمت خیال الفت ماسوای حق

دل مین تیرے یہ مرض ایسا پلید — حشر تک چھوڑے نہ تجھکو اے سعید — دل مین تیرے جبکی نسبت جم گیا — حشر اسکے ساتھ ہووے ذی خصال

حدیث شریف یحشر الناس یوم القیمۃ علی نیاتھم

یہ حدیث مصطفیٰ ہے اے جوان — حشر و نشت پہ تیری ہیگمان — مولوی روم نے بھی اسپر — کیا لکھا ہے دیکھ کر ہو باخبر

ہر چہ در دنیا خیالت آن بود — تا ابد راہ و سالت آن بود — جز خدا کچھ فکر مت رکھ اسپر — یہ کریگی خوار تجھکو سر بسر

در بیان کشت آخرت

دل ترا ہے کشت مرشد کاشتکار — جو وہ بوئے وہ ہی سنکے ہوشدار — عشق ہے اس کشت کا جو تا پسر — ہل ہے اسکا فکر خوف ذی سیر

بیل ہین اس کشت کے اے نیکبخت — یعنے تنہائی و بیداری جوان — ہے بجائے چاہ چشم اشک ریز — ہے بجائے شاہ شاہ رستخیز

ہے بجائے تخم نام ذوالجلال — کشت دل مین اسکو بوا ہے بالکمال — مین بجائے پاسبان ظاہر عمل — کر سنون یہ کشت مین آوے خلل

جب یہ کامل تیری ہووے کشت زار — جزکے آوے کاٹ اسکو ذی شعار — دے ہوا اثبات کی پھر سر بسر — لاکے میدان مین تو رکھ فرسن پسر

برق سے خرمن کو رکھنا تو بچا — برق یعنے شرک ہوا ہے ماسوا — جب لگا نے خوشہ سے دانہ غریز — پھر نگہبان اسکا رہا ہے یا نمیز

کیونکہ دشمن اسکے مین لاکھون جوان — بے نگہبانی پنچھوڑین بے گمان — نبود اکر غالبکو اسجا ہو شمند — جس جگہ پہونچے نہ موشے محا گزند

جب تلک انکی نہین کرتا دوا — کشت تیرا سب خراب ہے یا خدا — دیکھ فرماتے ہین کیا وہ بامصواب — یعنے حضرت مولوی عالیجناب

اول ایجان دفع شر موش کن — بعد ازان ورجمع گندم خوش کن — جانتا ہو وہ مکان ہے جیب — جس جگہ پہونچے نہ موشون سے ضرر

یعنے وہ دل جو ہر جان ہے جوان — واں نہین موشون محا برگز نشان — موش کیا ہے جانتا ہو اے حبیب — یعنے شیطان لعین بے نصیب

یہ پسر ہے ہر رگ مین تیرے مثل خون — پر نہین دل مین گذر اسکو زنہار — کیونکہ اسمین نور حق ہے آشکار — ہو گریزان دیکھو شیطان نابکار

دیکھ فرماتے ہین عطار ولی — گوش دل سے سن ذرا اسکو اخی

در بیان اوصاف دل

دل چہ باشد غیر نفس ناطقہ — آنکہ از حق یافت بر وے بارقہ — دل بمعنی جوہر ے روحانی است — دل نہ از جسم ست و نہ جسمانی است

کس ندانہ قدر دل جز اہل دل — نیست دل را نسبتے با آب و گل — اہل دل شو اہل دل شو اہل دل — ورنہ ہمچون خر فرومانی بہ گل

مقصد مقصود خلوت این دل ست — ہر چہ ہیچ واہی از ین دل حاصل ست — ہر چہ پیمارف و انداز دل خواند علما ست — از کتاب و درس دست افشاندہ ایست

آنچنین دل را تواز عارف طلب — دل مجوز ین بست جام بے ادب — بے تعلم حق دہد او را علوم — علم بالے بر تر از درک و فہوم

دل چہ کیا ہے شاہد مقصود ہے — دل یہ کیا ہے مسجد و معبود ہے — دل یہ کیا ہے مخزن اسرار ہے — دل یہ کیا ہے مطلع انوار ہے

دل یہ کیا ہے مرأت اہل دلان — دیکھتے ہین نور حق اسمین عیان — دل یہ کیا ہے جام جم اے بے بصر — نیک و بد آتا ہے اسمین سب نظر

حدیث شریف قلوب المؤمنین عرش اللہ تعالیٰ

یہ ہی مرشد مین ہون بس اسکا مرید — تو وہ کہا اسکو خدا راہ سعید — دمبدم جس سے ہو تجھپر یہ خدا
اتباز اہد کی حق نے کی قبول — زن گئی افعال بد سب اپنے بھول — ماسوا حق کے نہ تھا اُسکو تمیز
جب ہوا زن کا یہ رتبہ اے پسر — دیکھ کر زاہد کو زن نے آہ بھر — ظاہر و باطن ہی سب تجھپر عیان
اسکے باعث سے کیا مجکو قبول — کر قبول اسکو خدا بہر رسول — ہوگیا زاہد بھی عارف باخبر
حق پسندی حق کو ہی از بس پسند — یاد رکھ اس بات کو اے ہوشمند — زن کو حاصل ہوگیا از بس عظیم
حق پسندی سے نہ غافل ہو عزیز — مثل زاہد تا کہ ہو تو باتمیز — جو کہ خالی ان سے ہی وہ بے نصیب
خود پسندی شیوۂ شیطان ہی — کذب گوئی غارت ایمان ہی — کر دیا لاکھون کو غارت اے سعید
تو نگہبان اسکا رہ ہر روز و شب — مثل شیطان تا نہو تو بے ادب — جب یہ تیری ہو نماز اے باخدا

در بیان صلوٰۃ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ

دیکھ سفیان کو کہ پڑھتے تھے صلوٰت — شام کی مسجد مین سُن اے نیکذات — گر پڑے بیتاب ہو کر بے خبر
جبکہ فارغ وہ ہوئے عالیجناب — اُنسے پوچھا ایک نے اے فیضیاب — بھید اسکا دو ذرا مجکو بتا
پھر یہ سفیان نے کہا اے مجتبی — روبرو حق کے نہ ٹوٹے کیون جگر — بس مدد مانگون ہون تجھسے روز و شب
گر یہ فرماوے خدا اے کذب گو — پھر اصیرون سے کرے کیون جستجو — کیون نہ تو شاکر رہا تقدیر کا
یہ تصور دل مین جب آیا پسر — بشرم سے اسکے گرا مین خاک پر — ترک کر حق کے سوا سب شی کو تو
جب حضور دل ہو حاصل اے پسر — ورنہ کیا ہی نان و حلوا اے مجتبی — سولوی روم نے اے نابکار
تا نمے سازی ز خون دل وضو — کی نماز عاشقان آید ز تو — ترک خویش و ترک فرزندان نماز
مے نیرزد آن نماز او دو جو — آنکہ با اغیار دارد دل گرو

قولہ تعالیٰ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ

ہر گھڑی ہر لحظہ رکھو حق سے نیاز — جب ادا ہو نہ نماز — دمبدم جسکو نہو حق کا حضور — پھر کہان اُسکی نماز اے ذی شعور
کینکہ غفلت مین یہ کھویا روز و شب — پھر خیال رب بھلا آتا ہی کب — اسلیے لازم ہی تجکو اے پسر — حق سے کوئی دم نہو تو بے خبر
دیکھ فرماتے ہین یہ حضرت نبی — گوش دل سے سُن ذرا اے مجتبی — یعنی دل یہ خواب مین ہشیار ہی
تیری بیداری ہی سونے سے تبر — خواب کا کیا ذکر ہی اے مجتبی — صاف ثابت ہے صلوٰۃ دائمون
جب نماز پنجگانہ ہو ادا — پیشتر اسکو ادا کر با خدا — مولوی روم نے اے مجتبی — کیا لکھا ہی دیکھ تو یہ پر اثر
صاحب ایمان ہان باشد ہمان — کو نباشد غافل از دے یکزمان — عارف از دے یکزمان غافل نبود
ہر سر کو سجدہ سبحان نگرد — حق مرا در اصحاب ایمان نگرد — پھر کہان تیری نماز اے حیلہ ساز

طاعت عامہ گناہ خاصگان — وصلت عامہ حجاب خاصہ دان — عام را باشد نظر بر فعل و اسم — عیش خاصہ محو گردد وصف اسم
عام را باشیشہ و نقش و نگار — خاص را بارو شنی گردد قرار — گر نظر در شیشہ داری کم شوی — زانکہ در شیشہ ستاد او دوی ما
مولوی کی سُن نصیحت اے پسر — اولیا کا جب ہو منظور نظر — خاک شو در پیش شیخ باصفا — تا ز خاک تو بروید کیمیا
پیچ نکشد نفس را جز ظل پیر — دامن آن نفس کش سخت گیر — چون بگیری سخت آن توفیق ہوست — در تو ہر قوت کہ آید جذب اوست

در بیان صفت مجذوب سالک

ابتو سُن مجذوب سالک کا بیان — تاکہ تجھ پر ہو سب ظاہر عیان — یعنی وہ مجذوب سالک ذی سیر — جسکی صحبت سے ہو جذب اول سیر
بعد اُسکے ہو سلوک ایسا جوان — ماسوا حق کے ہو سب پردہ نہان — یان تلک پوشیدہ ہوا ذی سیر — قدسیون کو بھی نہو اصلا خبر
منتہا کا یہ ہی جذب انیکبخت — یہ طریقہ سب طریقون سے ہی سخت — حکم اسکو ہی کہ رہ سب سے بہم — پر نہووے عشق سے ماہر قدم
یعنی ہو مخلوق مین جون جان و تن — جان ہو حق کی طرف پر جان مین — جسکا یہ ہی حال اسی عالی گہر — صحبت بد سے نہین اُسکو ضرر
حق نے بھیجا اسلیے اُسکو شتاب — تاکہ ہووے خلق اُس سے فیضیاب — جسکو ایسا ہو سلوک اے مردِ دین — وہ گدا ہی عشق کا شہ بالیقین
اُسکی صحبت سے ہو جذب الٰہی باخدا — پر ارادت تیری صادق ہو ذرا

قولہ تعالیٰ اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ

بے ارادت کے نہین ہوتا اثر — انبیا کی کہ ہدایت پر نظر — یعنی ہو اخلاص مرشد سے تمام — جب تجھے ہو جذب حق اے نیکنام

در بیان اقسام جذب

دو طرح کا جذب ہی اے نیکمرد — جسکو یہ حاصل ہی وہ عالم مین فرد — ایک تو ہی خاص دیگر عام ہی — خاص یہ بس عام کا انجام ہی
عام کہتے ہین اسے عالی گہر — جسکو نسبت پیر سے ہو سر بسر — خاص یہ ہی یاد رکھ عالیجناب — نسبت احمد سے جو ہو فیضیاب
نسبت پیر اسکی ہی لیکن خلاف — یعنی نسبت احمدی کے بے خلاف — جسکو نسبت پیر کی ہو بالفضول — ہی وہ عین نسبت ذات رسول
نسبت احمد احد کی ہی پسر — عرض یہ جوہر وہ ہی اے نیخبر — مخزن نسبت ہی مرشد اے حبیب — اسکو حاصل کر اگر ہی بانصیب
جس سے نسبت تجکو ہو اے نیکدان — یاد رکھ وہ ہی ہی نسبت بیگمان — اس مثل کو سُن ذرا اے شیخ خصال — اسمین لکھتا ہون مین اک عابد کا حال

در بیان زاہد خشک و زن فاسق کہ آخر کار ہر دو کامل شدند

اک گدا پڑھتا تھا صحرا مین صلوات — وقت مغرب کے سنو اے نیکذات — زن وہان آئی چلی اک اے سعید — پا رکھا اُسنے مصلے پر بلید
دیکھ یہ زاہد ہوا زن سے خفا — اور کہا زن سے کہ سُن اے بیحیا — تو نے پا رکھا یہان کیون بے ادب — مین وا کرتا تھا یان پر قرص شب
سُن کے یہ زاہد سے زن نے کھینچ آہ — یہ کہا کہتے ہو کیا ہادی راہ — فسق کی نیت سے جاتی تھی چلی — تجکو دیکھا نہ مصلے اے شقی
فسق نے دل پر کیا تھا یہ اثر — تن بدن کی کچھ نہ تھی مجکو خبر — تو نماز حق مین دیکھے جز خدا — عیف ہی صد حیف تجھپر اے گدا
سُنکے زن سے یہ نصیحت پر اثر — گر پڑا زاہد زمین پر بے خبر — نور وحدت زن پکر دے آشکار — بیخبر تھا پر یہ کہتا کردگار

وہ ہوا ہی عشق حق سے بے خبر | غیر کا پھر کیا بھلا ہو راہبر | یہ لکھا عطار نے اے ہوشمند | ہوشمندون نے کیا اسکو پسند
پس سوم مجذوب مطلق ہے شمر | کو رتاب نور حق شد بے خبر | او ز مستی گشت از خود بے خبر | دیگران راہون بود او راہبر
او بجوست بے بجو دو لا یعقل ست | کردن تکلیف باو سے باطل ست | رہبری ناید ز مجذوب زبان | اتفاق کاملان اینست این
رہ ز مجذوب زبان مجو ای پر ہنر | اندرین رہ ہیچ نبود جز خطر | گرچہ آن مجذوب از حق آگہ است | تابع مجذوب بیشک گمرہ است
چار مین بے جذب سالک اے حبیب | عشق حق سے وہ ہوا ہی بے نصیب | عقل مطلق سے وہ کرتا ہی طلب | واسلے واصل نہین وہ بے ادب
جو کہ تابع اسکا ہی ای مرد دین | وہ ہی منکر عشق حق سے بیقین | در د حق سے کچھ نہو اسکو خبر | بلکہ ہو اس راہ حق سے دور تر
عالم انسے بلکہ بہتر ای جوان | یہ ہی بد تر عام سے بھی بیگمان | یہ لکھا عطار نے ای متقی | جو کہ پیرو اسکا ہی وہ ہی غوی
چار مین سالک کہ او بے مجذبہ است | کو سلوکے کرد از ہستی پرست | سالک بے جذب چون واصل نشد | در طریقت لاجرم کامل نشد
سالک بیجذب خود آگاہ نیست | واقف این منزل و این راہ نیست | از رہ و منزل چو واقف نیست او | رہنمائی چون کند آخر بگو
چون نشد واصل نباشد رہنما | زو مجو چیزے چو ہست او پیشوا | ہمچنین گستاخ گر تابع شوی | رہ نیابی غایت گردی غوی
انسے بچنا فرض ہی تجکو جوان | تا نہو تو عشق حق سے بدگمان | کیونکہ یہ ہین در د حق سے بے نصیب | بے نصیبون کو نہین ملتا حبیب

در بیان اطاعت پیر کامل

گر تو چاہے وصل حق انمین بجو | کاملون کا خاک پا ہو سر بسر | اس صفت کا گر ملے تجکو گدا | اسکے او پر جان و دل سے ہو فدا
سب سے ہو آزاد انکا ہو غلام | جب ملے دین کافرا تجکو تمام | جب تلک انکا نہووے خاکپا | راز حق ہرگز نہووے تجھپر وا
یہ لکھا عطار نے اے بے شعور | پڑھ کے کر دل سے تکبر اپنے دور | منکہ دارم از ہمہ عالم فراغ | عشق اہل دل نہ جان بگزیدہ ام
منکہ دارم از ہمہ عالم فراغ | مہر کامل کردہ ام در سینہ داغ | منکہ از سیر دو عالم رستہ ام | بر در اہل دلان خاک درم
من کہ بر فرق سلاطین افسرام | پیش ایشان از گدایان کمترم | منکہ عرش و فرش بر دم زیر پا | میکنم از خاک ایشان توتیا
منکہ از آدم نزاید ہر چہ ہست | پیش ایشان گشتہ ام چون خاک پست | منکہ از دنیا و عقبی فارغم | در سپہر وصل چون مہ پارہ ام
روے من مالم ز عجز و افتقار | دائما بر آستان این کبار | خوشتہ چین خرمن اہل دلم | خاک راہ کاملان منزلم
انکے ظاہر پر نکر ہرگز نظر | نور باطن انسے حاصل کر پسر | یعنی ظاہر سے بری ہی انکی چال | پر نہین واقف ہی تو ای خوشخصال
انکے ظاہر ہین اگر ہو کچھ خلل | تو نکرنا اسپہ کچھ ہرگز عمل | دیکھ فرماتے ہین کیا وہ ای عزیز | یعنی حضرت مولوی پر تمیز
ملت عشق از ہمہ دینہا جداست | عاشقان را ملت و مذہب خداست | وسوسہ بد دے جو شیطان لعین | دل مین تیرے اسکا کچھ ای مرد دین
خضر و موسیٰ کا تو قصہ پڑھ عزیز | تا کہ ہو اس راز سے تجکو تمیز

قولہ تعالیٰ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا

تیری نیکی ہی بدی انکی عجیب | فرق یہ ہی یاد رکھ ای بے نصیب | دیکھ تو یہ مولوی نے کیا لکھا | پڑھ ذرا اسکو تو ای مرد خدا

قول سن یہ عارف باللہ کا — نور دیکھا جسنے تھا اللہ کا — زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر — تا فریبد مرغ را زان مرغ گیر

بشنود آن مرغ بانگ جنس خویش — از ہوا آید بہ بامد دام پیش — تو نہو زانکا مقید ذی سبیل — یہ ہین شیطان شکل انسان سر بسر

کیا ہو اگر ریش کی اسنے بلند — ڈالی ہی اسنے ریا کی یک کمند — پھانس لے اس سے سلیمان کو پسر — مولوی نے اسلیے دی یہ خبر

حرف درویشان بدزد ہر مرد دون — تا بخواند بر سلیمے آن فسون — اہی بسا ابلیس آدم روی ہست — پس بہر دستے نباید داد دست

جو ہوا انکا مقید اہی حبیب — نور وحدت سے ہوا وہ بے نصیب — یہ لکھا عطار نے اے باصفا — گوش دل سے سن ذرا یہ برملا

ہر کہ باور کرد آن مکار دروغ — ماند از نور ولایت بیفروغ — گم شد و ہرگز بمنزل رہ نبرد — در بیابان ہلاکت زار مرد

اشقیا از اولیا نشناختی — دین و دنیا را زان در باختی — رہزنان چون رہنما پنداشتی — احمد و بوجہل چون ہم داشتی

ساحتی دجال را مہدی پیر — خر بعیسی چون ندانی اہی فقیر — خود نہ پیرست او کہ شیطان رہ زنست — از طریق رہروان کی آگہ است

غول را کردی تصور رہنما — تا کہ گشتی منکر اہل خدا — تو نہ جانی ز ویک انکے اہی عزیز — تا کہ پاوے نور ایمان سے تمیز

انکی صحبت مار سے بھی ہی بتر — حق ذات پاک اللہ الصمد — کہ بود بہ مار بد از زیا رہد

مار بد جانت ستاند اہی سلیم — زہر قاتل مے شمر صحبت بنام — ہست صحبت را اثرہاے تمام

جیسے قرب اولیا سے ہو اثر — ویسے قرب اشقیا سے ہو ضرر — یعنی حضرت مولوی باصفا

صحبت صالح ترا صالح کند — صحبت طالح ترا طالح کند

حدیث شریف لِلصُّحْبَةِ تَأْثِیْر

اس حدیث پاک پر کر تو نظر — تا کہ بد صحبت سے ہو تجکو حذر — انکی صحبت سے ہو حق سے بے نصیب — انکی صحبت سے ہو حق کا تو حبیب

در بیان اقسام سالک

جستجو کر سالکون کی اہی پسر — تا کہ ہو دین حق سے باخبر — چار ہین اقسام سالک اہی جوان — یاد رکھ اس بات کو اہی نیکدان

پیشتر مجذوب سالک اہی حبیب — سب سے بہتر دین حق کا وہ طبیب — تا کرے مخلوق کو یہ خبر

لیک مشکل سے میسر ہو یہ پیر — حق نے بھیجا ہی اسے بس زود تر — کو ز اول باخدا واصل شدہ ست

حق فرستادش بسوے خلق زود — تا کہ خلقان جہان را رہ نمود — تا کہ پیری اینچنین پیدا شود

اسکو حاصل کر اگر ہی با خبر — دیکھ دم مین کیا ہو پھر تجھپر اثر — محنتون سے جذب اسکو ہو نصیب

سالہا محنت کرے جب ہو جوان — تب ہو قابل جذب کے اہی نیکدان — چشم دل سے کر ذرا اسپر نظر

دان دوم را سالک مجذوب دان — کو سلوکے کردہ باشد رہروان — کرد سعی و گشتہ قابل جذب وا

چون دل او قابل انوار شد — جان پاکش قابل اسرار شد — جان او شد محرم بزم شہود

تیسرا مجذوب مطلق اہی پسر — نور حق کے ناسوادہ بے خبر — عقل و دانش سے وہ ہی اپنی جدا

در بیان ریا

جو عمل ہی بے طلب معبود کے — وہ عمل ہی بار یا تو جان لے — جانتا ہی کیا ریا ہی اے جوان — یعنی یہ ہی شرک اصغر ہیگمان

جسکے دل مین یہ ریا ہی اے حبیب — بت پرستون مین سے ہی وہ بے نصیب — پیر جی ہون یا کہ عالم اے پسر — خر سے بدتر ہین یہ دونون بیشمار

کیا ہوا اگر ہو گئے لاکھون مرید — اور کہتے ہین انھین وہ بایزید — وہ ہین شیطان شیاطین یعنین — خلق کو کرتے ہین حق سے بے یقین

صدق کو دین کذب سے اپنے چھپا — یہ ہین دونون اسقدر کہیا اس سے شوکت دین کی ہوتی ہی کم — کذب سے گر آہین ہاے کوئی دم

در بیان پیر صادق

جب تلک حاصل نہو تجکو کمال — خلق سے بیعت نہ لے اے خوشخصال — کسکو کہتے ہین کمال اے نیکنام — ماسوا حق کے محبت ہو حرام

نور وحدت کا ہو دل پر یہ اثر — ماسوا حق کے نہ آوے کچھ نظر — جسکو دیکھے چشم دل سے اے حبیب — نور وحدت سے وہین ہو بانصیب

یا کہ دیوے درد حق جسکو عزیز — ماسوا حق کے نہو اُسکو تمیز — جب تلک ایسا نہو تجھمین اثر — تیری پیری مکر ہوگی سر بسر

دیکھ تو اسکو ذرا مرد خدا — مولوی روم نے یہ کیا لکھا — کار مردان روشنی و گرمی ست — کار دونان حیلہ و بے شرمی ست

لیک اسمین شرط ہی عالی گہر — ہو شریعت کے موافق وہ بشر — جو خلاف شرع ہو وے اے سعید — جانیو اُسکو تو بس دیو مرید

باطریقت کے مخالف ہو اگر — وہ نہین ہادی ہی دین کا سر بسر — پیر جی ہون یا کہ عالم بے نظیر — یہ نہین پیری کے قابل اے فقیر

گوش دل سے سن ذرا یہ گفتگو — کام آویگی خدا کے روبرو — راہ سنت ہی صراط المستقیم — راہ بدعت راہ شیطان الرجیم

دیکھ فرماتے ہین عطار ولی — گوش دل سے سن ذرا اسکو اخی — اہل بدعت شیخ سنت چون بود — رہ ندید و کی ترا رہبر بود

رہبر راہ طریقت او بود — گو بہ احکام شریعت میرود — دیکھ کیا لکھتے ہین شمس العارفین — یعنی مولانا کے مرشد مردِ دین

باش ثابت در شریعت اے عزیز — تا حقیقت کشف گردد بر تو نیز

در بیان متفقہ متقشف بیدرد

یا کہ جو پابند صورت ہو بشر — وہ بتر اس سے ہی زاہد سر بسر — دیکھ لے تو یہ حدیث باصواب

ظاہر و باطن ہو مثل جان و تن — وہ ولی اللہ ہی بیشک جان مین — وہ نہین پیری کے قابل بے تمیز

کیا لکھا عطار نے یہ اے حبیب — پڑھ ذرا دل سے کہ تا ہو بانصیب — دامن معنی کہا گیرد بدست

صد فسون و مکر دارد در درون — مخلص صادق نماید از برون — مثنوی مین اپنی دیکھو یون نظیر

جان بے معنی درین تن بیخلاف — ہست ہمچون تیغ چوبین در غلاف — جوز ہا بسیار دروے مغز نی

دانۂ بے مغز کی گردد نہال — صورت بیجان نباشد جز خیال

در بیان حریص شدن باحتیاط تمام و محترز شدن از صحبت بے اہل باطن

تو نہ پھنسنا دام مین انکے پسر — جھوٹی دیتے ہین یہ صفیرین سر بسر — یہ نہین ہین مرغ قدسی ہیگمان — چغد ہین یا بوم یہ اندر جہان

قول سن یہ عارف باللہ کا — نور دیکھا جسنے تھا اللہ کا — زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر — تا فریبد مرغ را زان مرغ گیر

بشنود آن مرغ بانگ جنس خویش — از ہوا آید بیابد دام پیش — تو نہو، انکا مقید ذی سبیل — یہ ہین شیطان شکل انسان بیسبیل

کیا ہو اگر ریش کی اسنے بلند — ڈالی ہی اسنے ریا کی یہ کمند — پھانس لے اس سے سلیمان کو پسر — مولوی نے اسلیے دی یہ خبر

حرف درویشان بدزد ہر مرد دون — تا بخواند بر سلیمے آن فسون — اہی لبسا ابلیس آدم روی ہست — پس بہر دستے نباید داد دست

جو ہوا انکا مقید اہی حبیب — نور وحدت سے ہوا وہ بے نصیب — یہ لکھا عطار نے اے باصفا — گوش دل سے سن ذرا یہ ہر ملا

ہر کہ باور کرد آن مکار دروغ — ماند از نور ولایت بیفروغ — گم شد و ہرگز بمنزل رہ نبرد — در بیابان ہلاکت زار مرد

اشقیا از اولیا نشناختی — دین و دنیا را ازان در باختی — رہزنان چون رہنما پنداشتی — احمد و بوجہل چون ہم داشتی

ساختی دجال را مہدی پیر — خود نہ پیرست او کہ شیطان رہ زنست — از طریق رہبران کی آگہ است

غول را کردی تصور رہنما — تا کہ گشتی منکر اہل خدا — تا کہ پاوے نور ایمان سے تمیز

انکی صحبت مار سے بھی ہی بتر — یون لکھا ہی مولوی نے اہی پسر — کہ بود بہ مار بد از یار بد

مار بد جانت ستاند اہی سلیم — یار بد آرد ستو بار جحیم — ہست صحبت را اثرہا سے تمام

جیسے قرب اولیا سے ہو اثر — ویسے قرب اشقیا سے ہو ضرر — یعنی حضرت مولوی باصفا

صحبت صالح ترا صالح کند — صحبت طالح ترا طالح کند

حدیث شریف المصحبۃ تاثر

اس حدیث پاک پر کر تو نظر — تا کہ بد صحبت سے ہو تجکو حذر — انکی صحبت سے ہو حق سے بے نصیب — انکی صحبت سے ہو حق کا تو نصیب

در بیان اقسام سالک

جستجو کر سالکون کی اہی پسر — تا کہ ہو ہے دین حق سے باخبر — چار ہین اقسام سالک اہی جوان — یاد رکھ اس بات کو اہی نیکدان

پیشتر مجذوب سالک اہی حبیب — سب سے بہتر دین حق کا وہ طبیب — حق نے بھیجا ہی اسے بس زود تر — تا کرے مخلوق کو یہ خبر

لیک مشکل سے میسر ہو یہ پیر — یہ لکھا عطار نے سن اہی فقیر — کوز اول باخدا واصل شدہ ست

حق فرستادش بسوے خلق زود — تا کہ خلقان جہان را رہ نمود — تا کہ پیری اینچنین پیدا شود

اسکو حاصل کر اگر ہی تا خبر — دیکھ دم مین کیا ہو پھر تجھپر اثر — محنتون سے جذب اسکو ہو نصیب

سالہا محنت کرے جہد و جوان — تب ہو قابل جذب کے اہی نیکدان — چشم دل سے کر ذرا اسپر نظر

وان دوم را سالک مجذوب دان — کو سلوکے کردہ باشد رہروان — کرد سعی گشتہ قابل جذب وا

چون دل او قابل انوار شد — جان پاکش قابل اسرار شد — جان او شد محرم بزم شہود

تیسرا مجذوب مطلق اہی پسر — نور حق کے ناسوادہ بے خبر — عقل و دانش سے وہ ہی اپنی جدا

در بیان ریا

جو عمل ہو بے طلب معبود کے — وہ عمل ہو بار یا تو جان لے — جانتا ہو کیا ریا ہو اے جوان — یعنی یہ ہو شرک اصغر بیگمان

جسکے دل مین یہ ریا ہو اے حبیب — بت پرستون مین سے ہو وہ بے نصیب — پیر جی ہون یا کہ عالم اے پسر — خر سے بدتر ہین یہ دونون بیخبر

کیا ہوا گر ہو گئے لاکھون مرید — اور کہتے ہین انھین وہ بایزید — وہ ہین شیطان یہ شیاطین یعنین — خلق کو کرتے ہین حق سے بے یقین

صدق کو دین کذب سے اپنے چھپا — یہ ہین دونون اسقدر کے بیحیا — اس سے شوکت دین کی ہوتی ہے کم — کذب سے گر آہین ہاے کوئی دم

در بیان پیر صادق

جب تلک حاصل نہو تجکو کمال — خلق سے بیعت نہ لے اے خوشخصال — اسکو کہتے ہین کمال اے نیکنام — ماسوا حق کے محبت ہو حرام

نور وحدت کا ہو دل پر یہ اثر — ماسوا حق کے نہ آوے کچھ نظر — جسکو دیکھے چشم دل سے اے حبیب — نور وحدت سے وہین ہو بانصیب

یا کہ دیوے دردِ حق جسکو عزیز — ماسوا حق کے نہو اُسکو تمیز — جب تلک ایسا نہو تجھمین اثر — تیری پیری کر ہو گی سر بسر

دیکھ تو اسکو ذرا مردِ خدا — مولوی روم نے یہ کیا لکھا — کار مردان روشنی و گرمی ست — کار دونان حیلہ و بے شرمی ست

لیک اسمین شرط یہ عالی گہر — ہو شریعت کے موافق وہ بشر — جو خلافِ شرع ہووے اے سعید — جانیو اُسکو تو بس دیو مرید

باطریقت کے مخالف ہو اگر — وہ نہین ہادی ہے دین کا راہبر — پیر جی ہون یا کہ عالم بے نظیر — یہ نہین پیری کے قابل اے فقیر

گوش دل سے سُن ذرا یہ گفتگو — کام آویگی خدا کے روبرو — راہ سُنت ہے صراط المستقیم — راہ بدعت راہ شیطان الرجیم

دیکھ فرماتے ہین عطار ولی — گوش دل سے سُن ذرا اسکو اخی — اہل بدعت شیخ سنت چون بود — رہ ندید و کی ترا رہبر بود

رہبر راہ طریقت او بود — کو بہ احکام شریعت میرود — دیکھ کیا لکھتے ہین شمس العارفین — یعنی مولانا کے مرشد مردِ دین

باش ثابت در شریعت اے عزیز — تا حقیقت کشف گردد بر تو نیز

در بیان متفقہ متقشف بیدرد

یا کہ جو پابند صورت ہو بشر — وہ بتر اس سے ہے زاہد سر بسر — اگر نہین باطن تو ظاہر سب خراب — دیکھ لے تو یہ حدیث باصواب

ظاہر و باطن ہو مثل جان و تن — وہ ولی اللہ ہے بیشک جان من — ایک مین بھی ضعف گر ہوا اے عزیز — وہ نہین پیری کے قابل بے تمیز

کیا لکھا عطار نے یہ اے حبیب — پڑھ ذرا دل سے کہ تا ہو بانصیب — آنکہ باشد دائما صورت پرست — دامن معنی کجا گیرد بدست

صد فسون و مکر و ہا در دور دون — مخلص و صادق نماید از برون — مثنوی مین اپنی دیکھو یون نظیر

جان بے معنی و رین تن بیخلاف — ہست ہمچون تیغ چوبین در غلاف — طائفش لعنت معنی لغزنی — جوز ہا بسیار دروے مغزنی

دانۂ بے مغز کی گردد نہال — صورت بیجان نباشد جز خیال

در بیان مرید شدن باحتیاط تمام و محترز شدن از صحبت بے اہل باطن

خوشہ چینان دام مین انکے پسر — بھوکی دیتے ہین صفیرین سر بسر — یہ نہین ہین مرغ قدسی بیگمان — چغد ہین یا بوم یا اندر جہان

سر اٹھاتا ہی یہ پڑھکر وہ بشر	یعنی سنتا ہی خدا تو سر بسر	حمد تیری دل سے کی جسنے ادا	نفس شیطان سے لیا اسکو بچا
	اللہ اکبر		
یہ پڑھکے پھر تکبیر بسمل ہوگیا	ہوکے بسمل جان سے اپنے گیا		
	سبحان ربی الاعلی		
پھر کہا سجدہ میں اسنے اے خلیل	تو جلیلوں کا جلیل ہی اے جلیل	ہوچکا اسکا تذلل جب تمام	پھر ہوا حق کی طرف سے یہ پیام
یعنی ہوکر ہمنشین تو دیدکر	غرق ہو پھر نور میں تو سر بسر	دیکھکر انوار یہ عالی نسب	یوں لگا کہنے زبان سے باادب
التحیات للہ والصلوت والطیبت السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین			
یعنی ہیں سب بندگی تجکو آلہ	مال کے ہوں یا بدن کے بادشاہ	پھر کیا اسنے نبی پر یوں سلام	مہربانی حق کی ہو تمپر تمام
	یعنی تیرا وہ امت پر سدا	رحمت حق ہو سدا تمپر فدا	
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ			
ہوکے لا پھر لا کیا حق کے سوا	جب ہوا اثبات حق اے باخدا	یعنی روشن جسکے دل اسکی ہوئی	مسکگی پھر میں دوتوکی وان دوئی
قولہ تعالی حافظوا علی الصلوت والصلوۃ الوسطی وقوموا للہ قانتین			
یہ ہی آداب صلوۃ اے پیغمبر	وسکے باعث ہی مشرف یہ بشر	علم اسکا سیکھ اے عالی نسب	ہی شرف انسان کو از علم ادب
علم یہ اور وہ ادب اے ذی سیر	فرض یہ دونوں ہیں تجھپر سر بسر	ایک بھی گر ترک ہو تجھسے صلیب	تو اٹھے محشر میں اعمی بے نصیب
	کیونکہ یہ صلوۃ ہی جائے وصال	گر نہو یاں پھر کہاں اے فیصال	
قولہ تعالی ومن کان فی ہذہ اعمی فہو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا			
دیکھ یہ فرمان حق اے مردوین	یاں جو اعمی وان بھی اعمی بالیقین	جانتا کیا ہی نماز اے بے خبر	یعنی ہی معراج مومن سر بسر
شرط یہ مشروط اسکا وصل حق	پڑھ کسی عاشق سے جا اسکا سبق	لفظ ہی معراج کا اسپر یہ دال	یعنی ہو وے وصل حق اس سے کمال
گر نہیں ہو وصل حق اس سے پسر	پھر کہاں معراج یہ اے بے خبر	یہ تو ہی معراج پر تو بے بصر	اسلیے تجکو نہیں آتا نظر
اسم خوان ہی پر مسمے سے ہی دور	پھر بھلا ہو کسطرح تجکو حضور	یہ لکھا ہی بو علی نے اے حبیب	دیکھکر ہو بانصیب اے بے نصیب
اسم گر خوانی مسمے را بجو	در مسمے اسم کی باشد نکو	گر خدا خواہی خدا جوئی مکن	ورنہ میجوئی مخوان اسم کہن
رو بقبلہ دل بدنیا اے مرید	پھر کہاں تیری نماز اے ناہید	گر نہیں حق کی طلب اے بیخبر	دین میں اسکو ہی کہتے ہیں ریا
اے مصلی گر ہی غافل از خدا	پھر یہ سجدہ کسکا ہی ہیچ تو بتا	مشت ہی یا سنگ ہی یا خاک وآب	دے جواب اسکا مجھے تو باصواب
	جو پڑھے کوئی بغیر حق صلوات	وہ ہی بیشک بت پرست انکی ہیں ذات	

سوز داؤد نبی کا من بسے — جس سے آہن موم تھا اے بیخبر — سوز دل رکھتے تھے وہ خیر الانام — کفر کی ظلمت جلی جس سے تمام
ماسوا مطلوب کے اے مرد دین — سوختہ کردے یہ سب کو بالیقین — اسکو حاصل کر ذرا امر خدا — تا جلے یہ نفس کافر بے حیا
جب تلک یہ نفس تجھپر حاوی — راہ حق ہرگز نپاوے اے اخی — دمبدم رکھتا ہی وہ تجھپر نظر — تا نہووے دین سے تو باخبر
جوہر سے انوار کی تجھپر چمک — یہ نہ آنے دے بس تجھ تک — تو ہی غافل اسقدر اس سے عزیز — اسکی بدبوں سے نہیں تجکو تمیز
جانتا ہی کیون ہی غافل اندیسر — روز محشر یہ نہیں تجکو نظر — خوف حق سے گر ہو کچھ تجھپر اثر — نفس کیا تو خود نہو اسکی خبر
گر نہیں دل میں ترے خوف و رجا — نور ایمان بھر کہان اے بیحیا — حق نے دی اسکی خبر اے نابکار — باوجود اسکے نہیں تو ہوشیار

قولہ تعالے فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ

خندہ کم گریہ زیادہ اے پسر — تا کہ لطف حق سے ہو تجھپر اثر — خندہ سے مردہ ہو دل اے بیتمیز — یہ حدیث مصطفے ہی اے عزیز
دیکھ کیا وہ مولوی عالیجناب — مثنوی میں لکھ گئے باسوز و تاب — تا نگرید ابر کی خنداں چمن — تا نگرید طفل کی جوشد لبن
باتضرع باش تا شاداں شوی — گریکن تا بی دہان خنداں شوی — کو برابر مے نہد شاہ مجید — اشک را در وزن باخون شہید
زابر گریان باغ سبزہ تر شود — زانکہ شمع از گریہ بر روشن تر شود — در پئے ہر گریہ آخر خندہ ایست — مرد آخر بین مبارک بندہ ایست
طفل یکروزہ ہمیداند طریق — گر بگریم تا شود دایہ شفیق — تو ہی نادان طفل سے زیادہ پسر — گریہ کی تاثیر سے ہی بے خبر
گر تو حاصل خوف حق عالیجناب — تا کہ ہووے نور حق سے فیضیاب

در بیان پنجگانہ حضور کہ مومن را میسر مے شود

پنجگانہ تو جو پڑھتا ہی نماز — نمونون کا حشر یہ اے باتمیز — جب ادا کرتے ہین وہ اپنی صلوت — حشر برپا اُنپہ ہوا ہی یکدفعت
یعنی وہ دربار ہی قہار کا — سامنا ہی دیکھ دان جبار کا — صبح سے لے تا عشا و تا سحر — حشر کا میدان ہی یہ اے بیخبر
ہی بجاے پرسش حق خطاب — یعنی ہی وہ با صواب و باجواب

قولہ تعالے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

دیکھہ فرماتا ہی یہ رب جہان — تیرا ہون ہر فرقہ محس بیگمان — اسکے بدلے مین تو کیا لایا مجھے — مین نے مہلت دی جو دنیا مین تجھے
عمر اپنی صرف کی کس کام مین — اور رہا پابند تو کس دام مین — چشم روشن دی جو تجکو نور مین — وہ گنوائی کس جگہ اے خود دہ مین
عقل جو دی تھی تجھے بہر خدا — وہ تلف کس شی پہ کی اے بیحیا — حس دی تھین ہمنے تجکو پانچ چار — صرف کین کس کام مین اے نابکار
جبکا دل ہوتا ہی حق سے کچھ رجوع — جب وہ کرتا ہی رکوع باخشوع

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

سر کو اپنے شرم سے واں جھکا — یون لگا کہنے کہ تو سب سے بڑا — پھر ہوا فرمان حق اے محترم — سر اُٹھا کر دیکھہ تو میرا کرم

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

علم ظاہر اور باطن ہے پسر — شرع احمد ہی مرکب سر بسر — ایک جان ہی ایک تن ہی ترکیب ہی — جان و تن بن بنست رکب ہووے نصیب
شرع دونون سے مرکب ای فتا — ماسوا اسکے نہین مرد خدا — جو کہ منکر ایک سے بھی ہی غریب — وہ ہوا دونون سے منکر بے نصیب
ایک بھی گر ترک ہو تجھسے پسر — دین حق سے کچھ نہو تجکو خبر — جسکو ظاہر ہو مگر باطن نہو — اُسنے اپنی عمر دی ناحق مین کھو
علم ظاہر ہی سبب باطن کا دوست — علم باطن مغز اُسکا وہی پوست — علم ظاہر سے ہو بس ظاہر درست — علم باطن سے ہو دل چالاک و چست
علم ظاہر فخر دے انسان کو — علم باطن فخر دے ایمان کو — علم ظاہر نفس کو کر دے لقا — علم باطن نفس کو کر دے فنا
علم ظاہر سے گرے تو خاک پر — علم باطن سے اُڑے افلاک پر — علم ظاہر سے ہو حاصل قیل و قال — علم باطن سے ہو حاصل وجد و حال
علم ظاہر مبدا کبر و حسد — علم باطن معدن نور احد — علم ظاہر علت دنیا و دین — علم باطن علت حق الیقین
علم ظاہر موجب کبر و ریا — علم باطن دافع انکا ای فتا — علم ظاہر تجکو کر دے بس تباہ — گر نہ رکھے نور باطن سے نگاہ
دیکھ فرماتے ہین کیا ای بیخبر — یعنی حضرت مولوی والا گہر — علم گر بر تن زنی بارے بود — علم گر بر دل زنی یارے بود
علم باطن کیا ہی بس اخلاص دل — جس سے جاتا ہی خدا ادراک سے ٹل — جلتا ہی اخلاص سے نفس لعین — بھاگتا شیطان ہی اُس سے مردہ ہین
وہ ہی ہی علم خدا اعلم نبی — جس سے ہو مغلوب شیطان دغی — ماسوا اسکے نہین علم و عمل — جو پڑھے اسکے سوا وہ ہی دغل
دیکھ فرماتے ہین حضرت مولوی — مثنوی مین اسطرح ہی اے اخی — علم دین فقہ ست و تفسیر حدیث — ہر کہ خواند غیر ازین گردد خبیث
ماسوا اسکے نہ پڑھ تو ای پسر — تاکہ آوے نور حق تجکو نظر — صاف ہو تفسیر کے پڑھنے سے جان — دے جلا دل کو حدیث اے نکیدان

در بیان اخلاص دل

ایک ہی اخلاص دل ستر طرا ای پسر — کچھ نہو اخلاص مین ہر گز اثر — کیونکہ دشمن تیرے اندر ہی قوی — یہ نجاوے بے خلوص ای متقی
وہ ہر کرتا ہی اسے عشق خدا — ماسوا اسکے نہین اسکی دوا — عشق افلاطون و جالینوس ہی — یہ دوا ے نخوت و ناموس ہی
عشق ہی آبحیات اے بیخبر — گر نہو یہ موت ہی پھر سر بسر — جسنے اسکا ایک بھی قطرہ پیا — وہ مسیحا کی طرح جیتا رہا
عشق ڈالے ذرہ پر گر ایک تاب — دیکھ کر بیتاب ہووے آفتاب — عشق کا پرتو پڑا جس خاک پر — خاک وہ اُڑتی ہی پھر افلاک پر
عشق حق سے سب مرض ہوتے ہین دور — یاد رکھ اس بات کو ای ذی شعور — مولوی کی گفتگو پر کر نظر — تاکہ ہووے عشق سے تجکو خبر
ہر کرا جامہ ز عشقش چاک شد — او ز حرص و عیب کلی پاک شد — شاد باش ای عشق خوش سودائے ما — ای طبیب جملہ علت ہائے ما
جسم خاک از عشق بر افلاک شد — کوہ در رقص آمد و چالاک شد — عشق جان طور آمد عاشقا — طور مست و خر موسیٰ صاعقا
ہر ولی کز عشق یزدان زندہ شد — از حیات معنوی پایندہ شد

در بیان سوز دل

عشق کیا ہی سوز دل ای ذی بصر — نفس کو دیوے جلا یہ سر بسر — دیکھ ابراہیم کا تو سوز دل — رو برو جسکے تھی آتش آب و گل

جب کرے رحمت سے وہ تجھپر نظر | ماسوا حق کے نہو پھر کچھ اثر | حمد حامد محو یا محمود ہون | عرض و جوہر یعنی یا مقصود ہون
حمد مین حامد فنا ہو اے جوان | حمد ہو محمود مین پھر بیگمان

در بیان نماز کامل کہ حاصل نمیشود مگر بتوجہ مرشد کامل

لیکہ شرط اعظمین ہی یہ اے نیکنام | چشم روشن ہو مگر کوئی امام | جب یہ تیری ہو نماز با ادب | یاد رکھ اس بات کو عالی نسب
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ مولوی | یعنی جو ہین مولوی معنوی | چون امام چشم روشن در صلوہ | چشم روشن باید اندر پیش راہ
این نماز آمد سلوک معنوی | بے دلیلے در نماز ت چون روی | در شریعت ہست مکروہ اے کیا | در امامت پیش کردن کور را
گرچہ حافظ باشد و چست و فقیہ | چشم روشن بہ اگر باشد سفیہ | کور را پرہیز بود از قعر در | چشم باشد اصل و پرہیز و حذر
او بپاید رانہ بیند در عبور | ہیچ مومن را مباد اچشم کور | کور ظاہر در نجاست ظاہر است | کور باطن در نجاست ابتر است
کور ظاہر کا سنا تو نے بیان | کور باطن کا بھی سن لے اے جوان | وہ تو ہی معذور از طرف خدا | تو نہین معذور اس سے اے فتا
کیونکہ اسمین تو مکافات ہو عزیز | اس حدیث مصطفےٰ سے کر تمیز | جب تلک تیرا نہین اسپر عمل | کور بہتر تجھسے اے مرد و غل
کیونکہ وہ تو کور اور معذور ہی | دیدہ و دانستہ تو تو کور ہی | یہ حدیث مصطفےٰ ہی معتبر | اس سے کیون غافل ہی تو اے بیخبر

بغیر ارکان صلوٰۃ ظاہری و اخلاص دل نماز کامل نمیشود

حدیث شریف اَلْعِلْمُ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَۃٍ

دو طرح کا علم ہی تجھپہ ضرور | حاصل اسکو کر اگر ہی ذی شعور | ایک تو ہی علم ارکان صلوٰت | دوسرا اخلاص دل اے نیکذات
ایک بھی ہو ترک انمین سے اگر | پھر کہان تیری نماز اے بیخبر | پیشتر کر تو عقائد کو درست | بعد اسکے دین مین ہو چالاک و چست
کیونکہ ہی جسکے عقائد مین قصور | دین حق سے وہ بتر از بس ہی دور | کر چکے کامل عقاید جب جوان | بعد اسکے یاد رکھ اے نیکدان
امر حق کر عشق سے ایسا ادا | جیسے ہو معشوق پر عاشق فدا | پرخذر رہو نفی سے تو اسقدر | جیسے ہووے شیر سے بکری بسیر
بلکہ زائد اس سے ہو تو اے حبیب | کیونکہ ایمان سے کرے یہ بے نصیب | دشمن جان شیر گرچہ اے جوان | دشمن ایمان نہین وہ بیگمان
سب سے بدتر نفی دشمن ہی قوی | یاد رکھ اس بات کو اے متقی

در بیان علم دین یعنی تفسیر و حدیث و فقہ و علم تصوف کہ ہمہ لازم و ملزوم اند

آگے ہم اسپر کرین مجھسے بیان | یعنی جس سے راز مخفی ہو عیان | ایک تو ہی علم ظاہر مرد دین | دوسرا ہی علم باطن بالیقین
علم ظاہر کو تو کر دل کا رفیق | روح کا کر علم باطن کو شفیق | جب کھلے یہ سر حق تجھپر یہ | علم باطن سے ذرا ہو باخبر

قال مالک رح مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ یَتَفَقَّہْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ تَفَقَّہَ وَلَمْ یَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَمَنْ جَمَعَ بَیْنَہُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ

گرچہ ظاہر علم حاصل ہو عزیز | پر نہو ئے علم باطن کچھ تمیز | یہ ہین دونون علم مثل جان و تن | ایک بن دونون ہون ناقص جان من
جان بغیر از جسم کب پائے قرار | جسم ہو بیجان خراب اے نیکوکار | جو نہ جانے اسکو حق ہی حق سے دور | یہ ہی تمثیل شریعت ذی شعور

در بیان نماز بے حضور

بنکر فرمایا نبی نے اسی دغل | جسکے دلمین ہی خلل سب مین خلل | گر پڑھے کوئی نماز بے حضور | نور وحدت سے وہ ہوجاتا ہی دور

حدیث اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ فَاِنَّهٗ بَیْنَ یَدَیِ الرَّحْمٰنِ فَاِذَا الْتَفَتَ قَالَ لَهُ الرَّبُّ اِلٰی مَنْ تَلْتَفِتُ اِلٰی مَنْ هُوَ خَیْرٌ لَّكَ مِنِّیْ ابْنَ اٰدَمَ اَقْبِلْ اِلَیَّ فَاِنِّیْ خَیْرٌ لَّكَ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ اِلَیْهِ الْحَدِیْثَ

یہ ندا اسوقت کرتا ہی خدا | کیون نہین ہوتا ہی تو مجھپر فدا | کون بہتر مجھسے ہوای بے بصر | جسکی خاطر مجھسے ہو تو بیخبر
کر ذرا انصاف دل سے بے نصیب | مجھسے بہتر کون تیرا ہی حبیب | جب نہین سنتا یہ بندہ وہ ندا | حکم حق ہوتا ہی پھر یہ برملا
یعنی اے مین جسکا رکھتا ہون خیال | وہ ہی ہی معبود تیرا بیمثال | اسکو کر دو نور وحدت سے جدا | یہ نہین قابل ابھی اسکے ہوا
پھر فرشتے کہتے ہین عالی نسب | کیون رہا آداب حق سے بے ادب | یعنی ہو آداب حق ایسا پسر | جز خذاول پر نہو جس سے اثر

حدیث شریف قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ امْرِءٍ لَا یَشْهَدُ فِیْهَا قَلْبُهٗ كَمَا یَشْهَدُ بَدَنُهٗ وَاَنَّ الرَّجُلَ عَلٰی صَلٰوةٍ دَائِمٍ وَلَا یُكْتَبُ لَهٗ عُشْرُهَا اِذَا كَانَ قَلْبُهٗ سَاهِیًا لَاهِیًا

دیکھ فرماتے ہین پیغمبر الورا | جسم دل دونون ہون حاضر باخدا | یعنی جیسے تن کیا قبلہ رو | دل بھی ویسے کر خدا کے روبرو
کیونکہ وہ ہی بے حجاب و جاوہ گر | اس زمان ای بیخبر ای بے بصر

حدیث شریف فِی الْخَبَرِ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالَی الْحِجَابَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ وَجْهِهِ الْكَرِیْمِ

وہ قریب اور بے حجاب اور تو ہی دور | پھر بھلا کیا ہو نماز ای بے شعور | غور کر انصاف کر دل مین ذرا | کیا پڑھا اور کیا لکھا تو نے بھلا
جاوہ گر تو دیکھ وہ محبوب ہی | تو خودی سے اپنے پر محجوب ہی | نور افشانی کرین سارے ملک | افرین دیوین نہین وہ نہ فلک
سو سو جاوے خود کرے وہ باکرم | پھر بھی تو دیکھے نہ اسکو ایکدم | جب وہ فرماتا ہی تجکو بت پرست | یعنی تو ہی بت پرست و خود پرست
یہ ہوا القاب پھر بھی بے خبر | نفس نے غارت کیا تجکو پسر

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

ذبح اسکو کر بہ تکبیر خدا | معنی تکبیر یہ ہین ای فتا | تن کو قربان کر تو ای مرد خلیل | مثل اسمٰعیل کے تا ہو خلیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہو تو بسم اللہ سے سہل شتاب | تا شہادت کا ملے حق سے خطاب

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ

پھر کھڑا ہو کر تو پڑھ حمد و ثنا | ہو دعا کر حق سے پھر یا الٰہنا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میرا دشمن سخت بدکردار ہی | یعنی شیطان مانع انوار ہی | کر نظر مجھپر ذرا میرے الٰہ | تا نہ کردے یہ نماز و حج تباہ

در بیان علم حقیقت

وہ نہ سیکھا چشم دل جس سے ہو وا — تا قیامت کور نہ اعمی ہون بھلا — وہ نہ سیکھا خلق سے جو مونہان — قرب حق تکین ہوا ہے بیگمان
وہ نہ سیکھا ہیبت حق جس سے ہو — ماسوا اپنے وہ دیوے سبکو کھو — وہ نہ سیکھا جس سے دنیا جو ذلیل — دین کے تالوگ ہون تجکو خلیل
وہ نہ سیکھا جس سے ہو عشق آلہٰ — تاکہ ہو یہ نفس آمارہ تباہ — وہ نہ سیکھا ہو ریا جس سے دور — تاکہ ہو اخلاص سے دل کو سرور
وہ نہ سیکھا جس سے ہو یاد خدا — تا رہون مین مبدم حق پر فدا — وہ نہ سیکھا عیب ہون جس سے عیان — یعنی وہ جو اپنے تئین ہین نہان
وہ نہ سیکھا سینۂ احمد کا نور — تاکہ ہووے یہ نماز با حضور — وہ نہ سیکھا جس سے ہو عجب و ریا — تا تکبر دور ہو اسی حیلہ سازی
وہ نہ سیکھا جس سے ہووے چشم تر — تا پڑے پھر روے جانان پر نظر — جسکے دلمین ہون مرض ایسے نہان — نور وحدت وہ نہ دیکھے بیگمان
اہل وحدت کی نہ پی جسنے شراب — یا نہ کھائے نفس کافر کے کباب — پیر ہی ہون یا کہ عالم بے بدل — لقب ہی دونون پر کہ ہین جہل و خجل
علم تو بیشک پڑھا تو نے بسیب — علت خانی سے ہی کیون بے نصیب — علم ظاہر شرط باطن اسی بسبب — شرط بے مشروط باطل سر بسر
یعنی جیسے ہو وضو شرط صلوت — بے نمازی کا وضو کیا مکتسبات — تاکہ ہووے دین کا تو آفتاب — وحی کی یہ نصیحت لے شتاب
صد کتاب رصد ورق در نار کن — جان و دل را جانب دلدار کن — بے نشان را کس نیابد از فصوص — ہم نیابد از فتوحات و نصوص
عمر را ضائع مکن در گفت گو — آنشنو چون پردہ ہاے تو بتو — پردہ ہاے تو بتو در دم بسوز — تا بہ بینی روز آن فیروزہ روز
جہد کن تا تو بہ چشم دل عیان — بے دلیل و بے اشارت بے بیان — ہر کہ روے یار در دنیا ندید — ہم نہ بیند رو بعقبے ای مرید
مولوی گشتی و آگہ نیستی — خود کجا و از کجا دیگیستی — از خود آگہ چون نہی ای بے شعور — بس نباید بر جنین علمت غرور
علم ہے تجکو جہالت ہو گئی — عقل دیتی نور بین وہ کھو گئی

در بیان حقیقت جہل

جہل کیا ہی یعنی مس ہی ای پسر — تو مہوس ہی مگر ہی بے خبر — اسکو زر خالص بنا پھر کر جوان — یہ تو نسخہ یاد رکھ ای مہربان
جہل کو دے علم سے اپنے شکست — جب یہ پھوٹک ہو تو دے اسکو نشست — بوئہ اخلاق مین عالی گہر — کر توکل حکمت بخاوت کی مگر
اسم اعظم کی تو دے نے بوٹی ملا — عشق کی آتش سے دے تو پھونک جلا — جل کے جب یہ خاک ہون تب ای پسر — تب یہ ہون اکسیر اعظم سر بسر
علم جسنے اس طرح روشن کیا — دین احمد کا ہی بیشک طبیب — جو پھرا اس سے ہوا وہ بے نصیب
جو ملا اس سے ملا با مصطفےٰ — جو لڑا اس سے لڑا با مصطفےٰ — کیونکہ ہی نائب نبی کا مرد دین — اسکی صحبت مین ہی حرمت بالیقین
جسکو دیکھے اس سے کچھ بھی برخلاف — وہ نہ عالم پر ہی عالم کا خلاف — مولوی نے بھی لکھا ہی ای عزیز — مثنوی مین اسطرح پر کر تمیز
اینکہ بے معنی خلاف آدم اند — نیستند آدم خلاف آدم اند — علم اسکا شرط دنیا ہی عزیز — اسلیے دین سے رہا یہ بے تمیز
گر نہین ہی شرط دنیا بے ادب — کیون نہین کرتا بجلا حق کی طلب — جسطرح اس شرط کو لایا بجا — اسطرح مشروط کو بھی کر ادا
کیونکہ اس سے ہر عبادت ہو لقا — گر نہین ہی یہ تو گویا ہی قضا

یعنی لا وہ چیز ہو مجھمین نہو — دون تجھسے وہ چیز جو تجھمین نہو — سُن کے یہ الہام روئے زار زار — پھر کہا یون اے مرے پروردگار
تجھسے سب شی جانتا ہون اے خدا — تجھسے کوئی شی نہین پاتا جدا — روزہ رکھتا اور پڑھتا ہون صلوۃ — حج کرتا اور دیتا ہون زکوۃ
علم تیرے واسطے مین نے پڑھا — وعظ و پند اُس سے سدا کہتا رہا — رات دن کرتا رہا مین تیرا ذکر — اور آئے دی نہ دل مین کوئی فکر
ہر بلا پر صبر مین کرتا رہا — شکر تیری نعمتون کا بھی کیا — مال و جان تجھپر کیا مین نے فدا — پیروی سُنت کی بھی کرتا رہا
یہ بھی ہو توفیق تجھسے اے اٰلہ — ورنہ شیطان کردے اکدم مین تباہ — کہہ چکے جب از حق وہ با صفا — پھر ہوئی حق کی طرف سے یہ ندا
یعنی یہ اعمال جو تونے کیے — حور و غلمان اُسکے بدلہ مین لیے — ان عبادتون سے اے عالی گہر — یان بہتر لاکھون عزا سے اس بسر
سنکے یہ الہام رویا وہ فقیر — اور کہا ہے علم اسکا دستگیر — مین نہین واقف ہون اس کیفیت سے — تو ہی مجکو دے بتا اے رہنما
پھر ہوا یون حکم رب دو جہان — گوش دل سے سُن ذرا اے نیکدان — ہم نے جو جس سے ہین اے باوقار — یعنی وہ ہے درد و سوز و انکسار
در کیا ہے وصل کا پیغام ہے — عجز کیا ہے وصل کا انجام ہے — وصف ان دونون کا سن اے یار خدا — مولوی روم نے بھی ہے لکھا
کیست فرعون آنکہ او خود را بدید — کیست موسے آنکہ از خود وا رہید — دیدۂ یعقوب بیند روے او — خویش را قربان کند بر بوے او
گر تو فریادے کنی یعقوب وار — تا تو بوے پیرہن یابی ز یار — یوسف کنعان نہان در چاہ دل — تو در او جوئی ہمین در آب و گل
تو ہے غافل نور حق سے بے بصر — پھر بھلا ہو کسطرح تجھپر اثر — ہر عبادت مین ہے یہ نقص عظیم — پر نہین واقف ہے تو مرد سلیم

در بیان نماز بہ حضور

جب کھڑا ہوتا ہی تو بہر نماز — سچ بتا ہو تا ہی کچھ دل مین نیاز — چاہیے وقت نماز ایسا نیاز — جس سے حاصل دل کو ہو سوز و گداز
عشق حق سے دل جلے جیسے کباب — یا کہ جیسے برف پیش آفتاب — گر نہین کچھ خوف حق دل مین ذرا — پھر کہان تیری نماز اے بے حیا
مولوی نے مثنوی مین یون لکھا — پڑھ اسے گر ہو تجھے فہم و ذکا — بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر — اینچنین تسبیح کے دارد اثر
ماسوا حق کے جو دل مین ہو خیال — بت سے وہ کچھ کم نہین صاحب کمال — نور وحدت سے رہے تو بے نصیب
بے حضور دل اگر ہووے صلوۃ — وہ نہین ہر گز صلوۃ اے نیکذات

حدیث شریف لا صلوۃ الا بحضور القلب

کیونکہ یہ ہے بس حدیث مصطفےٰ — بے حضور دل نہین ہوتی ادا — گر ذرا تو فکر باطل دل سے دور — تاکہ ہووے یہ نماز با حضور
فکر باطل نے کیا تجکو تباہ — ہو گیا درگاہ حق سے رو سیاہ — کیا ہے باطل فکر اے مرد خدا — یعنی ہووے غیر حق جو مدعا
روز و شب کرتا ہی جسکی جستجو — تیرا تو اسمین ضرر ہے مو بمو — گفتگو مین عمر ضائع تو نے کی — راہ عقبی کی نہ تو نے دل سے لی
فخر دنیا پر کیا تو نے خیال — یہ نہ سمجھا دین مین ہے یہ وبال — طالب شہرت رہا تو روز و شب — دل سے کچھ چاہا نہ تو نے فضل رب
علم وہ سیکھا کہ جسمین کچھ ہو دھوم — اور جانین مولوی مجکو عموم — پردۂ دین مین ہوا رونق پذیر — عالمون سے جاکے دی اپنی نظیر
جو ملا ہم سے ملا وہ بار سول — فخر کرنے لگا مرد فضول — یعنی وہ سیکھا کہ جسمین کچھ ہو نام — اور نکلے سو طرح کا اس سے کام

اسقدر روتے تھے وہ صدیق پاک — تر ہوئی تھی اشک سے اسجا کی خاک — شمع سان جلتے کھڑے پچھتے خموش — دیگ سان نکلے مگر سینہ سے جوش

دیکھ کر صدیق کا یہ وجد و حال — خوش ہوئے او کچھ نکی دان قیل و قال — یہ ندا آئی فلک سے اے رسولؐ — در و دل انکا ہوا تمکو قبول

کچھ طوالت پر نہین ہمکو نظر — ہو مگر اخلاص پر عالی گہر — گر پڑھے اخلاص سے کوئی صلوۃ — ایک بہتر لاکھ سے اسی نیکذات

یہ لکھا ہی دیکھ تو اے جان من — مولوی نے از برائے مرد و زن — پیش حق یک نعرہ از روے نیاز — بہ کہ عمرے بے نیاز اندر نماز

یہ نہ حاصل تجکو ہو انمی عجب — تا قیامت ہو وہ سیلے سے مگر — کیونکہ ہی یہ راز دل اے مرد دین — علم سینہ ہی سفینہ یہ نہین

سوختہ دل سے ہو حاصل یہ مراد — یاد رکھ اس بات کو عالی نسب

در بیان صحبت اولیاء و فضیلت انحضرت

ایک ساعت صحبت دل سوختہ — تجکو کر دے مثل گل لعل فروختہ — دیکھ فرماتے ہین مولانا پاک — قدر جانے اسکی کب ہر مشت خاک

صحبت مردان اگر یکساعت ست — بہتر از صد خلوت و صد طاعت ست — سوختہ دل کون یعنی اولیا — انکو حاصل ہی وہ اے ابنیا

حدیث شریف تخلقوا باخلاق اللہ

ہی تخلق پر عمل انکا قوی — دین حق کے دیکھ یہ ہین متقی

حدیث شریف مثلھم کمثل الانبیاء علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

کانبیا کے لفظ سے موصوف ہین — عارف باللہ یہ معروف ہین

حدیث شریف اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم

اقتدیم سے مشرف بہ بشر — یہ بصر اور سب ہین کور و کر — نفس ہی مغلوب شیطان انکے در — حق سے کہتے دمبدم ہین حضور

قولہ تعالیٰ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا

اسلیے فرماتا ہی رب جلیل — نیک ہو انکی رفاقت اے خلیل — دور جو اس سے ہوا وہ ہی تباہ

انکی صحبت مردہ کو زندہ کرے — زندہ ایسا ہو نہ پھر ہرگز مرے — انکی صحبت دیو کو کر دے ملک — ہی اثر صحبت مین انکی یان تلک

انکی صحبت مین ہون علم جاہلان — یعنی وہ ہون بہتر از صد عالمان — انکی صحبت مین نہین آتا شقی — یہ خبر دی مصطفےٰ نے اے تقی

گر تو چاہے ہمنشینی با خدا — ہمنشین انکا تو ہو اے باصفا — دیکھ یہ فرماتا ہی حق اے مجیب — جو شکستہ دل ہین انکی ہو قریب

مولوی نے مثنوی مین یہ سخن — کیا لکھا ہی دیکھ تو اے جان من — ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا — او نشیند در حضور اولیا

حکایت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ کامل بایزید پارسا — مانگتے حق سے بدل تھے یہ دعا — وصل اپنا دے مجھے پروردگا — ہجر سے تیرے ہون مین بیقرار

یہ ہوا فرمان حق اے بایزید — گرچہ محنت تیری ہی از بس مزید — پر نہو وے وصل سے بہرہ تجھے — جب تلک لاوے نہ تو تحفہ مجھے

لوح دل از فضلۂ شیطان بشوے — ای مدرس درس عشق ہم بگوے — چند چند از حکمت یونانیان — حکمت ایمانیان را ہم بخوان

دل منور کن بانوار جلی — چند باشی کاسہ لیس بوعلی — علم باطن خاص ہی علم خدا — غیر کی شرکت نہین اسمین ذرا

یہ ہی بس تعلیم حق ای بے خبر — مولوی کے قول پر کر تو نظر — این ہمہ علمے ز تعلیم حق ست — فی زجد و جہد و از بوق بوعلی ست

علم حق وہ ہی کرے حق پر فدا — ماسوا حق کے کرے سب کو فنا — علم جسکو یہ ہو حاصل اے جوان — یعنی مومن خاص ہی وہ ہے گمان

دیکھ فرماتے ہین کیا وہ باخدا — مولوی معنوی باصفا — صاحب ایمان ہمان باشد ہمان — کو نباشد غافل از وے یکزمان

در بیان نماز کامل کہ عاشقان حق ادا میکنند

دیکھ آنکی نماز اے ذی سیر — حق سے واصل غیر سے ہین بیخبر — جب کرین تکبیر اولے وہ تمام — نور وحدت دیکھ لین اے پختہ کام

بعد اسکے جب پڑھین ام الکتاب — جلوہ گر ہو معرفت کا آفتاب — دیکھ کر انوار اُسکے ذی سیر — سوختہ ہوتے ہین عاشق سر بسر

جب پڑھین اخلاص کو باصدق دل — نور وحدت سے دین جاتے ہین مل — یعنی ہستی نیست کرتے ہین عزیز — ماسوا حق کے نہین رکھتے تمیز

کیا لکھا ہی دیکھ تو اے بے نصیب — مولوی نے جو کہ دین کا ہی طبیب — چونکہ با تکبیر ہا مقرون شوند — ہیچ قربان از جہان بیرون شوند

جسکی ہستی نیست ہو پیش خدا — اُسکو کہتے ہین ملائک مرحبا — خوب پہچانا خدا کو اے بشر — ماسوا حق کے گیا سب سے گذر

حدیث شریف الصلوٰۃ معراج المومنین

یعنی ہی وہ صلوٰۃ اے ذی سیر — جو کہ ہی معراج مومن سر بسر — اسکو کہتے ہین نماز باحضور — سعی کر اسمین اگر ہی ذی شعور

سعی جو کرتا نہین اسمین بشر — وہ ہی بدتر خر سے احمق بے خبر — دیکھ فرماتے ہین یہ حضرت علی — گوش دل سے سُن ذرا قولی اخی

مار سے اسکے زمین و آسمان — کھینچتے ہین الامان الامان — زرد ہو جاتا تھا رنگ مرتضےٰ — جبکہ فرض و نفل کرتے تھے ادا

خوف حق سے موے تن ہوتے تھے خار — یعنی کپڑے پھاڑ کر ہوتے تھے پار — یون ادا کرتے تھے وہ شیر خدا — بیخطا یہ ہی صلوٰۃ اے باصفا

ایکدن کا حال سن اے بیخبر — دل پہ تیرے تا ہو کچھ اس سے اثر — تیر تن مین جب گیا اُنکے جوان — جلد مین جا کر ہوا مطلق نہان

جب نکالین درد ہوئے بے نصیب — دشمنونکے بھی نہو ایسا نصیب — اس سبب سے دیر تک تھمین رہا — شاہ بھی اوس دم سو مین تھے مبتلا

درد تھا یا تھی بلا لے دو جہان — رنگ حضرت کا تھا اُس سے زعفران — تیر اُنکے تھمین انکے دل مین خار — دیکھ کر عاشق ہوئے سب بیقرار

فکر کی سب نے نکالین جلد تر — یہ نہو حضرت کو اس سے کچھ خطر — فکر مین تھے تا ہو وہ باناز — اور گئے سجدہ مین باعجز و نیاز

پیچھے سے اُسکو لیا سب نے نکال — ہو گیا پھر سب مصلا خون سے لال — جب ہوئے فارغ وہ شاہ اولیا — یون کہا ہو ملتفت با التقیا

غرق کیون خون سے مصلا ہی سبب — دوستو اسکا بتاؤ تم سبب — پھر حقیقت سب نے کی اسکی بیان — جب ہوا اُس شاہ دین پر یہ عیان

دیکھ لے یہ ہی صلوٰۃ باحضور — ہو مقلد اسکا گر ہی ذی شعور — ایک شب حضرت کو آیا یہ خیال — چلکے دیکھون اپنی امت کا مین حال

کون سوتا کون اب بیدار ہی — سوز دل سے کون روتا زار ہی — جب گئے مسجد مین دیکھے تین یار — عشق حق سے ہو رہے ہین بیقرار

یعنی ہین صدیق بعد اُنکے عمر — تیسرے حضرت علی والا گہر — یہ کھڑے تینون اکابر باصفا — کرتے تھے اپنی ادا و اپنی نماز

زاہدون کے قال پر مت کر نظر — اور باطن کو تو حاصل کر بسر — ہے تو لائق واسطہ کر اسی جوان — جلد ہووے فائدہ پھر بیگمان
گر نہیں تو اسکے لائق اسی بسبب — واسطے سے کچھ نہو تجھپر اثر — پیشتر ہو صاف دل اسی مردودین — مثل پنبہ کے سبک ہو بالیقین
یعنی ایسا ہو کہ ہو آتش پذیر — جب تئے قابل فیض کے ہو اسی فقیر — بعد اسکے پیر کی کر جست وجو — مثل شیشہ دل ہو جسکا ہو بہو
شمس وحدت سے ہو جسکو واسطہ — کر چکا حاصل ہو اس سے رابطہ — یعنی جب چاہے شعاع آفتاب — اور حرارت کرنے دل میں اکتساب
منتقل کرنے پہ قادر ہو مگر — شعلہ زن ہو غیر پر تا سر بسر — جب ملے ایسا تجھے کوئی بشر — پنبۂ دل کو تو اسکے نذر کر
دل میں پھر کردہ شعاع آفتاب — ڈالے تل دل پر ترے بالانتہاب — یعنی دل جب پٹے وہ تل بسبب — تو جلے پھر مثل پنبہ سر بسر
پیر کی نسبت کا جب ہو یہ اثر — رابطہ رکھ پیر سے اے ذی ہنر

در بیان آیت کونوا مع الصادقین

قولہ تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین

لفظ کونوا دیکھ لے قرآن میں — حق نے فرمایا ہے انکی شان میں — کثرت وقلت نہو لیکن ذرا — دین میں ناقص میں دونوں اے فتا
رابطہ کیا ہے یہ عینک ہے بسبب — نور وحدت صاف آتا ہے نظر

قولہ تعالیٰ ویتفکرون فی خلق السموات والارض

لفظ فی خلق السما کہتا ہے حق — عالم اصغر ہے پڑھ اسکا سبق — رابطہ کیا ہے وہ اے ہوا اے پسر — دے شفا دل کے مرض کو یہ مگر
مانع وسواس سے یہ رابطہ — ماسوا حق کے نہ دے یہ راستہ — دیکھ فرماتے ہیں کیا وہ پاکباز — یعنی حضرت مولوی اہل راز
ہیچ نگشاد نفس را جز بدل پیر — واسطہ آن نفس کش را سخت گیر — نفس امارہ کو کر دے یہ تمام
ہے غزا یہ جان ودل سے اے پسر — وہ غزا ہے مال وتن سے سر بسر — یہ غزا فی الوحدت ہے اے مردودین — وہ غزا ہے اجتماع مومنین
وہ غزا ہو خنجر وتلوار سے — یہ غزا ہو دست بے ہتھیار سے — وہ غزا ہو بر زمین وبر نشان — یہ غزا ہے بر مکان لامکان
ظاہری سامان ہے ظاہر کا معین — باطنی کا باطنی اے مردودین — علم اسکا اور ہے اے بے خبر — سن حدیث مصطفےٰ یہ معتبر

حدیث شریف عن ابی ھریرۃ قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائین فاما احدھما فبثثتہ فیکم واما الاخر فلو بثثتہ قطع ھذا الحلقوم یعنی مجری الطعام رواہ البخاری

جوہر یہ کی روایت دیکھ تو — دیکھ کر خاموش ہو اے سرشت خو — پائے میں نے علم دو حضرت سے یار — ایک کو نمیں سے کروں میں آشکار
یعنی وہ ہے علم ظاہر سر بسر — جو ہدایت تکملہ کرتا ہوں بسبر — دوسرے کا گر کروں میں کچھ بیان — نرخرا کاٹو مرا تم اے جوان
یعنی وہ ہے علم خاصان خدا — فہم میں کب غیر کے ہو اے فتا — بے وسیلے کے نہو تو فیضیاب — کیا ہو اگر پڑھ لیے حرف کتاب
جسکو ظاہر ہو مگر باطن نہو — رہزن باطن ہے وہ اے نیکخو — مثنوی میں دیکھ لے یہ ہے عموم — یعنی فرماتے ہیں مولانائے روم
علم رسمی رہزن ہر سالک است — ہر کہ او در بند قال وقیل شد — ہمچو فرعون غرق اندر نیل شد

یعنی ہستین بہرین ہین اُس سے مدام | تو بھی ہی کچھ چشم ترا ہی نیکنام | شق ہوکر آب ہو نسے روان | خوف حق سے کچھ گرین وہ بیگمان
سچ بتا ہوتا ہی کچھ دل پر اثر | نام حق سنتا ہی جب ای بیخبر | دیکھ تو گرتے ہین یہ کوہ عظیم | تو نہین گرتا ہی کیون مرد سلیم
کیونکہ وہ ہی خوف واحد پر اثر | پر نہین تجھپر اثر کیون بیخبر | خوف حق مین کچھ نہین ہر گز قصور | لیکہ تیرے دل مین ہی ای بے شعور
سخت دل تیرا ہی یعنی کالحجر | پھر بھلا ہو کس طرح تجھپر اثر | دیکھ فرماتے ہین یہ حضرت رسول | گوش دل سے سن ذرا ای اولوالفضول

حدیث شریف وَعَنْ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُکْثِرُوا الْکَلَامَ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ کَثْرَۃَ الْکَلَامِ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ قَسْوَۃٌ لِلْقَلْبِ وَاِنَّ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللّٰہِ الْقَلْبُ الْقَاسِیْ (ترمذی)

قلب مین جسکے قساوت ہو پسر | وہ خدا سے دور از بس دور تر | اُنصب قاسی توڑ ای مرد خدا | نور وحدت دیکھ تو پھر جا بجا
جب تلک قسوت ہی تجھمین ای جوان | گنج وحدت کا نہو تجھپر عیان | مولوی کی یہ ہدایت ای پسر | اُس کے اُسکو کر عمل ای بیخبر
صورت سرکش گزاران کن بہ رنج | تا بہ بینی زیر او وحدت چو گنج | فرق تجھمین اور انمین ہی عظیم | تو ہی با قسوت وہ ہین مرد حلیم
لیکہ تو ہی چشم دل سے بے بصر | نور دل اُنکے سے تو ہی بیخبر | صاف دل روشن ہین مانند آفتاب | نور ایمان کے ہین گویا آفتاب
یعنی روشن دین کے اُنسے ای جوان | لیکہ وہ ہین چشم سر سے نہان | ہو زمین کی جسقدر ناپاک خاک | شمع کی پرتو سے ہو جاتی ہی پاک
آفتاب آسمان سے ای پسر | آفتاب معرفت ہی تیز تر | اُس سے جلتی ہی نجاست ظاہری | اِس سے خبث باطنی ای متقی
وہ کرے ہی نور ظلمات زمین | یہ منور دل کرے ای نازنین | اسکا پرتو گر تو لے ای رشت خو | دین کا تو بھی ہو پھر اک ماہرو
لیکہ تو خفاش ہی ای بد شعار | آفتاب معرفت سے تجکو عار | یعنی باطن کی نجاست یہ تمام | اُسکے پرتو سے جلے ای نیکنام
جانتا ہی کون ہی وہ آفتاب | جسکی یہ ہی گفتگو عالی جناب | دیکھ وہ ہی نور حق اور نور مبین | یعنی وہ ہی رحمۃ للعالمین
فیض اسکا خاص ہی اک عام ہی | فرق اسمین مثل صبح و شام ہی | عام سے حاصل نجات نار ہی | خاص سے حاصل وصال یار ہی
عام کے حامل ہین عالم ظاہری | خاک کے ارباب باطن ای زکی | جو کہ دونون وصف سے موصوف ہو | عالم اسمع وہ تب معروف ہو
عام کو چاہیے تو پڑہ لے تو کتاب | خاص گر چاہے وسیلہ لے شتاب

در بیان آیت وابتغوا الیہ الوسیلۃ

قولہ تعالیٰ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ

وابتغوا ہی حکم رب ای بیخبر | کیون ہی غافل اس سے تو عالی گہر | جسقدر گذرے ہین دین مین خدا | تجھے وسیلہ سے جدا کوئی بتا
کیونکہ بے اسکے نہین ہو دل درست | اگرچہ ظاہر ہو مگر باطن سقیم

حدیث شریف اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

ظاہری پر حق نہین کرتا نظر | لیک نیت پر کرے ای بیخبر | اسلیے ہی واسطہ تجکو ضرور | تاکہ ہووے ہر عبادت مین حضور
اے حقیقت واسطے کی سن جوان | تاکہ اسکا بھید ہو تجھپر عیان | یعنی رکھ تو واسطہ اس سے پسر | عشق حق سے جو جلا ہو سر بسر

لفظ فضلنا سے غافل ہین — ہوگئے افضال حق سے بے یقین — عقل کے نزدیک بھی اونی فضیلت — کل کا ہونا ایکسا بس ہی محال
باوجود اسکے شقی و مرتدین — مثل اپنے انکو جانین بالیقین — مثل اپنے جو انھین جانے جوان — یہ شقاوت کا نشان ہی بیگمان
دیکھ کیا لکھتے ہین وہ عالیمقام — یعنی حضرت مولوی اسی نیکنام — کار پاکان را قیاس از خود مگیر — گرچہ ماند در نبشتن شیر و شیر
یعنی صورت مین ہون مثل ہمدگر — فرق ہی اخلاص مین لیکن بسیر — تیرے جو حسنات ہین اسی بے ادب — سیات انکے ہین بیشک سبکے سب

قولہ تعالی فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ

یعنی ظالم مقتصد تم اسی پسر — سابق الخیرات وہ ہین سر بسر — بے ادب ہونے سے تیسرا وبال — یعنی غالب نفس تیسرا کمال
ہی شرف انسان کو از علم ادب — بے ادب ہوتے ہین کب عالی نصب

حدیث شریف ظَنُّ الْمُؤْمِنِ خَيْرًا

کیا نہین ہی یہ حدیث مصطفا — ظن ہو مومن کا ہو مومن سے بھلا — حشر مین دیکھوگے تم اسکا عذاب
دوستی سے انکی جنت ہو نصیب — نفس نے لیکن کیا تمکو خراب — دشمنی سے انکی دوزخ ہو حبیب

حدیث قدسی وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ مَنْ عَادٰى لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ اٰذَيْتُهٗ بِالْحَرْبِ

جو لڑا انسے وہ مجھسے رشت خو — یون ہوا فرمان حق اسی خو برو

حدیث شریف حُبُّ الْفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ

دوستی انکی ہی جنت کی کلید — یہ حدیث مصطفے ہی اسی سعید — ہمنشین ہو ایکدم گر با ادب — دیکھ کیا ہوتا ہی تجھپر فضل رب
بے ادب پر فضل حق ہوتا نہین — یاد رکھ اس بات کو اسی مرد دین — بے ادب تنہا نہو بے ادب — باز رکھے خلق کو از فضل رب
کیا لکھا ہی مولوی نے وعظ پند — بے ادب کے حق مین یون اسی ہوشمند — بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
از خدا خواہیم توفیق ادب — بے ادب محروم گشت از فضل رب — ختم کرعاجز ادب کی گفتگو — بے ادب سنتا ہی کب اسی نیک خو
اب بیان کر فرق ان دونون کا تو — بے ادب اور با ادب کا ہو بہو — فعل دونون ایک کرتے ہین تمام — فرق اسمین سے نکال اسی نیکنام
کیونکہ وہ ہی بے ادب اسکے سبب — جانتا ہی مین بھی یہ کرتا ہون سب — یعنی یہ جو دین کا کرتے ہین کام — مین بھی کرتا ہون ادا اسکو تمام
یہ نہ سمجھے بے ادب وہ بے بصر — کام وہ پر ہم نہین ویسے بشر — یعنی جیسے ہی مرغن یہ طعام — کھانے سے جسکے ہو قوتا بس تمام
لیکہ کھاوے تو مرض ہین اسی پسر — سم قاتل تجکو ہوا ہی بیخبر — بلکہ جیسے تخم ہو اچھا بھلا — پر زمین سخت مین بو دے فتا
تخم ہو برباد محنت رایگان — پھر شجر کا ذکر کیا اسی نیکدان — بس زمین دل ہی تیری سخت تر — دیکھ فرماتا ہی حق اسی بے خبر

قولہ تعالی ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

یعنی پتھر سے زیادہ سخت ہی — دل جو تیرا دیکھ یہ بدبخت ہی

مولوی نے کیا تاسف سے کہا | سُنکے گر پتھر ہو شق تو ہی بجا | از چہ مجبوری و دوری ای فلان | آہ از دست تو وار مصطفیٰ
سنگ سے بھی ہے ترا دل سخت تر | پھر بھلا ہو تجکو کیا پتھر اثر | چشم باطن مین نہین ہے تیری نور | پھر بھلا ہو کسطرح تجکو حضور

در بیان درست کردن دل بموجب حدیث

دل کو کر آراستہ ای مرد دین | ماسوے اسکے نہین راہ تین | جو عمل ہے دل سے بس بہتر ہے وہ | گر نہین دل سے تو بس ابتر ہے وہ
گر نہین دل پر ترے دین کا اثر | ایسے ہون اعمال ظاہر معتبر

حدیث شریف اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ

یون ہوا فرمان حق ای ہوشمند | ماسوا دل کے نہین ہمکو پسند | جو عمل دل سے نہین بس بے شرف ہے | لکھ گئے ہین اس بیان مین سب سلف

حدیث شریف اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ

بلکہ فرمایا نبی نے ای دغل | جسکے دل مین ہے خلل سب مین خلل | دیکھ فرماتے ہین ہو لا مانے دین | مومنون کو جس سے ہوتا ہے یقین
ماورون را نہ نگریم و قال را | ماورون را بنگریم و حال را | دل نہین جبتک ترا ہو صاف | سب عبادت ہے تری بس نارواں
صاف دل کہتے ہین اسکو با کمال | ماسواحق کے نہو جسمین خیال | یعنی جو کچھ ہو وہ ہو بہر خدا | غیر سے دل مین نہو چون و چرا
پھر کریں جو کچھ کہ وہ سب ہے درست | عشق حق سے وہ ہو چالاک و چست | ہر عبادت مین ہو پھر رنگ دگر | رنگ وہ عالم ہو جس سے بیخبر

در بیان ترجیح نماز اہل باطن بر نماز اہل ظاہر

اگلی دو رکعت ہون تیری صد ہزار | بلکہ بہتر اس سے بھی ای نابکار | کیونکہ تو ہے ہم خوان بے بصر | وہ ہین بینائے جسمے سر بسر
تجھسے کیا نسبت ہے تجکو ای ذلیل | تو نہیں نفس وہ حق کے خلیل | تیرا ہمدم نفس و شیطان لعین | انکا ہمدم نور وحدت بالیقین
انکا سونا تیری بیداری سے بہتر | روز و شب کا فرق ہے باہمدگر | گر نہ ہون وہ تو ہون جبریل وار | ہو اگر تو مثل سگ ہو بادشعار
گر ہون آسودہ تو ہون شاغل بزر | ہو اگر تو سنگ ہو ای بے ادب | ہین ترے مشکل لیکن وہ عزیز | بے ادب اس سے ہو اتو بے تمیز
لاکھون کافر پیشتر اس سے ہوے | انبیا کو آپ سا جانا کیے | کہتے تھے مجنون وہ ساحر ہے تبر | کہتے تھے مجنون وہ ساحر ہے تبر
دیکھکر یہ انبیا کا معجزا | کہتے تھے یہ سحر ہے سب بر ملا | سحر سب جانا کیے یہ بے تمیز | سحر سب جانا کیے یہ بے تمیز
عشق حق سے منتشر ہو جسکا حال | ہو کرامت جب ولی سے ای عزیز | یعنی حضرت مولوی ای فیضیاب
اشقیا را دیدہ بینا نبود | یہ کہین مجنون انکو بد خصال | رست فرماتے ہین وہ عالیجناب | ہو گئے درگاہ حق سے روسیاہ
آنچہ خوبان را بود عین کمال | دید شان در نیک بدکیسان نبود | ہمسری انبیا سے یہ تباہ | پھر کہان سے آیا انپر فضل رب
مغز باطن بین کی انکے فطنہ | با لباس ظاہری پرسی خصال | یعنی جیسے وہ ہین ویسے ہم ہین سب | علم باطن سے نہین ہمکو خبر
مثل سگ کے استخوان پر کی گذر | یہ نہ سمجھے دل مین اپنے بیخبر | کیونکہ یہ علم غیب ہے علم خدا | غیر پر ہوتا نہین ہرگز روا

قولہ تعالیٰ فَضَّلْنَا بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ

	ای کمان از تیر پر ساختہ	بعید نزدیکست دور انداختہ
	قولہ تعالیٰ نحن اقرب الیہ من حبل الورید	
نحن اقرب کو نہین سمجھا مگر	اسلیے اس بعید سے ہی بیخبر	عقل ظاہر بین کو کرتو دے دور
عقل جزوی عقل ظاہری جوان	عقل کلی عقل باطن بیگمان	عقل کلی تھی نبی مین بس تمام
	در بیان حدیث قدسی سمعہ الذی یسمع بہ	
بعد فرض و واجب ای والا مقام	نفل پر جو لوگ کرتے ہین دوام	حدیث قدسی ما تقرب الی عبدی بشیء احب الی

مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سالنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وما ترددت عن شیء انا فاعلہ ترددی عن نفس المؤمن یکرہ الموت واکرہ مساءتہ ولا بد لہ منہ رواہ البخاری

حق نے فرمایا کہ اسکے دست و پا	کان اور چشم و زبان ہون گا	یہ مجرد معنی لفظ حدیث	کچھ نہین تاویل اسمین ہی سبب
یہ حدیث مصطفےٰ ہی تیغ لا	نیست کرتی ہے دوئی کو ای فتا	یون لکھا خاصان حق نے اسکا حال	فہم کر دلمین نہ کچھ قیل و قال
بحر وحدت مین ترے جو ہین جوان	یہ وہ لائے ہین وحدت بیگمان	لام مین جیسے الف ای بیخبر	اسطرح کثرت مین وحدت سر بسر
یعنی کثرت نیست بے وحدت بقا	بے الف جیسے نہین ہوتا ہی لا	لام الا الا الف ہی ای جوان	لا ہی کثرت وحدت الا بیگمان
لا فتا الا بقا ای زشت خو	ہو کے لا پھر دیکھ جانان ہو بہو	پردۂ الا ہی لا ای بیخبر	توڑ اسکو دیکھ الا سر بسر
عین کثرت مین ہی وحدت یون نہان	جسطرح ہوتی ہی گل مین بو نہان	بس ضمیر لا ہی لا معبود غیر	ہو کے حق مین تو ذرا کر دل کی سیر
لا کے قائل مشرکین ای مردِ دین	ہین مقر الا کے مومن بالیقین	اسلیے واقع ہوا الا ای پسر	تاکہ ہووے کفر سے دور تر
لا کو الا جانتے وہ بے نصیب	یہ تھا باعث کفر کا انکے عجیب	یعنی الا کو کیا لا سے نہان	اسقدر تھے محو لا وہ بدگمان
جو کرے الا کو لا ای بیخبر	وہ ہی کافر دین حق مین سر بسر	جو کرین الا سے لا کو بس نہان	وہ ہین ذات حق کے عارف بیگمان
انکی ضد مین جو ہوا کافر ہوا	انکی ضد مین مومن ظاہر ہوا	فرق حال کافر و مغفور کا	ہی یہی فرعون اور منصور کا
تھا انا فرعون سے لا کا بقا	دیکھ فرماتے ہین مولا یہ راز	یعنی حضرت مولوی پاک باز	
گفت فرعون انا الحق گشت لیست	این انا از رحمت اللہ ای محب	وان انا از لعنت اللہ و غضب	
زانکہ او سنگ سیہ بود این عقیق	این انا گفت و ز خود آزاد شد	وان انا گفت و ز خود برباد شد	
جیسے پیش مشرکین لا نہان	جیسے نزد عارفان لا ہی عیان	وہ سے نزد عارفان لا ہی نہان	
لا کو لا جانین ہین مومن ای فتا	لیکہ لا سے ہوا لا کا فنا	یعنی الا کا ہی ابتر یہ اثر	غیر الا ہی نہین انکو خبر

سر بسر ہر شی مین دیکھون تیرا نور — دیکھ اُسکو سوختہ ہون مثل طور — نیست تیرے روبرو ہون استقدر — جیسے پیش شمس ہوتا ہی قمر
بس زیادہ تو نہ کیجو کچھ کلام — نیست تو باقی خدا ہو والسلام — بھید یہ ہی فہم انسانی سے دور — چاہیے خاموش رہنا ذی شعور
دیکھ فرماتے ہین دانائے علوم — مثنوی مین یعنی مولانائے روم — علم حق در علم صوفی گم شود — این سخن کی باور مردم شود
راز حق کا گر ہی طالب اے پسر — نیست کر ہستی کو جب ہو باخبر

در بیان انتشار دل و وسوسہ شیطان و باز داشتن ازو

غیر کا دلمین نہ آنے دے خیال — تاکہ ہووے نفس کافر پایمال — غیریت ہی سد انوار خدا — دور کر اسکو شتاب اے باصفا
یاد رکھ اس بات کو اے ہوشیار — جب تلک ہی غیر کرب ہو وصل یار — یہ ہی کافر بلکہ اکفر ذی شعور — روز و شب کہتا ہی حق سے بھاگ دور
دیکھ فرماتے ہین یون اہل عمل — نفس نے ڈالا ہی دلمین کیا خلل — کاشکے ہرگز نزادی مادرم — تانکردے کشتہ بنفس کافرم
کاشکے ہرگز نبودے نام من — تا نبودے جنبش و آرام من — یون کرو ہر وقت حق سے تم دعا — تاکہ حاصل دل کا ہووے مدعا
نفس شیطان نے کیا ہمکو اسیر — تو چھڑا ہمکو ہمارے دستگیر — سخت تر دشمن ہی شیطان لعین — مکر سے ہم اُسکے کچھ واقف نہین
جسکو ہم جانین کہ ہی بیشک بلا — اسمین کرتا ہی ہمین پھر مبتلا — یہ ہوا ہی انبیا سے دُور بدو — کیا بھلا پھر ہم ہین اسکے روبرو
دام سے اسکے نہین کوئی بچا — ہووے گر وہ لاکھ دانا پرفہما — کب ہمین جبتک نہووے تو رفیق — کرتوا گاہ اس سے ہمکو اے کریم
تا سمجھ لین مکر شیطان رجیم — گر کرین نیکی تو بد دیوے بلا — یا کرین کچھ بد تو کر دیوے بھلا
جسکا دشمن سخت ایسا ہو لعین — ماسوے تیرے پناہ اُسکو نہین — اس دعا کو کیجیو میری قبول
گنج وحدت کا یہ مانع ہی لعین — بند رکھتا ہی یہی چشم یقین — ماسوا اپنے نہین کرتا نظر
اس سبب سے نور وحدت چھپا ہی — ورنہ دیکھو تو وہی ہی جا بجا — پر نہین ہی چشم تیری نور بین
غور سے اس قول پر کر تو نظر — مولوی فرماتے ہین کیا با اثر — ہست اندر تو تو خود را پردہ

در بیان آیت نحن اقرب

پاسبانی دل کی کر تو اسقدر — ماسوی حق کے نہ آوے کچھ نظر — غرق بحر وحدت ایسا ہو عزیز — تا نہو پھر این و آن کی کچھ تمیز
عارفان حق کی یہ ہی گفتگو — جب تلک تو ہی نہین ہی نور ہو — اسکو کہتے معرفت ہین عارفان — وہ عیان ہو تو نہان ہو اے جوان
سن یہ فرماتے ہین شاہ بوعلی — محرم راز خفی و ہم جلی — تا تو ئی کی یار گر دو یار تو — چون نباشی یار باشد یار تو
جب تلک تو ہی نشان اُسکا کہان — نیست کو ہستی کو تو پاوے نشان — واصل جانان ہی جلکر سر بسر
ہی یہ پردہ تجھسے اے محبوب بین — کر تو پروانہ کی ہمت پر نظر — دور کر خود کو تو دیکھے ذوالمنن
کیون پڑا ہی دور ہو نزدیک تو — وہ تو ہو نزدیک تو ہو اُس سے دور — یہ عجب ہی حال تیرا اے شعور
کیونکہ وہ اسکی ہی دلمین آشکار — دل مین اسکی کر ذرا تو جست و جو — گرچہ ڈھونڈھے عرش سے تا تحت ثریٰ — راہ حق دل کے سوا پاوے نہین
دیکھ تو دلمین ذرا اے ہوشیار — دیکھ لے کیا لکھتے ہین یہ مولوی — واقف ہر رمز و اسرار خفی

آغاز مثنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دستگیری کیجیو میرے خدا — تا کوئی دم ہون نہین تجھسے جدا — دمبدم ہوتا رہون تجھپر فدا — آزاد و تجھسے یہی ہو ای خدا
ہو زبان پر ذکر دل مین ہو حضور — ماسوی تیرے یہ دل ہو سب سے دور — بے حضور دل نہ ہون مین تیرا نام — جبکہ ہون مین ہون حضور دل تمام
ہر گھڑی ہر لحظہ ہو تیرا حضور — بے جہت بے کیف مجکو ای غفور — التجا کس سے کرون تیرے سوا — کون برلاویگا میرا مدعا
نور وحدت کر دے مجھپر آشکار — بس یہی ہو مدعا پروردگار — یہ دعا عاجز کی ہو کیجو قبول — ازبرای آل و اصحاب رسول

بیان وحدت و گفتن انا و لولاۂ اول سلوک

ماسوی تیرے ہون فانی سب خیال — یان تلک ہستی کا رہنا ہو محال — معرفت کا جوش ہو منصور وار — پر نہ نکلے لفظ انا کا زینہار
جس پہ ظاہر راز لا ہو ای عزیز — پھر کہان اثبات کا اسکو تمیز — بیشک اظہار یکے بھی ہے دوئی — مدعی یان پر نہین ہوتا کوئی
لا و الا سے بھی ہے نزدیک تر — پر نہین تجکو خبر اے بیخبر — جسنے کی گفتار اسمین ای حبیب — وہ ہوا دونون جہان مین بے نصیب
کیونکہ ہے یہ خود پسندی ہوش کی — یہ نہین ہے بات وان کے جوش کی — گر نہین ہے وہم ہستی ای پسر — پھر انا سے کیا وہ توڑے بیخبر
جسکو ہو کچھ وہم ہستی کا گمان — وہ نہین عارف ہے ہرگز ای جوان — بلکہ اسمین وہم ہے شرک خدا — عین جانے وہم سے ہو کر جدا
وہم ہستی کا ہے بس ایسا حجاب — یہ نہ ٹوٹے دار ین عالیجناب — مولوی نے بلکہ اسمین یون لکھا — راز مخفی کل دیا سبکو بتا
وہم کی کیا بات ہے انمین نہیں — مولوی کے قول پر کر ٹک نظر — جملہ معشوقست عاشق پردہ — زندہ معشوق ست عاشق مردہ
چاہیے کرنا تجھے یان پر سلوک — یہ حدیث مصطفے سے ہے ثبوت

حدیث شریف مَنْ سَکَتَ سَلِمَ وَمَنْ سَلِمَ نَجَا

سر سلسلت کو دل سے پڑھ تو ای عزیز — تجکو تا مرغ خفی پر ہو نہ سیر — یعنی جسنے بند کی اپنی زبان — پا گیا اندھون کے ہاتھون سے امان
دیکھ کیا فرماتے ہین عالیجناب — یعنی حضرت مصطفے ای فیضیاب

حدیث شریف کُلُّوا النَّاسَ بِمَا یَعْرِفُونَ وَدَعُوا مَا یُنْکِرُونَ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّکَذَّبَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ

قول اسکی عقل پر ای جوان — تا نہو وہ راز حق سے بدگمان — دوسرا فرمان سن اس پاک کا — امر تہ ہے جسکے باعث فاک کا

حدیث شریف مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ کَلَّ لِسَانُہٗ

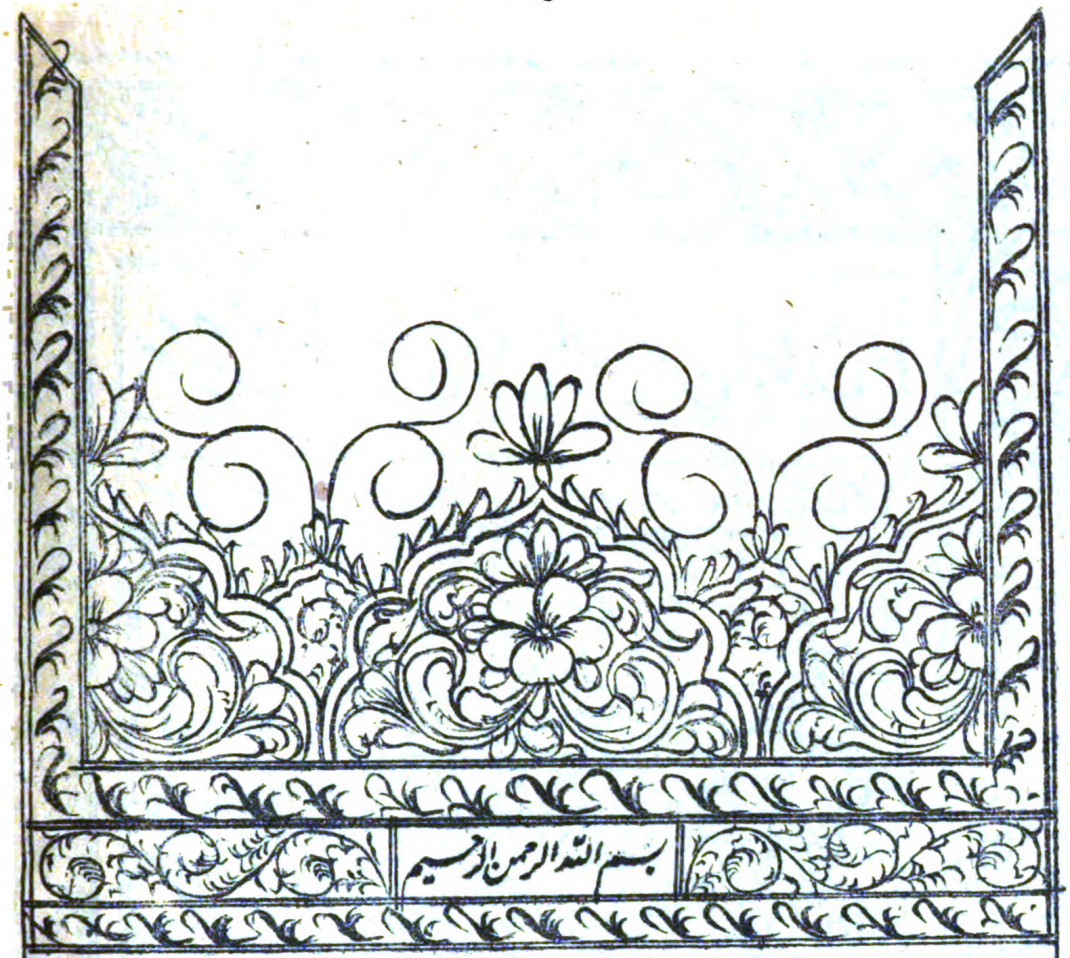
جسپہ کھل جاتا ہے راز لامکان — بند ہو جاتی ہے اسکی بس زبان — یعنی جسپر راز حق کا ہو حضور — گفتگو سے وہ بشر ازبس ہے دور
یاد رکھ اس بات کو ای جان من — خاموشی اسجا پہ ہے گویا سخن — یون کہو ہاتھون کو اپنے تم بٹھا — ماسوے اپنے تو موے سب مٹا

دمبدم سینہ بریان و دیدہ گریان در صحرائے طلب پویان و صحبت کیمیا خاصیت سیماب دلان جویان نہ دل را ازین کار صبرے نہ از سمائے فیض صاحبدلے بارش ابرے تا اینکہ بگوش دلم خبر رسید کہ مطلوب تو حاصل تواند شد الا از افادات و افاضات رہنمائے سالکین قدوۃ العارفین مخزن اسرار الٰہی مظہر انوار آگہی ہادی منازل طریقت بدر قہ مراحل حقیقت شاہباز اوج تجرید عنقائے قاف تفرید برگزیدۂ اہل دل امام رہروان منزل وصل سر حلقۂ عاشقان دلفگار **حضرت شاہ نامدار** کہ اکسیر سیماب دلان ہمگی اضطراب اندرون بخش سرزمین پنجاب بحر دشنیدن این خبر شوق اثر عالم برنگے دیگر و شوقم پیشتر از پیشتر گردید و دلم بر عزم جازم شد و در غایت شوق باین قطعہ

مترنم **قطعہ**

آتش عشق کو کہ از اثرش — عقل آتش بدفتر اندازد — کو عقاب جنون کہ از سمش
مستی شور کو کہ نعرۂ من — واعظان را ز منبر اندازد — ولم از زہد دگر گشت کنون
عمرے کو کہ داد روح دہد — سر نفس ستمگر اندازد — لشکر آرہست نفس کافر کیش
کو علی تا بقتل این کفار — شور اللہ اکبر اندازد — مستی عشق کو کہ از اثرش
یارب آن شاہ نامدار کجاست — کہ دمش جان بہ پیکر اندازد — نفسے گر بہ جسم مردہ زند
نعرۂ ہو اگر زند در دل — گنبد چرخ خضر اندازد — وقت آن شد کہ از کرم نظرے
بر دل و جان مضطر اندازد — وقت آن شد کہ بر دل مردہ — نفس روح پرور اندازد — وصف این را ز کہ در خواہش
تحفۂ بس محقر اندازد — یعنی این تنگدست در پایش — از تہی مایگی سر اندازد — در راہ آن مطلوب عاشقان

دویدم و از حصول خدمت سعادت آئینش بمقصود دل رسیدم از انجا کہ طبع من بر شیوۂ از خود رمیدگان مستانہ و متوحش از خویش و بیگانہ بود از صحبت خلق بجز و از یار و اغیار بتفرد مے جستم تعلیم و ارشاد را با من کارے و اندیشۂ اخذ بیعت را در دلم بارے نبود آنجناب تو جہے از وجوہ در دلم ریختند کہ بہ تعلیم انچہ در تست چرا نمے کوشی و از طالبان صداقت کیش ارادت اندیش چشم التفات چرا نمی پوشی در اشاعت این امر بجد باش و بر فیض مبدا فیاض معتمد بمقتضائے وجوب اطاعت امر خود را بکار اہل ارادت مصروف ساختم و طور قلندری و شیوۂ آزادی بر انداختم و خواستم کہ برائے یاران و محبان چیزے از آداب طریقت بر زبان آرم و بطرز مثنوی بیان نمایم بہ تبیین انچہ از ضروریات ست گردیم تا دوستان را یادگار و اہل شوق را معین و دستیار باشد و این مثنوی را **تحفۃ العاشقین** نام نہادم و برائے قبول دست دعا کشادم امید کہ صاحبدلان معنی بین و بزرگان کرم آئین چشم بر الفاظ و قوافی نکشایند و نظر عنایت منظور بمعنی نمایند باللہ التوفیق وبیدہ ازمۃ التحقیق



بسم الله الرحمن الرحیم

محمد نا محدود و درود نامعدود و معبودی راسزا است که جان عارفان را گلزار عرفان ساخت و شجرهٔ طیبهٔ شریعت و طریقت را بمودای اصلها فی الارض و فرعها فی السماء سر باوج کمال افراخت درود مندانش بتر نم این رباعی پرداخته

رباعی عشق ست که آن مغز دل و جان من ست ❊ برگ من و عیش من و سامان من ست ❊ رمزیکه توانم ز ثنایش گفتن ❊ اینست که ورد من و درمان من ست ❊ و روح حاشقانش باین ترانه در ساخته

رباعی نی جاه و جلال کبریا میخواهیم ❊ نی در و ترا پیچ دوا میخواهیم ❊ هرکس ز در تو مطلبی میخواهد ❊ ماخسته دلان ز تو ترا میخواهیم ❊ جمالش را در هر ذره جلوه دیگرست و نور ذاتش را بهمه اشیاء مظهریست ناقص و کامل مبین اندر جهان ❊ مظهرش هر جزو و هر کل میشود ❊ و تحیات وافیات و صلوة زاکیات محمودی را که ذات کامل الصفاتش نور الانوار است و بهترین مظاهر پروردگار سینهٔ پاکان از تربیت هدایتش معدن نور الهی و دل سالکان بتائید ارشادش مخزن اسرار کماهی و در رحمت رضوان حضرت ایزد منان بر آل و اصحاب و الاشانش که پروانهٔ جمال باکمال اویند و متادب بآداب خصال او اما بعد

مے گوید پشت بدیوار زاویهٔ خمول ضراعت و خاکساری مجمع منقصتهاے بیحد و عد محمد عبد الصمد عفا عنه الاحد که من شکسته بال سرگشته حال مدتے مدید و زمانے بعید بمقتضاے این بیت ؎ شوم بمدم پروانه تا سوختن آموزی ❊ با سوختگان بنشین شاید که تو هم سوزی ❊ پروانهٔ شمع دلان و سوختهٔ وادی طلب حاصلان بودم

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و آسمان

مثنوی نادر مضامین محتوی بر مطالب اهل تصوف ارباب اوغان الفین مسمی به

مثنوی تحفة العارفین

از انکشاف طبع روشن صاحب کرامات حضرت محمد عبد الصمد معروف به شاه نیست خان مغفور

در مطبع نامی منشی نول کشور بطبع مزین مقبول و مطبوع جهان شد

پڑا دریہ آتیرے گنگا زردار	شرم بانگ کی تجھی کو توان ہے	ناظرین پر تکمین سے التجا رکھتا ہون کہ اسمین جسکو بر قصور

دیکھین قلم اصلاح سے زینت بخشین اور اس عاصی پر معاصی کو بدعائے خیر یاد کرین تاکہ باعث میری مغفرت کا ہووے

قطعات تاریخ از نتایج افکار منشی سکھ لال صاحب متخلص بہ آہ ساکن ام پور پولیکھنڈ

خان زردار خان پر خوش مرتبت	ہر کسی بہر او شاخوان است	خوبرو نیک خو نکو طلعت	نکتہ چین نکتہ دان سخندان است
پیر و دین و حاجی حرمین	رہبر و شاہراہ عرفان است	رہبر حق چہ نسخہ خوش ساخت	بہر آن یک جہان خواہان است
	گفت سکھ لال آہ تاریخش	عابدان را سبیل عرفان است	۱۲۹۴ھ

ایضاً

رہبر حق چہ خوش مرتب ساخت	خان زردار خان امیر زمان	رمز دان طریق عرفان است	پیر و دین و رہبر و ایمان
آہ راشد خیال تاریخش	بہر آن نسخہ پسند جہان	ہاتفی گفت از سر الہام	قبلہ فیض و کعبہ ایقان
			۱۲۹۴ھ

ایضاً

رہبر حق ساخت چون زردار خان	باکمال فکر از طبع رسا	آہ شد آن نسخہ مقبول خلق	بہر تاریخش خیال آمد مرا
	ہاتفی گفت ادسر کاخ برین	آفرین زردار خان را مرحبا	
		۱۲۹۴ھ	

اُنکو بند رکھے آپکو کلفت سے باز رکھے رموز نود و دوم ۹۲ نفی واثبات وجود سے ہی جو وجود سے جاوے پاک نرہے رموز نود و سوم ۹۳ خلق کو ساتھ خلق کے دیکھنا شرک ہی اور خالق جاننا شرک ہی اور اخلاص وہ ہی کہ بے شرک ہو تو رموز نود و چہارم ۹۴ رم جو کہ ڈھونڈھے نپاوے رموز نود و پنجم ۹۵ جو کہ کہے بجائے رموز نود و ششم ۹۶ جو کوئی دوڑے نہ پہونچے رموز نود و ہفتم ۹۷ جو طالب مطلوب ہو مطلوب سے ہو رموز نود و ہشتم ۹۸ جو سالک منزل پر پہونچے منزل نہ دیکھے رموز نود و نہم ۹۹ جو یقین ساتھ کمال کے پہونچے بے یقین ہو رموز صد ۱۰۰ جو ایمان سلم ہو ایمان سے پھرے رموز صد و یکم ایک بزرگ نے ساتھ (مضبوط ۱۲) سیاہی کے ملاقات کی اور پوچھا کہ ای سیاہی کہانسے کہان تک ہوتی اور کہان تک پہونچی اُسنے جواب مین کہا کہ جو ملک عدم سے باہر آئی مین بیچ ولایت لاے پہونچی مین اور جتنی کہ پھری مین بیچ ملک لاے کے آئی مین

اختتام کتاب

یا الٰہی بطفیل اپنے حبیب نبی کریم کے اس رسالہ کو مقبول فرماکر مجکو اور اسکے ناظرین کو اس سے بہرہ مند فرما یا اللہ تو غفور و رحیم ہی مین از سر تا پا گنگار رہون مجکو اور میرے فرزندان اور خویش واقارب کو کونین مین باآبرو رکھیو اور بروز قیامت نامہ اعمال دست راست مین دیجیو آمین یارب العالمین

منقبت بجناب حضرت رسول مقبول صلعم

محمد تو نور خدا ہے جہان ہی — یہ سب دور سے تیرے کونکان ہی — سراپا ہی تو نور اوس صمدیت کا — یہ ظاہر جہان ہی کہ سایہ کہان ہی

گذر کرکے یک دم مکین ہفت آسمانگو — عرش پر تو پہونچا جہانتک مکان ہی — فرشتونکے جس جا پہ پر جلتے ہین — بشر کی یہان طاقت کہان ہی

وے جا بشری مین تقلیس کی تھی — جہان تھا تو پہلے وہان کا وہان ہی — یہ اسرار مخفی ہے کون پہونچے — فنا ذات حق مین شہنشہ جہان ہی

پیمبر نبی اور مرسل بہت ہین — ولیکن یہ رتبہ کسیکو کہان ہی — سبھی منکو تکتے ہین تجھ راہ رو کے — تو محبوب رب شفیع بیگمان ہی

تو لین وط الحبیب آلہ — خدا کی خدائی مین یکتا نشان ہی — لکھون نعت کیا مین کہ بیحد ہی تو — زبان و قلم مین یہ طاقت کہان ہی

یہ ہی عرض میری نبی الکریم — کہو یا تو امت کا پیارا سبحان ہی — میری ناؤ ٹوٹی پڑی منجدھار مین — شب تیرہ ہی اور بھنور بھی وہان ہی

سنین ناخدا ہی نہ حامی کوئی ہی — مگر مجھپہ کشادہ دہان ہی — مین تنہا غریب اور طوفان بہت ہین — یہ دریا عمیق اور کنارہ کہان ہی

مین امت مین تیری گنگار ہونگا — بجاے تو لا الٰہ تیری امان ہی — لگا پار مجکو تو محبوب رب ہی — سوا تیرے سر اٹھکا نا کہان ہی

ملا دے خدا سے بچا آفتون سے — مجھے نفس بد خو ستاوے یہان ہی — میں گنگار امت کو اسطرح لیچل — میں بچون جاوے جو شیر غران ہی

جو کہ ایسا متوکل ہو وہ کلام کہ حق تعالیٰ نے حضرت میران محی الدین سے کہا ہی اوسکو ظاہر ہو اور وہ کلام یہ ہی قال لی عبادی سوی النبیین والمرسلین لا یطلع علی ان ارجوالهم احد من اهل الدنیا ولا احد من اهل الآخرة ولا احد من اهل النار ولا مالك ولا رضوان وما خلقتهم للجنة وللنار ولا للثواب ولا للعقوبة ولا للقصور ولا للغلمان فطوبی من آمن منهم ان لم یعرفهم **رموز ہفتاد و ہفتم در بیان تلقین** یعنے ملاقی کرنا ساتھ حق تعالیٰ کے اوسکا ملاقی کرنا دو نوع پر آیا ایک یہ کہ طالب کو مشغول کرنا ساتھ الفاظ ملحوظ بصوم وصلواۃ وتہجد واشراق وچاشت وفی الزوال ودوگانہ اور ہمیشہ باوضو رہنا کہ مقصد پاوے اور طرح دوسری یہ ہی کہ طالب کو مشغول کرنا بعیان ثابتہ یعنے مقصد جیسا کہ نہیں ہی کوئی آدمی سوائے مقصد کے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی من یرید ان یجلس مع اللہ فجعله مع الفقراء ومن یرید ان یجلس مع الانبیاء فلیجلس مع العلماء جو طالب تلقین ثانی کا فہم کرے اوسوقت معنی کان اللہ ولم یکن معه شیئ کے اوسپر ظاہر ہون **رموز ہشتاد و م در بیان تصوف** بمعنی صاف ہونا جان کہ صاف ہونا کیا ہی کہ نہ خود رہے نہ خدا اور نہ وصل نہ جدائی مع اللہ وقت لا فیه عبد ولا رب لی مع اللہ جیسا کہ کہا ہی التصوف حال ولا الہ بیان ۔ **رموز ہشتاد و یکم در بیان تجرید** تجرید الذی ناظر علی اللہ وحاضر من اللہ ۔ جان کہ تجرید وہ ہوتا ہی کہ ہر طرف سوائے اللہ کو دیکھے اور دنیا کو نہ چاہے پس ہمیشہ مولیٰ ناظر اوسکا ہووے کہ کہا ہی ما زاغ البصر وما طغی ہر سالک کہ اسکے معنی دریافت کرے لا الہ الا اللہ اوسپر ظاہر ہو ر **رموز ہشتاد و دوم در بیان تفرید** جان کہ بے نام ونشان ہی وللان کما کان ہی **بیت** مگر تفرید آن باشد کہ سہو النسیو خود باشد ۔ ولے چون نیک مے بیند کہ سہو النسیو خود باشد اور کہا ہی التفرید اللذی لا یکون ثانی الاھو ۔ جو سالک اسکو دریافت کرے اللہ اوسپر ظاہر ہو ر **رموز ہشتاد و سوم** جس کسی کی نظر اوپر عرفان کے ہو عارفان سے نہ ہو ر **رموز ہشتاد و چہارم** جسکی نظر اوپر مراد کے ہو دریائے مراد سے مجرد نہ چکیا ہو ر **رموز ہشتاد و پنجم** جو کہ منظور ناظر ہو حقیقت اوسکی سے اندھا ہو ر **رموز ہشتاد و ششم** جو کہ علم سے بے بہرہ ہو وہ عالم نہیں ر **رموز ہشتاد و ہفتم** ہر عاشق کی کہ نظر معشوق پر ہو ابھی بکمالیت عشق نہ پہونچا ہو ر **رموز ہشتاد و ہشتم** واصل کو ساتھ حقیقت کے کوئی گذر نہیں ہو ر **رموز ہشتاد و نہم** بافت اسکی وہ ہی کہ بے یافت ہو ر **رموز نود م** جس کسی کی نظر اوپر رویت کے ہو اندھا ہی اور بینا اوسوقت ہو کہ نابینا ہو ر **رموز نود و یکم** جو کہ دیکھنے سے

جیسا کہ برف پیچ پانی کے بیت اگر مرد واقف بود بر وجود نگوید خدا را نگوید وجود او ر
یہ بھی کہا ہی کہ سید واثق المفہودن جو سالک اس مقام پر پہونچے او سوقت معنی من عرف اللہ
کل لسانہ کے اوسپر ہوید اہون رموز ہفتاد و چہارم دربیان استقامت یعنی
قرار کرنے کے ہی اس باب مین کہا ہی الا ستقامۃ فوق الکرامۃ جو طالب سالک اس مقام پر پہونچے
او سوقت یسبح اسم ربک الاعلی الذی خلق فسوی والذی قدر فہدی الذی اخرج المرعی فجعلہ
غثاءً احوی اوسپر ظاہر ہون رموز ہفتاد و پنجم دربیان توبہ جان کہ توبہ
وہ ہی کہ اپنے اختیار سے توبہ کرے بلکہ جو کچھ گذرا اوسکے اوپر افسوس اور جو کرتا ہے اوسپر کوشش
نکرے اندر آور باہر حق پوشش کا کرے جیسا کہ کہا ہی من ترک شیئا للہ عوضہ اللہ خیرا من عبادہ
التقلین جوکہ اس مقام پر پہونچے پھل درخت طوبی کا چکھے او سوقت معنی ان للمتقین
مفازا حدایق واعنابا وکواعب اترابا وکاسا دہاقا لا یسمعون فیہا لغوا ولا کذابا جزاء من ربک عطاء
حسابا رب السموات والارض وما بینہما الرحمن لا یملکون منہ خطابا اوسپر ظاہر ہون رموز
ہفتاد و ششم دربیان شکر و شاکر ہونے کے جان کہ شکر وہ ہی کہ اوس سے
شکر کرے نہ شکر شکر سے یعنے دل مین ایک جانے اور زبان سے ثنا پڑھے جانان ساتھ جانان
کے جان ساتھ جسم کے جانے ایسی ہی مقصد و معنی ساتھ لفظ کے پڑھے اور جو بغور تلاش
کرے سر سہ کو ایک جانے اوسکو شاکر کہین جیسا کہ کہا ہی یا عبادی انا اقرب الیک منک جو شاکر
اس جگہ شکر بجالاکر آپ کو بجالاوے او سوقت معنی نحن اقرب الیہ من حبل الورید کے اوسپر ظاہر ہون
رموز ہفتاد و ہفتم دربیان صبر و صابر ہونے کے جان کہ صبر وہ ہی کہ اوس سے
صبر کرے نہ کہ دونون کو آپ مین دیکھے اور آپ کو ایسے ہی پیچ وبو کے نزدیک جانکر روبرو بیٹھے
ایک اوسکی مرد ملک مین رہتا ہی اور دوسرا پیچ مرد ہالک کے والعالم مرآۃ العارف جو کوئی
اس صبر کو بجالاوے اوسی کو صابر کہتے ہین کہ کہا ہی کل نفس واحدا او سوقت یا ایتہا النفس المطمئنۃ
ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کے معنی اوسپر ظاہر ہون
رموز ہفتاد و ہشتم دربیان توکل و متوکل ہونے کے جان کہ توکل وہ ہی کہ
ملک سے توکل کرے نہ کہ ملک و نصیب سے توکل کرے نہ کہ کسب سے جو کوئی کہ ملک و
ملک سے توکل کرے اوسکو متوکل کہین ورنہ متاکل و متاکل رعیت نفس ہی نہ کہ صاحب
نفس ہی اور کہا ہی کن فی الدنیا کانک غریب او کعابری سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور

یعنے پرہیز کرنا وہ ہی کہ اپنی خودی سے پرہیز کرے نہ کہ آب وطعام سے پرہیز کرنا تحقیق جو کہ آب وطعام سے پرہیز کرے وہ پرہیز ہی جیسا کہ کہا ہی مَنْ تَنَعَّمَ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَقَدْ اَتَی کَافِرًا وَمَجْلُوْنًا ؛ جو کہ آپ سے پرہیز کرنیوالا ہی وہ پرہیز ہی کہ العلماء ورثۃ الانبیاء جب کہ سالک اس مقام پر پہونچے حقیقت اللہ کی صید کرے اوسوقت معنی اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ کے اوسکو معلوم ہوں رموز شصت وہشتم ۶۸ (اکیڑھا ستاہی بات دلوں کی ۱۲)

در بیان صلاحیت جان کہ صلاحیت وہ ہی کہ آپ سے روان ہی بے اضافت دوان ہی مانند پانی کے پانی مین بیچ دریاے وحدت کے روان ہی بیت صلاحیت ہمان باشد کہ باحق ہر زمان باشد ؛ نباشد بے خدا ہرگز ہمیشہ باخدا باشد ؛ اور کہا ہی من یقول الاضافۃ فی ذات المطلق فھو عاصی لاھو صالح جو سالک اس مقام پر پہونچے خم وحدت سے شراب طہور اپیوے جب معنی فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اوسپر ظاہر ہون ؛ رموز پس جو شخص امید دارملاقات پروردگار اپنا ہے پس چاہیے کہ عمل کرے نیک اور نہ شریک کرے ساتھ عبادت پروردگار اپنے کے کسیکو رب ہی وہ ایک ۱۲ شصت وہشتم ۶۸ در بیان ہمت جان کہ ہمت وہ قوت ہی جان سے مستغنی ہووے تارک ایمان وبے ایمان کا ہی اور فارغ نفس شیطان سے ہی اور صابر سبحان سے ہی ورجان بیت ہر کہ صاحب ہمت آمد مرد شد ؛ ہمچو خورشید از بلندی فرد شد ؛ اور کہا ہی کہ صاحب الہمۃ مستغنی عن الکل سالک جو اس مقام پر پہونچے معنی اذا تم الفقر فھو انا اللہ کے اوسکو معلوم ہون رموز ہفتاد وہفتم ۷۷ در بیان مسکنت مسکنت وہ ہی کہ تمام مقامات وکرامات سے سکونت کرے کسی وقت اوپر کسی جگہ کے رجوع نکرے بیت غیر صد بیچارگی گر دست آید مرد را ؛ آنزمان عشق را سوز دتمام درد را ؛ کہا ہی اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین جو سالک اس مقام پر پہونچے اور ہستی اپنی سے نیستی کو مارے اوسوقت معنی موتوا قبل ان تموتوا کے اوسپر ظاہر ہون رموز ہفتاد وہفتم ۷۷ در بیان رضا جان کہ رضا وہ ہی کہ بیچ تمام حال کے خدا سے راضی ہو یعنے ساتھ خدا کے راضی ہو اور ساتھ اپنے ناز کرے نیازی ہو بیت ناز ونیازی باخودی کردن تماشا خوشتر است ؛ ہر کہ داند او تماشا دایما او خوشتر است ؛ اور یہ بھی کہا ہی کہ الاخلاص بناء الایمان جو سالک اس مقام پر پہونچے پھر ایمان جانے اوسوقت معنی رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کے اوسکو معلوم ہون رموز ہفتاد ودوم ۷۲ در بیان ایمان جان کہ ایمان وہ ہی کہ آپ سے بے نشان ہی اور بیچ تمام حال کے ناظر ساتھ سبحان کے ہی جیسا کہ کہا ہی سبحانی ما اعظم شانی جو طالب اس مقام پر پہونچے شراب طہور کی خم وحدت سے پیوے اوسوقت معنی سبحان الملک الذی لا ینام ولا یموت کے اوسپر ظاہر ہون ۱۲ رموز ہفتاد وسوم ۷۳ در بیان اخلاص جاننا چاہیے کہ اخلاص وہ ہی کہ آپ سے خلاص ہی

الجنۃ ہر سالک کہ اس مذکور سے واقفیت حاصل کرے خزانہ حق معلوم کرے اوسوقت معنی
إِنَّ اللهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ عليم کے اوسپر منکشف ہون **رموز شصت و یکم دربیان**
قناعت قناعت وہ ہی کہ بے وجود بیٹھے نہ کہ باوجود مین بیٹھے مراد بے وجود سے وہ ہی کہ
آپ درمیان بہانہ کے ہی جو کچھ کہ ہی وہ ہی کہ کہا ہی القناعۃ کنز لا یفنی الا جو کوئی اس
مذکور کو معلوم کرے اوسوقت معنی إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ کے اوسپر ظاہر ہون
رموز شصت و دوم دربیان حجرہ مین بیٹھنے کے جان کہ حجرہ مین بیٹھنا وہ ہی
کہ آپ سے ہجر کرے نہ کہ آپ کو چہار دیواری مین حبس کرے جیسا کہ کہا ہی من حبس فی اربع لعین
معک کالطیر فی القفص ہر سالک کہ اس مذکور کو معلوم کرے معنی ونفخت فیہ
من روحی کے اوسپر ظاہر ہون **رموز شصت و سیوم دربیان تسبیح** جان کہ تسبیح
وہ ہی کہ دانہاے چوب سے بنائی جاتی ہی باسم اللہ اللہ بلکہ تسبیح وہ ہی کہ تمام منظہر کو جانے
اللہ اللہ چنانچہ ایک چوب سے متعدد دانہ طالب اوسوقت ہو کہ بناوے جیسا کہ ایک بزرگ نے
کہا ہی **بیت** گر بچشمہان دل مبین جز دوست ۔ ہر چہ بینی بدان کہ منظہر اوست
من علم حرفا فهو لنا جو طالب کہ اس مذکور کو یاد رکھے اوسوقت معنی أَفَلَا يَنظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ
کَيْفَ خُلِقَتْ وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ وَإِلَى الْأَرْضِ
كَيْفَ سُطِحَتْ فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ کے اوسکو ظاہر ہون **رموز شصت و چہارم**
دربیان مراقبہ قرب ہونا ہی کہ تمام حال مین وہی ہی نہ کہ سر ماند فکر زدون کے دوانے
کہ کہا ہی من تقرب الی بشر تقربت الیہ ذرعا ۔ جب کہ سالک اس مقام پر پہونچے
اوسوقت معنی فی معراللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل کے اوسکو
معلوم ہون **رموز شصت و پنجم دربیان مجاہدہ** یعنے جہد کرنا اپنے نفس کے
ساتھ جان کہ مجاہدہ وہ ہی کہ کچھ نکرے اور اگر کرتا ہی وہ مجاہدہ نہین ہی فریب نفس ہی
جیسا کہ کہا ہی الاختیار شوم ۔ جو طالب سالک اس مقام پر پہونچے اوسوقت معنی
ما وضع اللہ نہاخیر کے اوسپر منکشف ہو دین **رموز شصت و ششم دربیان**
مشاہدہ یعنے روبرو ہونا جان کہ روبرو ہونا وہ ہی کہ آپ درمیان بہانہ کے ہی اور تمام جہان
مین العیان ہو جیسا کہ کہا ہی الٓمٓ ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ
بِالْغَيْبِ کی اوسکو واقفیت ہو **رموز شصت و ہفتم دربیان تقوی**

تیس حروف ہین اور شروع اوسکا الف اور آخر اوسکا یا اور کچھ جانتا ہی تو کہ کون تھا اور کون ہی تو اور کہان تھا اور کہان سے آیا یعنے آپ کو دیکھ کہ جسد و عنصر ہی تو بلکہ اس سے بھی گذر کہ دوئی نرہے **رموز پنجاہ و ششم در بیان علم** یعنی جاننا مطلق جیساکہ اس باب مین ایک بزرگ کہتا ہی **بیت** آن شاہد لاہوتی در کسوت انسانی است ؛ انسان ہمان شخص ز آن شان نظر ہی کن بنا و حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ نوم العالم افضل من عبادۃ الجاہل جو طالب اس علم کو تحصیل کرے اوسکو عالم العلما کہین العلم نکتہ اوسکو ہی اور کمال اوسکا وہ ہی کہ ذات اوسکی سے اور مطلق سے بے مطلق ہو جیساکہ حضرت میران محی الدین نے درگاہ رب العالمین مین سوال کیا کہ یارب ما علم العلم جواب آیا کہ یا غوث الاعظم علم العلم ھو الجہل عن العلم جو سالک اس مقام کو پاوے اوسوقت معنی ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشہادۃ اوسپر منکشف ہون **رموز پنجاہ و ہفتم در بیان حلم** جان کہ حلم یعنی سلیم ہونا ہی ایسا سلیم ہونا جیساکہ پانی بیچ پانی کے ایسا کہ تھوڑا اوس سے گرم کرین اور تھوڑا سرد پھر دونون کو ایک جگہ کرین نہ گرم سرد سے بھاگتا ہی اور نہ سرد گرم سے بھاگتا ہی اور دوسرے ہزار کوچہ پاک و ناپاک سے آتا ہی اور کوچہ اسلام و کفر سے دریا مین جاتا ہی اور کچھ تمیز نہین ہو سکتا ہی کہ وہی ہی یا کہ دریا سے ہی جو کہ ایسا ہو وہ دریا ہوا اوسوقت معنی ھو الاول والآخر والظاہر والباطن وھو بکل شئی علیم کے اوسکو معلوم ہوون ؛ **رموز پنجاہ و ہشتم در بیان خلق و خالق** جان کہ خلق خالق سے ہی جیسے کہ موج دریا سے طالب جبکہ ان دونون کو تلاش کرے پانی پاوے کہ کہا ہی التعظیم لامر اللہ تعالی جسوقت کہ طالب اس مذکور کو دریافت کرلے معنی تخلقوا باخلاق اللہ کے اوسوقت معلوم کرے **رموز پنجاہ و نہم در بیان خلق** یعنے علم سے خلق نہ کہ خلق سے تمام انبیاء اولیاء بیچ خلق کے ہوئے ہین جیساکہ کہا ہی یا احمد آدم علی ذکری یا رب کیف آدم علی ذکرک بنماز کے من الناس تب سالک کہ اس مقام کو معلوم کرے اوسوقت معنی انا الموجود فاطلبنی تجدنی سے واقف ہو **رموز ششتم در بیان خاموش** جان کہ خاموش وہ ہی کہ کوئی دم بیفائدہ نگذارے اور آپ کو سیانا نرکھے یعنے آپ سے کچھ نکلے اور جو کچھ کہ کہے اوسی سے کہے کہ کہا ہی من سکت سلم و من سلم نجا و من نجا فاز

بے تقریبًا اپنے اوپر رکھے دین من ناظر علی اللہ فہو محجوب عن حقیقتہ کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ طالب العقبہ مونث ۔ پس طالب پر فرض ہی کہ اس مقام سے گذرے
ایسا گذرے کہ عین گذر جاوے جو عین ہوا اوسوقت الان کما کان اوسوقت ظاہر ہو رموز
۵۲
پنجاہ و دوم در بیان ذکر جان کہ ذکر بمعنی یاد کرنا حق تعالیٰ کا غفلت سے ہی کہ کہا ہی
فاذکرونی اذکرکم اوسکا یاد کرنا دو نوع پر آیا ایک معنی دوم لفظ پس ذکر لفظی محروم شر سے ہی
عجیبا کہ کہا ہی من یقول اللہ الفاظ ذاکر لفظ معنی محرم اسرار سے ہی اور نامحروم شر سے ہی
کہ کہا ہی من یقول اللہ معنی فہو محروم عن سرہ لا ھو میسر کما کہ کہا ہی
لو کان المذکر فہو مؤنث لا ھو مذکر ولو کان المذکر فھو مذکر ۔ پس معلوم ہوا کہ یاد کرنے سے یاد
کرنا ہی نہ کہ دستار بیچ گردن کے بلکہ ہاتھ گردن سے تحقیق دور ہونا بیگانگی کا طالب نے جو
اس مذکور کو دریافت کر لیا معنی اذکر بربک اذا نسیت کے اوسپر معلوم ہوں **رموز پنجاہ**
وسوم در بیان فکر فکر بمعنی دریافت یعنے دریافت کرنا اوس دریا کو وطن کا جو دریا وطن کا
دریافت کر لیا سوتی پایا مراد دور سے وجودی اور مراد دریا سے موجودی طالب عبوقت دریا میں
غوطہ مارے اوسوقت سوتی پاوے **بیت** عجب دریا کہ دروے ہست دُر نہان ۔ عجب
دُرے کہ بے دریا نباشد جیسا کہ کہا ہی الانسان سری وانا سرہ ہوسا لک اس مقام پر پہونچے
معنی لا تتخذوا الھین اثنین کے اوسپر ظاہر ہوں **رموز پنجاہ و چہارم در بیان تلاوت**
کلام اللہ جان کہ تلاوت کلام اللہ کی سنت ہی اور دریافت کرنا اوسکا فرض ہی اور دریافت
کرنا اوسکا کیا ہی یعنے تامل اوپر ظاہر کرنے اور اوس سے واقف ہونے کا تحقیق بیچ تامل کے
ظہور اشارت کا ہی اور اوسکے پڑھنے میں عبارت ہی اور جسجگہ کہ عبارت ہی حجاب اشارت
سے ہی جیسا کہ حضرت رسالت پناہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ الحافظ کالاعمی
جسجگہ کہ اشارت ہی بصارت ہی اور جسجگہ کہ بصارت ہی حاضر ہی و روبرو ناظر ہی چنانچہ
قاسم انوار فرماتا ہی **بیت** در ہمہ جا از ہمہ روے تو در جلوہ گریست ۔ مصحف روے
ترا از ہمہ رو میخوانم ۔ کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ افضل العبادۃ تلاوۃ
القرآن طالب جو اس مذکور کو دریافت کرلے گویا خزانہ غیب کا دریافت کیا

اوسوقت معنی اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم
علم الانسان ما لم یعلم کے اوسپر ظاہر ہوں **رموز پنجاہ و پنجم** ای عزیز بنا کلام اللہ

سیاہی آگ بیگانگی نے فراموش کیا یگانگی آگ دوزخ کو سیاہ کہتے ہین اور سیاہی آگ کی بیچ
اوسکے بیگانگی یافتہ ہوا پس بحقیقت معلوم کر کہ مراد بہشت سے یگانگی ہی اور مراد دوزخ
سے بیگانگی ہی قال اللہ تعالی والذین کفروا اولیاءھم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات
اور وہ لوگ کافر ہوئے جو دوست رکھتے ہین بتون کو یا کتا ہی انکو نور سے طرف اندھیرے کے
اولئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون بیت یکے راہ بہشت دان بیگانگی دوزخ بدان
یہ لوگ ہین صاحب آگ کے وہ ہیچ اوسکے ہمیشہ رہنے والے ۱۲ چون شدی واقف زہر دو ہر دو را ز خود بدان ۱۰ اور بزرگون نے کہا ہی کہ کرنا اپنا اوپر اپنے
ہی جو سالک اپنے کیے سے واقف ہوا یہ آیت معلوم ہوا قال اللہ تعالی ولا تلقوا بایدیکم
الی التھلکۃ رموز چہل و ہشتم دربیان قیامت جان کہ قیامت بمعنی اصطلاحی کھڑا
طرف ہلاکت کے اور نہ ڈالو تم ہاتھون اپنے کو
ہونا ہی اور وہ کھڑا ہونا کئی وجہ ہی ایک ہر دم ہی کفر اور جاتا ہی اور کھڑا ہوتا ہی دوم ہر ساعت ہی
اور وہ اوپر چاہنے قلوب کے ہی کہ ہر ساعت اطراف مین قلت قلب ہی سوم ہر روز ہی
اور وہ طلوع دن ہی کہ ہر روز طلوع کرتا ہی اور تمام عالم کو کار و بار مین مشغول کرتا ہی
چہارم ایک دن اور وہ خواہش وجود سے ہی ان ہر چہار وجہ سے اوپر تمام عالم کے
مرکب ہی وجہ پنجم ایک وقت ہی اور وہ جانا خودی کا ہی جو آپ سے گیا آپ کو
خدا سے پایا اور پھر اپنی خودی کی طرف نہ دوڑا جیسا کہ سرور عالم نے فرمایا ہی
من مات فقد قامت قیامتہ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنی کل من علیھا فان
ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام اوسپر دکھلائی دین مقصود کلی بیچ وجہ پانچوین کے ہی
ماورا اسکے جو کچھ ہی بے مقصود ہی اور قیامت بمعنی لغوی قائم ہونا ہی بتحقیق جو وقت سے
کہ حق تعالی ظاہر ہوا ہی اوسکی نہایت نہین ہی قیام اوسکا ابد الآبد ہی جیسا کہ کہا ہی
بیت قیامت شدہ رفت آخر نخواہد آمد ۱۰ باقی خیال عشق است ہر دم قیام دارد ۱۲
جو سالک اس مقام پر پہونچے معنی لا الہ الا ھو الحی القیوم تا آخر اوسپر ظاہر ہون
رموز پنجاہ دربیان دنیا جان کہ دنیا بمعنی دون ہی اور جو کہ کمینہ ہو وہ نجاست ہی اور
کمینی ۱۲
محبت اوسکی کثافت ہی کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ الدنیا
جیفۃ و طالبھا کلاب سالک جو اس مذکور کو معلوم کرے معنی انما الحیوۃ الدنیا
سوائے اسکے نہین ہی زندگی دنیا کی ۱۲
لعب و لہو کے اوسکو معلوم ہون پس فرض ہی کہ اس مقام سے گذرے ایسا گذرنے
کہ گذر جاوے اوسوقت معنی الصوفی ھو اللہ کے اوسکو روشن ہون رموز
پنجاہ و یکم دربیان دین جان کہ دین بمعنی دین ہی اور دین بمعنی عین ہی اور ناظر ہو بعین
صوفی وہی اللہ ۱۲

دربیان روح جان کہ روح بیچون و بیچگون و بے شبہہ و بے ممون ہی بعقلی و نقلی بعقلا جیساکہ ہر چند فکر کرتے ہین کچھ دریافت نہین ہوتا ہی اور نقلا شریعت مین کہا ہی کہ بیچون و بیچگون و بے شبہہ و بے ممون ہی پس یہ صفات ذات ہی جس جگہہ کہ صفات ذات ہو وہ یہی ذات ہو کہ حق تعالی نے حضرت سیران محی الدین کو فرمایا جعلت الانسان بیطبیعتی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارت فرمائی ہی کہ اگر عوام الناس مین کوئی نیک مقام رکھے وہ پاوے وہم قال الروح من امر ربی اور اپنے اصحابون کو بظاہر کہا ہی کہ الروح ھو اللہ اور وجہ دوسری سنو کہ روح و قلب کو نفس بیک زبان اسم ذات ہین کہ شیخ عطار بموجب بیت کے فرماتا ہی **بیت** نفس و روح و عقل و دل جملہ یکست بنمے ندانم تا اگر اینجا شکست ؛ اور حضرت نظامی فرماتے ہین **بیت** ای عالم نادانی چند ین بچہ سیخوانی ؛ عالم کہ مفید ست دانم کہ نمے دانی ؛ سرمہوی تو شد برفے و رعلم تخوصرفے ؛ معلوم نشد حرفے وہ علم کہ ربانی ہ العارف ھو الذی لا یعرف اللہ سوالک جو سالک اس مقام سے واقف ہو ان اللہ خلق آدم علی صورتہ اور سیر ظاہر ہو ؛ **رموز چہل و ہفتم دربیان بہشت** جان کہ بہشت بیگانگی مین ہی اوس سے کہ بیگانگی سے باہر ہی جسجگہ کہ باہر بیگانگی سے ہی تمام حال بیگانگی ہی اور اس جگہ کام ساتھ ایک دیکھنے اور ایک جاننے و ایک سننے اور ایک کہنا کہ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا ہی **حدیث** لیس فی الجبۃ رسول اللہ سالک جو اس مقام صید مصطفی کو صید کرے لیس فی جبتہ حورا ولا قصور ولا لبن ولا عسل صافیا جو کہ اس مقام پر پہونچے اوسکو ابدالابد بہشت ہی آخر کیا ہوگا اب بہشت مین ہی جو سالک اس مقام کو اپنی جگہ کرے اوسوقت آپ کو آئینہ کے مانند دیکھے اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمات الی النور جب معنی ان الذین امنوا و عملوا الصالحات لھم جنات تجری من تحتھا الانہار ذلک الفوز الکبیر **رموز چہل و ہشتم دربیان دوزخ** جان کہ دوزخ بیچ بیگانگی کے ہی اوس سے یگانگی اور جس جگہ کہ بیگانگی ہی بیگانگی ہی کہ حق تعالی نے فرمایا ہی انی بری مما تشرکون جسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی انی بری مما تشرکون جس کسی سے کہ اللہ تعالی بیزار ہوا اوسکو ابدالابد دوزخ ہی آخر کیا ہوگا نعوذ باللہ منھا اب دوزخ ہی اور آگ بیگانگی جلاتی ہی کسواسطے کہ حدیث یگانگی کی نہین پی تھی اس سبب سے

خود دیکھنے والا اوسکا جیسا کہ کہا ہی اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰتُ الْمُؤْمِنِ جسنے اس مقام کو پایا وَاللّٰہُ
الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ اور سپر ظاہر ہوئے ۱۲ رموز چہل و سوم در بیان موحد
حق ہی اور سب تمام ہو محتاج ۱۲
جان کہ موحد وہ ہی کہ بے نام و نشان ہی اور جو بانام ہی ہمیشہ اَلْآنَ کَمَا کَانَ ہی اور طفولیت
اوسکی برہان ہی **بیت** نہ بیند خودی را نہ بیند خدا ۔ نباشد وصالش نباشد جدا
اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَقُوْلُ اللّٰہُ
سالک نے جو اس مذکور کو معلوم کر لیا لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ اور سپر ظاہر ہوئے
رموز چہل و چہارم در بیان نفس جان کہ نفس کا دو وجہ پر نام رکھا ہو بوجہ نفس
اوصاف ذمیمہ کو کہین اور وہ یہ ہی شرک و بغض و نفاق و حسرت و حسد و حرص و ہوا و پندار
جاہ و خود نمائی و ہستی اسی قیاس پر ہر صفت ہوئی ہو جیسا کہ حدیث نبوی اُقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ
لِسُیُوْفِ الْمُجَاهِدَاتِ وَالْمُخَالَفَاتِ کہ کہا ہی مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ عَنْ فَانَا دِیَتِهٖ سالک جو اس
مقام کو دریافت کرے وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی اوسکو دکھلائی دے
وجہی نفسی نفس کو کہتے ہین جیسا کہ نفس بیدار نفس ہی پس جو کچھ کہ نفس سے آوے نفس ہو
مثلاً جیسے کہ نیشکر سے نیشکر آتا ہی نہ کہ دوسرے سے کہ گندم گندم سے آتا ہی اور
اسی طرح آدم آدم سے آتا ہی علی ہذا القیاس اس شی شی سے آتی ہی نہ کہ دوسرے سے
آتی ہی وہ کہ نفس پندار نفس ہی جو اس مذکور کو دریافت کر لیا ۔ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ
اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِهٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ رموز چہل و پنجم در بیان قلب
اس وجہ سے قلب کو قلب کہتے ہین جان کہ قلب جب تک قلب مین ہی قلب ہی کبھی حاجت
ہی کبھی ناظر ہی اور کبھی عاجز ہی اور کبھی شاکر ہی اور کبھی غیر ہی اور کبھی شر ہی
اور کبھی جاہل اور کبھی عالم اور کبھی بے اوسکے اور کبھی ساتھ اوسکے اور کبھی باہر دونون
سے جیسا کہ کہا ہی یَا لَیْتَ رَبَّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا سالک جو اس مذکور کو دریافت کرے
معنی وَالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ کے اوسپر ظاہر ہون ہو
دوسرے قلب کو قلب کہین یعنے قلب احدیت قدم کے مانند محکم بند ہا ہو کہ غیر
احدیت اپنی سے کسی کو منہ نہین دکھلاتا ہی لیکن آپ کو جیسا کہ کہا ہی لَوْ کَشَفَ
کمان ڈھونڈھے اور کمان دیکھے چنانچہ واقع ہوا ہی کہ اَلْقُلُوْبُ هُوَ اللّٰہُ جو سالک
یہ مذکور معلوم کرے معنی لَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ کے اوسپر ظاہر ہون ۱۲ رموز چہل و ششم

نہو حضور نہ کہین رموز بست و ہفتم جو کہ خلق کو بے خالق دیکھے اوسکو محقق نہ کہین رموز بست و ہشتم جو کہ خدائے تعالیٰ کو اندر اپنے جانے مشرک ہو اور اگر اپنے باہر جانے مردود ہی رموز بست و نہم جو کہ ساتھ خدا کے مشغول ہی نفسانی رکھے جب تک کہ نفسانی نکرے ہرزہ کہین رموز سی ام جو کہ قدم واسطے تلاش کے رکھے واہم ہی جب تک اوپر مطلوب کے نہ پہونچے فاہم نہ کہین رموز سی و یکم جو کہ مراد رکھے نامراد ہی جب تک نامراد نومراد کو نہ پہونچے رموز سی و دوم ایک مرد ایک مدت تک آپ کو بیخود پہچانتا تھا جو خدا کو پہچانا کچھ نپایا رموز سی و سوم طالب سالماحق تعالیٰ کی طلب مین تھا جبکہ حق تعالیٰ کو شناخت کیا اوسکا نام لینا غیرت آیا رموز سی و چہارم جو آپ سے گیا مین کفر کیا مین اور جو آپ مین آیا شرک دیکھا مین نے رموز سی و پنجم جو بینا تھا مین کچھ ندیکھا مین نے اور جب کہ نابینا ہوا مین بینا ہوا مین رموز سی و ششم ای جان میری خواب سے جو کچھ کہ یقین کرتا تھا مین احول تھا مین جو یقین سے ہوا مین اور گیا مین راست ہوا مین رموز سی و ہفتم جو کہ خدا کے ساتھ ہستی رکھے اگرچہ گم نام ہی ہستی نہ رکھے ہمارا مست نہ ہو ہستی سے مست ہو رموز سی و ہشتم ای جان میری جو کہ خواب سے بیدار نہین ہی بے یار ہی جو کہ رکھے اغیار ہی رموز سی و نہم وہ کوئی شخص کہ خانقاہ انا الحق مین بیٹھا ہی اوسکے اوپر اگر اعتکاف نامرادی کا سنت ہی و مانواع البصر و ماطغے کی مراد پاوے رموز چہل ای عزیز جو کہ شرک مین نوع کا ہی شرک جلی و خفی و اخفا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ شرک جلی ہی و الا اللہ شرک خفی ہی و اللہ شرک اخفیٰ ہی جو کہ جلی ہی شرک ناسوتی ہی اور جو کہ خفی ہی شرک ملکوتی ہی اور جو کہ اخفا ہی شرک جبروتی ہی اور رموز حقیقی لاہوت مین ہوتا ہی رموز چہل و یکم بندگی و بندہ ہونے مین بندہ وہ ہی کہ بند سے آپ توڑ اوے بیت نداود ربند کسے باشد نہ کس ربند وی باشد ہمیشہ فرد خود باشد اگر او مرد خود باشد ۔ شعر خواہد از کسے چیزے بسوزاند ممنا را ۔ دران وقتی بود بندہ اگر راند ممنا را ۔ لیکن بندہ کو اپنی بندگی سے کام ہی نہ کہ چون و چرا در کار ہی جو کچھ ہوتا ہی اوسکے اوپر گلزار ہی اور جو کچھ ہوا اوسپر راضی ہوا اور جو کچھ ہوگا اوسپر نازی ہوا الا ممنا آزاری ہوا اور اوسمین سوزی و سازی ہوا اوسوقت بندگی بندہ کی درست آوے معنی یعنی اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم کے اوسپر دکھلائی دین رموز چہل دوم در بیان عشق جان کہ مراد عشق سے وہ ہی کہ عاشق و معشوق اوسکا ہی وجود درمیان بہانہ کے ہی بیت عشق ہمون عاشق و معشوق او ۔ عرف ہمون عارف و معروف او ۔ جو کیا ہی مظہر واسطے دیکھنے اوسکے خود آئینہ ہوا

اور ملکوت مین سننا اور ناسوت مین سنونا پھر ناسوت و ہاہوت ایک ہوئی وجہ دوسری ناسوت مین
مانند خواب کے اور ملکوت مین بیداری کے مانند اور جبروت مین بایار اور لاہوت مین خود یار اور
ہاہوت مین بے یار پھر ناسوت و ہاہوت ایک ہوئے عارف باللہ ہر چہار منزل مین مرکب ہی مانند
جلوہ کے اور چار چیز سے اوس سے کہ ہر چہار صفت موصوف ہین صفت موصوف سے جدا نہین
ہوتی ہی رموز سیزدہم ای عزیز ہر وجود کو ایک دیکھتا ہی تو مانند لام کے ہی اور او سمین جان الف کے مانند ہی
اور سیم اوسکا گفتگوے محمدی ہی اندر او سکے حرف اشارت مقامات ہر طرف فہم من فہم رموز
چہاردہم جو کوئی حق تعالی سے جدائی رکھے او سکے علم سے محروم ہی اور جو کوئی جدائی سے محرم
نہین او سکے بھید سے محروم ہی ای سالک جوانمردی چاہیے کہ نہ غیر ہو اور نہ عین کہ چلنے سے راہ کے رہائی
پاوے بیت ہجر تو مرا خوشتر از بودن وصلت ۔ عجز تو مرا بہتر از بودن قدرت ۔ جسنے کہ قدر عاجزی
کی پائی سُنہ قدرت سے پھیرا جوہر عاجزی ایک جوہر ہی کہ ساتھ نامرادی کے کھینچتا ہی اور ملابت او سکی
قدرت کی مراد کو پہونچاتی ہی رموز پانزدہم خدا کو ہمسے غیریت نہین ہی اگر ایک دم دم
آشنائی کا اوس سے مارین ہم شرک دور ہوتا ہی اور راضی نہو نہین جب تک کہ یہ اور وہ وقت
او سے نظم ہر جائیکہ افلاس است جان را ۔ خوش آن وقت ست غرباے جہان را ۔
بگشتن از خودی ہم مو بمو رو ۔ تمنا ہم بریدن عشق جان را ۔ رموز شانزدہم ہر سافر کو کہ شیر
جان تک پہونچا اوسنے گھر کو کہ گم کیا تھا اوسی گھر مین پہونچا لیکن وہ گھر نچاہیے کہ مسکن اپنا کرے بلکہ
منہدم کرے رموز ہفتدہم جو کوئی کہ سر رکھے سر توحید سے محروم ہی رموز ہیزدہم
ای عزیز ہرگز بسلم اپنے ساتھ خدائی کے نہ پہونچے اور جو کہ بسلم اپنے نہ پہونچے ہرگز ساتھ نہایت
کے نہ پہونچے رموز نوزدہم جو کہ محبوب ہی خدا سے دور ہی اور جو کہ محبوب نہین ہی مغز معنی
سے دور ہی رموز بستم جو کہ بے خدا ہی غافل ہی کہ بے خدا نہو رموز بست و یکم
جو کہ قدم نیستی پر مارے شرک ہو جب تک کہ نیست نہو عارف باللہ نہو رموز بست
و دوم جو کہ اثبات پر ثابت ہی کافر ہی جب تک اثبات نکرے لذت ایمان سے محروم رہے
رموز بست و سوم جو کہ آپکو خدا جانے کافر ہی جب تک کہ آپکو خدا انجانے کفر سے باہر نہ
آوے رموز بست و چہارم جو کہ راہ سے گمراہ ہی ہرگز مقام پر نہ پہونچے جب تک کہ گمراہ
نہو مقام پر نہ پہونچے رموز بست و پنجم جو کہ دم آشنائی کا مارے غیر ہی جب تک کہ
غیر نہو یار نہو رموز بست و ششم جو کہ حضوری رکھے مطلقاً دور ہی جب تک دور

پہچاننا یعنے تمام جگہہ پاک ذات واحد کی پانا اور اسمین ظہور کونین طرح طرح غیر مکرر یاحق دل کی ہی
اگرچہ صورتین مختلف دہشت ناک یا پاک پیش آوین خوف و ذوق نچاہیے احدیت مین محکم
اس جگہ تک ہی کہ کہا ہی الایمان بین الخوف والرجاء جو سالک اس جگہہ تک پہونچے معنی
الحمد للہ رب العالمین آخر تک اوسکو ظاہر ہونگے بیان چار منزل کا دوسری طرح سنو
ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت رموز نہم لاہوت مین ہونے کی
جان تو معنی لفظ لاہوت کے یعنے نہین ہی وہ سوائے تیرے اگر کہین کہ سیر کیونکر اوسکی ہوئی کلام رب
العالمین سنو کہ حضرت سیران محی الدین سے کہا یا غوث الاعظم جسم الانسان ونفسہ وقلبہ وروحہ
وسمعہ وبصرہ ویدہ ورجلہ وکل ذلک اظہرت لہ بنفسی لا ہو الا انا ولا انا غیرہ جو سالک اس جگہہ
تک سیر کرے کتابت لوح محفوظ الی انا اللہ لا الہ الا انا کا اوسکے اوپر پوشیدہ نہ رہی رموز دہم
جبروت مین ہونے کی یعنے مشاہدہ ہونا رب کا اس جگہ کہا ہی ما رأیت شیئا الا رأیت اللہ فیہ جو سالک اس جگہہ سیر کرے معنی ان اللہ علی کل شیئ محیط کے اوسکو معلوم
ہوون رموز یازدہم لاہوت مین ہونے کی یعنے پاک صاف ہونا ماسوی اللہ سے ان
اللہ جمیل ویحب الجمال ہمہ حال اللہ اللہ اللہ کہنا اور ہو ہو جاننا جیسا کہ کہا ہی بیت ہر خیال
غیر حق را در درون یا این ریاضت سالکان را فرمن ان جو سالک اس جگہہ تک سیر کرے اوسکو
معنی وھو معکم اینما کنتم کے دکھائی دیوین رموز دوازدہم ناسوت مین ہونا جان کہ
ناسوت کے معنی عاقل ہونا اور غفلت بد اور معنی آمد بمعنی بد اگر غفلت صفت کی گئی ہو اوصاف
ذمیمہ کے ساتھ وہ بمعنی بد ہی ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصالحات اوسکے
اوپر نازل ہوئی ہی اور اگر غفلت موصوف ہوا وصاف حمیدہ وہ بمعنی بد نہی یعنے جیسا کہ تھا ویسا ہی ہی
ایسا تھا کہ خبر وحدت وکثرت کی نہین رکھتا تھا اور شرک اور اضافت نہ رکھتا تھا مطلق
تھا بلکہ بے تعین جیسا کہ ماسلف نے کہا ہی النہایۃ ہو الرجوع الی البدایۃ وہ مقام باہوت ہی
پس باہوت اور ناسوت دونون ایک جگہہ ہوئے جیسے کہ پہلے ظاہر ہوئے کہ کہا ہی من عرف ربہ
فکل لسانہ جو سالک اس مقام پر پہونچے وہ تیس ہزار کلام کہ عوام الناس محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم سے پوشیدہ تھے علم خود سے اوسپر ظاہر ہو دیکھے دوسری نجا نے ناسوت اور
جاننے ملکوت کی اور جبروت دیکھنا اور لاہوت ہونا اور ناسوت و باہوت مین گذرنا پھر ناسوت
و باہوت ایک ہوئے وہ دوسری ہونے باہوت اور لاہوت مین ہونے کی اور جبروت مین دیکھنا

ومن بمین اویم ۔ انا الحق خویشتن را چون نگویم ۔ جیساکہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رایت ربی فی احسن صورۃ دیکھا میں نے اپنے رب کو اچھی صورت میں جو سالک اس مقام پر پہونچے یعنی اللہ نور السموات والارض اللہ نور آسمان اور زمین کا اوسپر ظاہر ہون رمز چہارم زکوۃ کے دینے مین جاننا چاہیے کہ زکوۃ دینا فرض ہی یعنے دینا اپنا فرض ہی جیساکہ اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ تحقیق اسی طور ہی جس کسی نے آپکو کھویا خدا کو پایا کہا ہی بنانا اپنا پانا نا اوسکا ہی تحقیق اللہ تعالی ہی ساتھ پرہیزگارون کے اور نہ دیکھنا اپنا دیکھنا اوسکا ہی یہانتک کہ سالک آپکو خودی سے نہ اوٹھا سکے اگر زاید ہو تو مانند برہان کے ہو دنیا دار قارون کے مانند ہو کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ وترک الدنیا راس کل عبادۃ جو سالک یہانتک سیر کرے توکلی تفرقہ اپنے کی مرد اسب خطاؤن کی ہی اور ترک کرنا دنیا کا سر ہر عبادت کا ہی سیر کرے اوسوقت معنی انما الھکم اللہ واحد لا الہ الا ھو الرحمن الرحیم کے اوسپر ظاہر ہون رموز پنجم حج کے جانے مین جاننا چاہیے کہ جانا حج کا فرض ہی یعنی جانا اپنا فرض ہی تحقیق اسی طور ہی اپنے جانے مین خدا ئی ہی اور اوسکے جانے مین خود آئی ہی اور جس جگہ کہ خود آئی ہی خود نمائی ہی اور جس جگہ کہ خود نمائی ہی جدائی ہی اور جہان کہ جدائی ہی بے نمائی ہی اور جس جگہ بے نمائی ہی یہ آیت اوسپر نازل ہوئی ہی وَمَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا چاہیے کہ وہ کام کرے کہ کوئی نکرے اور وہ یار نبی کرے کہ کوئی نکرے اوسوقت حج درست آوے اور مقصد راست دکھلائی دیوے جب کہ سالک یہانتک سیر کرے اوسوقت معنی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ کے اوسپر ظاہر ہون رموز ششم طریقت ہونے کے بیان مین جاننا چاہیے کہ طریقت کے معنی اصطلاحی مجاہدہ کرنا اپنے نفس مین یعنے سہو کرنا نفس کو نفس مین سالک یہانتک سیر کرے کہ معنی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کے اوسپر ظاہر ہون اور طریقت بمعنی لغوی راہ چلنا یعنے آپ مین جانا ہی تحقیق اسی طور ہی خدا کو پایا نا آپ مین ہی نہ آسمان اور نہ زمین مین جیساکہ حدیث مین آیا ہی کہ القلوب بیت اللہ جس نے گھر کو پایا صاحب گھر کو پایا جسنے صاحب کو پایا آپ کو پہچانا اور جسنے آپ کو پہچانا خود ہی اللہ کا اپنی اپنے عالم مین پائی اوسوقت معنی کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق کے پائے رموز ہفتم حقیقت ہونے کے بیان مین جان کہ حقیقت کے معنی لغوی حق ہونا اور اضافت لیجانا اور رعیت پھاڑنا اور آرزو کرنا ہی جیساکہ کہا ہی الفقر لا یحتاج سوی اللہ جو سالک اس جگہ تک سیر کرے اوسوقت معنی قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کے آخر تک اوسکو ظاہر ہون رموز ہشتم معرفت کے ہونے مین جاننا چاہیے کہ معرفت اسم ظرف ہی معنی اسکے

باب نہم در بیان رموزات

اعمار چہار نزل یعنے شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت جاننا چاہیے کہ شریعت بمعنی لغوی شروع کرنا یعنے حق کی طرف رجوع کرنا جیسا کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمات ہین کہ پانچ چیزہن اول کلمہ طیب کہنا دوم حج وقتی نماز گزارنا سوم روزہ رکھنا چہارم زکوۃ دینا پنجم حج کو جانا اور ان پانچ چیز کے سوائے درود پنج ہی خود سرور عالم نے فرمایا ہی کہ بنی الاسلام علی خمسۃ اشیاء جو ان پانچ چیز کو بجالاوے وہ اوپر ماہیت و حقیقت اوسکی مقید و محرم و واقف ہو اوسوقت مسلمان ہوا اور ماہیت کا اوسکے بیان کیا جاتا ہو سنو رموز اول کہنا کلمہ طیب کا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو طالب صادق ہو لا الہ الا اللہ کے کہنے سے ماہیت اور مقصد اوسکا پاوے اور ایسا پاوے کہ بدنہ بد کی مثال ہو بیت عجب بدبودنی مابود نابود ہ عجب شد مظہر ماہست ہم نیست ہ جیسا کہ اس باب مین کسی بزرگ نے کہا ہی بیت فنا اندر فنا بینی فنا است ہ بقا اندر بقا بینی بقا است ہ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنی یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی کے اوسپر ظاہر ہون اور فنا سے مقام مین آوے رموز دوم نماز کے گزارنے عین جاننا چاہیے کہ نماز گزارنا فرض عین ہی اور گزارنا دل و جان سے فرض عین ہی اور اگر بے ریا نماز گزارے اسلام مین ہی اور گزارنا نماز بے ریا کا بھی دل و جان سے فرض عین ہی اور اگر بار یا نماز گزارے کفر عین ہی اور گزارنا اوسکا فرض عین ہی چاہیے کہ نماز بے ریا گزارے اور اسطرح گزارے کہ جیسا اس جگہ کہا ہی من اراد العبادۃ بعدوا لوصول فقد اشراک و باللہ العظیم جو کوئی ایسی نماز گزارے اور ادا کرے معنی واعبد ربک حتی یاتیک الیقین سے اوسکو ظاہر ہون اوسوقت مصلی مسلم ہوا اور نماز اوسکی قبول ہووے اور جو قبول ہوئی اضافت اوسکو ہوئی معیت عبد و رب کی پائی مانند برف و آب کے اوسوقت برف گیا اور آب سالک ہوا سیراب یہان سے ہو کہ کہا ہی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرف نفسہ فقد عرف ربہ جو سالک اس مقام پر پہونچے شراب لذت وحدت کی چکھے اوسوقت معنی لا الہ الا اللہ کے اوسپر ظاہر ہون رموز سوم روزہ رکھنا معلوم ہوا کہ روزہ بمعنی راز ہی یعنے سنہ باندھنا راز ہی کہ کہا ہی صوموا برؤیتہ و عین ہی و افطروا برؤیتہ جان کہ روزہ رکھنا فرض یعنی رکھنا خود عین فرض ہی تحقیق اسی طور ہی آمنا و صدقنا جس کسی نے آپ کو عین درست پایا اوسوقت عین آپ کو دیکھا کہ عین ہوا حدیث من عرف نفسہ فقد رای الحق زبان سے کہے بیت چہ اندر عین من

اسی نام سے ہین اگر لذات فقط مین ٹھہرا ہوا اوسکا نام غفلت ہی اگر ہیچ وصف کے جاوے علم الیقین کہین اور جو مشاہدہ مین جاوے عین الیقین کہین اور اگر بخود ٹھہرا ہو حق الیقین کہین اور جو خود بخود ہو حق الحق کہین یہ چار رکن مقام تفرج گاہ اوسکے شاہد ہین حق الحق بالاخانہ کی مانند ہی اور حق الیقین مثل گھر کے ہی اور عین الیقین مثل صحن خانہ ہی اور علم الیقین مثل دیوانخانہ ہی اور لذات وجودی مثل مطبخ خانہ و کارخانہ کے ہی فہم من فہم **اب بیان اس طرف کے مقامات کا سنو** کہ جو ارواح پاک نے دریاے احدیت سے موج ارادت مین سر اوٹھایا ذات الف اینی کو موج الف مین پایا ہر موج مین صورت الف الف کے مانند پائی اور ہر صورت مین خوبی الف الف کی دیکھی اور خوبی مین لذات الف الف کی چکھی جبکہ لذات الف الف کی چکھی شہر لذات مین تمکن ہوا اور حسب وقت نغمہ حب الوطن من الایمان کا اوسکے کان مین پہونچا دل مین اثر کیا مائل اصل وطن اپنے کیطرف ہوا اور کہا کہ کونسی راہ سے جاؤن مین چنانچہ عارفون نے دو راہ کی ہین ایک راہ تقدیر اور دوسری تدبیر راہ تدبیر مین چار منزل ہین شریعت طریقت حقیقت معرفت اگر چاہیے کہ براہ چارون منزل کے تفرج کنان جاوے اول برزخ مرشد کو راہبر کرے اور توشہ یقین کا اوپر کمر صبر کے باندھکر روان ہو جو منزل شریعت مین آوے چاہیے کہ سینہ اپنے کو اوصاف ذمیمہ سے پاک کرے یعنے غفلت و خواب و طمع و خشم و کینہ و خیانت و نادانی و کاہلی و تکبر و بخیلی و پندار و غیبت و حسد کو دل سے ترک کرے اکل الحلال وصدق المقال کا شیوہ اختیار کرے اور پانچ چیز پر استقامت کرے نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و کلمہ طیب قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم علی خمسۃ اشیا چاہیے کہ اس منزل مین مقام نکرے مسافر ہو وے آگے منزل طریقت کے آوے جبکہ اوس منزل مین پہونچے تھوڑی کوشش مین باختیار ہو چنانچہ اس باب مین خواجہ حافظ فرماتے ہین مصرع تکیہ بر تقوی و دانش در طریقت کافریست چاہیے کہ اوس منزل مین مقام نکرے روانہ ہو تو نظر اوپر توکل کے ہو آگے منزل حقیقت کے آوے جو اوس منزل مین پہونچے تمام حق دیکھے اور شوق مستی و نکھیے حق سے نعرہ مارے وکے ما رأیت شیئاً الا رأیت اللہ فیہ چاہیے کہ اس منزل مین قیام نکرے روانہ ہو جیسا کہ حکم ہی ما یکون لنا علی قلوب لباء حرام آگے منزل معرفت کے آوے جو اوس منزل مین آوے بخود دیکھے نہ بخود دیکھے و بخود سنے قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی والمعرفۃ وصا

اور راہ دوم تقدیر ہی اوس جگہ اختیار اپنا شرک ہو جس جگہ ہوا وسی جگہ وطن اصلی ہی کیونکہ کاربار خدا کا ہی دوسرے کیسکا نہین کہ اختیار کرے قال النبی علیہ السلام کا حتیا رشوم فہم صوفہم

ہمین جاست بیائید بیائید ۔ آنہا کہ طلبگار خدائید خدائید ۔ حاجت بطلب نیست شمائید شمائید ۔ مشاہدہ
ششم بعبارت دیگر یا عبدی انا اقرب الیک منک خدائے تعالی فرماتا ہی کہ اے بندہ میرے مین نزدیک
ہون ظرف تمہارے تمسے لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اشارہ یعنی اس حدیث سلطانی سے
وہم نفسانی کو حک کرے کہ مشاہدۂ ربانی مین کچھ نقاب نرہے مانند حرف سیاہی کے ہوجاوے
یعنے خلقت حرف سیاہی سے ہی اگر حرف شناسا نہ ہو تو بجز اپنے کسیکو معلوم نہووے
اور جانے کہ بتمام حروفہا کتاب منظر بگذاشت سیاہی ہی اگرچہ ساتھ لکھنے نقش کے ہر ایک کا نام
علیحدہ علیحدہ رکھا گیا ہی جو طالب مشاہدہ اس تمثیل کو پاوے اس عالم مین مجازا اپنا کیا دیکھے کہ دریا ہی
جبکہ جانا دریا ہی پس موجہاے مشاہدہ کی خود بخود اوسمین مارے اور جو خود بخود موجہاے مشاہدہ
کی مارین ہوا وہ الانسان سری وانا سرہ کا خداے تعالی فرماوے کہ انسان راز میرا ہی اور مین راز
انسان کا ہون مگر طالب مشاہدہ کو لازم ہی کہ اشارت مولی نفی و اثبات کو تصور کرے کہ لا الہ الا
ولا الہ دوئی مین ہی اور اوس جگہ دوئی نہین ہی مشاہدہ مشاہدہ نہین ہی مشاہدۂ ہفتم
بعبارت دیگر لا الہ الا اللہ یعنے نہین ہی کسی چیز الٰہی مین بجز اللہ واحد کے لیکن طالب
مشاہدہ کو چاہیے کہ معنی کلمہ طیب سے آپکو طیب کرے طیب کیا کہ ہر ایک بال کے عزیز ہی
جو بجز ذات واحد کے رہے موحد ہو اوسوقت جس طرف کہ نظر کرے اپنا مشاہدہ دیکھے
بحسب اس بیت کے بیت وجود محض مطلق را ہمہ جا بہر زمان دیدم ۔ بہر سوئے بہر کوئے
بہر منظر عیان دیدم ۔ اسی عزیزمیری عبارت کی انتہا نہین ہی ہر چند کہ طویل کیا جاتا اسواسطے مختصر
کیا گیا کسواسطے کہ جگہ اوس کسی کی ہی جگو ایک حرف بس ہی پس و پیش راست و چپ تحت و فوق
اور در و دیوارین مشاہدہ در شاہدہ مضمون اس بیت کے ہی بیت در و دیوار من آئینہ شد
از کثرت شوق ۔ ہر کجا می نگرم روے ترا می بینم ٭

باب ہشتم در بیان مقالات

سنو کہ ایک ایک مقام ہی بیان اوسکا کیا جاتا ہی کہ جو یہ ہماے لایزالی بمکان لامکان ہر مراقبہ مین
رکھتا تھا جیسا کہ بجز اپنے نہ رکھتا تھا اوس مقام کا نام عارفون نے ہوت رکھا ہی اور جو بعلم الٰہی آیا
کہ خود بخود اس مقام کا نام لاہوت ہوا اور جو ہر اوٹھایا اور نظر آپ مین پڑی اجزاے وجود کو یک
بیک مشاہدہ کرنے لگا جب نام اس مقام کا جبروت رکھا جو ساتھ فنا اپنی کے آیا نام اوس
مقام کا ملکوت ہوا جبکہ لذت وجود کی آئی نام اوس مقام کا ناسوت ہوا اور جس مقام مین کہ کھڑا ہوا

اسی نام سے ہین اگر لذات فقط مین ٹھہرا ہوا اوسکا نام غفلت ہی اگر بیچ وصف کے جاوے علم الیقین کہین اور جو مشاہدہ مین جاوے عین الیقین کہین اور اگر بخود ٹھہرا ہو حق الیقین کہین اور جو خود بخود ہو حق الحق کہین یہ چارون مقام تفرج گاہ اوسکے شاہد ہین حق الحق بالاخانہ کی مانند ہی اور حق الیقین مثل گھر کے ہی اور عین الیقین مثل صحن خانہ ہی اور علم الیقین مثل دیوانخانہ ہی اور لذات وجودی مثل مطبخ خانہ و کارخانہ کے ہی فہم من فہم **اب بیان اس طرف کے مقامات کا سنو** کہ جو ارواح پاک نے دریاے احدیت سے موج ارادت مین سر اوٹھایا ذات الف اپنی کو موج الف مین پایا ہر موج مین صورت الف الف کے مانند پائی اور ہر صورت مین خوبی الف الف کی دیکھی اور خوبی مین لذات الف الف کی چکھی جبکہ لذات الف الف کی چکھی شہر لذات مین متمکن ہوا اور حسب وقت نعمہ حب الوطن من الایمان کا اوسکے کان مین پہونچا دل مین اثر کیا مائل اصل وطن اپنے کیطرف ہوا اور کہا کہ کونسی راہ سے جاؤن مین چنانچہ عارفون نے دو راہ کی ہین ایک راہ تقدیر اور دوسری تدبیر راہ تدبیر مین چار منزل ہین شریعت طریقت حقیقت معرفت اگر چاہیے کہ براہ چارون منزل کے تفرج کنان جاوے اول برزخ مرشد کو راہبر کرے اور توشہ یقین کا اوپر کمر صبر کے باندھکر روان ہو جو منزل شریعت مین آوے چاہیے کہ سینہ اپنے کو اوصاف ذمیمہ سے پاک کرے یعنے غفلت و خواب و طمع و خشم و کینہ و خیانت و ناوافی و کاہلی و تکبر و بخیلی و پندار و غیبت و حسد کو دل سے ترک کرے اکل الحلال وصدق المقال کا شیوہ اختیار کرے اور پانچ چیز پر استقامت کرے نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و کلمہ طیب قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم علی خمسۃ اشیا چاہیے کہ اس منزل مین مقام نکرے مسافر ہووے آگے منزل طریقت کے آوے جبکہ اوس منزل مین پہونچے تھوڑی کوشش مین باختیار ہو چنانچہ اس باب مین خواجہ حافظ فرماتے ہین مصرع تکیہ بر تقوی و دانش در طریقت کافریست چاہیے کہ اوس منزل مین مقام نکرے روانہ ہو تو نظر اوپر توکل کے ہو آگے منزل حقیقت کے آوے جو اوس منزل مین پہونچے تمام حق دیکھے اور شوق مستی و نیکھے حق سے نعرہ مارے و کے ما رأیت شیئاً الا رأیت اللہ فیہ چاہیے کہ اس منزل مین قیام نکرے روانہ ہو جیسا کہ حکم ہی ما سکونی علی قلوب لباء حرام آگے منزل معرفت کے آوے جو اوس منزل مین آوے بخود دیکھے نہ بخود کے و بخود سنے قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی والمعرفۃ وصای **اور راہ دوم تقدیر ہی** اوس جگہ اختیار اپنا شرک ہی جس جگہ ہو اوسی جگہ وطن اصلی ہی کیونکہ کارباز خدا کا ہی دوسرے کیسکا نہین کہ اختیار کرے قال النبی علیہ السلام کالحتیا رشوم فہم من فہم

ہمین جاست بیائید بیائید ۔ آنہا کہ طلبگار خدائید خدائید ۔ حاجت بطلب نیست شمائید شمائید ۔ مشاہدہ
ششم بعبارت دیگر یا عبدی انا اقرب الیک منک خدائے تعالی فرماتا ہی کہ اے بندہ میرے مین نزدیک
ہون طرف تمہارے تمسے لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اشارہ یعنی اس حدیث سلطانی سے
وہم نفسانی کو دور کرے کہ مشاہدۂ ربانی مین کچھ نقاب نرہے مانند حرف سیاہی کے ہو جاوے
یعنے خلقت حرف سیاہی سے ہو اگر حرف متاخر ہو تو بجز اپنے کسیکو معلوم نہووے
اور جانے کہ تمام حروف ہا کتاب منظر بگذاشت سیاہی ہی اگرچہ ساتھ لکھنے نقش کے ہر ایک کا نام
علیحدہ علیحدہ رکھا گیا ہی جو طالب مشاہدہ اس تمثیل کو پاوے اس عالم مین مجاز اپنا کیا دیکھے کہ دریا ہی
جبکہ جانا دریا ہی پس ہو جاے مشاہدہ کی خود بخود او سمین مارے اور جو خود بخود ہو جاے مشاہدہ
کی مارین ہوا ہذا الانسان سری وانا سرہ کا خدائے تعالی فرماوے کہ انسان راز میرا ہی اور مین راز
انسان کا ہون مگر طالب مشاہدہ کو لازم ہی کہ اشارت مولی نفی و اثبات کو تصور کرے کہ لا الہ الا ہی
ولا الہ دوئی مین ہی اور اوس جگہ دوئی نہین ہی مشاہدہ مشاہدہ نہین ہی مشاہدہ ہفتم
بعبارت دیگر لا الہ الا اللہ یعنے نہین ہی کسی چیز الٰہی مین بجز اللہ واحد کے لیکن طالب
مشاہدہ کو چاہیے کہ معنی کلمہ طیب سے آپکو طیب کرے طیب کیا کہ ہر ایک بال کے عزیز ہی
جو بجز ذات واحد کے رہے سو حد ہو اوسوقت جس طرف کہ نظر کرے اپنا مشاہدہ دیکھے
بحسب اس بیت کے بیت وجود محض مطلق را ہمہ جا ہر زمان دیدم ۔ ہر سو کے ہر کوئے
ہر مظہر عیان دیدم ۔ اے عزیز میری عبارت کی انتہا نہین ہی ہر چند کہ طویل کیا جاتا اسواسطے مختصر
کیا گیا کسواسطے کہ جگہ اوس کسی کی ہی جگہ ایک حرف بس ہی پس و پیش راست و چپ تحت و فوق
اور در و دیوار مین مشاہدہ در مشاہدہ مضمون اس بیت کے ہی بیت در و دیوار من آئینہ شد
از کثرت شوق ۔ ہر کجا می نگرم روے ترا می بینم ✣

باب ہشتم در بیان مقالات

سنو کہ ایک ایک مقام ہی بیان اوسکا کیا جاتا ہی کہ جو یہ ہماے لایزالی بمکان لامکان سر مراقبہ مین
رکھتا تھا جیسا کہ بجز اپنے نہ رکھتا تھا اوس مقام کا نام عارفون نے ہوت رکھا ہی اور جو بعلم اپنے آیا
کہ خود بخود اس مقام کا نام لاہوت ہوا اور جو سر اوٹھایا اور نظر آپ مین پڑی اجزاے وجود کو یک
بیک مشاہدہ کرنے لگا جب نام اس مقام کا جبروت رکھا جو ساتھ فنا اپنی کے آیا نام اوس
مقام کا ملکوت ہوا جبکہ لذت وجود کی آئی نام اوس مقام کا ناسوت ہوا اور جس مقام مین کہ کھڑا ہوا

اعمال اور صورت اپنی کو صورِ نیستی کا پھونکے اور جبکہ صورِ نیستی کا پھونکا ہستی آسمان و زمین مین
پرواز شروع کی اور جبکہ ہستی و خودی پر پرواز کیا آئینۂ دل کا صاف ہو جو حق تعالیٰ بنظرِ کرم آئینۂ دل اُسکا
اور ناقابل
صاف کرے اوسوقت پھر اوسپر نظرِ کرم عنایت الٰہی فرماوے جو نظرِ کرم و عنایت کی صفائی
باطن سے آئینۂ دل اپنے کو مانند صورت آئینۂ کے دیکھے جب ذوق بینائی سے نعرہ یکتائی کا
مارے اور کہے رَاَیْتُ رَبِّیْ بِرَبِّیْ وَمَنْ یَّعْرِفِ اللّٰہَ یَغِیْرُ اللّٰہِ **مشاہدۂ ہفتم بعبارت دیگر**
کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ لِاُعْرَفَ خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ تھا مین گنج نہان مین
پھر چاہا کہ پہچانا جاؤن مین پس پیدا کیا مین نے خلق کو تحقیق پہچانا گیا مین لیکن طالب مشاہدہ کو
چاہیے کہ انبوہی لشکر معنی اس حدیث سلطانی سے آنکھ نفسانی کو بند کرے تو غبار پریشانی کا
نہ بھرے جو غبار پریشانی کا نہ بھرا اوسوقت جمال سلطانی کا عیان ہوا اور آنکھ کھولی اور جبکہ آنکھ
کھلی مساوی ہو روحانی و نفسانی جو مساوی ہوئی روحانی و نفسانی پس بیٹھے اور تخت ربانی کے
اور جس وقت کہ تخت ربانی پر بیٹھا اوسوقت ذوقِ سلطانی سے کہے مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ
مشاہدۂ چہارم بعبارت دیگر اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ یعنے خدائے تعالیٰ نے
اپنی صورت پر آدم کو پیدا کیا لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اپنے جمال کو مشاہدہ حق کا دیکھے اور بلکہ
ہر ایک وجود کو اسیطرح پر دیکھے جیسا کہ اسمین محقق تمام ہی اور ایک عارف مقام فرماتا ہی **بیت**
گر تجلی خاص خواہی صورت انسان ببین ۔ از ذات خود شد آشکارا اندران خندان ببین ۔
ہر ولی سالک طالب کو کہ ایسا مشاہدہ تحقیق ہو دریاے تحقیق سے بعالم تفریق آگاہی پہونچاوے
التوحید اسقاط الاضافۃ و کبقولی ضمیر طرف آدم کے ہی یعنے پیدا کیا خدائے تعالیٰ نے آدم کو بصورت
اوس آدم کے پس طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اس معنی سے بھی جمال اپنے کو مشاہدہ حق کا دیکھے
مانند خاتم کے اگرچہ بصورت خاتم کے ہین لیکن اوسکی اصل مین تغیر نہین ہی جیسی کہ تھی ویسی ہی ہی
بسبب صورت کے اضافت ظاہر ہوئی ولیکن اضافت بیانیہ ہی نہ کہ اضافت حقیقی فہم من فہم
مشاہدۂ پنجم بعبارت دیگر اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ وَّیُحِبُّ الْجَمَالَ یعنے خدائے تعالیٰ نیک ہی اور
نیک خصلتون سے محبت رکھتا ہی نیک خصلت کیا یعنے سیرت و صورت خودی و خودنمائی
اپنی کو درمیان سے اوٹھاوے کہ آئینۂ دل کا صاف ہو جبکہ آئینۂ دل کا صاف ہوا مقصد اپنے کا
عکس آپ دیکھے اوسوقت دریاے مشاہدہ مین پہنچے اوس حالت مین مراتب بی نی احسن کی
صورت نہ رکھے اسکے معنی مین مولانا روم فرماتے ہین **بیت** ای قوم بحج رفت کجائید کجائید ۔ معشوق

مرشد کامل صاحب حال و قال و پشت پناہی جذبی متعدی سواحد تنہائی مین ہرگز ہرگز نکرے کیونکہ کچھ حاصل نہوگا تجکو چاہیے کہ اول صحبت مرشد مین ذکر کرے اور حاضر حضور اوسکے ہو تو اور حال پیدا کرے تو بعدہ اگر تنہا کرے فائدہ پاوے جان من مشکل ہی کہ یہ حال تجکو بدون توجہ مرشد سو حد کے حاصل نہووے بموجب شعر حضرت جی صاحب شعر تلاش اوسکی نہو ویکی تمنے اے یار و تلاش اوسکی کرو جسنے کی ہو اوسکی تلاش ۔ پس جسوقت کہ لطیفۂ قلبی و روحی و سر و خفی تیرے اوپر ظاہر ہون اوسوقت تیری نظر مین انوار زرد و سرخ و سفید و سیاہ آوینگے اور خطرات و وسواس و خیالات و وہمات جاویدنا قص و غیبت کے تجھ مین آوینگے یہ مقام نفس کا ہی اور خیالات نیک و توفیق و طاعت و عمل خیر تجھسے آوین یہ جگہ تیرے قلب کی ہی و ذوق و لذت و حلاوت و معرفت خودی کی خود تجھ مین ہین اور یہ جگہ قلب اعلی تیرے کی ہی اور معرفت حق اور ایک ہونا اور رہنا تجھ مین یہ مقام تیری روح کا ہی نفس و قلب و روح و علم و بے علمی و خیال نیک و بد و ذوق و حلاوت و حجاب و بے حجابی سب تجھ مین ہی لیکن جبکہ تو ہی ہی تمام تجلیات ظاہری و باطنی کا حجاب تجھ مین ہی جب تک کہ تو ایمان نہ لاوے مرتبہ تیرا ظاہر نہوگا چاہیے کہ عادت تصور کی ہمیشہ کرے کہ یار ہی اغیار نہین ہی آیکو اور سبکو یار جانے و دیکھے جو چیز کہ آگے تیرے آوے کیا انسان اور کیا حیوان اور کیا شجر اور کیا حجر سے سبکو یار دیکھے اور جانے بموجب شعر حضرت پیران پیر سید شیخ علی قدس اللہ سرہ شعر آن حقیقت را کہ در دیر و حرم جوئید خلق ۔ آشکارا در در و دیوار می بینم مدام

مشاہدات

دربیان مشاہدات یعنے روبرو ہونا کیا یعنے جاننا علم کو مانند صورت آئینہ کے

مشاہدۂ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم دیکھے تمثیل بسم اللہ کیا مقصود و احد بصورت بسم و بصورت اللہ و بصورت رحمن و بصورت رحیم ظاہر ہی اسی طور چار صورت عناصر اربعہ کی ساتھ پاک واحد کے جانے اور جو عقل قرار قبول کرے غلبہ شکر سے نعرہ مارے بیت ندیم مطرب و ساقی ہمہ اوست ۔ خیال آب و گل در رہ بہانہ ہست ۔ مشاہدۂ دوم بعبارت دیگر ان اللہ لا ینظر الی صوركم ولا الی اعمالكم ولكن ينظر الى قلوبكم ونياتكم یعنے معلوم کرنا چاہیے کہ اللہ تعالی نظر نہین کرتا ہی طرف صورت تمھاری اور نہ طرف عمل تمھارے کے ولیکن نظر کرتا ہی طرف دل اور نیت تمھاری کے مگر طالب مشاہدہ کو لازم ہی کہ اشارہ معنی اس حدیث مذکورہ سے

حق جان کہ کثرت اس شغل کی کرے انوار معرفت و شناسائی و لذت و حلاوت تجھ مین پیدا ہو تجکو تمام
حق بینی و دانی کا چھپا ہوا پوشیدہ لذت و سرور پیدا ہو اور تجکو محو و مستغرق کرے اور حیرت ساتھ تیرے
منھ دکھلاوے بموجب شعر حضرت جی کے شعر علم کو اپنی طرف علم کو رکھ اپنے رجوع ؛ تا حقیقت مین
بجھے روح کی حیرت ہوئے ؛ کیا کہون مین مذاق و حلاوت اوسکی بیان نہین ہوسکتی بموجب شعر حضرت جی
قدس اللہ سرہ کے شعر تجھسے ہرگز رکھون نہ پوشیدہ ؛ حال دل گر بیان مین آوے ؛ شغل سوم
مرتبہ واحدیت کہ اوسکو ذکر روحی و قلبی بھی کہتے ہین اول تجکو طریق ذکر روحی کا یاد دلاؤن بعدہ ذکر قلبی کا
لکھونگا گر ذکر روحی کرے تو حجرہ مین تنہا دو زانو رو بقبلہ بیٹھے اور پریشانی ہر طرف سے آپکو اپنے مین
یکسو جمع کرکے اور ساتھ اپنے مخاطب ہوکر کہے دوحہ دوحہ وکلامہ کلامہ علمہ علمہ ذاتہ کی مجھ مین اور تمام
عالم مین ذات حق کی محیط ہی اس خیال و تصور مین آپ مین متوجہ رکھے اور محو کرے جو اثر محویت
اور انوار لطیف و شکر کی تجھ مین پیدا ہون آپ کو اوسمین محو کرے اور ہمیشہ نظر جاندار پر رکھے کیا
انسان سے اور کیا حیوان سے اور حرکات و سکنات ہر ایک کے پیش نظر تیرے آوے حرکات و
سکنات حق دیکھنے اور جاننے کے مانند کثرت اس ذکر کی کرے حرکات و سکنات تمام عالم کے بیچ نظر تیرے
حق آوے چہارم ذکر قلبی اگر ذکر قلبی کرے چاہیے کہ جگہ تنہا مین دو زانو رو طرف قبلہ بیٹھکر ہر طرف
سے آپکو یکسو کرکے خیال اپنے کو مانند بادروان و اسپ دوان کے بہیچ مقام دل کہ دو انگشت زیر پستان
رکھے اور صورت دل کی خیال نکرے صرف متوجہ رہے اور زبان دل سے ہمیشہ ساتھ اپنے گویا رہے
بموجب شعر حضرت جی قدس اللہ سرہ کے شعر برابر سوز زبان کے یہ حدیث النفس ہی گویا ؛ ولا دعوی خموشی
مین غلط ہی بے زبانی کا ؛ جان من ہزار ہزار خیال و خطرات پیش آتے ہین اور وہ زبان و دل ہی
تجکو چاہیے کہ روزن زبان و دل مین صرف اللہ اللہ کہتا رہے اور چشم و گوش کا مشاہدہ رکھے
مگر آنکھ بند رکھے اور جب تک کہ حواس خمسہ ظاہری و باطنی سے متوجہ نہو فائدہ کامل نہ پاوے
مگر اول اندک آنکھ کھول کر یہ ذکر کرے جو اثر خاموشی و غش و سرور تجھ مین پیدا ہو اوسوقت
آنکھ بند کرکے ذاکر ہووے اور روقت آنکھ بند کرنے کے خطرات اور خیالات تیرے دل مین بہت پیدا
ہون تجکو چاہیے کہ علم اپنا دو قسم کرے ایک کو مائل ذکر رکھے اور دوسرے کو واسطے دفع کرنے
خطرات کے مقرر کرے جو کثرت اس ذکر کی کرے تیرے دل مین حیرت و ذوق و لذت و سرور و گریہ
و انوار پیدا ہون آپکو اوسمین مستغرق کرے بعد چندے شورش و گریہ و قہقہہ و اسمن حال تیرے کا
بگڑے اور تجکو جوش مین لاوے جسوقت کہ تیرا یہ حال ہو اوسوقت جاننا چاہیے اور یہ حال بغیر صحبت

اور حقیقت الحقایق و معرفت و طریقت و شریعت بھی نام ہین اور بیچ اصطلاح ہندی کے سوا داب و خاک ہی جانو کہ احدیت مرتبہ ہی کہ بے علمی و بیرنگی و بیتی و غیب و سہو و غفلت خود اپنے مین ہی اور واسطے خود مراد اوس سے ہی اور وحدت مرتبہ علم کا ہی کہ پہچاننا و جاننا اور سمجھنا اپنا آپ مین ہی و واحدیت مرتبہ مراتب علم و روح و دل سے ہی اور جان کہ بے علمی تیری بیچ تیرے مرتبہ ذات کا ہی کہ اپنے مین آپ ہمیشہ محو و بیخود و غائب و فراموش و نسیان و سہو و غافل و نادان ہوتا ہی تو تجکو چاہیے کہ ہردم اس مرتبہ سے آپکو آگاہ رکھے اور جو اس مرتبہ کا شغل تو کرے تجکو تعلیم کرون مین کہ اول رات کو باوضو قبلہ کی طرف منہ کرکے دو زانو بیٹھ کہ تیرے پاس کوئی نہ آوے یعنے دروازہ حجرہ کا بند کرکے آپ کو بسمہ وجوہ خاموش مثل بت ہو کر بموجب شعر حضرت مرشدی مولائی جناب حضرت صاحب قدس اللہ سرہ شعر تو اوسکی بزم مین خاموش رہ جون بتکدہ مین بت ؛ مقام ای یار یہ کھلتا نہین پتلا ہی حیرت کا ؛ بیٹھ لو اور آنکھ کو چندے بیچ مشاہدہ نیرنگی کے بند رکھے بشرطیکہ پلک بر ہم نہ مارے اس حالت مین آنکھ بند کرے جیسا کہ بیچ آنکھ کھولنے کے آنکھ بیچ مشاہدہ ذات کا رکھتا ہو اور باطن مین اوسی طریق بیچ ذات کے رکھے اور ذکر سوائے مشاہدہ تا نام اللہ زبان پر نہ لاوے صرف خاموش رہے بموجب شعر حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کے شعر یا تو غیبت ہی یا ہی بے ادبی ؛ یار و مست نام لیکر خدا کا بیچ اثر خاصیتی کے ایسا معروف ہو کہ سوائے خاموشی و انوار لطیف آپ مین بیچ خیال و قیاس و وہم و گمان پیدا نہ ہو تجکو چاہیے کہ ایسے انوار لطیف اپنے مین قرار دے تاکہ تو نرہے صرف انوار لطیف رہین جسوقت کہ تو کثرت اس شغل کی کرے مقام حیرت کا بیچ حیرت کے کھلنے والا ہو اور ہمیشہ صرف متحیر آپ مین رہے اوسوقت کہ تو آپ مین نرہے تمام عالم نظر مین حباب و خیال کے بلند و دکھلائی دے تو حق مین اور حق تجھ مین ہو بموجب شعر حضرت مولوی معنوی شعر تو در دو کم شو وصال اینست و بس ؛ تو مباش اصلا کمال اینست و بس ؛ یہ طریق شغل پانچکا ہی اور صاحب اس شغل کا خوش رہتا ہی یہ شغل منتہی کا ہی نہ مبتدی کا دوم شغل مرتبہ وحدت کا اوسکو مرتبہ علم کا کہتے ہین وہ صرف آتا ہی جو تو چاہتا ہی کہ بیچ شغل اس مرتبہ کے مشغول ہو تو چاہیے کہ رات کو یا دن کو بحجرۂ تنہائی مین بدو زانو رو بقبلہ بیٹھے حواس ظاہری و باطنی اپنے کو آپ مین جمع کرکے ہر طرف سے دروازہ بند کرے اور علم کو آپ مین رکھکر اور آپ کو اپنے مین پہچان کر معرفت کو آپ مین دیکھے اور آپکو حق بینی جانے اور کہے اسم ذات یعنے اللہ کو اپنے ساتھ مخاطب کرے یعنے اپکو اللہ اللہ کہے تو اور اسم اپنے کا بھی اسم حق جانے جو آپکو حق جانے اسم اپنے کو بھی

اونمین سے ایک بیضہ کا قفل بسم اللہ کہکر کھولا تو دیکھا اندر راوسکے دانہ خشخاش ہین اور ہر ایک اپنے قفل لگا ہی اس لیکدانہ کے قفل کو بھی بموجب حکم کے حضرت جبرئیلؑ نے بسم اللہ کہکر کھولا تو ایک دروازہ نظر پڑا اور اندر راوسکے ایک میدان ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس دروازہ کے اندر تشریف لیگئے تو بموجب آبادی اس دنیا کے آبادی دیکھی آپکا گذر ایک شہر کے اندر ہوا ایک جگہ پر مجمع عظیم مردمان کا نظر پڑا اوس طرف کو تشریف لیگئے وہان ایک عالم درس پڑھا رہا تھا اوسوقت وہ عالم یہ بیان کرتا تھا کہ اللہ تعالی کی قدرت کا بھید کسی نے نہ پایا اور نہ پاویگا اللہ تعالی نے ایک دنیا کی بنا اسطور پر رکھی ہی یعنے اول پانی ہوا اور بالاے اوسکے ایک کلوخ گل ہی اور اوس گل پر اپنی ایک مخلوق کو اپنی عبادت کے واسطے پیدا کیا ہی اور وہانپر نبی آخرالزمانؐ پیدا ہوئے ہین اور اونکی شان مین خود خدا ے تعالی فرماتا ہی کہ لولاک لما خلقت الافلاک غرضکہ آپکی تعریف بیان کرتا تھا کہ اہل مجامع نے تکرار کرنا شروع کی کہ حضرت یہ خیال مین نہین آتا ہی کہ پانی کے اوپر مٹی قائم رہے اور اوسپر آبادی ہو اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو کیا اسکا راست تصور کرو فی الحقیقت درس مخلوق کی آبادی کلوخ گل پر ہی اور اوس مخلوق کا نبی آخرالزمان مین ہون جب وہان کے اہل مجمع کو یقین واثق آیا اسلیے اوپر کا قول صادق آتا ہی البتہ بھید الہی کسیکے نہین پایا اور نہ پاویگا اسکی کچھ انتہا نہین ہی جسطرف بنظر تعمق دیکھو اوسکی قدرت موج زن ہی بشر کا کیا امکان جو چون وچرا کرے اب بحسب فرمودہ حضرت حافظ جی صاحب کے بیان کیا جاتا ہی ہدایۃ البنی قادری مرحوم باشندہ گوالیار ولد سید چراغ الدین مجذوب بزرگوار انکے محمد اسمعیل خان عرف نواب دلاور خان ناعز بعہد سلطان بہلول لودی ولایت سے ہند مین تشریف لائے اور وہ دادا بھی جد امجد راقم ہذا کے ہوتے ہین اوسوقت ہمراہ اونکے قدم سید بھی تشریف لائی تھی اونمین سے چند خانہ اس قوم بزرگوار کے آج تک ہم لوگون کے ہمراہ کردلی مین ہین والد انکے سید چراغ الدین مرحوم جبکہ قصبہ سبل گڈھ وارد ہوا یہ صاحب سبل گڈھ سے گوالیار تشریف لیگئے تھے اوس جگہ بزمرہ سواران یکہ نوکر ہوگئے اسواسطے بود وباش اپنی گوالیار مین اختیار کی یہ صاحب یعنے حافظ ہدایۃ البنی قادری درویش باکمال وخدا پرست گذرے ہین انکو فیض حضرت جی گوالیاری جو کہ حضرت جی سنگڑی مشہور بمعروف ہین پہونچا اور راونسے طالب جناب عبدالوہاب خان صاحب ہین اب جو کہ تحریر ہوتا ہی یہ تصنیف سید حافظ جی صاحب کا قول جاننا چاہیے حضرات صوفیہ نے تین مقام مقرر کیے ہین احدیت - احدیت وحدت - اور وحدیت - وہاہوت - ولاہوت - وجبروت - وملکوت - وناسوت بھی کہتے ہین

مجھسے ایک صاحب فرمانے لگے کہ اللہ تعالے کے بہت مخلوقات ہین مثل اس دنیا کے اور اللہ تعالے
ہر روز ایک قیامت برپا کرتا ہی جسمین حساب کتاب اپنی مخلوقات کا کرتا ہی جن و
بشر کے واسطے ایک روز قیامت کا مقرر ہوا اور ہونا اوسکا ضرور و برحق ہی اور اسی سبب ہمارے
دلون پر ہول و دہشت طاری ہی مگر اللہ تعالے کو اوس روز کی شرم ہی اپنا فضل و کرم صادر کریگا
بیت ہرگاہ بودم در عدم گفتم مرا پیدا مکن ٭ از خود تو پیدا کردۂ خود کردہ را داری حیا ٭ اور ایک روز
یہ بھی ہو جاویگا اگر کوئی صاحب یہ طرز کرین کہ یہ امر بھلا کب قیاس مین آتا ہی کہ قیامت کے دن تو بڑے
ہونگے یعنی ایک دن ایک ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا روز مثال شش ماہ اور کوئی ہفتہ
کے مانند باقی برابر ہونگے بھلا اس صورت مین ہر روز ایک قیامت کے ہونیکا کب گمان ہوسکتا ہی
اسکا یہ جواب ہی کہ غور کرو کہ آنحضرت صلعم کو عروج معراج ہوا تو آسمانکے عجائب و غرائب کی سیر مین
کسقدر عرصہ گذرا تھا اور اس دنیا مین آپکو اسقدر عرصہ ہوا کہ بستر کی گرمی بھی موجود تھی اور زنجیر حجرہ
بھی حرکت کر رہی تھی اسلیے یہ مقام چون وچرا کا نہین ہی بجز خاموشی و سکوت کے اور حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ایک فطار شتران کی ایک سوزن کے ناکے مین سے
جاتے دیکھی آپ فرمانے لگے آمنا و صدقنا اوسکی شان سے یہ امر کچھ بعید نہین ہی کیا تعجب ہی
ایسا ہی ہو کیونکہ ثابت ہوتا ہی کہ جس روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج نصیب ہوئی
اوسوقت آسمان پر نبی مقبول نے ایک فطار شتران کی مع بار صندوقہا جاری دیکھ کے آنحضرت
صلعم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کب سے جاری ہی اور کہان جاتی ہی حضرت
جبرئیلؑ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اسکا علم مجکو بھی نہین ہی جسوقت سے حق تعالی نے اپنی قدرت
کاملہ سے مجکو پیدا کیا ہی جب سے اس قطار کو اسیطرح روان دیکھتا ہون اوس وقت حکم و
ارشاد باری ہوا کہ مجکو اسکے جاری کرنے سے ایک بھید یہ بھی تھا کہ نبی آخرالزمان بتقریب معراج
آسمان پر تشریف لاوینگے اور کل آسمانون کے عجائب و غرائب کی سیر کرینگے از آنجملہ ایک اسکی بھی
سیر بھی ہی جب اسکا راز منکشف ہوگا پھر حکم رب الجلیل ہوا کہ انمین سے ایک شتر کو پکڑ لاؤ اور اوسکو
بٹھلاؤ اور جو دو صندوق گران اوسکے ہر دو جانب بار ہین اونمین سے ایک صندوق کہ
جسپر قفل ہی اور کلید اوسکی بسم اللہ ہی کھولو چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حسب الحکم
رب العزت ایک شتر کو قطار مین سے لاکر بٹھلایا اور ایک صندوق کے قفل کو کنجی بسم اللہ الرحمن الرحیم
سے کھولا تو اندر اوسکے ہزارہا بیضہ مانند مرغ کے تھے اور ہر ایک بیضہ پر قفل تھا بموجب حکم کے اونمین سے

اونمین سے ایک بیضہ کا قفل بسم اللہ کہکر کھولا تو دیکھا اندر راوسکے دانہ خشخاش ہین اور ہر ایک اپنے قفل لگا ہی اس اکیدانہ کے قفل کو بھی بموجب حکم کے حضرت جبرئیلؑ نے بسم اللہ کہکر کھولا تو ایک دروازہ نظر پڑا اور اندر راوسکے ایک میدان ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس دروازہ کے اندر تشریف لیگئے تو بموجب آبادی اس دنیا کے آبادی دیکھی آپکا گذر ایک شہر کے اندر ہوا ایک جگہ پر مجمع عمرومان کا نظر پڑا اوس طرف کو تشریف لیگئے وہان ایک عالم درس دیتا تھا اوسوقت وہ عالم یہ بیان کرتا تھا کہ اللہ تعالی کی قدرت کا بھید کسی نے نہ پایا اور نہ پاویگا اللہ تعالی نے ایک دنیا کی بنا اسطور پر رکھی ہی یعنے اول پانی ہوا اور بالاے اوسکے ایک کلوبخ گل ہی اور اوس گل پر اپنی ایک مخلوق کو اپنی عبادت کے واسطے پیدا کیا ہی اور وہانپر نبی آخرالزمانؐ پیدا ہوئے ہین اور اونکی شان مین خود خدا ے تعالی فرماتا ہی کہ لولاک لما خلقت الافلاک غرضکہ آپکی تعریف بیان کرتا تھا کہ اہل مجامع نے تکرار کرنا شروع کی کہ حضرت یہ خیال مین نہین آتا ہی کہ پانی کے اوپر مٹی قائم رہے اور اوسپر آبادی ہو اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ ای لوگو کیا اسکا راست تصور کرو فی الحقیقت درس مخلوق کی آبادی کلوبخ گل پر ہی اور اوس مخلوق کا نبی آخرالزمان مین ہون جب وہان کے اہل مجمع کو یقین واثق آیا اسلیے اوپر کا قول صادق آتا ہی البتہ بعید الی کسی نے نہین پایا اور نہ پاویگا اسکی کچھ انتہا نہین ہی جسطرف بنظر تعمق دیکھو اوسکی قدرت موج زن ہی بشر کا کیا امکان جو چون وچرا کرے اب بحسب فرمودہ حضرت حافظ جی صاحب کے بیان کیا جاتا ہی ہدایۃ البنی قادری مرحوم باشندہ گوالیار ولد سید چراغ الدین قدس سرہ گوالیار انکے محمد اسمعیل خان عرف نواب دلاور خان ناعز بعہد سلطان بہلول لودی ولایت سے ہند مین تشریف لائے اور وہ دادا بھی جد امجد راقم ہذا کے ہوتے ہین اوسوقت ہمراہ اونکے قدم سید بھی تشریف لائی تھی اونمین سے چند خاندان اس قوم بزرگوار کے آج تک ہم لوگون کے بمراہ گوالیار مین ہین والد انکے سید چراغ الدین مرحوم جبکہ قصبہ سبل گڈھ واگذاشت ہوا یہ صاحب سبل گڈھ سے گوالیار تشریف لیگئے تھے اوس جگہ بزمرہ سواران یکہ نوکر ہوگئے اسواسطے بود وباش اپنی گوالیار مین اختیار کی یہ صاحب یعنے حافظ ہدایۃ البنی قادری درویش باکمال وخدا پرست گذرے ہین انکو فیض حضرت جی گوالیاری جو کہ حضرت جی سنگرای مشہور بعروف ہین پہونچا اور راونسے طالب جناب عبدالوہاب خان صاحب ہین اب جو کہ تحریر ہوتا ہی یہ تصنیف سید حافظ جی صاحب کا قول جاننا چاہیے حضرات صوفیہ نے تین مقام مقرر کیے ہین احدیت - اور وحدت - اور وحدیت - وہاہوت - ولاہوت - وجبروت - وملکوت - وناسوت بھی کہتے ہین

مجھسے ایک صاحب فرمانے لگے کہ اللہ تعالے کے بہت مخلوقات ہین مثل اس دنیا کے اور اللہ تعالے
ہر روز ایک قیامت برپا کرتا ہی جسمین حساب کتاب اپنی مخلوقات کا کرتا ہی جن و
بشر کے واسطے ایک روز قیامت کا مقرر ہی اور رہونا اوسکا ضرور و برحق ہی اور اسی سبب ہمارے
دلون پر ہول و دہشت طاری ہی مگر اللہ تعالے کو اوس روز کی شرم ہی اپنا فضل و کرم صادر کریگا
بیت ہرگاہ بودم در عدم گفتم مرا پیدا مکن ✦ از خود تو پیدا کردۂ خود کردہ را داری حیا ✦ اور ایک روز
یہ بھی ہو جاویگا اگر کوئی صاحب یہ طنز کرین کہ یہ امر بھلا کب قیاس مین آتا ہی کہ قیامت کے دن تو بڑے
ہونگے یعنی ایک دن ایک ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا روز مثال شش ماہ اور کوئی ہفتہ
کے مانند باقی برابر ہونگے بھلا اس صورت مین ہر روز ایک قیامت کے ہونیکا کب گمان ہوسکتا ہی
اسکا یہ جواب ہی کہ غور کرو کہ آنحضرت صلعم کو عروج معراج ہوا تو آسمانکے عجایب و غرایب کی سیر مین
کسقدر عرصہ گذرا تھا اور اس دنیا مین آپکو اسقدر عرصہ ہوا کہ بستر کی گرمی بھی موجود تھی اور زنجیر حجرہ
بھی حرکت کر رہی تھی اسلئے یہ مقام چون وچرا کا نہین ہی بجز خاموشی و سکوت کے اور حضرت
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ایک فطار شتران کی ایک سوزن کے ناکے مین سے
جاتے دیکھی آپ فرمانے لگے آمنا و صدقنا اوسکی شان سے یہ امر کچھ بعید نہین ہی کیا تعجب ہی
ایسا ہی ہو کیونکہ ثابت ہوتا ہی کہ جس روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج نصیب ہوئی
اوسوقت آسمان پر نبی مقبول نے ایک فطار شتران کی مع بار صندوقہا جاری دیکھکے آنحضرت
صلعم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کب سے جاری ہی اور کہان جاتی ہی حضرت
جبرئیلؑ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اسکا علم مجکو بھی نہین ہی جسوقت سے حق تعالی نے اپنی قدرت
کاملہ سے مجکو پیدا کیا ہی جب سے اس قطار کو اسیطرح روان دیکھتا ہون اوس وقت حکم و
ارشاد باری ہوا کہ ہمکو اسکے جاری کرنے سے ایک بھید یہ بھی تھا کہ نبی آخرالزمان بتقریب معراج
آسمان پر تشریف لاوینگے اور کل آسمانون کے عجایب و غرایب کی سیر کرینگے از آنجملہ ایک اسکی بھی
سیر بھی ہی جب اسکا راز منکشف ہوگا پھر حکم رب الجلیل ہوا کہ انمین سے ایک شتر کو پکڑ لاؤ اور اوسکو
بٹھلاؤ اور جو دو صندوق گران اوسکے ہر دو جانب بار ہین اونمین سے ایک صندوق کہ
جسپر قفل ہی اور کلید اوسکی بسم اللہ ہی کھولو چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حسب الحکم
رب العزت ایک شتر کو قطار مین سے لاکر بٹھلایا اور ایک صندوق کے قفل کو کنجی بسم اللہ الرحمن الرحیم
سے کھولا تو اندر اوسکے ہزارہا جیفہ مانند مرغ کے تھے اور ہر ایک جیفہ پر قفل تھا بموجب حکم کے اونمین سے

مرشد بھی مل جاتا ہی اور اللہ تعالے نے اس دنیا کی بنا عشق پر ہی رکھی ہی کوئی شی عشق سے
خالی نہین ہی ہر ایک شی مین تعشق موجود ہی کسیکو کچھ عشق اور کسیکو کچھ عشق غرض کہ ماہ سے
تا ماہی عشق سے معمور ہی یعنے ایک مخلوق اوسکے فرشتے نوری ہین اونکی بنا عبادت پر
ہی بلکہ اونکی خوراک بھی یہی ہی اونکو عشق عبادت کا ہی لیکن جو عشق کہ آدم کو یعنے تڑپ و
بیقراری مثل سیماب کے عطا کی وہ فرشتون کو بھی نصیب نہین ہی اسکے ہی باعث آدمی کا رتبہ
فرشتون سے زیادہ ہوا اللہ جل شانہ نے اگرچہ محبت اور عشق اکثر مخلوق کو عطا کیا لیکن
جیسا کہ عشق سوزش بشر کو عطا کیا ہی ویسا کسیکو نہین اور اسی باعث اپنا خلیفہ فرمایا یہ خلیفہ کا
لفظ بہت وسیع ہی شرح اسکی کثیر ہی اور بھید اسمین بہت ہی چنانچہ فرمایا کہ حملہا الانسان انہ کان
ظلوما جہولا بقول حافظ ؎ آسمان بار امانت نتوانست کشید + قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند +
اس جگہ ظلوما جہولا کا لفظ عجب اسرار کا ہی اور کمال پیار کا ارشاد ہوا ہی توصاف جاے غور ہی
کہ جب وہ ایسا مالک الملک قدیم لایزال ذات منزہ بچون وچرا وحدہ لاشریک ایسی عنایت
فرماوے تو اس بشر ضعیف البنیاد سے اوسکا کیا بدلا ادا ہوسکے مگر صوفیہ کرام ایسا فرماتے چلے
آئے ہین کہ اسکا بدلا کچھ ہی تو قدرے قلیل جان اور روح ہی یعنی روح سے ذکر کرے
اور جان کو تصدق کرے اور اپنے کو گم کرے اور حق کو ظاہر کرے بقول مولانا روم ؎ تو بباش
اصلا کمال اینست وبس + تو در وگم شو وصال اینست وبس + یعنی اپنے کو نفی کرے اور اوسکا اثبات
کرے اور اپنا کام اور تمنا کچھ نہ رہے بقول حافظ ع مرا کارم زخود کامی بہ بدنامی کشید آخر +
اور نفی اثبات کا یہ سبق ہی کہ لاالہ الا اللہ یعنی نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے تو جبکہ یہ مقصود اپنا اللہ کو
کر چکا تو پھر غیر سے مدد کیا ضرور ہی خواہ اپنے دست و بازو ہون چنانچہ قولہ تعالے ایاک نعبد وایاک
نستعین تو یہ اقرار چند بار ہر روز کرتا ہی اور توڑتا ہی تو اسلام کامل کہان درویشی تو چیز دیگر ہی
بقول شخصے شعر وصال اوسکا عوض جان کے میسر ہو غنیمت ہی + متاع حسن جانان جان
دینے پر بھی سستی ہی + مطابق اسکے جیسا کہ مولانا محمد رمضان صاحب فرماتے ہین ؎
روئی کارن احمدی تیم کومت تیاگ + سر کے سانٹے رب ملے تو بھی دھن دھن بھاگ +
بقول حافظ ؎ حضوری گر ہمین خواہی ازو غافل مشو حافظ + متی ما تلق من تہوی دع الدنیا
واہملہا + بقول شاہ بو علی قلندر صاحب ؎ ہمچو پروانہ نسوزی بال وپر + کی شنوی ہمرنگ
آتش سر بسر + اور خداے عزوجل کے مخلوقات بہت ہین از انجملہ ایک مخلوق اس دنیا کو بھی تصور

فقط ظن کا پختہ کرنا یعنی خیالات کا جو کہ صحیح ہین اور ظاہر اونکا کہنا کفر عائد ہوتا ہی اوس ظن کو اپنے خیال
و ذہن مین پختہ کرے کسی نوع دل کے اندر شک و شبہہ نرکھے غرضکہ یہ معاملہ متعلق مقسوم
سے ہی بدون مقسوم اور مرشد کامل حاصل ہونا اونکا دشوار ہی مگر ہان ایسی تصنیفات
اور صحبت درویشون سے شوق بڑھتا رہیگا اگر اسکا عشق رہا تو مرشد رہنما بھی مل جاویگا کیونکہ اللہ تعالے
کسیکی محنت رایگان نہین جانے دیتا ہی طالب لوگ اول اپنے کو کافر کہلا کر مسلمان ہوتے ہین
اسکا مزہ تو وہی خوب جانتے ہین جو کہ اس راز سے واقف ہین ہم جیسے کیا جانے جو سوا
بھی اس راہ پر قدم نرکھا اور جسنے اپنی عمر مین جو کھانا کہ نکھایا ہو اور اوسکا ذائقہ
اوس سے پوچھا جاوے پھر بھلا وہ کیا بیان کر سکتا ہی نہین سرگز نہین کریگا بلکہ کوئی اوسکے ذائقہ
کی تعریف کریگا تو وہ ہنسی مذاق مین اوڑا دے گا بلکہ اوسکے کہنے کو لغو جانیگا بموجب
شعر جسے عشق ہوتا ہی حق کا عطا ہو اوسے لوگ کہتے یون ہین باولا ہو ذاکر کو لازم ہی کہ گوشہ تاریک مین
بیٹھکر بذکر حق مشغول ہو بروقت نماز آپکو گم کرے اور اللہ تعالی کو قائم کرے یعنی کل شی مین اوسیکی
موجودگی جانے اور اس حدیث شریف پر نگاہ رکھے قلوب المومنین عرش اللہ تعالے جبکہ
قلب مومنین کا عرش ہی تو خیال کرے کہ اسکے اندر بلاشبہہ اللہ تعالے ہی اوسوقت اوسکو
ظاہر کر کر آپ کو گم کرے یعنی ساجد و مسجود اوسی کو تصور کرے جو مجکو خطرات آوین اونکو
مت روک آنے دے اگر روکے گا تو تیرا نفس تجھسے ضد کریگا بروقت ضد کے وہ غالب آویگا کیونکہ
اگر کوئی بشہ محبت کے ساتھ اسکو دباوے تو نہین دبتا ہی پس یہی مناسب ہی کہ آنے دیوے
اور اپنے مطلب سے کام رکھے کہ خطرات مذکورہ خود بخود رفع ہوجاوینگے جس طرح کہ تیرا اشتیاق بڑھتا
جاویگا اوسی طرح یہہ زیر ہوتا جاویگا جانب خطرات کے دلکو مطلق رجوع نکرے آنے دیوے اونکا روکنا
اچھا نہین ہی کیلیے کہ روکنے سے فتور زیادہ پیدا ہوگا اور بروقت نماز مسجد کے سجدہ گاہ
سے دو تین ہاتھ اونچے ایک مقام پر نگاہ رکھے بلکہ ہر نماز مین اسکا خیال رکھے انشاء اللہ تعالے
بعد چند روز کے انوارات سرخ و زرد و سبز یعنے عیسائی و موسائی و محمدی نظر پڑینگے اور گاہ گاہ
خندیدگی آویگی اب آگے اس سے مرشد سے راستہ بلیگا میرا منہ اس لائق نہین جو لعل اوسکے
یہہ تو ایسا منہ ہی کہ جس سے امورات خرافات ظہور مین آتے ہین یہ جو رقمہ ہوا سنا سنایا
بزرگون اور درویشون سے جو کچھ اسوقت یاد آیا اور مناسب معلوم ہوا تحریر کیا لیکن یہ سب عشق
سے تعلق رکھتا ہی عشق پیدا کرے تو سب حاصل ہوسکتا ہی اور بطفیل حضرت عشق کے

اور ہر وقت قلب پر نگاہ رکھے کسیوقت تصور سے خالی نرہے اور قلب کو ایسا دابے جیسے مرغی انڈا اپنا دابتی ہو خدا نے چاہا تو ایام سرما مین ہی طالب کو اسکا لطف حاصل ہوگا لیکن عشق اسکا شرط ہو بدون عشق کچھ نہین ہوتا ہو چنانچہ اس بارہ مین کیا اچھا کسی اُستاد کا شعر صادق آیا ہو شعر جس دلمین عشق کی بنیاد نہو + گر خانۂ خدا ہو تو آباد نہو + عشق کیا عمدہ شی ہو بدون اسکے کچھ حاصل نہین ہوتا ہو اگر مجازی ہو تو بھی بہتر ہو ہزار برس کی عبادت عشق کے ایک لمحہ کی تڑپ کے رابر ہو اسکا مزہ تو اونکو خوب حاصل ہو جو عاشق صادق ہین ہم ایسے کو اسکا کیا مزہ ہو چنانچہ یہ شعر کسی استاد کا اپنے حسب حال ہو شعر بوالہوس سود تجھے عشق سے کیا ہوتا ہو + ہڈیان کھا کے کہین سگ بھی ہما ہوتا ہو + اور بدون مرشد کوئی شی حاصل نہین ہوتی تاہم اپنی جانب سے اسکی چھیڑ چھاڑ چلی جاوے بقول اُستاد بیت چھیڑ خوبان سے چلی جائے اسد + گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی + بقول شخصے کہ پیسے جاوے وال نہین تو دلیا ہی سہی بہرحال مرشد کی جستجو رکھے جو نیدہ یابندہ وہ کون شی ہو کہ جسکو بشر ڈھونڈھے اور وہ دستیاب نہو خبکی اچھی قسمت ہوتی ہو اونکو کم محنت مین یا بدون محنت کے دستیاب ہوجاتی ہو اور بدون محنت کے بھی ملجایا کرتی ہو مگر اوسکا مرتبہ کم ہوتا ہو کیونکہ بدون مشقت کے جسکو خزانہ میسر آتا ہو وہ نہایت بیدردی سے اوسکے اصراف مین مشغول ہوتا ہو کیسلیے کہ اوسکی قدر سے واقفیت نہین رکھتا ہو اور جسنے کہ محنت سے بہم پہونچاکر ذخیرہ کیا ہو اوسکو اوسکی قدر خوب معلوم ہوتی ہو اور ایسا بھی ہوتا ہو اور اکثر قسمت والون کو دیکھا اور سُنا کہ جسقدر وہ خرچ کرتے ہین اوس سے زائد اونکو خداوند کریم پہونچاتا ہو اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ایسے شخص بھی پیدا کیے ہین کہ جنکی تصنیفات سے بندہ نے اس رسالہ کو تحریر کیا ہو لیکن ایسے بہت کم ہوتے ہین اور یہ قاعدہ کلیہ ہو کہ جمع کرنے اور پوشیدہ رکھنے خزانہ کا دستور ہو کہ اوسکو پوشیدہ رکھا جاتا ہو جو پوشیدہ نرہے گا تو رائگان جاویگا جہانتک ممکن ہو پوشیدہ رکھے اور قاعدہ یہ ہو کہ جبتک دانہ غلہ وغیرہ زمین مین پوشیدہ نکیا جاوے نہ اوگیگا اور جو دانہ کہ باہر زمین کے رہ جاویگا وہ ہرگز نہ اوگیگا پس جہانتک ہوسکے اس راز کو پوشیدہ کرے اور اس راز کو وہ ظاہر کریگا جو کچھ سرمایہ نرکھتا ہو بلکہ اوسکو ایمان جانے کا خوف ہو یا وہ شخص ظاہر کریگا جو خزانہ بے انتہار کھتا ہو اوسکو کچھ خوف نہین جو پوشیدہ کرے اور وہ پوشیدہ کنا گناہ جانتے ہین جاے غور ہو کہ جسکو شارع نے پوشیدہ کیا تو پھر پوشیدہ کرنا لازم آیا اور شی درویشی کیا ہو

حق تعالی مین مستغرق کرے یہانتک کہ موے ہوے اپنے سے شنا حق تعالی کی سنے جو ایسی شنا میسر آوے حرف علت کا درمیان سے اوٹھے اور جبکہ حرف علت کا درمیان سے اوٹھا خدا ے تعالا اپنے کرم سے علم احدیت کا کھڑا کرے اور جو علم احدیت کا کھڑا ہوا اوسوقت خودی اپنی سے گذرا اور جملہ خدا ہوا اور جو جملہ خدا ہوا ملک لایزالی کی بساط اپنے مین دیکھے اور جسوقت ملک لایزالی کی اپنی بساط مین نظر آئے مستی عشق سے احدیت خود بخود پڑھنا قبول کرے الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین تا آخر مراقبہ پنجانہم احد لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ معنی لفظ احد پر غور کرے اور معنی احد کے وہ ہین کہ سب وہی ہی جو جملہ اوسکو جانا پس جبکہ کچھ نرہا مطلق سب یقین ہوا جو ہمیشہ بے یقین ہوسا تھا اصل کے پہونچے

ذکر ہذا باسم یاد کردن

مجکو یہ ترکیب درویش با عمل جناب عبد الوہاب خان صاحب ولد الف خان صاحب مرحوم قوم ناغر شاخ یونس خانی کہ انسے مجکو نہایت اعتقاد ہی بلکہ انکو فقیر بجاے مرشد کے جانتا ہون آپ نے فرمایا کہ تو اسطور سے ذکر خفی کیا کر چنانچہ وہ یہ ہی کہ اول داہنے نتھنے کو داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت سے بند کرے اور بائین نتھنے سے دم اینچے اس صورت سے بروقت کشش دم اول کے اپنے کو خم کرے یعنے جھکے بعدہ ناف سے دم اینچے اور دماغ کو جانے دیوے اور بوقت کشش دم زبان کو تالو سے لگائے جب تک ذکر کرے زبان کو خم رکھے اسمین ایک بھید ہی اور بروقت کشش کرنے دم کے جیسے کہ جھکا تھا ویسا ہی اوٹھتا آئے جب جانے کہ کل دم گیا یعنے یہ کل دماغ مین پہونچ گیا اوسوقت انگشت دور کرے لیکن زبان بدستور خم رہے اور ذکر اللہ کرے یعنے قلب پر زور دیکر قلب سے ذکر کرے گویا اوسوقت آپ کو گم کرے طالب کو چاہیے کہ دو دو چار چار گھنٹہ یا کم و بیش فاصلہ سے اُسکا ذکر کرے جسقدر شوق رکھیگا اوسیقدر فوائد عظیم حاصل ہونگے اول سات مرتبہ ایک دم کی کشش مین قلب سے ذکر اللہ کرے اور ایسے ہی ہر روز ایک ایک ذکر بڑھاتا جاوے انشاء اللہ تعالی عرصہ ایک سال کامل یا کم و زیادہ ایام مین قریب چالیس پچاس ضرب یک کشش اکیدم حاصل کریگا اور اس کام کے واسطے گوشۂ تنہائی چاہیے و یا منہ پر نقاب ڈال لیا کرے اور جہان چاہے وہان یہ ترکیب کر لیا کرے عرصہ سہ سال مین ذاکر کامل ہو جاویگا اگر ابتدا اسکی موسم سرما مین کرے تو نہایت مناسب ہی کیلیے کہ یہ گرمی لاتا ہی اور جو بوقت تعہد ذکر کیا کرے تو بہت ہی خوب ہی اور اوسوقت کا ذکر تاثیر زیادہ رکھتا ہی اور یون تو خیال ذکر کا ہر ساعت و ہر لحظ قلب سے جاری رکھے

فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی یعنی خدائے تعالے فرماتا ہی کہ ای بندگان میری طرف آؤ کہ تمکو داخل کرون بہشت مین لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ محفل مین صدق کے ساتھ آوے بندہ ہوا اور بندہ کیا کہ اپنا اختیار نہ رکھے آور جو کہ اپنا اختیار رکھے بندہ نہین ہی بلکہ بیچ مراد کے بندہ ہوا ہی آور جسوقت کہ بندہ مراد کا کھولا اوسوقت ہیچ بہشت کے نامرادی آوے اور بھیل درخت طوبی کا کھاوے جب لایموت ہوا در دریاے معرفت مین موج مارے آور جبکہ دریاے معرفت مین موج مارے کہے لا الہ الا الحق **مراقبہ چہل و ششم** علم الانسان ما لم یعلم یعنے سکھلایا خداے تعالی نے آدم کو جو کہ نہین جانتا تھا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ مدرسہ اوستاد مین بعنی اس آیت مذکورہ کے آوے اور کتاب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آگے رکھے اور اوستاد سبق دیوے کہ نہین ہی کوئی بجز ذات واحد کے بعد لازم کہ عقدہ محمد رسول اللہ کا اوستاد سے حل کرے جو اوستاد بکرم خویش جواب راست فرماوے خدا و محمد کو مثل برف و آب کے جانے اور وجود برف اپنے کو دریاے احدیت مین ڈالے جبکہ دریاے احدیت مین پڑا اوسوقت خدا و محمد کو مانند موج دریاے متواج کے اپنے مطالعہ سے پاوے اور جو مطالعہ غلبہ کرے اوسوقت ذوق مستی عشق و محبت سے اوپر زبان کے ظاہر کرے **بیت** ہر یک وجود برف است روح است ہمچو آب ✣ اندک تفکری بکن و باز رو بخواب علم الانسان ما لم یعلم اس معنی سے ہی **مراقبہ چہل و ہفتم** لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون خداے تعالی فرماتا ہی کہ ہرگز نیک کام کو نہین پہونچوگے جبتک کہ خرچ نکروگے وہ چیز جسپر محبت زیادہ رکھتے ہو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ غنیت معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو غنی مطلق کرے غنی مطلق کیسا کہ نہ آپ رہے نہ خدا جبکہ کوئی نرہا احتیاج اوٹھی اور بے احتیاج ہوا و احتیاج دوئی کی حالت مین ہوتی ہی جبکہ ایک ہوا احتیاج کہان رہے غنی کل ہوا مستی غنیت کل سے خبر اوسکو اوپر کل کے پہونچاوے اوسوقت کہے ھو اللہ الغنی وانتم الفقراء **مراقبہ چہل و ہشتم** قل ھو اللہ احد اللہ الصمد یعنے کہہ ای محمد کہ خداے تعالی ایک ہی اور پاک ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ دریاے احدیت معنی اس آیت مذکورہ سے وجود خودی اپنی کو دیکھے یہانتک کہ غرق ہو کچھ نرہے نہ اول نہ آخر نہ ظاہر نہ باطن نہ وحدت نہ کثرت جو خودی و خودنمائی سے کچھ نرہا اوسوقت پاک مطلق ہوا اور جبکہ پاک مطلق ہوا ان اللہ الاحد الصمد کہتا ہوا اوٹھے **مراقبہ چہل و نہم** الحمد للہ رب العالمین یعنے سپاس و ستایش خاص اوس خدا کو ہی کہ وہ خداے پروردگار کل جہانیان کا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ خرمن ثنا معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو تہی کوئی

مفلس ہوا اور جو مفلس ہوا اوسوقت المفلس فی امان اللہ ہوا پس جو المفلس فی امان اللہ ہوا تو صحن شفقت
اوس پروردگار مین بطور معصوم بازی کرنے والا ہوا اور جو معصوم صفت ہوا خدائے تعالیٰ اوسپر
کرم فرمندی کا فرماوے قولہ تعالیٰ المال مالی والفقر عیالی * **مراقبہ چہل و یکم** انہ یعلم
الجہر وما یخفی یعنے خدائے تعالیٰ جانتا ہی آشکارا اوس چیز کو کہ پوشیدہ ہی اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ فقیر
سلیمانی یعنی اس آیت مذکورہ سے دیوہستی وخودی وخودنمائی اپنے کو مسلمان کرے کہ ظاہر و باطن
اوسکا ہو تسلیم باطن کی کیا یعنے بے یقین ہو کہ نہ غیر جانے اور نہ معین جانے اور تسلیم ظاہر کہ کچھ
مفید نہ ہو یعنے کوئی کام وکوئی چیز سے انکار نکرے اوسوقت تسلیم ظاہر و باطن کی ہو اور جب کہ تسلیم
اوسکی حاصل کی میدان احدیت مین چوگان ارادت سے گیند سر اپنے کو آگے ڈالے کہ ساتھ حال کے
پہونچاوے اور جو کوئی بحال مین پہونچے نعرہ لاآلہ کا مارتا ہوا اوسے **مراقبہ چہل و دوم** یسبح للہ
مافی السموات ومافی الارض یعنے یاد کرتی ہی خاص اوس خدائے تعالیٰ کو جو چیز آسمان کی وجو چیز زمین مین ہی
لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ غوغائے یعنی اس آیت مذکورہ سے آپکو نی ونا کے مانند فراموش کرے جو
ایسی فراموشی حاصل کرے منہ اوسکا ساتھ منہ نائے کے پہونچے اوسوقت کیا دیکھے کہ درونی ونا سے
ایک آواز ہی اگرچہ اسم نی ونائے کا ایک ایک ہی جو اس مقام کو پہونچے نعرہ الا اللہ کا کہتا ہوا
اوسے **مراقبہ چہل و سوم** وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یعنے صبر کرا وسپر کہ جو نعمت خدائے تعالیٰ
تجھپر عطا کی ہی اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ سخاوت معنی اس آیت مذکورہ سے بخل خودی اپنی کو ترک
کرے کہ سخی ہو اور بخل کیا خزانہ ہستی کی محافظت کرے اور سخاوت کیا ہی خزانہ ہستی وخودی اپنے کو چھوڑے
اور برباد کرے جو خزانہ ہستی وخودی اپنی کا برباد دیا تو چوروں خطرات حرص وہوائے ہوس سے
فارغ بیٹھے اوسوقت جان نفسانی کو کہ خودی وخودنمائی ہی اور اوپر تخت ربانی کے بیٹھے غیب
سے اور مانند بادشاہ کے نعرہ انصاف کا مارے اور کہے کہ البخیل عدو اللہ ولو کان زاھدا
والسخی حبیب اللہ ولو کان فاسقا **مراقبہ چہل و چہارم** وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ
الْمَاْوٰى یعنے جو کوئی کہ باز رکھے نفس آپکو حرام اور گنہ اور ہوائے حرص سے پس جگہ اوسکی بہشت
مین ہو لیکن اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ باز داشت اس آیت مذکورہ سے آپ کو دوزخ ہستی وخودی وخودنمائی
سے باز رکھے کہ بہشت ہستی مین پہونچے اور جو بہشت ہستی مین پہونچا شہباز عالم غیب ہوا اور لامکان
مین پرواز کرے اور جبکہ لامکان مین پرواز کرے خدا ہو بوجود خود کو معشوق اپنا دیکھے اور آپ اوسکا عاشق ہو
اور حرارت عشق سے نعرہ عاشقی کا مارے ساتھ معشوقی کے اور کہے محمد رسول اللہ **مراقبہ چہل و پنجم**

لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ خزانہ علاج معنی اس آیت مذکورہ سے دوا کھاوے کہ مرض بشریت و خودیت کا دور ہو اور اگر کھانا نہ جانے تو اس طریق سے کھاوے کہ اول ماسوا اللہ کا پرہیز کرے بعدہ دارو واللہ کی کھاوے کہ اثر پذیر ہو اور جب کہ دارو مؤثر ہوئی معذوری جاوے اور خوشی ہو اور جس حال مین کہ خوشی کل ہوئی خزانہ خودی اور دوتائی سے اور غلبہ فرحت کل سے نعرہ زنان آوے واللہ ان اللہ انا اللہ

مراقبہ سی و ہفتم واللہ علی کل شی وکیل یعنے خدا اوپر ہر چیز کے تدبیر کرنے والا ہی مگر اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ اپنی تدبیر سے باز رہے اور بفراغت تمام آپکو خدا کے سپرد کرے جو ایسا مدبر اوسکے سر پر ہو پس تدبر خود حرام ہی چاہیے کہ تدبیر اپنی اوسی کے اوپر موقوف رکھ کر بطور معصوم رہے الصلوٰۃ والسلام

مراقبہ سی و ہشتم اللہ نور السموٰت والارض یعنے تجلی خدا ے تعالی کی آسمان و زمین مین ہی اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تجلی معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو مانند موم بتی کے پست کرے یہانتک کہ بیہوش ہو جاوے اور کوہ ہستی خودی و خودنمائی کا سوختہ ہو اوسوقت سرمہ ہو اور جب کہ سرمہ ہو گیا قبولیت اوسکی آنکھ اولیاء و انبیاء کی اور خاص و عام مین پہونچے اور جو آنکھون مین پہونچا دروازہ تجلی چشمان کا اوسپر مفتوح ہوا کہ ایسا کسی جگہ نہ پایا جاوے بدرجہ مسکینی کے پہونچے اور درجہ مسکینی ایک مقام ہی کہ اوس مقام کو تمام کائنات نے خود التجا کیا جیسا کہ کہا اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین **مراقبہ سی و نہم** قل الروح من امر ربی یعنے خدا ے تعالی فرماتا ہی کہ کہو ای محمد کہ روح امر پروردگار کی ہی اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ امر معنی اس آیت مذکورہ سے موت غفلت اپنی کو مانند عیسی کے زندہ کرے جیسے کہ روح امر خدا ہی جو روح امر خدا ہو کیونکر امر خدا سے جدا ہو اور جبکہ امر خود جدا ہوا وہ فرخ ہوئے بعدہ فرخ سے ساتھ ج کے ہو جلالیت سے جاوے غربت نقطہ جیم کی سوختہ ہو وہ خدا ے تعالی رحمان و رحیم نقطہ شفقت کا اوسکے سر پر رکھے پھر فرخ ہو پس جوہر عقل و شعور وان ہو وہ ایسے صاحب سے کہ رحمان و رحیم ہی ہرگز نہ بھاگے اور اگر بھاگے تو سوا ے اوسکے ملک کے اور جگہ گمان پاوے پھر شرمندہ ہونا ہی بہتر یہی ہی کہ یہ فرخ سے ہرگز ج کیطرف توجہ نکرے جو ساتھ ج نہ آوے کام اوسکا کشادہ ہو اور آواز دریاے عرفان ہمارے سے نعرہ مارے واستقم کما امرت **مراقبہ چہلم** انی بری مما تشرکون خدا ے تعالی فرماتا ہی کہ مین جانتا ہون اوس چیز کو کہ شرک کرتا ہی فلانا ساتھ اوسکے اہل مراقبہ کو چاہیے کہ سننے پنداری معنی اس آیت مذکورہ سے خاکمان انباسع خودی و خودنمائی اپنی کے آگ مین جلاوے کہ بساط خانہ ہستی مین بال کے برابر نرہے اور جب کہ بال کے برابر نرہا

بجز اپنے دوسرے کو نہین چھوڑتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قہر سلطانی معنی اس آیت مذکورہ سے اپنے
ملک کو ترک کرے اور ایسے ملک مین جاوے کہ بوے ملک خودی کی نہ آوے جو بوے ملک خودی کی شیخ
آئی مانند پھول کے ہوا اور جبکہ مثل گل کے ہوا باران رحمت نے اوسپر برسنا شروع کیا اوسوقت
اوسمین سے شجر اسرار کا نکلا اور جب کہ درخت اسرار کا ساتھ کمال کے پہونچا جب اوپر ہر شاخ کے
کہ نظر کی اون ہر شاخ کو مانند اپنے دیکھا اور جب ہر طرف مانند اپنے دیکھا مستفی احدیت سے نوبت
سلطانی بجائی اور معنی ان اللہ لواحد القہار کے اوسپر ظاہر ہوئے مراقبہ سی ودوم ان اللہ یحب
المطہرین یعنے خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہی پاکون کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ اشارت پاکی اس
آیت مذکورہ سے اپکو خودی اپنی سے پاک کرے پاکی کیا نفی واثبات کو دور کرے اور مثل طالب و مطلوب کے
اوٹھے اور مطلق پاک ہوا اور پاکی سے نعرہ بیبائی کا مارے کہ الطالب یری الطریق دیکھے گذر عارف دیکھے مراقبہ سی سوم ان اللہ
یحب الصابرین خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہی صابرون کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ لجام اس آیت مذکورہ سے
مرکب ہاروتی اپنے کو قید کرے اور واسطے جیرنے زراعت مرادات کے جانے ندیوے سوائے راہ نیستی
جسم کو اور را ہ نیستی کیا کہ دہنے اور بائین نہ پھیرے تاکہ مرکب خودی وخودنمائی کا قید مین آوے اور غیرت قید
ہاروتی سے بے قید ہوا اور نعرہ معدومی کا مانند معصومی کے نکلے الصوفی لامذہب لہ مراقبہ سی وچہارم
ان اللہ یحب المتقین جاننا چاہیے کہ خدائے تعالیٰ دوست رکھتا ہی پرہیزگارون کو لیکن اہل مراقبہ
کو چاہیے کہ پرہیزگاری معنی اس آیت مذکورہ سے خودی اپنی سے پرہیز کرے کہ بوی خودی وخودنمائی
کی نہ آوے اگر ایسی ہی پرہیزگاری بجا لاوے جگہ اوسکی بے جگہ ہوا اور جب کہ جگہ اوسکی بے جگہ ہوئی اوس
حال مین نعرہ حیرانی کا مکان لامکان سے مارے ماعرفناک حق معرفتک مراقبہ سی وپنجم ولا تلقوا بایدیکم
الی التہلکۃ خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ نہین لشکاؤ دستہاے اپنے طرف ہلاکت کے لیکن اہل مراقبہ
کو چاہیے کہ نہی معنی اس آیت مذکورہ سے ہاتھ اپنے کو دریاے ہلاکت خودی مین نڈالے کسواسطے کہ دریاے
خودی بدتر ساتون دوزخ سے ہی اسواسطے محقق تمام اور عارف مقام فرماتے ہین بیت گر ترا موئی بماند
از خودت ہ ہفت دوزخ پر برایداز بدت ہ پس فرض ہی کہ امر خدائے تعالیٰ کا بجا لاوے دوست
دولت خودی خود وخودنمائی کو دور کرے اور جب کہ خودی سے بیخود ہوا اوسوقت ہلاکت دوزخ خودی
سے خلاص ہوا اور رضوان لقا مین پہونچے یعنے ہمیشہ رہے اور فراغت سے نعرہ خوشی
کا مارے لیس فی الجنۃ حور ولا لون ولا عسل ولا نہر الا اللہ مراقبہ سی وششم
ان اللہ علی کل شئ کلیم خدائے تعالیٰ اوپر ہر چیز کے کلام کرسنے والا ہی

نہ پکڑے اور حق پانوں کا کیا ہی کہ بیخود ہوجاوے اور حق سیر کا کیا ہی کہ ذکر کرے وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ شاہد اس بات کا ہی مراقبہ بیست و ہفتم ان اللہ علی کل شی کلیم یعنے خدائے تعالی ساتھ ہر چیز کے کلام کرنیوالا ہی لیکن اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ سنے نغمہ معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو بیچ رقص کے لاوے یہان تک کہ پیرہن ہستی اپنی کا پارہ پارہ کرے اور دستار زمین پر مارے سر ایک طرف اور پانوں ایک طرف اور خود ایک طرف اور جو ہوش مین آوے وہی آواز نغمہ کی گوش و دل مین خیال رکھے خواہ عشق خواہ مشق خواہ نیک خواہ بد جو کچھ اوٹھے وہی جاتے جواوپر اس عمل کے عامل ہو عین آواز ہو جبکہ عین آواز ہو کیا دیکھے کہ جو کچھ کہے خود ہی سوائے آواز خود دوسری نہین سلام احدیت سے بانگ مارے ان علی کل شیٔ کلیم مراقبہ بست و ہشتم ان اللہ علی کل شیٔ شہید یعنے جاننا چاہیے کہ خدائے تعالی اوپر ہر چیز کے گواہی دیتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ سننے گواہی معنی اس آیت مذکورہ کے آپکو خودی سے بے دعوی کرے کہ عضویت دوتائی سے پاک ہوکر بکتا ہو اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کو اوپر زبان حال اپنی کے پڑھے مراقبہ بست و نہم ان اللہ علی کل شیٔ قدیر جاننا چاہیے کہ خدائے تعالی اوپر ہر چیز کے قادر ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قدرت معنی اس آیت مذکورہ سے تدبیر کو دور کرے اور آپکو تقدیر شمار کرے بطور سیپ کے کہ سیپ مین موتی دریاے تقدیر سے بی تدبیر ہوا وسوقت اسرار اوسکے پیدا ہوا اور جو اوسکے اسرار پیدا ہوا سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود کی ہر صدف مین تجلی ہوا اور جسوقت اسرار کمالیت کو پہونچے صدف سے باہر آوے اور اوس حالت مین جگہ اوسکی مساوی ہو خواہ جنگل خواہ دریا خواہ صندوق یا کلے مین ہوا اور جس جگہ پر رہے بطور خود رہے کوئی جگہ اوسپر غالب نہ آوے بلکہ وہ سب پر غالب رہے اور جو اہل مراقبہ سابقہ اس مقام کے پہونچے مستغنی معدومی انہ علی کل شیٔ قدیر سے نعرہ مارے مراقبہ سی ام ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین یعنے فریب کیا ہی اوس خدا سے اور وہ خدائے تعالی بہترین فریب کنندگان ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ کرشمہ معشوقی معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو بیچ عشق خدا کے کرے یہانتک کہ نیک و بد و خوشبوئی و بدبوئی و شنام و قرآن اوسپر کہین تبفریق پس تفریق نکرے اوس سے کہ یہ تمام مکر ہاے خدا ہی جو تمام مکر ہاے خدا ہی اوسوقت اگر خود انا الحق کہے وہ بھی برحق ہی اور اوسپر کوئی نقصان نہین آتا ہی جیسا کہ جوش خروش عشق مین کہتا ہی قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یؤاخذ العشاق بما یصدر منھم مراقبہ سی ام ولیم ھو اللہ الواحد القھار یعنے خدائے تعالی ایک اور قہار ہی مراد قہار سے کیا کہ اپنے ملک مین

چاہیے کہ سنئے کشف معنی اس آیت مذکورہ سے کثافت ما و منی کی اپنے سینہ سے حمام یکتائی مین غسل
دیوے اور غسل مین تین چیز فرض ہی اول پانی منھ مین کرنا دوم پانی ناک مین کرنا سوم تمام بدن
کو تین مرتبہ دھونا اور پانی منھ مین کرنا ایسا کہ دم جزوی نہ مارے اور پانی ناک مین پہونچانا اسواسطے
کہ بوی خودی کی نہ پکڑے اور تین مرتبہ بدنکو مالش کرنا مرتبہ اول مین حرص و ہوا کو دھونا اور مرتبہ
ثانی دوئی کو دھونا اور مرتبہ ثالث ہوای دھونا ہی جو اسطرح غسل بجالاوے پاک ہو غسل فرض
یہی ہی کہ ما و منی مین آپ سے دھوے اور جاننا چاہیے کہ دھونا ما و منی کا پاکی بدن ہی اور دھونا ما و منی
کا خلاصی دام سے ہی اور جو دام سے خلاص ہو ساتھ اصل اپنی کے پہونچے اور جو ساتھ اصل اپنی
کے پہونچا اوسنے انی اعلم بذات الصدور کی بانگ ماری مراقبہ نسبت پنجم ۲۵
ان اللہ بصیر بالعباد جاننا چاہیے کہ خدائے تعالی بینا ہی اوپر بندون کے لیکن اہل مراقبہ
کو چاہیے کہ سلامت روزن محل سلطانی معنی اس آیت مذکورہ سے آنکو باادب نگاہ رکھے
اور بجز خود راست و چپ و تحت و فوق کی طرف نہ دیکھے جیسے کہ سیاست سلطانی
کی ضرب سخت ہی راست و چپ کے دیکھنے سے راضی نہین ہوتا ہی بارگاہ سلطانی مین نظر
اپنی طرف چاہیے یا سلطان کی طرف تاکہ سلطان راضی ہو اور جو راضی ہوا اوسکو اپنے نزدیک بلاوے
جو نزدیک جاوے تو دیکھے کہ دونون ایک ذات آدم ہین جیسے کہ آئینہ مین صورت نظر آتی ہی اور
جو آئینہ مین صورت بالیقین تحقیق ہو ایسے ہی بعضے مارے بیت خود بخود بیند و خود میکند
باخود کلام عارفان رانیست دیگر جز خدا و ۲۶ والسلام مراقبہ نسبت ششم ان
اللہ سمیع علیم جاننا چاہیے کہ خدائے تعالی شنوا و دانا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے
کہ جب سعی سلطان معنی اس آیت مذکورہ سے اسم خودی کا زبان سے دور کرے
جو اسم خودی کا زبان سے دور ہوا اوسوقت بادشاہ اوسکو اوٹھاوے اور کسی جگہ
پہونچاوے کہ بجاے اپنے اوسکو بٹھاوے اور جبکہ بادشاہ کی جگہ بیٹھا ملک مین
حکومت اپنی دیکھی اور جو حکومت اپنی دیکھی مستی احدیت پر شب و روز گوش مارے
لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار جو شہر احدیت مین تخت گاہ کیا تو لازم ہی کہ عدالت
کرے یعنے مستحق کو ساتھ حق کے پہونچاوے حق آنکھونکا کیا ہی کہ عالم کو مثل صورت آئینہ
سمجھا نے و حق ہیبی کیا ہی کہ اسم کسی غیر کا نہ کہے اور حق گوش کا کیا ہی کہ اوسکو غیبت غیر کی
نہو یعنے بجز سننے و منھ معشوق و دیکھنے کے راضی نہو و حق ہاتھ کا کیا ہی کہ سوائے اپنے

مراقبہ نوزدہم ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ پیدا نہین کیا مینے جن وانس کو مگر واسطے عبادت اپنی کے اہی پہچاننا اپنا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تازیانہ معنی اس آیت مذکورہ سے مرکب خودی اپنے کو میدان معرفت مین مارے تاکہ ماندہ ہو اور جو ماندہ ہوا معلوم ہو کہ معدوم ہوتا ہی جو جانے کہ معلوم ہوا علم سے معدوم یعنے معصوم ہو حدیث نبوی سنو کہ الصوفی لا مذھب لہ جواب اوسکا ہو مراقبہ بستم ان اللہ یحب المتوکلین جاننا چاہیے کہ خدائے تعالیٰ متوکلان کو دوست رکھتا ہی مگر صاحب مراقبہ کو لازم ہی کہ سنے کشف معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو مفلس کرے یعنے خزانہ مراد ات کا خزانہ دستی اپنی سے اوٹھاوے کہ ہرگز اپنے ساتھ نہ لاوے حق تعالیٰ اوپر اوسکے کہے من لہ المولیٰ فلہ الکل اوسکے پر ذکرے اور باران رحمت اوسپر برساوے اوسوقت زمین خشک سبزی انا الحق کی اگائے اور یہ کہے بیت بگیا ہے کہ بر زمین روید بوحدہ لا شریک لہ گوید مراقبہ بست و یکم فاذکرونی اذکرکم خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ یاد کرو تم مجکو مین یاد کرون تمکو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ فرمان بنی اس آیت مذکورہ سے یاد خودی کی فراموش کرے اوسوقت ساتھ خدا کے واصل ہو پس یاد کرنا بندہ کا کیا ہی کہ خو دکرے جیسے کہ آگ موم کو آگ کرتی ہی اور یاد بندہ کی خدا کو ایسی ہی کہ آپ کرے جیسا کہ موم آپکو بیچ شمع کے شمع کرتا ہی فہم من فہم مراقبہ بست و دوم ففروا الی اللہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ بھاگو میری طرف لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ طلب سرعت معنی اس آیت مذکورہ سے بے سر دوڑے جیسے کہ قطرہ باران کا ابر سے طرف دریا کے جاتا ہی فہم من فہم مراقبہ بست و سوم ھو الاول والاخر والظاھر والباطن وھو بکل شیء علیم یعنے خدائے تعالیٰ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن ہی اور ہر چیز کو جانتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ ماسوری معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو ہستی سے بے جان کرے اور جسوقت کہ آپکو بیجان کیا جگہ اوسکی لامکان ہوئی جیسا کہ نمک پانی مین اور جبکہ وجود نمک کو پانی مین تلاش کرو کچھ نہ پایا جاوے چنانچہ سلطان العارفین بایزید بسطامی نے فرمایا ہی کہ جسوقت آپکو ڈھونڈھتا ہون مین خدا کو پاتا ہون مین اور جو خدا کو ڈھونڈھتا ہون مین آپکو پاتا ہون مین عزیز میرے سالک کو دریاے توحید سے ایک موج پہونچتی ہی کہ ہستی اپنی سے جاتا ہی اور تجلی صفات فنا و بقا کی اوسکے اوپر طلوع کرے کبھی ساتھ بقا کے آتا ہی اور کبھی ساتھ فنا کے آتا ہی جو کمالیست کو پہونچتا ہی بطور معصوم کے ہوتا ہی نہ فنا رہتا ہی اور نہ بقا مراقبہ بست و چہارم ان اللہ علیم بذات الصدور یعنے خدائے تعالیٰ جاننے والا ہی بذات سینہ ہا کا اور بقوے جاننے والا ہی بذات خود احوال سینہ ہا کا لیکن اہل مراقبہ کو

چاہیے کہ معنی اس آیت مذکورہ کو بغور سمجھکر ڈھول ہستی اپنی کا پارہ پارہ کرے کیونکہ شریعت مین بجانا ڈھول خودی کا حرام ہی اگر نوبت شاہانہ بجاوے مبارک ہی اسلیے کہ اہل اللہ کو بجانا قاج کا ہی جیسا کہ اسمین حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری فرماتے ہین بیت گفتگوے انا بحالت کشف ٭ ہر کہ گوید از وخطا نبود ٭ حاصل اندر زمان استغراق ہست شاہد روح جز خدا نبود ٭ مراقبہ پانزدہم یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید یعنے کرتا ہی خدائے تعالیٰ جو چیز کہ چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جس چیز کا کہ چاہتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ شجاعت معنی آیت مذکورہ سے اپنی حرکت کو باندھے جیسے کہ دریا غلبہ کرتا ہی اور اپنے مین سوائے خدا کے بچاوے مثل ہی کہ جسوقت دریا جوش کرتا ہی تو دریا ونہر ایک ہو جاتا ہی اور حرکت نہر کی بیچ دریا کے نہایت ہوتی ہی سالک کو جو دریا ونہر معلوم ہووے اوسوقت اعوذ باللہ منک کہکر اوسکے الآن کما کان جردے مراقبہ پانزدہم رب السموات والارض وما بینھما الرحمن لا یملکون منہ خطابا یعنے اللہ تعالیٰ صاحب آسمان وزمین کا اور جو کچھ کہ درمیان اونکے ہی ہیگا کوئی آدمی بے فرمان اوسکے بات نہین کہہ سکتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ غوغاے بانگ احدیت اس آیت مذکورہ سے اپنے کفر کو توڑے اوسوقت مسلمان حقیقی ہووے ہرگز اُس پاس اضافت کے نہ پھرے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی السلامۃ فی الوحدۃ والافات بین الاثنین کے مثل احوال اوسکا ہو مراقبہ شانزدہم وقل جاء الحق وزھق الباطل بفحواے معنی اس آیت مذکورہ کے کلفت ویوہستی کی اوٹھاوے کہ انی انا اللہ لا الہ الا انا آیا ہی جو اوپر ہر کمال کے پہونچے اوسوقت بیخبری جڑ سے اوکھڑے جیسا کہ حدیث نبوی ہی موتوا قبل ان تموتوا اور یہ حال اوسکے اوپر ظاہر ہو مراقبہ ہفدہم ونفخت فیہ من روحی خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ پھونکی مین نے وجود آدم مین روح ذات اپنی سے پس اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ تصور اس آیت پر کرکے بیاد خدا مشغول ہووے یہانتک کہ کسی جگہ آپکو نہ دیکھے جیسا کہ باز بے مکان وبے نشان ہی کہ مکان ونشان اپنا آپ ہوتا ہی اور جیکہ بے خود ہو خدا ہوا اور حدیث نبوی ہی انا احمد بلا میم چنانچہ بحسب فحواے آیت مذکورہ کے ہی مراقبہ ہیژدہم لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر یعنے اوس خدائے واحد کے مانند کوئی چیز نہین ہی اور وہ خدا شنوا وبینا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ سنتے معنی یکتائی آیت مذکورہ سے دوتائی کو ترک کرے اور جب کہ دوتائی ترک ہوئی تو تمام جگہ ذات واحد نظر آوے دوسری دکھائی نہ دیوے اس معنی سے اشارت لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر کہ ثانی نہ رکھے اور جو رکھے تو ایسا ہی کہ مانند نہ رکھے

مراقبہ نوزدہم ۱۹ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ پیدا نہین کیا ہمنے جن وانس کو مگر واسطے عبادت اپنی کے اہی پہچاننا اپنا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تازیانہ معنی اس آیت مذکورہ سے مرکب خودی اپنے کو میدان معرفت مین مارے تاکہ ماندہ ہو اور جو ماندہ ہوا معلوم ہو کہ معدوم ہوتا ہی جو جانے کہ معلوم ہوا علم سے معدوم یعنے معصوم ہو حدیث نبوی سنو کہ الصوفی لا مذھب لہ جواب اوسکا ہو مراقبہ بست و ہشتم ۲۸ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ جاننا چاہیے کہ خدائے تعالیٰ متوکلان کو دوست رکھتا ہی مگر صاحب مراقبہ کو لازم ہی کہ سننے کشف معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو مفلس کرے یعنے خزانہ طراوت کا خزانہ ہستی اپنی سے اوٹھاوے نہ ہرگز اپنے ساتھ نہ لاوے حق تعالیٰ اوپر اوسکے کہے مَنْ لَہُ الْمُلْکُ فَلَہُ الْکُلُّ اوسکے پر کرے اور باران رحمت اوسپر برساوے اوسوقت زمین خشک سبزی انا الحق کی اگاوے اور یہ کہے بیت بگیاہے کہ برزمین روید ہ وحدہ لاشریک لہ گوید مراقبہ بست و یکم ۲۱ فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ یاد کرو تم مجکو مین یاد کرون تمکو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ فرمان معنی اس آیت مذکورہ سے یاد خودی کی فراموش کرے اوسوقت ساتھ خدا کے واصل ہو پس یاد کرنا بندہ کا کیا ہی کہ خو د کرے جیسے کہ آگ موم کو آگ کرتی ہی اور یاد بندہ کی خدا کو ایسی ہی کہ آپ کرے جیسا کہ موم آپکو بیچ شمع کے شمع کرتا ہی فہم من فہم مراقبہ بست و دوم ۲۲ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ بھاگو میری طرف لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ طلب سیر عت معنی اس آیت مذکورہ سے بے سر دوڑے جیسے کہ قطرہ باران کا ابر سے طرف دریا کے جاتا ہی جلد ہی ۱۲ فہم من فہم مراقبہ بست و سوم ۲۳ ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ یعنے خدائے تعالیٰ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن ہی اور ہر چیز کو جانتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ ماسوا ہی معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو ہستی سے بے جان کرے اور جسوقت کہ آپکو بیجان کیا جگہ اوسکی لاسکان ہوئی جیسا کہ نمک پانی مین اور جبکہ وجود نمک کو پانی مین تلاش کرو کچھ نپایا جاوے چنانچہ سلطان العارفین بایزید بسطامی نے فرمایا ہی کہ جسوقت آپکو ڈھونڈھتا ہون مین خدا کو پاتا ہون مین اور جو خدا کو ڈھونڈھتا ہون مین آپکو پاتا ہون مین عزیز میرے سالک کو دریاے توحید سے ایک موج پہونچتی ہی کہ ہستی اپنی سے جاتا ہی اور تجلی صفات فنا وبقا کی اوسکے اوپر طلوع کرے کبھی ساتھ بقا کے آتا ہی اور کبھی ساتھ فنا کے آتا ہی جو کمالیت کو پہونچتا ہی بطور معصوم کے ہوتا ہی نہ فنا رہتا ہی اور نہ بقا مراقبہ بست و چہارم ۲۴ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ یعنے خدائے تعالیٰ جاننے والا ہی بذات سینہ ہا کا اور بقوے جاننے والا ہی بذات خود احوال سینہ ہا کا لیکن اہل مراقبہ کو

چاہیے کہ معنی اس آیت مذکورہ کو بغور سمجھکر ڈھول ہستی اپنی کا پارہ پارہ کرے کیونکہ شریعت مین بجانا ڈھول خودی کا حرام ہی اگر نوبت شاہانہ بجاوے مبارک ہی اسلیے کہ اہل اللہ کو بجانا قاج کا ہی جیسا کہ اسمین حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری فرماتے ہین بیت گفتگوے انا بحالت کشف ۔ ہر کہ گوید از و خطا نبود ۔ حاصل اندر زمان استغراق بشاہد روح جز خدا نبود ۔ مراقبہ چہارم ۔ وہم یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید یعنے کرتا ہی خدائے تعالیٰ جو چیز کہ چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جس چیز کا کہ چاہتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ شجاعت معنی آیت مذکورہ سے اپنی حرکت کو باندھے جیسے کہ دریا غلبہ کرتا ہی اور اپنے مین سوائے خدا کے بچا وے مثل ہی کہ جسوقت دریا جوش کرتا ہی تو دریا و نہر ایک ہو جاتا ہی اور حرکت نہر کی بیچ دریا کے نہایت ہوتی ہی سالک کو جو دریا و نہر معلوم ہووے اوسوقت اعوذ بک منک کہکر اوسکے الآن کما کان جردے ۔ مراقبہ پانزدہم ۔ رب السموات والارض وما بینھما الرحمن لا یملکون منہ خطابا یعنے اللہ تعالیٰ صاحب آسمان و زمین کا اور جو کچھ کہ درمیان اونکے ہی ہیگا کوئی آدمی بے فرمان اوسکے بات نہین کہہ سکتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ غوغاے بانگ احدیت اس آیت مذکورہ سے اپنے کفر کو توڑے اوسوقت مسلمان حقیقی ہووے ہرگز آس پاس اضافت کے نہ پھرے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی السلامۃ فی الوحدۃ والافات بین الاثنین کے مثل احوال اوسکا ہو مراقبہ شانزدہم ۔ وقل جاء الحق وزھق الباطل بفحواے معنی اس آیت مذکورہ کے کلفت دیو ہستی کی اوٹھاوے کہ انی انا اللہ لا الہ الا انا آیا ہی جو اوپر ہر کمال کے پہونچے اوسوقت بیچونی جڑ سے اوکھڑے جیسا کہ حدیث نبوی ہی موتوا قبل ان تموتوا اور یہ حال اوسکے اوپر ظاہر ہو مراقبہ ہفدہم ۔ ونفخت فیہ من روحی خدائے تعالیٰ فرماتا ہی کہ پھونکی مین نے وجود آدم مین روح ذات اپنی سے پس اہل مراقبہ کو لازم ہی کہ تصور اس آیت پر کرکے بیاد خدا مشغول ہووے یہانتک کہ کسی جگہ آپکو نہ دیکھے جیسا کہ بازبے مکان و بے نشان ہی کہ مکان و نشان اپنا آپ ہوتا ہی اور جیکہ بے خود ہو خدا ہوا اور حدیث نبوی ہی انا احمد بلا میم چنانچہ بحسب فحواے آیت مذکورکے ہی مراقبہ ہیژدہم ۔ لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر یعنے اوس خدائے واحد کے مانند کوئی چیز نہین ہی اور وہ خدا شنوا و بینا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ سنتے معنی یکتائی آیت مذکورہ سے دوتائی کو ترک کرے اور جب کہ دوتائی ترک ہوئی تو تمام جگہ ذات واحد نظر آوے دوسری دکھائی نہ دیوے اس معنی سے اشارت لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر کہ ثانی نہ رکھے اور جو رکھے تو ایسا ہی کہ مانند نہ رکھے

ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد ۔ مراقبہ ہشتم وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا یعنے جو چیز کہ آسمان و زمین مین ہی خاص اوس خدائے پاک و برتر کی ہی اور خدائے تعالیٰ ہر ایک چیز مین گرفت کرنے والا ہی مگر اہل مراقبہ کو چاہیے کہ جوش و خروش معنی اس آیۃ مذکورہ سے آپ کو فراموش کرے جیساکہ ذات حق تعالیٰ کو بجز اپنے کسی جگہ نہ دیکھے اور جو آپ مین پاوے تو دیکھتا ہی کہ مانند دریا کے مالامال اندر اور باہر اور تحت و فوق مین پکڑا ہوا ہی وجود ہا مارش بمثال حباب کے ہین جو حباب پانی کو ڈھونڈے سوائے اپنے کسی جگہ نپاوے اور جو آپ مین پاوے تو جس طرف دیکھتا ہی پانی پانی ہی نظر آتا ہی پس اشارت وَلِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی اس معنی سے سمجھنا چاہیے ۔ مراقبہ نہم لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یعنے خدا ہی موجود نہین ہی کوئی آدمی سوائے اوسکے مگر اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تصرف سے بفصیدگی معنی اس آیۃ مذکورہ کے اسباب ہستی اپنی کا باندھے ایسا کہ وہ بادشاہ ایک ولایت مین نہین سماتے ہین بیت در ملک وجود گویا تو باش با من ۔ کاشفیہ بود کار ولایت بدو تن ۔ مراقبہ دہم کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ وَّیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنے جو آدمی کہ اس عالم ظہور مین آیا ہی وہ فنا ہونے والا ہی ذات پروردگار باقی رہیگی مگر اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تلوار معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو قتل کرے اور جو بدن تیغ سے قتل ہو شہید ہوا اور جو شہید ہوا من قتلہ فاتا دیتہ کا اوسکے اوپر مکشوف ہو ۔ مراقبہ یازدہم اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا یعنے خدائے تعالیٰ اوپر تمہارے نگہبان ہی پس کچھ دغدغہ نچاہیے جو کہ صانع اوپر صفت اپنی کے عاشق ہوا ہی پس اس صفت سے کرشمہ معشوق کا پاوے تاکہ عاشق و معشوق ایک ٹکڑا ہون اور اضافت عاشق و معشوق کے درمیان سے اوٹھے جیساکہ تھا ویسا ہی ہو حب الموحد من الایمان ۔ مراقبہ دوازدہم وَاذْکُرْ رَّبَّکَ یعنے یاد کرنا اپنے پروردگار کو یہانتک کہ آپکو فراموش کرے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ حکومت معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو فراموش کرکے دوئی درمیان سے اوٹھاوے حدیث محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم من عرف اللہ کل لسانہ قال اپنا دیکھے اور اسکے معنی اس طرح پر ہین کہ اپنے پروردگار کو یاد کر جس وقت ہو سکے اور جو آپکو فراموش کرے پس معلوم ہو کہ یاد کرنا اپنا گویا یاد کرنا خدا کا ہی اور فراموش کرنا اپنا فراموش کرنا خدا کا ہی اور جو آپکو فراموش کیا گویا خدا کو فراموش کیا حدیث محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم من عرف اللہ لا یقول اللہ ۔ مراقبہ سیزدہم لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا اگر ہوتے دو خدا آسمان و زمین مین سوائے ایک کے تو تحقیق فساد ہوتا لیکن اہل مراقبہ کو

اوس وقت آلٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ
معلوم کرے یعنے آلٓمٓ وہ کتاب توحید ہی کہ نہین ہی جھوٹھا اوس کتاب مین اور راہ دکھلائی گئی ہی
خاص متقیان کو وہ کہ ایمان لائے ہین خدائے تعالی پر ساتھ غیب کے یعنے بہ ثبوت خدا اپنے کو
فنا کیا تو ہستی و نیستی دونون کو سہو کیا ہی مراقبہ سوم فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ
یعنے جس جگہ کہ جانے اور ایکدم آوے پس اوس جگہ جاوے خدائے تعالی ہی لیکن اہل مراقبہ کو
چاہیے کہ بیخ شمع معنی اس آیت کے خدا کو پروانہ کرے اور جو پروانہ ہو پروانہ ہو جیسے کہ پروا دوئی
مین ہی جبکہ دوئی گئی لاپروا ہوا کہ الفقر لا یحتاج الی اللہ اس بات سے ہی ؛ مراقبہ چہارم
وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ خدائے تعالی فرماتا ہی کہ مین قریب تر ہون طرف تمھارے شہ رگ گردن
تمھاری سے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قوت آیہ مذکورہ سے پیرہن بہشتی اپنے کو پھاڑے اس سے
کہ سبحانہ تعالی شہ رگ گردن سے نزدیک تر ہو پس طالب معلوم کرے کہ مرگ مطلق اوسکا ہی
اور جو مرگ مطلق اوسکا ہی پس یہ وجود پیرہن اوسکا ہی یعنے مغز و پوست مین تصرف اوسکا ہی بیت
اوست مغز جہان جان جہان ہمہ پوست ؛ خود چہ مغز و چہ پوست خود ہمہ اوست ؛ مراقبہ
پنجم وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ خدائے تعالی فرماتا ہی کہ مین تمھاری ذات مین ہون لیکن
تم نہین دیکھتے ہو اہل مراقبہ کو چاہیے کہ صلاحیت معنی اس آیت مذکورہ سے گھر ہستی اپنے کو
سنوارے ایسا کہ جس جگہ بادشاہ تزول کرے غوغا عمرو زید کا نرہے مشہور ہی مصرع
ہر جا کہ سلطان خیمہ زد غوغا نماند عام را یعنے غوغا عمرو زید کا عالم مین ہرگز نہین ہی لیکن طالب
سالک پندار ہستی اپنی سے یہ اور وہ دیکھتا ہی بی یسمع و بی ینطق و بی یبصر و بی یاکل
و بی یثرب مراقبہ ششم وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ حق تعالی
فرماتا ہی کہ مین نزدیک تر ہون طرف تمھارے تمسے ولیکن تم نہین دیکھتے ہو اہل مراقبہ کو چاہیے
کہ حرارت معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو جلاوے جیسا کہ قاعدہ ہی کہ جو شئی آگ مین داخل
ہوتی ہی تو وہ بھی آگ ہو جاتی ہی پھر جو اوس آگ کو ڈھونڈو کسی جگہ نہ پاؤ بجز آگ کے اسی جگہ مراقبہ عشق الٰہی سے ہی اسوا
یہ اشارہ ہی کہ مین نزدیک تر ہون طرف تمھارے تمسے مراقبہ ہفتم وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ
یعنے وہ خدائے تعالی واحد ہر دم تمھارے پاس ہی جس جگہ پر کہ تم ہو پس اہل مراقبہ کو لازم ہی
کہ سوز ذوق معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو گلاوے جیسے کہ ہر شئی کان نمک مین پڑتی ہی اوسکا نمک
ہو جاتا ہی بعبارت ان جو اوس شئی کو خود تلاش کرے تو پاوے بجز نمک بیت چشم تو افتاد و جود ہم حک شد

کو بھی تو کان رکھ کر مجھے سُن ٭ ایک تو یمیون کو لوگون کے چھپانا ہمہ تن ٭ دوسرے احسان
وبخشش کو تو اپنے بھول جا ٭ گر کیا تو نے کسی کا ہووے احسان سے بھلا ٭ گر یہ آٹھون
خصلتین تیرے عمل مین ہون مدام ٭ واصل حق ہووے تو حاصل ہون تیرے سب مرام ٭
گر نہون سب ایک بھی اپنے مین جو ثابت کرے ٭ سچ سمجھنا وہ بھی ہووے گا بہشتی جب مرے ٭
گر بہشتی وہ نہو یہ قول میرا اوس سے ہی ٭ حشر کو وہ میرا دامنگیر ہووے بے ریب و ریے ٭
اور اکثر آدمی دعوی محبت الٰہی کا کرتے ہین اور سب طرح سے نفع ونقصان کو اپنے سمجھتے ہین اور
کلمات عاشقانہ پڑھتے ہین اور جانتے ہین کہ سب سے یہ بہتر ہی اور اوسپر عمل نہین کرتے ہین
اور حیلہ وبہانہ علایق یعنے گھر والون کا بیچ مین لاتے ہین پس حیلہ وبہانہ کرنا سبب اونکے اپنی
نفسانیت کا ہی ورنہ سب بزرگ لوگ قبائل رکھتے تھے اور ہمت کو کام فرماتے تھے اور اس
دنیا سے سرخرو گئے ای عزیز وہمت بڑے بڑے کام کرسکتی ہی البتہ برکت دینے والا بزرگ وبرتر
صدقہ مین اپنے حبیب کے درود اللہ کا اوپر اونکے اور سلام سب بندون کو اپنی توفیق وہمت
بخشے تو کام دنیا کا اور دین کا دونون سہل ہو جاوین اوسکے احسان اور کمال بخشش سے جو کوئی
اس راہ مین فنا ہوتا ہی حق تعالی اوسپر رحم کرتا ہی

باب ششم دربیان سیر مراقبات از رسالہ من تصنیف سید عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہ

مراقبہ اول اہل مراقبہ کو چاہیے کہ فکر وحدت اور کثرت کی بیچ بتمثیل بسم اللہ کے تمام کرے جیسا
کہ مقصود بسم اللہ کا واحد ہی اسی طور ذات باری تعالی کو جانے مثال الفاظ بسم اللہ الآخرت منظہرت
مخلوق کا جانے یعنے خدا ہی کہ کتنے لباس پہن کر دروازہ پر آیا جیسا کہ ایک عارف کہتا ہی بیت آن بادشاہ
اعظم در بستہ بود محکم ٭ پوشیدہ وبق خلقت ناگاہ بر در آمد ٭ ما من عبد یقول بسم اللہ الرحمن الرحیم
یذوب الشیطان کما یذوب الرصاص فی النار اس بات سے ہی مراقبہ دوم
الف لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ ہر سہ حروف الف سے سہ نعمت معلوم کرے جیسا کہ سیم سے مظہر
مخلوق کا خیال کرے اور لام سے رسول اللہ اور الف سے اللہ خیال کرے اور اون تینون کو اپنے
وجود مین حرکت پاوے جیسا کہ اجزا اپنے کو بمثال مظہر کے مخلوق جانے اور اسکا وجود اپنے کو رسول
جانے اور روح اپنی کو ذات حق تعالی جو ان تینون نعمت کو ایک دیکھے بلاریب وشک صفات سامعہ
ذات کے محو ہووے اور جزو کل ہو بہیت ذات وصفات ہر دو بقصد یکے بود ٭ بمثال موج
دریا اصلش یکے بود ٭ کو طالبش کہ بیند بوجود خویش مطلق ٭ آدم رسول مولی ہر سہ یکے بود ٭

اس عمر مین کچھ حق خدمت خدا کا بھی ادا کیا تب اوس سبب سے مان کے حق سے بھی ادا ہوا اسواسطے کہ یہ سب عام حق اوپر اوس بندہ کے خدا نے مقرر کیے ہین اور حق اپنا علحدہ مقرر کر رکھا ہی آداب حق النبی فقیر لوگ جانتے ہین کہ اوس حق کے ادا کرنیسے حق یعنے خدائے عزوجل مہربان ہوتا ہی اور مرتبہ بہت دیتا ہی اور حق سبکا اوس بندہ کو بخشش یعنے معاف کر دیتا ہی چاہیے کہ حق حقیقت ادا کر کے غریب و بیچارون پر مہربانی کرے کیونکہ یہ بھی عبادت ہی اور بدلہ بڑا رکھتی ہی لیکن جسوقت کہ ان کا ہونسے تجھے فراغت ہووے اور رات ہو جاوے اوسوقت مین کچھ کام دنیا کا نہین ہوتا ہی تھوڑا بہت شغل طریقت بھی تو کرتا رہ قصہ مختصر یہ ہی کہ اگر تجھسے ہو سکے تو کر نہین خدائے بزرگ و برتر بے پرواہی اور اختیار ہاتھ مین مختار کے ہی اور پہچاننا اور دریافت کرنا بھی ایسی باتون کا فضل الٰہی سے تعلق رکھتا ہی قصہ مختصر یہ ہی اور حضرت سید مذکور نے بیچ حقیقت تمام عذاب و ثواب کے دو عمل عذاب اور دو ثواب اور دو فرض اور دو سنت قرار دیے ہین جو کوئی دعوی انسانیت رکھتا ہو اسپر قدم مضبوط رکھے یعنے اپنے اوپر ثابت قدم رہے اور عمل کرے تو نتیجہ نیک پاوے بیان دو عمل ثواب ایک خیر کرنا اپنے نفس پر دوسرے پرورش کرنا دوسرون کے دل کا بیان دو عمل عذاب ایک تابعداری اپنے نفس کی دوسرے آزردہ کرنا یعنے دکھانا اور ستانا اور رونکے دل کا دو فرض یہ ہین ایک عشق و محبت الٰہی دوسرے فکر و تردد و رنج ذکر الٰہی مین و دو سنت یہ ہین ایک چھپانا عیب کو آدمیون کے دوسرے بھول جانا اپنی سخاوت و احسان کو جو کسی کے ساتھ کیا ہو چاہیے کہ احسان کرنا اپنے مقدور بھر کسی سے تو دریغ نرکھے ہو کوئی ان آٹھ عمل کو بجالاوے وہ مرد واصلان یعنے پہونچے ہوے اور ملے ہوے خدا سے ہو جاوے اور جو کوئی ان سب آٹھ عملونسے ایک عمل اپنے اوپر ثابت کرے وہ مرد بہشت مین جاوے اور جو بہشت مین نجاوے چنگل اوسکا میرے دامن پر ہووے بیان آٹھون خصلتون مذکورہ نثر کا نظم مین دو ثواب اور دو عذاب اور فرض دو سنت ہین دو ؛ ہو اگر عاقل تو گوش دل سے تم اسکو سنو ؛ دو ثواب ہین وہ کہ جنسے حق مین واصل ہووے تو ؛ گر عمل ہو تیرا اونپر خوب جان ای نیک خو ؛ اولا تو نفس امارہ پہ اپنے جبر کر ؛ دوسرے اورون کے دل کے پالنے پر کس کمر ؛ دو عذاب ہین وہ کہ اونسے ہر دم اپنے کو بچا ؛ ورنہ دونو خ کی مصیبت مین تو ہوگا مبتلا ؛ ایک تابعداری اپنے نفس کی مذموم تر ؛ دوسرے اورونکے دل کو رنج دینا ہی مضر ؛ اور دو فرضون کو بھی بتلاؤن تجکو میری جان ؛ ایک ہی عشق الٰہی دوسرا ہی ذکر آن ؛ اور دو سنت

لذت سے فرد ہی یعنے تنہا ہی غرض کہ جنسے سب لذتونکو چھوڑ دیا بلکہ مٹا دیا اور آپ اکیلا رہگیا اسی دوست اپنی جان کو دوست مت رکھ جبتک کہ دوست ہاتھ لگے اور راہ حاصل ہونے ملاقات معشوق کی یہ ہی کہ جو کچھ تیری آنکھ مین اچھا معلوم ہوا وسپر عاشق مت ہو لیکن عاشق اوس جگہ کا ہو کہ وہانتک پہونچ نہ سکے جیسے کہ مجنون و فرہاد یہان ہوے ہین پہلے ابتدا مین عشق ظاہری اونھون نے کیا بعد اوسکے بسبب نہ پہونچ سکنے کے وہان تک ہاتھ عشق ظاہری سے اوٹھاکر ساتھ عشق حقیقی کے ہاتھ پہونچایا اور مراد حاصل ہوئی لیکن یہ راہ بہت کٹھن و کڑی ہی اسمین نفس بواقعی مرجاتا ہی **شغل دوسرا وہ ذکر ہی** کہ جو سانس اندر جاتی ہی اوس سے لاالہ کہے اور جو باہر آتی ہی اوس سے الا اللہ کہے اور بعضے کہتے ہین کہ ایسا کرتے ہین جو دم باہر آتا ہی اوس سے اللہ کہے اور جو اندر جاتا ہی اوس سے ہو کرتے ہین یہ راہ نگاہ رکھنے سانس کی ہی اور اسکو پاس انفاس کہتے ہین **دوسرا ذکر زبان** بند کرکے کہ دل مین اللہ اللہ کہتا رہے **اور دوسرا وہ ذکر ہی** کہ تلی برابر ناف کے بائین طرف ہی اوس سے لاالہ کہے اور دل سے الا اللہ اور جگر سے محمد اور ناف سے رسول اللہ کہے ان طریقون سے بھی کلمہ بزرگ نصیب عین ہوتا ہی یعنے آنکھونمین جگہ پکڑتا ہی اور کھجاتا ہی اور نہایت درجہ نصیب ہوتا ہی افسوس افسوس اے بھائی عمر آدمی کی تھوڑی نہایت سے ستر برس تک ہوتی ہی جو بیچ عیش و خوشی اور کامون دنیا کے گذر یگی گذر جائیگی اور عشق الٰہی مین محنت و درد ہی تو بھی گذر جائیگی لیکن یہ ایک درد تحفہ ہی جس کسی نے لذت اس درد کی پائی ہی ہرگز اس درد کے گھیرے سے باہر ہونا نہین چاہتا ہی اور آرام و دلجمعی ہمیشہ کی حاصل کرتا ہی اے بھائی حقیقت مین اسی کام کو حق الٰہی کہتے ہین اگر اس حق الٰہی کو ادا کریگا تو اس حق مین حق سب کا ادا ہو جائیگا نہین تو کسیکا حق تو ادا نہین کرسکتا ہی نہین سنا ہی تو نے **حکایت** ایک لڑکا تھا نیک بخت خدمت اپنی مان کی بہت کرتا تھا ایک دن رات کے وقت اوسکی مان کو پیاس معلوم ہوئی لڑکے سے پانی مانگا لڑکا اپنی مان کی آواز سنکر چارپائی سے اوسی وقت اوٹھا اور پیالہ پانی کا بھرکے ہتھیلی پر رکھکر اپنی مان پاس پہونچا اور دیکھا کہ مان سوتی ہی جگا نہین اوسی جگہ کھڑا رہا کیونکہ از روے ادب جگا نہ سکا تمام رات گذر گئی اور صبح ہوئی مان نے اپنی آنکھ کھولی تو دیکھا کہ لڑکا پیالہ پانی کا بھرکے ہاتھ مین لیے کھڑا ہی کہا کہ اے فرزند تو اوسیوقت سے کھڑا ہی پانی مانگا تھا کھڑا ہی لڑکے نے کہا کہ ہان اسیطرح تمام عمر اپنی مان کی خدمت اوسنے کی تو بھی حق مادری اوس جوان سے ادا نہوا اے بھائی اوس آدمی سے کہ حق مان کا ادا نہوا حق اور تمام لوگون کا یعنے مان باپ اور بی بی اور لڑکا اور بھائی اور لڑکی اور حق ہمسایہ وغیرہ کسطرح سے ادا ہوگا اوس لڑکے مذکور نے

تو از روے غضب کے اوسکو بری جگہ لیجا کر فعل بد کا مرتکب کراتا ہی یہ بادشاہ موافق کام کے نتیجہ
دیتے ہین اور خداوند بزرگ و برتر و برکت دینے والا موافق نیت و خواہش کے پھل دیتا ہی اگر
بندہ فاعل و مختار نہ ہوتا کوئی گناہ ثابت نہ ہوتا اور یہ سلطنت بھی سہوتی بلکہ اوترنا انبیا و کتب سماوی کا
بھی لازم نہ ہوتا موافق لا تحرک ذرۃ الا باذن اللہ وجف القلم بما ہو کاین کار و بار جاری ہوتا اور آسمانی ۱۲
کوئی شخص کرنیسے فعل ہاے خلاف شرع کے لوگونکو منع کرتا تو دعوی خدائی اوسپر ثابت ہو جاتا کہ یہ
مقدمہ بین کفر ہی دہریہ لوگ اپنی تقریر سے شرع والے آدمیون سے مکابرہ یعنے بحث و تکرار کرتے ہین
اور کہتے ہین کہ جو یہ حدیثین صحیح ہین تو ہمکو گون کو اور اورونکو برے کام کرنیسے کیون منع کرتے جو
یہ کہو کہ یہ حدیثین جھوٹی ہین کوئی شخص اونکے عہدہ سے برنہین آتا ہی یعنے اونسے نہین جیت سکتا ہی
اور چپ رہ جاتا ہی بلکہ ان باتونکے سننے سے بہت سے آدمی اپنے کو گمراہ کرتے ہین اور عاقبت اپنی
برباد دیتے ہین پس مطلب یہی ہی کہ بندہ مختار غریبون پر ظلم کرے اور اور کام خلاف شرع کے کرسکے
حشر کے یعنے قیامت کے دن بادشاہون سے بھی پوچھا جائیگا کہ عدل اور انصاف ایک گھڑی کا
اور عبادت ستر برس کی برابر ہی یہ بزرگی تمام و بخشش سب چیز کی بادشاہان عادل کیواسطے ہی
حاصل کلام یہ ہی کہ کوشش کر اور ایسا مت کہ کہ فلانے فقیر و بزرگ نے ایسی نعمت حاصل کی ہی اور
مین عاجز و غریب ہون یہ بات ناسمجھون بدعقل و کم ہمتونکی ہی اسجگہ ہمت پرکار فرما ہو کیونکہ جو ہاتھ
پیر اور دل اور آنکھ اور تمام اعضا بھلکو دیے ہین ویسے ہی فقیرون و بزرگون کو دیے ہین اونھون نے
بھی کوشش و محنت کی اگرچہ اونکو درجہ پہلے دن پیدایش سے تھا کہ اوس سے اولیا و غوث و قطب
ہوئے مگر بہت سے آدمی اونکی خدمت کے سبب سے درجہ کمالیت کو پہونچے اور اونھون نے اپنی مراد
حاصل کی ہی اگر تو بھی کوشش کرے البتہ ہو جاویگا خداے تعالی نے محنت کسیکی ضایع نہین کی ہی جیسی
محنت و مزدوری کریگا ویسا ہی نتیجہ پاویگا اور قرآن مجید مین خبر دیتا ہی یمحو اللہ ما یشاء و یثبت
یعنے بھول مت جاؤ خداے تعالی جس چیز کو چاہتا ہی ثابت کرتا ہی اور جس چیز کو کہ چاہتا ہی مٹاتا ہی یعنے اگر قسمت نیک ہو
اور آدمی برے کام کرے تو اوس قسمت کو مٹا کر اوسکی جگہ اچھی قسمت ثابت کرے اور اگر قسمت بری ہو
اور آدمی نیک کام کرے تو اوسکو مٹا کر اوسکی جگہ اچھی قسمت ثابت کرکے دیوے اس سے سمجھو کہ
بہت سے آدمی اس دنیا سے اپنا نقصان کرکے جاتے ہین اور جاوینگے اور بہت سے لوگ فائدہ و نفع
حاصل کرکے گئے ہین اور جائینگے لیکن عقلمند آدمی کو چاہیے کہ تردد کمال کرے کہ اوس کلمہ شریف کو اپنی
آنکھون مین مثل پتلی کے نصب کرے یعنے بٹھلائے اور مردون مین وہی مرد ہی جو کوئی کہ دونون جہان کا

کاموں کو تو آگے لیا ہی اور عاقبت کو قسمت پر چھوڑ بیٹھے ہین اور بندہ کو فاعل و مختار اسواسطے
فرمایا ہی کہ عاجزی و غریبی کو آگے کرکے عمل نیک کرے تو خدائے تعالیٰ اچھی جگہ لیجاوے اور اچھے کام
اوس سے کراوے اور لوگ کام نفع دنیا کے عمل مین لاتے ہین اور اور ونکو نقصان پہونچاتے ہین
اور بُرے کام کرتے ہین اوسوقت اوپر حدیث لا تحرک ذرۃ الا باذن اللہ نظر کرتے ہین کہ مین کچھ
نہین ہون جو کچھ کرتا ہی وہ کرتا ہی یہ کمال بیوقوفی ہی امام اعظم صاحب نے فرمایا ہی کہ اختیار اپنا ہیچ کسی کام
کے نہین ویسا ہون واقعی وہ مقرب آنحضرت کے تھے اور وہ ہیچ اختیار مولا کے تھے اور یہ مثل
دنیا مین بھی ہی جیسے کہ خدمت مین ہر ایک بزرگ کی کئی خادم و مرید ہوتے ہین اوسمین جو سچے
اعتقاد کے اور نزدیک ہوگئے اپنے اختیار سے گذر جاتے ہین اور موافق مرضی مرشد کے کاروبار
کراتے اور حکم ہادی کو اوسیوقت بجالاکر حاضر ہوتے ہین اور باقی خادم و مرید داخل عوام الناس ہین
پس امام اعظم صاحب نے اپنے اوپر نظر کرکے فرمایا تھا عوام الناس پر نظر نہین کی تھی اب تو سمجھ کہ
اگر بندہ فاعل و مختار ہوتا تو کوئی گناہ بندہ پر ثابت نہوتا اور قیامت کے روز باز پرس نہوتی
اور یہ سلطنت و بادشاہی بھی مقرر نہوتی یہ بادشاہ اسواسطے مقرر ہوئے ہین کہ غریبون پر
کوئی زبردستی نکرے اور ظلم نہ پہونچاوے اور جو شرع کے خلاف ہین وہ کام نہ کرسکے کوئی شخص
کیونکہ قیامت کے دن بادشاہ سے یہ باز پرس سب سے پہلے ہوگی اب تو جان جیسے
کہ یہ چھوٹا عالم وہ بڑا عالم ہی جو کچھ قاعدہ اس جگہ ہی ویسا ہی وہان ہی چنانچہ بادشاہ حقیقی احمد تام ہی
اور یہ بادشاہ نائب اوسکا ہی جو کچھ روزنیہ لوگون کا کرتے ہین موافق تصدیق کے پروانہ مع شرط
خدمات تنخواہ کے لکھا جاتا ہی اوسی موافق مٹھی روپیہ کی پاتے ہین سوائے اسکے ایک دام و دمڑی
نہین پاتے ہین اسجگہ پر کہا ہی مصرعہ نگردد قلم زانچہ گراندۂ ترجمہ پھیرے نہ اوس سے
قلم جو پھیرا چکا ہی تو اور نوکر کو واسطے کام خدمت کے بھیجتے ہین وہان جو کچھ اوسکے دل
مین آتا ہی وہ کرتا ہی اگر موافق مرضی اور حکم آقا اپنے کے کام و محنت و تردد ظاہر کیا
اور اپنے آرام پر نظر نہ کی اور ہمیشہ آقا کو اپنے سے راضی رکھا البتہ ایک وقت آقا بھی اوسپر
مہربان ہوگا اور عنایت کریگا اور اضافہ دیگا اور اگر اپنے مالک کے کہنے کو بھول گیا اور تابعداری
و فرمانبرداری اپنے نفس کی کی اور عیش و آرام مین پڑگیا تو اعتراض مین آکر خرابی مین پڑیگا اگر
خواہش و مرضی بندہ کی طرف کاموں نیک کے ہووے اوسکو خدائے تعالیٰ اوسکا کرنیک جگہ ۱۲
لیجاتا ہی اور اوس سے نیک کام ظہور مین لاتا ہی اور جو نیت و خواہش بُری کاموں کی طرف ہووے

فرماتا ہی جیسے کہ لڑکے کو مکتب مین الف سکھلاتے ہین اگر اسی سے مطلب حاصل ہو جاوے تو فقیر لوگ ایسی کد وکاوش ومحنت اپنے اوپر نہ کھینچین اے بھائی کہنے وسننے سے مطلب نہین نکلتا ہی اس راہ مین پر دے بہت ہین مرشد کامل چاہیے کہ نشان دیوے نہین تو ہندو لوگ بھی کہتے ہین کہ ہمہ اوست اس کہنے سے کیا ہوتا ہی فرد سینہ آئینہ گر کنی زطعام ۞ یابی اسرار آلہی انعام ۞ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین شعر اندرون از طعام خالی دار ۞ تا در و نور معرفت بینی ۞ ترجمہ نظم جو تو کھانے سے کرے سینہ کو آئینہ مثال ۞ پاوے انعام اوسکا اسرار الٰہی کو تو حال ۞ پیٹ کے اندر کو تو کھانے سے خالی گر رکھے ۞ تب تو دیکھے معرفت کی روشنی کو اوسکے بیچ ۞

باب پنجم دربیان حل مسئلہ

سب لوگ کہتے ہین وجانتے ہین کہ جو کچھ خدا چاہتا ہی وہ کرتا ہی لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ (یعنی حرکت نہین کرسکتا ایک ذرہ مگر ساتھ حکم اللہ کے) اور دوسری جگہ کہا ہی وجف القلم بما ھو کائن مصرع مگر دو قلم زانچہ گراندہ ۞ ترجمہ مصرع قلم جو پھیر چکا ہی تو پھر نہین پھرتا ۞ اور یہ بھی کہتے ہین کہ بندہ فاعل مختار ہی یہ تینون باتین آپسمین مخالفت رکھتی ہین اگر اسمین سے ایک کو ثابت کرے تو اور دو جھوٹھ ہوتی ہین اگر کسیکو باطل سمجھو تو گناہ کبیرہ حاصل ہوتا ہی اور اسکو کسی نے تحقیق نہین کیا ہی افسوس کہ لوگ کہتے ہین کہ یہ مسئلہ مشکل ہی امام اعظم اسکو حل نہ کرسکے واللہ اعلم بالصواب اور سننے سے اس بات کے سب لوگ معذور ہین اور کوشش نہین کرتے ہین اور اسکو حل نہین کرتے ہین یعنے اس مسئلہ کی باریکی کو نہین کھول سکتے اور نہ اوسے پہونچتے ہین مسئلہ کے پیچھے مثل متعاوچستان کے سر مارتے ہین اور اپنے کو پریشان کرتے ہین اور اسکے اصل مقصد پر سمجھ وفکر وعقل کو نہین دوڑاتے اور اس گنیدش قیمت بلکہ بے انتہا قیمت کو میدان سے نہین لیجاتے اے بھائی فضل خدا سے واسطے سمجھنے ڈھونڈھنے والونکے لکھا جاتا ہی اگرچہ کچھ بھی عشق کا بیج تیرے دل کے کھیت مین پڑا ہی تو یہ پانی کھینچکر اوس بیج پر ڈال تاکہ سبز ہووے اگر کوشش کمال کریگا پھل لاویگا اور اوسکی لذت کو تو کھاویگا اللہ تعالی سب بندون اپنے کو اس سے خوش دل رکھے اے بھائی سب آیتین قرآن مجید کی اور تمام حدیثین پیغمبر علیہ السلام کی اور کل قول بزرگونکے برحق آمنا وصدقنا اور اوترنا آیات کا اور فرمایا ہوا اوس مالک دوجہان کا ورود اللہ کا اوپر اوسکے اور سلام بغیر حکمت خالی نہین وجف القلم بما ھو کائن اسواسطے فرمایا ہی کہ کام دنیا کا اوپر قسمت کے چھوڑو اور کام آخرت کا آگے لو یعنے حتی الوسع اوسکا سرانجام ہر وقت مد نظر رکھو اور جو ہوسکے اوسے کرتے جاؤ غافل نہ ہو بیوقوفون نے دنیا

دیر کے زانوے فکر سے سر اوٹھا کر کہا کہ ایکدن مین نے مخالفت نفس سے کی ہی شیخ صاحب نے فرمایا کیونکر بادشاہ نے جواب دیا کہ ایکدن مین بھوکھا تھا کھانا مین نے مانگا جب کھانا آیا مین نے نہ کھایا اور ایک فقیر کو بھجوادیا شیخ صاحب نے کہا تو بہشت مین جاویگا کما قال اللہ تعالی ونھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی اے بھائی فقیر لوگ تمام عمر اسی طور خون جگر کھاتے ہین اور اپنے نفس کے ساتھ لڑائی کرتے ہین قطعہ نفس گبر سرکش است وکشتن گبران رواست ۔ ناکشندہ نفس چون سیر دیجز مردار نیست ۔ گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن زانکہ کس از وے قوی تر دشمن دیندار نیست ۔ ترجمہ قطعہ نفس اک کافر ہی سرکش قتل کافر ہی رواہی سو امردار سے بے نفس مارے جو مرا ۔ زندگی چاہے جو اچھی مار گردن نفس کی ۔ اوس سے بڑھکر کوئی دشمن ہی نہین دیندار کا ۔ اس سبب سے خدائے تعالی ایسی قوت دیتا ہی کہ آدمی نفس پر غالب آتا ہی وبیزار ہوتا ہی کما قال اللہ تعالی وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی ان ربی غفور رحیم جس وقت کہ کمال کرم کرتا ہی اپنے مین ملا لیتا ہی اور بندہ واصل الحق انا الحق کہنے لگتا ہی اگر تو ایسا نہین کرسکتا ہی تو دو چار مرتبہ نفس کو زیر کرکہ بادشاہ ہوجاوے اور نفع اوسکا معلوم کر اگر ہمیشہ ایسا کریگا تو مرتبہ ولایت کا پاویگا اور پردہ حجاب کا اوٹھ جاویگا اور واصل حق ہوگا طریق شغل زبان و دل سے لاالہ کہکر بند کرلے اور دل سے خطرۂ خودی اور سب کامون کے خطرات جو متعلق بہ محسوسات ہین دور کردے ایسا کہ بھول جاوے کہ کچھ نہین ہی بعد تھوڑی دیر یعنے ایکساعت کے الا اللہ کہکر آنکھ کھولے اور سبکو موجود جانے تو یہ درجہ حاصل ہووے کہ جسوقت لاالہ کہے آدمیونکی نظر سے غائب ہوجاوے اور جسوقت الا اللہ کہے سبکو دکھلائی دے اور یہ عمل نفی واثبات کا ہی واسطے گناہونکے توبہ واستغفار بیچ درگاہ خدائے بخشنے والیکے خوش اور قبول ہی قولہ تعالے وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفو عن السیئات و یعلم ما تفعلون دیگر آنکہ یعنے دوسرے یہ کہ واسطے گناہونکے توبہ واستغفار بہت اچھا ہی اگر بڑے گناہ بھاری ہون توبہ واستغفار کرے اور اپنے نفس کو تنبیہ پہونچاوے کہ یہ نفس عاجز ہوجاوے اور غلبہ نکرے تب خدائے بزرگ وبرتر بخشتا ہی اور سوائے ان دو راہ کے پردہ دور نہین ہوتا ہی اور فضل خدا کا چاہیے اور یون تو سب آدمی کہتے ہین کہ سب وہی ہی یعنے ہمہ اوست اور ہندو لوگ بھی یہی کہتے ہین کہ ہمہ اوست اس کہنے سے کیا ہوتا ہی اور مرشد بھی پہلے دن

ترجمہ راضی برضا رہے وقانع بقضا پردہ دوئی کا اوٹھا اندر اور باہر ایک ہو جا جو کچھ کہ ہی دونون
جہان مین اور سوائے اوسکے اور جو دکھائی دے سبکو ایک جانے اور ایک دیکھے فاینما
تولوا فثم وجہ اللہ ولیکن یہ کام عقل وتمیز سے نہین حاصل ہوتا ہی کیونکہ عقل علم کے
پڑھنے سے زیادہ ہوتی ہی العلم حجاب الاکبر کہا ہی اور اوسکے حاصل ہونے کی راہ دو طرح پر ہی ایک صحبت
سے مرشد کی دوسرے اگر مرشد دور ہو تو اپنے نفس سے مخالفت کرے یعنے مطالبت
نفس کرے اوسکے خلاف کرے اس سبب سے خدا اوپر بندہ کے مہربان ہووے اور پردہ
اوسکے منھ سے اوٹھالے کسواسطے کہ اپنے نفس کے سبب سے یہ بندہ خدا سے دور پڑتا ہی افسوس
ہزار افسوس تمام آدمی واسطے زیادتی عقل کے بہت روپیہ خرچ کرتے ہین اور ہزارون تصدیعات
اپنی جان پر کھینچتے ہین اور رات دن خون جگر کھاتے ہین اور علم حاصل کرتے ہین اور اوس سے
اپنے کو صاحب عقل وصاحب سمجھ اور فاضل یعنے بزرگ وعالم یعنے جاننے والا سب علم کا اور
عاقل یعنے صاحب تمیز وشعور کہلواتے ہین اور بعد اوسکے اورونکو عقل دیتے ہین اور تعلیم کرتے ہین
اور آپ ایسی عقل نہین رکھتے کہ اپنے دشمن کو پہچانین آہی بھائی کوئی تیرا دشمن نہین ہی مگر ہی نفس
تیرا اور اسی کے سبب سے تو خرابی مین پڑا ہی اور پڑتا ہی اور اسی کو تو دوست رکھتا ہی اگر ایکدن
بھوکا رہتا ہی واسطے اپنے نفس کے خدا سے بیزار ہوتا ہی اور نفس کو خوش رکھتا ہی اور اپنے
نفس سے سرگز بیزار نہین ہوتا ہی کہ اسمین خوشی خدا کی ہی پھر کسطور سے خدا تجھپر مہربان
ہووے اور تجھے نعمت ہمیشہ کے لیے بخشے حکایت ایک پادشاہ اپنے ملک مین پادشاہی
کرتا تھا ایکدن تمام عالمون اور فاضلون اور مشایخون یعنے بزرگان حال وقال کو بلوایا اور کہا کہ
تم لوگ روز پاتے اور جاگیر اور دیہات پاتے ہو اور کھاتے ہو مجکو بتلاؤ کہ مین بہشت مین جاؤنگا یا
دوزخ مین نہین تو مین تم سب کو قتل کراتا ہون یہ سب لوگ اس فکر مین ہوے مگر کسیکو جواب نہ آیا ناچار ہوکر
وعدہ کیا کہ ایک ہفتہ مین ہم جواب اسکا دینگے بادشاہ نے قبول کیا اور سبکو رخصت کیا یہ سب
لوگ بعضے اپنے گھر وطن مین اور بعضے شہر بشہر اور گانون گانون گھومتے تھے کہ کوئی
فقیر اور بزرگ ایسا ملے کہ جواب اس سوال کا دیوے ایک دن اونمین سے ایک کو حضرت
شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی اوسنے اونکی خدمت بابرکت مین اظہار
اس معاملہ کا کیا وہ اوسکے ساتھ بادشاہ کے سامنے آئے پادشاہ نے وہی سوال اونکی خدمت مین
بھی کیا شیخ صاحب نے فرمایا کہ تمنے کبھی اپنے نفس کے ساتھ مخالفت کی ہی بادشاہ نے بعد تھوڑی

ادا نہین ہوسکتا اور کہنے مین نہین آسکتا اسواسطے ضرور ہوا اس سمجھنے کے لیے کچھ لکھنا جان تو
ای بھائی جیساکہ دریا پانی کا ہی اور اوس دریا مین تمام جانور مچھلی وغیرہ ہین ویسا ہی یہ دریاے
وحدت ہی اور اس دریا مین دونون جہان ہین اور اسمین تمام جن و آدمی وغیرہ اٹھارہ ہزار عالم ہی اور
پانی کے دریا مین مچھلیان اس کنارہ سے اوس کنارہ کو جاتی ہین اور کوئی جگہ پانی سے
خالی نہین پاتی ہین اور مچھلیون کو چلنے سے پانی مانع نہین اور پتھر و لکڑی وغیرہ پانی مین مچھلیون کو دکھلائی نہین
دیتا ہی اور جو کچھ سوجھتا بھی ہی تو اوسکو وہ سوائے پانی کے اور نہین جانتی ہین ویسے ہی اس اٹھارہ ہزار
عالم مین یہ انسان جس جگہ جاوے سب جگہ خدا کو موجود دیکھنے والا سمجھے اور دریاے وحدت
یہ تمام دونون جہان ہین جیساکہ کہا ہی رباعی ہرگز نکند آب حیات اندر رنج ۔ یا آنکہ کند نفس حساب
اندر رنج ۔ حق بحر حقیقت است وکونین دروست ۔ چون رنج بمیان آب وآب اندر رنج ۔ نظم
برف مین پانی نہین بتا ہی ہرگز بلا ۔ یا کہ بلبلے کا نہین جتا ہی رنج مین نقشا ۔ خالق ہی بحر حقیقت کا
وکونین اوسمین ۔ آب مین برف ہی اور برف مین پانی جیسا ۔ قدرت خدا کی سب جگہ
بھری ہوئی ہی جیسے کہ اوس دریا مین پانی ہی اس دریا مین ذات پاک بزرگ و برتر ہی ہر ایک کو
دکھائی نہین دیتی کمال قدرت اپنی سے اوس ذات بیچون و بیچگون و بے شبہہ و بے نمون نے نام
پایا ہی جسوقت تک کہ یہ پردہ منھ پر انسان کے ہی اوسکو حیوانات مین گنتے ہین کیا ہوا جسمیت
وصورت انسان کی ہوئی خدا کے مرد اس صورت کا کچھ اعتبار نہین کرتے ہین اونکے نزدیک آدمی
وہ ہی جو فضلت نیک رکھتا ہو یعنے طالب راہ حق ہو صورت والے کو وہ لوگ آدمی نہین جانتے
کہ صورت کام نہین آتی ہی جیسے کہ جو لوگ گانون مین رہتے ہین شہر والے اونکو مثل حیوانات جانتے ہین
فقیر لوگ ویسے ہی تمام آدمیونکو گنتے ہین سبب اسکا یہ ہی کہ فقیرون نے وہ پردہ اوٹھا ڈالا ہی
یعنے غیریت کا اپنے کو اور خدا کو کہ دونون ایک ہین پہچانا ہی سب آدمیونکو چاہیے کہ کوشش
کرین تو فضل الٰہی سے انسان ہوجاوین جیساکہ کہا ہی بیت ما زدریائیم و دریا عین ماست ۔
این سخن داند کسی کو آشناست ۔ شعر ہم ہین دریا سے و دریا عین ہم ۔ اسکو وہ جانے کہ جو
ہو آشنا ۔ بیت امروز این جمال تو بے پردہ ظاہر است ۔ درحیرتم کہ وعدۂ فردا برای چیست بیت
دیگران را وعدۂ فردا بود ۔ عاشقان را نقد ہم اینجا بود ۔ بیت بے پردہ یہ جمال ترا جا بجا ظاہر ہی ۔
حیرت مین ہون کہ وعدۂ فردا ہی کس لیے ۔ بیت وعدۂ فردا ہی اورون کے لیے ۔ عاشقون کو نقد
دل یان بھی ملے ۔ اور راہ حاصل ہونے مطلب کی یہ ہی مصرع راضی برضا باش وقانع بقضا ۔

نہین ہی اور نہ کسی بزرگ سے ایسے عمل ظاہر ہوئے ہین لیکن جو شخص کہ راہ طریقت مین پڑا ہوگا طبیعت اوسکی ہر ایک کام مین جانب حق ہوگی نہین تو یہ کام بڑا بھاری مشکل ہی کیونکہ نفس امارہ ہر ایک آدمی پر غالب ہی اور خطرہ نفس سے تعلق رکھتا ہی اور وہ خطرہ نفس نیت کو بھی شامل کرکے اپنی طرف کھینچتا ہی اور جسوقت انسان طریقت مین پڑجاتا ہی اوسوقت دل نفس پر غالب آتا ہی اور ذہن بھی دل سے تعلق رکھتا ہی اور یہ ذہن خطرہ سے طالبون کو وقت مشاہدہ عاجز کرتا ہی اور صورت کو نفس باندھنے نہین دیتا اور طالب ذہن کو نفس پر رجوع کرتا ہی جسوقت تک کہ خطرہ غالب ہی وہ اوسے اور طرف لیجاتا ہی اور جبکہ ذہن خطرہ پر غالب ہوا اوسوقت ذہن نیت کو حق کی طرف لیجاتا ہی نماز وغیرہ سب کاموںمین ایسا ہی ہوتا ہی جبکہ کثرت شوق سے ذہن طالب خطرہ پر غالب آتا ہی اوسوقت نفس مشاہدہ بند ہوجاتا ہی اور جو کام وفعل کہ اوس سے ظاہر ہوتا ہی طرف حق ہوتا ہی اس خطرہ کو بھی آدمیون نے نہین پایا ہی کسی نے چار خطرہ کہے ہین اور کسی نے دو خطرہ مگر جان لو کہ ایک ہی خطرہ ہی اور ایک ہی ذہن دونون ایک ہین ہندو لوگ اسے سُرت وچت نام رکھتے ہین اور وہ بھی جان نہین سکتے سُرت ذہن ہی اور چت خطرہ جیسے کہ نفس ودل اور کفر اور اسلام اور بُرا وبھلا اسی طرح یہ بھی ہین اگرچہ ہندو لوگ بھی اس کسب سے سیر آسمان وروے زمین کی کرتے ہین اور اسکو غنیمت جانتے ہین لیکن جسجگہ مقصد اصلی ہی بدون وسیلۂ محمد صلعم نہین پہونچتے ہین اور ناچیز مرتے ہین پس سبکو چاہیے کہ دل کو نفس پر غالب کرین اور ذہن کو خطرہ پر تاکہ ایمان اور حقیقی ہوجاوین اور پیارا سب کا تمام بھید اور کیفیت بدن یعنے وجود کی کہ راز پہچاننے خدا کا ہی لکھی گئی لیکن حقیقت اس سانس کی کہ آتی ہی اور جاتی ہی از روے ادب قلم مین نہین لاسکتے کہ لائق سننے اور پڑھنے ہر کسیکے نہین ہی اسکو برتن اور انسان چاہیے جسمین یہ سماسکے اور اوسکو کہا جاوے مثال اس مقدمہ کی اگلے باب مین معلوم کر

باب چہارم دربیان سوال طالب

ابتدا مین طالب صادق کو شوق الٰہی پیدا ہوتا ہی اور خدا کو ڈھونڈھتا ہی اور پاس مشایخون اور بزرگون کے جاتا ہی اور سوال کرتا ہی کہ خدا کہان ہی اور کیسا ہی اوسکے جواب مین ڈھونڈھنے والیکو وہ لوگ اشغال وشغل الٰہی مین مشغول کرتے ہین اوسکی برکت سے وہ ڈھونڈھنے والا حقیقت الٰہی کو اپنی نظر سے دیکھتا ہی لیکن مدعا ڈھونڈھنے والے کا یہ ہوتا ہی کہ اسوقت نشان ملے اوس مدعا کو ڈھونڈھنے والے کے تسکین کوئی نہین پہونچاتا ہی کیونکہ وہ بات چیت مین

آزار پہونچانے خلق کا اوسکے بھیجنے والے پر جسکی وہ نیابت کرتا ہی پہونچتا ہی پس چاہیے کہ وہ خود
بری الذمہ ہو جاوے اور خوشی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی کرے اور دو مقدمہ
ایسے ہی پانچوین باب مین لکھے گئے ہین اونکو جاننا چاہیے اور اگر کوئی شخص غریب بیدولت کو
ایسا عقدہ مشکل پیش آوے اس سے وہ بھی نشان حاصل کرے اور اور اونکی طرح بندگی و عبادت
خدا سے باز رہکر اپنی عاقبت کو خراب نہ کرے جیسا کہ ہمیشہ دونون جہان مین ہی رنج و آرام بھی
دونون جہان مین ہی سمجھ کر اگلے بزرگون نے ایسی محنتین کسواسطے کین اور اسقدر خون جگر کیون
کھایا کہ وہ بڑے عاقل اور جاننے والے غیب کے تھے اسکو سمجھنا چاہیے اور کمر کار نیک پر باندھنی
چاہیے اگرچہ وسیلہ بڑا بھاری ہی اوس والی کی شفاعت سے ہم گنہگارونکی گردن سے طوق گنہگا
نکلے گا لیکن ہم لوگون کو بھی چاہیے کہ جسمین رضامندی اونکی ہو توفیق اللہ تعالی کوشش کرین تاکہ روز
قیامت آنحضرت سے شرمندگی نہ کھینچنی پڑے اور راہ حاصل ہونیکی یہی توفیق اللہ رفیق ہووے
اگر کوئی چاہے اسی نکتہ سے مطلب حاصل ہو جاوے اس تلاوت وجود مفصل و مختصر کو یاد کرکے
اسی راہ سے کہ کچھ پردہ اسمین نہین رہا ہی خطرہ غیر سے باز رہے اور رنج اور درد آدمیون کا اپنے اوپر
اوٹھاوے اور آرام و آسایش لوگون کا اپنے اوپر مقدم سمجھے اور سبکو اپنے مین دیکھے اور سب مین اپنے کو
جانے تاکہ فضل خدا سے ظاہر و باطن یکسان ہو جاوے اور بدون مرشد کے مقام اعلی حاصل ہو اور
اگر تجھسے ہو سکے دم کو قید کرکے ناف سے اللہ سمیع اور دل پر اللہ بصیر اور مغز مین اللہ علیم کہے
اور پھر سر سے سانس کو اوسی کلمہ کو کہتا ہوا ناف مین لاوے اور اسیطرح ناف سے مغز تک سانس
کو کھینچے اور اوتارے ان تینون مقامات سے بھی کشود کار ہو گا اسکو سہ پایہ کہتے ہین لیکن اس شغل کو
مرشد درکار ہی کیونکہ اس راہ مین کانٹے و گڑھے بہت و راہ مارنے والے زبردست ہین اور کئی عمل
ایسے ہین کہ سکھنے مین نہین آسکتے ہین مرشد کامل سے حاصل ہو سکتے ہین اور رہے یہ تین عدد منتین
خدا کی طرف سے مقرر ہین کار دنیا کا رطریقت و کار شریعت انمین سے جو تجھسے ہو سکے بادیانت
و امانت ادا کرنا چاہیے لیکن نتیجہ ہر ایک خدمت کا علیحدہ درجہ رکھتا ہی جو شخص کہ ان تینون سے باز رہکر
اپنے نفس کے کام مین گرفتار ہی اوسپر خدا اپنا غضب نازل کرتا ہی یعنی فضل الہیتا تا الفارغ
اور سب کام و فعل مین عذاب و ثواب شریک ہین اور یہ نیت سے تعلق رکھتا ہی اگر نیت جانب
حق ہی عین ثواب ہی اور اگر نیت جانب نفس ہی محض عذاب ہی الا کئی عمل مثل بدکاری
اور جوا کھیلنے وغیرہ کے کہ جنسے غفلت اور فراموشی حاصل ہوتی ہی اون اعمالون مین کچھ راہ صو

کہ اونکی سمجھ مین نہین آتا ہی لیکن جاننے والا بوجھتا ہی اور خاص اور نزدیکان خدا کو اوسی گھڑی اور
اوسی وقت معلوم ہوتا ہی بہت لوگ ایسے ہونگے جنکی عمر نے وفا نہ کی اور تلافی گناہونکی اونسے نہوئی
اور اس جہان سے چلے گئے اور چلے جائینگے افسوس صد ہزار یعنے لاکھ افسوس یہ لوگ دنیا کے غیر
صلاحیت و پرہیزگاری کے سب کام اور تردد واسطے زیادہ ہونے نزدیکی و عزت کے کرتے ہین اور یہ نہین
جانتے کہ جڑ عزت کی صلاحیت و پرہیزگاری ہی دولت و قابلیت پر منحصر نہین ہی اسی سبب سے خدا ے تعالی
اپنے بندون کو نظر رحمت سے دیکھتا ہی اور رسول اللہ صلعم و بزرگ لوگ دوست رکھتے ہین یعنے
صلاحیت واقعی سے اور اوسی برکت سے اس دنیا مین آنکھو نمین سب لوگونکی پیارا اور بزرگی پانے والا
اور مقرب ہوتا ہی جسوقت اس دنیا سے جائیگا وہانسے عزت پائیگا یعنے عقبے مین بھی آبرو ملیگی نہین
تو جسوقت شامت گناہونکی پہونچیگی خرابی و پشیمانی مین پڑیگا اسی حال پر بزرگون نے کہا ہی بیت
جان بجانان دہ وگرنہ از تو بستاند اجل ۔ خود تو منصف باش ایدل این نکو یا آن نکو ۔ شعر جان دے
معشوق کو خود ورنہ موت آلیتی ہی ۔ خود تو منصف ہو کہ وہ بہتر ہی یا اچھا یہ ہی حکایت ایک دہریہ کو
مذہب والے سے اتفاق پڑا سب باتون سے قائل ہوکر آخر کو یہ سوال کیا کہ اگر ہمہ اوست یعنے سب
وہی ہی تو کیفیت ایک آدمی کی دوسرے آدمی پر کیون چھپی رہتی ہی اوسکا جواب اسطرح دیا گیا کہ تیرے
بدن مین سوائے تیرے دوسرا نہین ہی بائین ہاتھ کی ہتھیلی کی اونگلی مین درد ہو جاوے اور وہ کوئی کام
نہ کرسکے تجکو تو اوسکا حال معلوم ہو جاتا ہی تیرے داہنے ہاتھ کو کیون اوسکی کیفیت نہین معلوم ہوتی
اور یہ ہاتھ بھی کام کرنے سے کیون بیکار نہین ہوتا اسیطرح احوال بندہ کا خدائے پاک کو معلوم ہوتا ہی
دوسرے آدمی کو نہین معلوم ہوتا تب وہ دہریہ خدا اور رسول پر ایمان لایا بتوفیق اللہ تعالی
یہ نکتے اسیواسطے داخل کیے گئے کہ بہت سے آدمی ایسی سمجھ سے خوف دوزخ سے نڈر رہو کر کہ سوائے
خدا کے دوسرا نہین ہی اور مین نے بھی یہ نکتہ جان لیا اور وصل حاصل کر لیا کہ مین بھی دوسرا
نہین ہون سوائے خدا کے ایسی سمجھ سے غضب الٰہی سے نڈر رہو کر کمر گناہون پر باندھے ہین اسواسطے
فقیر یہ عاجزی و منت رکھتا ہی کہ جس کسیکے ہاتھ مین رسالہ پہونچے اپنے پاس لکھ رکھے اور عجم سے
عرب اور شرق سے غرب تک سب صوبہ جات مین لیجاوے اور جو ہوسکے تو اورونکے پاس آپ
پہونچاوے کہ اسمین بڑا اجر اوسے ملیگا اور نہایت دینداری ہی کسواسطے کہ شاید کسی اہل دول نے
حاکمونمین سے اگر ہاتھ انصاف سے اوٹھایا ہووے اس لکھے ہوے کو پاوے اور دیکھے اور اسکی سبب سے
آرام خلق خدا کو پہونچاوے اور حاکمون پر فرض بھی ہی کہ اپنے نائبون کے پاس پہونچاوین کیونکہ وبال

اوسکے جواب مین مرشد نے مرید کو واسطے شغل کے حکم دیا کہ اس سے معلوم ہو جائیگا اور کچھ نشان
نہ بتلا سکے اور کہا کہ یقینی برکت شغل فرمائے ہوئے مرشد سے بعد محنت بہت کے مقصد حاصل ہو جاتا ہی
لیکن اگر یہ مدعا ہی کہ اسوقت نشان بتلاوے تو سمجھ کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ پس جس طرح کہ یہ
آدمی تمام اعضا اپنے پر بتدبیر محیط ہی اور مقامات بدن کے اوپر لکھ آئے کہ مغز سر و دل و ناف ہی اور
تینون دلمین ایک ہوے ہین اور جو کچھ قدرت خدائی مین ہی وہ سب انسان مین ہی وہ کل ہی اور یہ اوسکا
جزو ہی پھر جو کچھ قوت و توانائی ذات آدمی مین ہی وہ اوسکے بازو مین نہین ہی اور جس قدر
بازو مین ہی موافق اوسکے ہاتھ مین نہین ہی اور جو ہاتھ مین ہی وہ اونگلی مین نہین ہی اگرچہ اونگلی بھی
تیری ہی ہی اگر اونگلی پتھر کے نیچے آجاوے آپسے نہین نکل سکتی جب تک کہ تمام
بدن کا تیرے بوجھ اوسپر نہو اور دوسرا ہاتھ اوسکی مدد کو نہ پہونچے کہ اوس پتھر کو اوٹھاکر اونگلی کو
اوسکے نیچے سے نکالے اسیطرح جب اللہ تعالیٰ احوال اپنے بندہ پر توجہ کرتا ہی اور دوسرا بندہ خاص
اوسکی مدد کو بھیجتا ہی تب وہ اوسے ان قیود ظاہری سے خلاص کرتا ہی اسیطرح پر بمقدمہ خواہش و
تمنا و آرزو ہی حکایت ایک مرشد نے اپنے مرید کو واسطے سیر ملکون کے بھیجا تھا کہ جس جگہ تو پہونچے
وہان مشایخون و فقیرون سے یہ بھی سوال کر کہ ہمہ اوست موافق آیات و احادیث و مطابق قول
بزرگون کے ثابت ہی پس بندگی کسکی کرنی چاہیے اور دوزخ کسکے واسطے پیدا کیا ہی وہ مرید اندھا جہانتک
اور جس طرف تک جا سکا پھر کر اپنے پیر کیطرف لوٹ آیا اور کہین کسیکا کچھ نشان نہ پایا اتفاقاً حضرت
سید امان اللہ دوناتی سے ملاقی ہوا اور یہی سوال کیا اُنھون نے اوسکو نشان دیا ای طالب مولیٰ تو
بھی جان جیسا کہ انسان اپنے بدن مین سوائے اپنے نہین ہی اور سب بدن ہاتھ سر آنکھ منھ وغیرہ سب اوسکے
حکم مین رہتے ہین اسیطرح انسان کو چاہیے کہ حکم و بندگی اپنے خدائے پاک مین رہے اور ایسا نکرے جیسا کہ اعضا
لڑکون کے اونکے حکم مین نہین ہوتے ہین لڑکا کسی طرف چلتا ہی ہاتھ خواہ پانون اوسکا آگ مین گر پڑتا ہی اور آگ
اونکی آنکھ مین اچھی معلوم ہوتی ہی اور وہ جلجاتے ہین اسیطرح کے کام جو خلاف شرع ہین مانند آگ کے ہین نادان
وکو نہ سمجھ والون کے دیکھنے مین اچھے دکھلائی دیتے ہین لیکن جس کسی نے کہ اپنے تئین اوس آگ مین ڈالا
وہ جل جاویگا اور خدا کو کچھ پروا اوسکی نہوگی دیکھو زمین کے حالات پر کہ کسقدر آدمی اوسمین تنور و چولھے و
بھٹی بناتے ہین اور زمین کو جلاتے ہین اور کنوین اور حوض و تالاب زمین کو کھود کر بناتے ہین لیکن زمین کو
کچھ پروا اوسکی نہین ہی جسقدر زمین مین چولھانے اوسیقدر رجلواتی ہی اگرچہ بدلا گنا ہونگا اسمین ہوتا ہی
اور مصیبتون مین جو گرفتار ہوتے ہین وہ شامت اسیکی ہوتی ہی لیکن عوام کو آرزو ہوتی ہی اس سبب سے

آن پڑے تو اوسکا علاج دو دفعہ چاہتا ہی اور ارواح ذاتی بھی اوسکے شامل ہین جیسے کہ پیشانی و آنکھ اور دل جب ایکجا ہوتے ہین تب کچھ دیکھا جاتا ہی اگر دل کہین اور ہو تو پیشانی اور آنکھ سے کچھ نہین سوجھتا ہی اسی طرح کہنے وسننے وغیرہ سب اور کامون مین سمجھنا چاہیے جیسا کہ حضرت رسالت پناہ صلعم جامع جمیع مراتب اور قادر کل موجودات پر ہین ویسی ہی بدن مین بھی ہی کیونکہ مقام محمدی علیہ السلام ہی اور مغز و دل ایک ہین بدن مین اثر رکھتے ہین جسطرح کہ اللہ و محمد کل موجودات مین ہین اور کلام مجید مین یہ آیت اس سے خبر دیتی ہی اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسمین ہی اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّ شَیْءٍ مِنِّیْ ابیات الا عاشق را کردی زہر خود زتو دید پدید ۔ بصورت دیگرے کشتی و کشتی بہر او شیدا ۔ جمالت بالکمالت شد ہویدا کمال و اکمل ۔ ملک عرش و فلک ارض و بحر کردی ازو پیدا ۔ زافلاک و قمر شمس و دران لوح و قلم ثابت ۔ ازین در واد بیضا منور شد از و پیدا ۔ بعالم ظاہر و باطن چو کردی قادر مطلق ۔ ز احدیت شدہ احمد ز احمد گشتہ اش احدا ۔ صلوٰۃ اللہ علیہ و آلہ دائم سزاوار است ۔ ازل لفتی ابد گوید ذخواہی لعنت تا ابدا ۔ نظم خدا تو نے کیا عشق آپ سے اپنے لیے پیدا ۔ بنا تو دوسری صورت اور اوسپر آپ ہوا شیدا ۔ ترا انور جمال پاک جب کامل ہوا روشن ۔ زمین عرش و ملک نکلے اوسی سے اور دریا ۔ ہوے افلاک و مہر و مہ مع لوح و قلم ثابت ۔ اوسی مین سے ہوا اوس سے ہی روشن وادی بیضا ۔ بنایا تو نے جب عالم کو ظاہر اور باطن مین ۔ ہوا یکتائی سے احمد اور احمد سے ہوا احدا ۔ درود اللہ کا اوپر اور آل اونکی پر لائق ہی ۔ کیا تو نے ازل کہوے ابد لتا رہے ابدا ۔ پس اس مقدمہ سے ثابت ہوا سب وہی ہی اسمین شک نہین ہی یعنے ہمہ اوست یہ معما لکھا گیا سب لوگون پر واضح ہوگا اگرچہ ایسا کسی نے دریافت نہین کیا ہی کہ یہی عین وصل ہی مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ جسنے کہ پہچانا اپنے کو تحقیق پہچانا خدا کو اکثر لوگ پڑھنے سے اور سننے سے ایسی احادیث و آیات کے بدون عمل اپنے کو واصلان حق سے کہتے ہین و سمجھا ہی اور فقراے ناقص خلق کو گمراہ کرتے ہین اور انصاف و بندگی خدا سے باز رکھتے ہین اور اپنی بزرگی و معاصبت ظاہر و حاصل کرتے ہیں اور بعضے فاضل جاہل دہر بسرت ایسا چاہتے و کہتے ہین کہ ایسے خدا کو قبول کرنا و نکرنا برابر ہی اور اسی راہ سے کہتے ہین کہ کچھ نہین ہی اور کوئی اون فقیرون اور فاضلان جاہل سے تکرار نہین کرتا ہی جیسا کہ ایک مرید نے اپنے پیر سے سوال کیا کہ اگر سب وہی ہی تو تمین بھی وہی ہی سون وہ جو چاہتا ہی کرتا ہو مین جو چاہتا ہون کیون نہین ہوتا اور جو شخص کسی قید مین پڑ جاتا ہی پھر آپ کیون نہین نکل سکتا یہ کیا سبب ہی

دنیا کے دفتر مین لکھی اوسکے لیے ہی دائمی ہ اور اسی جگہہ پر یہ کہا ہی بیت ور کوہی تر عاشقان چنان جان بدہند ہ کانجا ملک الموت نگنجد ہر گز ہ شعر تیر می گلی مین عاشق دیتے جان اس ڈھب ہ خود سوت کا فرشتہ پاوے وہان گذر کب ہ الراس طور پر جان دیگا ہرگز نہ مریگا الا ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینقلبون من دار الی دار اب سمجھ ای بھائی ہو چیزین کہ بدن مین ہین وہ بتفصیل کہتے ہین آئین اور بیان تلاوت القرآن اگرچہ مرد شخصا لیکن واسطے عام آدمیون کے مثال دیجاتی ہی یہ سبب بھی قرآن مین کہا جاتا ہی علامت خاک غلاف و چمڑہ جلد و کاغذ و اہار کاغذ و رسی یعنے حاگ وغیرہ علامت یا قرآن سے روان ہوتا ہی اور زیر و زبر و پیش و مد و تشدید و جزم و نقط و علامت آتش مثل خواب و سستی آبہ و مطلق و رکوع و ربع و نصف و ثلث و تمامیت سیپارہ و علامت آب روشنائی و شنگرف و سپیدہ و زنگار و آب طلا و آب نقرہ اور تین چیز اور جو بدن مین ہین روح و نور و ذات انسین بھی جان اور ہر سا تون کی سات سات علامت یہان بھی لکھی جاتی ہین سمجھ کہ روح طبعی قرآن مین حرف ہین علامت اوسکی یہ ہی اول سننا دوسرے پڑھنا تیسرے سکھلانا چوتھے دیکھنا اور ہر حرف حرف کے پانچون اوسکا آداب بجالانا چھٹے اوسکو عزیز رکھنا ساتون اوسکو اپنے پاس رکھنا اور مثل روح حیوانی اوسکے معنی مین اوسکے سات علامت یہ ہین یاد رکھنا اور صحیح کرنا معنی کا اور یقین لانا اور ظاہر کرنا آدمیون سے اور وعظ کہنا اور صدق پر دل باندھنا یعنے خدا کو ایک جاننا اور محمد علیہ السلام کو برحق سمجھنا اور مثال روح نفسانی کی عمل کرنا اور شوق پیدا کرنا اور مرشد کامل کو ڈھونڈھنا اور حکم شریعت بجالانا اور پڑنا طریقت مین اور پہونچنا حقیقت پر اور حاصل کرنا معرفت کا اور ڈوب جانا وحدت مین اسطرح سے مرتبہ بمرتبہ منزل بمنزل طالب اپنی مراد کو پہونچتا ہی

باب سوم در بیان تلاوت الوجود مجمل

چاہیے کہ دل سے پڑھے تاکہ کچھ بزرگی و نفع اوسکا تو جانے یہ خاک وہوا کہ اربعہ عناصر مین سے ہی اور روح طبعی کہ ہوا ربانی ہی یہ سب دل سے تعلق رکھتی ہین اور آگ کا تعلق روح حیوانی سے ہی یعنے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو دل مین گرمی رکھتا ہی واسطے یعنے ملا ہوا روح حیوانی سے ہی اور بابی روح نفسانی سے علاقہ و رشتہ رکھتا ہی کہ مقام مغز سر مین ہی اور وہ بھی سرد ہی اور مٹی یعنے خاک باطنی نہین ہی مگر ایک شکل خدا کے پہچاننے والون کے دل مین پیدا ہوتی ہی اگرچہ سب آدمیون کے داہن مقرر ہی اور خاک ظاہری اوسی صورت کی شکل رکھتی ہی اور تینون رو مین دل مین ایک ہوئی من معلوم چاہیے کہ نا کہ ارواح طبعی ساتھ تمام بدن و اعضا کے محکوم دل کی ہی دل جس جگہ چاہے لیجاے اور جہان چاہے سٹھلائے اور جو کام ہاتھ اور پانون سے تعلق ہی اور ادے لیتا ہی اور رنج و راحت مین شریک ہی اگر رنج کوئی

حاکم سب شغلون پر ہی علامت اوسکی یہ ہی جسکی نظر اوسپر پڑے وہ اوسکا تابعدار ہو گری شغل سے
پردہ مغز کھلتا ہی بعدہ قطرۂ ترش مغز سے ٹپکتا ہی دل پر بعدہ قطرۂ تلخ دل سے ٹپک کر گرتا ہی اور دل سے
روشن ہو جاتا ہی اور مغز سے آواز ہو ہو کی نکلتی ہی یہی نفل ہی اسی کو حضرت حافظ نے دیوان
مین فرمایا ہی شعر حافظ کس ندانست کہ ستر لگہ معشوق کجاست ؛ این قدر ہست کہ بانگ
جرسی مے آید ؛ ترجمہ شعر کسی نے بھی نجانا یار کا گھر کس جگہ ہی اور کہان پر ہی ؛ بجز اسکے کہ آواز
برس آتی ہی کانون مین ؛ جسوقت کہ آدمی کمالیت کو پہونچے اوسوقت سردی و گرمی و مرنا و
مارنا اور بھوک اور پیاس کچھ نہین رہتی ؛ تینون روحین مغز مین داخل ہوتی ہین اس بدن کو چھوڑ
دیتی ہین اس سے کچھ تعلق نہین ہوتا اسکو موتوا قبل ان تموتوا کہتے ہین اور آتش و کرسی و لوح
و قلم اور جو کچھ قدرت آفریدگار مین ہی سبکو اپنے مین دیکھتا ہی اور آنکھین سرخ رہتی ہین جو کچھ چاہتا ہی
حکم خدا سے کرتا ہی جسوقت چاہے مرجاوے جسوقت چاہے جی اوٹھے یہ صفتین صاحب مقام کو حاصل
ہوتی ہین اور یہ عاشق آواز کا ہی اس سے گانا اسکے لیے فرض ہی یہ کسب حضرت حست کا ہی اسکو
حبس گیر کہتے ہین اس سے آدمی صاحب حال ہوتا ہی اشارہ اسی کسب کا یہ ہی بیت چشم بند و گوش
بند و لب بہ بند ؛ گر نہ بینی سر حق برمن بخند ؛ شعر آنکھ بند کر کان موند اور موانھ کو بس ؛
گر نہ دیکھے سر حق کو تب تو مجھپہ ہنس ؛ ولے اوپر حال ؛ لوگون کے قطعہ ای دل تو دمی مطیع سبحان
نشدی ؛ دز گردن بد کار یشمان نشدی ؛ زاہد شدی و شیخ شدی دانشمند ؛ این جملہ شدی ولے
مسلمان نشدی ؛ مصرعہ ای دل تو کبھی مطیع سبحان نہوا ؛ اور کر کے برے کام پشیمان نہوا زاہد بھی ہوا
شیخ بھی اور عاقل بھی ؛ یہ سب تو ہوا ولے مسلمان نہوا ؛ آئی بھائی دنیا جانے آزمایش ہی کہ بلے
آسایش آدمی اوسدن کو یاد نہین لاتا ہی کہ خدا سے جان بطریق قرض حسنہ مانگ کر وعدہ کیا ہی
کہ اس مدت مین تیرا قرض ہم ادا کرینگے اور دنیا مین آلودہ ہونگے اب کہ یہان دنیا مین آئے اس
دنیا کے کاموں اور تماشون مین فریفتہ ہو کر خدا کو اور اوسکے قرض کو بھول گئے اس راہ مین کوئی
قرض خدا کا فرزندان آدم پر نہین ہی بجز جان کے کہ پہلے وعدہ سے قرض کے فرمنواہ کو ادا کرنا چاہیے اگر
کوتاہ اندیشی کو کام کروگے تو بزرگی نہ رہیگی اور وعدہ پر الیا رقیب خدا بھیجیگا کہ چھاتی پر بیٹھکر جان لیوگا
ہر چند واویلا و عاجزی و زاری کروگے کچھ پیش نہ جائیگا رقیب مذکور ایک لمحہ توقف نکریگا اوسوقت یہ عزت و
آبرو سر بسجدگی پس چاہیے کہ اب اطاعت اوسکے حکم کی کرو اور اسطرح سے جان دو کہ کسیکو خبر نہو فرد ہر گز ؛ تا آنکہ
دلش زندہ شد بعشق ؛ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما ؛ شعر ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ؛ وہ جو زندہ دل ہی عشق سے

اور احون کی یہی ہی جو کہی گئی اور سب ذکرون سے ایک ذکر خفی ہی کہ مرشد کامل فرماتا ہی اور
حدیث نبوی بھی اسمین ہی اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ مَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اسکی برکت سے یہ روح طبعی
کہ جگر وناف سے تعلق رکھتی ہی وبندۂ خدا وامت محمدی اس مقام سے خلاصی پاتی ہی اور رحمان جائے
پہونچ جائے علامت اوسکی یہہ ہی کہ سب عضو عضو سے حفظ اللہ سنائی دیتا ہی سر سے لے پیر کے
انگوٹھے تک اور رگ رگ ورگ وپان رُوِیان وبال بال ذکر اللہ مین رہے ہین اسی بات پر کہا ہی رباعی
کسی گوید کہ عاشق بے نماز است ؛ وجود عاشقان کلّی نماز است ؛ نماز زاہدان سجدہ سجود است ؛
نماز عاشقان ترک وجود است ؛ ابیات کے کون ہی کہ عاشق بے نماز ہی ؛ وجود عاشقان
خود سب نماز ہی ؛ نماز زاہدان سجدہ سجود ہی ؛ نماز عاشقان ترک وجود ہی ؛ ابتدا مین روح
مذکور مقام ہوا مین ورزش سے آتی ہی اوسوقت بندہ اپنے کو نیند مین ایسا دیکھتا ہی کہ ہوا پر سوار ہوکر
جاتا ہی اور پانون زمین پر نہین گڑتا ہی وہانسے روح مقام آگ مین آتی ہی وہان اندھیرا دکھلائی دیتا ہی
خفا ہوکر فی الفور وہانسے روح نکلتی ہی کہ وہان ایک لمحہ رہ نہین سکتی وہانسے پانی کے مقام پر آتی ہی
اور وہان صورت اصلی اپنی دکھلائی دیتی ہی کہ وجود خاکی وہی ہی کہ اس مقام پر ہمیشہ رہتا ہی بعد
اوسکے دل کے نزدیک پہونچتی ہی اور پھر مغز مین اوسوقت نزدیکی خدا حاصل ہوتی ہی اسی کو نزدیکی
خدا کہے ہین اور اسی جگہہ پر کہا ہی فرد مردان خدا خدا انباشند ؛ لیکن ز خدا جدا انباشند ؛
شعر مردان خدا خدا ہین لیکن ؛ حق سے جدا نہین ہین ؛ جو شخص اس منزل مین کامل ہوا وہ اللہ
ہوا حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ جو شخص اس مقام پر نہ پہونچا
ہووے اوسکو فریب نہ کرنا چاہیے بیت میان عاشق ومعشوق رمزیست ؛ کرام کاتبین را
ہم خبر نیست شعر درمیان عاشق ومعشوق جو ایک رمز ہی ؛ ہی کرام کاتبین بھی اوس سے بالکل
بیخبر ؛ برکت ذکر ودھیان فرمائے ہوئے مرشد سے پردہ دل کھلتا ہی اوسوقت آدم اللہ نظر آتا ہی
اور دل روشن ہوجاتا ہی تب طالب واصل حق ہوتا ہی اور ساتون آسمان سے یہ آواز آتی ہی
وصل الحبیب الی الحبیب بیت قطرہ اندر بحر گر دو ناپدید ؛ کی تو ان او را جدا از بحر دید ؛
شعر ؛ قطرہ کہ دریا مین ملکر کھو جاوے ؛ کب اوسکو جدا دیکھہ سکین دریا سے ؛ اس شغل سے
آدمی صاحب کمال وصاحب مقام ہوتا ہی درجہ صاحب کمال کا صاحب حال سے بڑھکر ہی یہ کسب
حضرت قادری ہی اسمین گانا اگر ہو بہتر ہی تعریف وثنا دوست کی کرنا ہی اور اگر نہو تو بھی خوشتر
کہ وہ دست سے شامل وکامل ہی اور سب پر قدرت رکھتا ہی اور بحکم خدا بے نیاز وکریم کارساز

ارواح نفسانی کہ مقام اوسکا مغز سر ہی بُری باتین کرنا دشنام و بدنظر و بدزبان و خندہ و قہقہہ ظاہر ہوتا ہی اور اگر ارواح اس نفس پر غالب ہوتی ہین اور یہ مغلوب ہوتی ہی تو ایک روح اپنی فضلت ظاہر کرتی ہی جیسے کہ روح طبیعی سے بندگی و عجزی و بردباری اور روح حیوانی سے عشق و محبت الٰہی اور ہر ایک پر رحم اور روح نفسانی سے خوشبوئی اور خوش مقام و خوش آواز و تماشاے خوش کی خواہش ہوتی ہی اور قوت و شہوت گرمی سے تعلق رکھتی ہی جسوقت کہ نفس امارہ عاجز و ناچیز ہوتا ہی دل غالب آتا ہی یہ سب چیزین گرمی دل سے کہ جوہر اصلی ہی پیدا ہوتی ہین اور بھوک و پیاس و شہوت اوس حالت مین بزرگون کے اختیار نہین رہتی ہی اور یہ تینون روحین جو کام کرتی ہین تینون ایک ہوکر کرتی ہین اس سے عوام کو معلوم نہین ہوتا ہی کہ بدن مین تین روحین ہین اسواسطے ضرور ہوا بیان اسکا اس وجہ سے لکھا جاتا ہی تاکہ ہر ایک کو معلوم ہوجاوے اے بھائی سمجھ کہ وقت راہ چلنے کے ہر ایک کام اپنا علیحدہ کرتے ہین یعنے چلتے وقت قدم کا پہلے پڑنا کام روح طبیعی کا ہی اور روح حیوانی کہ مقام اوسکا دل ہی فکر نمانہ داری و کارہاے دنیوی خواہ دینی مین رہتی ہی وہ راہ مین نہین رہتی بلکہ ایک ملک سے دوسرے ملک کو نکلجاتی ہی اور روح نفسانی کہ مقام اوسکا مغز سر ہی پر کو کانٹے و گڑھے و لکڑی و پتھر و آگ و پانی وغیرہ ہر طرح کے آسیب سے نگاہ رکھتی ہی اسی طرح جس کام مین کہ ہاتھ پیر ملتے ہین وہ کام روح طبیعی کا جان اور تجویز و فکر اوس کام کی جو دل مین آتی ہی وہ کام روح حیوانی کا سمجھ اور آنکھ کی دیکھنے سے جو کام ہووے وہ فعل روح نفسانی کا ہی یہ بیان تلاوت الوجود ہی جسوقت کہ مرشد حال پر طالب کے مہربان ہوتا ہی اوسوقت ان مقامات سے طالب کو آگاہ کرتا ہی اور نظر سے دل کی آنکھ کے طالب کو یہ سب دکھلائی دیتا ہی بعد اوسکے طالب محض اوسمین ہوجاتا ہی اور دیکھتا ہی جیسے کہ لوگ قرآن مجید کو مطالعہ کرتے ہین اور پڑھتے پڑھتے انتہا تک ختم کرڈالتے ہین ویسے ہی طالب صادق منزل بمنزل پہونچ جاتا ہی لیکن مرشد کامل چاہیے تب ان مقامات سے طالب کو آگاہ کرے اور پتہ دے اور مرتبہ مراد کو پہونچاوے جیسے کہ لکھا ہی یہ سب باتین نظر دل و دیدہ سے دکھلائی دیتی ہین والا سب مشائخ و بزرگ انمین سے صرف ایک مقام حاصل کرتے ہین کوئی روح طبیعی اور کوئی روح حیوانی اور کوئی روح نفسانی اور اگر کوئی اونسے کچھ سوال کرتا ہی موافق اپنی سمجھ و حاصل کے نشان دیتے ہین اور اگر اونکے حاصل سے مختلف سوال ہو تب اوسکا کچھ نشان نہین دیسکتے لیکن اس راہ مین طالب کامل کو چاہیے کہ تلاش کرے البتہ مرشد کامل ملے کیونکہ کوئی ملک و شہر بدون مردان خدا نہین ہی اور نہوگا جو کوئی تلاش کریگا البتہ ملیگا کہ برکت اونکی صحبت سے مراد اوسکی حاصل ہو جائیگی اور راہ حاصل ہونے

طالب واصل حق ہوتا ہی اور کوشش کامل کرنیسے عین حق ہو جاتا ہی جیساکہ کہا ہی بیت چشم دل چون باز شد معشوق را در خویش دید ۔ ہمین دریا گشت چون بیدار شد چشم حباب ۔ شعر انکہ دل کی جب کھلی معشوق اپنے مین ملا ۔ بلبلا جب جاگ اوٹھا خود عین دریا ہوگیا ۔ سا توین حلاصت ذات کہ اوسے روح نفسانی کہتے ہین مقام اسکا مغز سر یعنے بھیجا ہی اس سے کہنا اور سننا وسونگھنا اور دیکھنا وعقل وتمیز ولذت زبان متعلق ہی اس روح کے حاصل ہونیسے بھی لوگ واصلان حق سے ہوتے ہین لیکن جو اسرار مغز مین ہی وہی دل مین بھی ہی جیسے کہ اللہ و محمد علیہ السلام دونون ایک ہین ویسے مغز و دل ہی مغز مقام ذات ہی جیسا پ کلام مجید کے ظاہر کہا ہی نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اور دل مقام محمدی ہی صلی اللہ علیہ وسلم قال علیہ السلام اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ وَکُلُّ شَیْءٍ مِنْ نُوْرِیْ اور جوارح واعین طبعی کہنے مین آئین و ہنوز کہ خدا وانت مخبری ہی کہ اوسکے حق مین کہا ہی قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ سوائے انکے ایک شخص اور بدن مین ہی جسکا نام نفس امارہ ہی لیکن وہ جنسیت نہین رکھتا ہی لوگ کہتے ہین کہ فلان فقیر نے نفس امارہ اپنے بدن سے نکال لیا مثل بچہ کنبشک خانگی یعنے چڑیا کے بعضے کہتے ہین مثل کرمش یعنے مولی کے بیج کے تھا یہ لفظ محض خلاف ہی عوام کو چاہیے کہ ایسا نہ سمجھین کیونکہ لوگ چوروں و بدکار آدمیون کو مار ڈالتے ہین اور قصاب لوگ گاے بیل وغیرہ حلال کرتے ہین اور گوشت کو قیمت سے بیچتے ہین اگر نفس مذکور جنسیت رکھتا ہوتا البتہ نکل آتا اونہین سے اور اوسے پاتے اس سے جاننا چاہیے کہ نفس مذکور جنسیت نہین رکھتا ہی بیان اوسکا یہ ہی کہ اس بدن مین جو آگ اربعہ عناصر سے ہی اوسی نے نفس امارہ نام پایا ہی اسکو خدا ے تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے آدمی کے بدن مین داخل کیا ہی اگر اسے داخل نکرتا تو یہ خواہش کھانے و پینے کی و بھوک و پیاس نہوتی تب قوت و شہوت بھی نہوتی پس یہ پیدایش دنیا اوٹھ جاتی اسواسطے ضرور تھا کہ اسے بدن مین داخل کیا اور جس فقیر نے کہ نفس امارہ اپنے کو نکالا تھا وہ اوسنے ایک شعلہ گرمی کا نکالا تھا جس سے بدن اوسکا ٹھنڈا پڑ گیا تھا تب اوسپر عتاب ہوا کہ اسے لے لے کہ ہمنے اپنی کمال قدرت سے داخل کیا ہی اسی بات پر کہا ہی کہ کسی مشایخ کو دفع کرنا نفس کا ممکن نہین ہوا کیونکہ اوسکے پیدا کرنے مین حکمت حکیم ہی لیکن اوسکے زہر کے دفع کرنے مین کوشش کرے جس سے اوسکے زہر سے ضرر نہ پہونچے اور جنس مذکور یعنے نفس امارہ اور ارواحون پر غالب نہو جسوقت کہ یہ نفس اور ارواحون پر غالب ہوتا ہی ہر ایک روح سے اپنی خصلت ظاہر کرتا ہی یعنے ارواح طبعی سے جسکا تعلق ناف سے ہی قوت و شہوت اور ارواح حیوانی سے جو دل مین ہی غصہ اور کینہ اور حسد و بغض و غصہ و غرور اور

زیادہ فریضہ نہین ہی سوائے اس عشق و محبت کے جو شخص کہ دو عشق مین بیمار کیا جاوے
اجر جزیل اوس کا رکا مدار ہی اس درد کی جسنے لذت پائی ہی سب لذات فاسدہ کو اوسنے چھوڑا ہی اور
جو چکھتا ہی وہی معلوم کرتا ہی جس طرح کسیکو جو دیوار قصقہ پر سوا رہوتا ہی اوسے ہی اوسکا حال معلوم
ہوتا ہی اور جو ہیمت دیوار کے پاس جاکر لوٹ آتے ہین سوار نہین ہوتے اونہین کیا
معلوم صاحب دہان کا حال اہل ہمت و جوانمرد سوار ہوتے ہین اور نہایت خوشوقتی سے عالم
ناقص پر ہنکر چلے جاتے ہین اور پیالہ شرا باطہور نوش کرتے ہین حقیقت اسکی بھی عشق ہی
عاشق مثل باز بلند پرواز کے ہی دیوار عشق پر سوار ہوکر پیالہ شراب خالص نوش
کرتا ہی اور بے ہمت مثل مکھی کے بے پر ہین یعنے مکھی بے پر کی طرح اونکا جینا معلوم بلکہ معدوم مفہوم

باب دوسرا پیچ بیان تلاوت الوجود اور تلاوت القرآن کے

اے بھائی یہ وہ قرآن ہی جسکی تلاوت بادشاہ لوگ کرتے ہین اور جو کچھ قرآن مین ہی وہ بدن مین آدمی
کے ہی اور جو آدمی کے بدن مین کہا جاتا ہی وہی قرآن مین ہی **اول بیان وجود** جان تو کہ بدن مین
آدمی کے سات چیزین ہین جو بدن مین ملی ہین خاک و باد و آب و آتش و دوزخ و نور و ذات اور
ہر ساعت سے سات جنس بدن مین ظاہر ہین **اول علامت خاک** مقام اسکا سپرز یعنے تلی ہی اس
مقام کا سردار جیرئیل ہی علامت اسکی گوشت و پوست و استخوان و عروق و بال و ناخن و جھلی ہی
دوم علامت باد مقام اسکا شش یعنے پھیپھڑا ہی سردار اسکا اسرافیل ہی علامت اسکی ہلنا اور کانپنا اور سانس
پھولنا وقت موت و گرمی و انگڑائی و ڈکار و ہوائے گوز **سوم علامت آتش** مقام اسکا زہرہ
یعنے پتا ہی اس مقام کا سردار عزرائیل ہی کھانا اور پینا و سونا اسی سے ہی و کاہلی و سستی و ملولی اور ہاتھ پیر
کا کھنچنا اس سے متعلق ہی **چوتھی علامت آب** مقام اسکا جگر و استخوان اس مقام کا سردار
میکائیل ہی اس سے پیشاب اور خلاب اور خون اور آب منی و آب دہن اور پانی آنکھون کا اور کانون
کا پانی یعنے چرک گوش متعلق ہی **پانچوین علامت روح** کہ اسکو روح طبیعی نام رکھتے ہین
یہ ناف سے تعلق رکھتی ہی اور غذا رگون مین پہونچاتی ہی اور کھانے سے قوت پکڑتی ہی در بدنی
اونگھنا اور لذت و آرام پانا اور بیٹھنا اور اوٹھنا اور چلنا اور دیکھنا اور جستجو کرنا اسی سے ہی حاصل
ہونے سے اس ارواح کے آدمی اولیا ہوتا ہی اور نزدیکی خدا ملتی ہی **چھٹی علامت نور** اوسکو
روح حیوانی کہتے ہین مقام اسکا دل مین ہی خواہش بڑھنے کی رکھتی ہی اور سب اعضا کو زندہ رکھتی ہی اس سے
خیال و فکر و تصور و وہم و ڈرنا اور خوش ہونا اور غم پڑجانا تعلق ہی اس ارواح کے حاصل ہونے سے

خواب بیداری مین دیکھیگا اوس صورت مبارک کو ایسا بغور دیکھے کہ وہ جمال مبارک تطر مین کھب
جاوے رفتہ رفتہ وہ بھی باتین کریگا لیکن اوسوقت کمال عاجزی و نامرادی ظاہر کرے کہ اسی مین
رضامندی اونکی ہی بعد ازان اوسی ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یقا سمجھکر اپنے تئین فنا کرے اوسے فنا
فی الرسول کہتے ہین بعد اوسکے صورت اسم اللہ کا تصور کرکے اوسے حاصل کرے کہ اوسے فنا فی اللہ
کہتے ہین بعدہ پھر مقام محمدی پر آوے طالبان حق بعضے پہلے فنا فی اللہ ہوتے ہین بعدہ فنا فی الرسول اونکو
سالک کہتے ہین اور اگر طالب خود ہی شاغل ہی تو ان تینون مرتبون سے ایک ہی حاصل کرسکتا ہی اور
اوسی مقام پر رہتا ہی آگے نہین چل سکتا کیونکہ اپنے اختیار سے گذر جاتا ہی اور بے اختیاری حاصل ہوتی ہی
اس سے شک یہ پاہو جاتا ہی اور اوسی مین آرام پاتا ہی لیکن تینون مراتب ایک ہین اگر فنا فی الرسول
ہوا تو وہی اور اگر فنا فی اللہ ہوا تو وہی اور اگر فنا فی الشیخ ہوا تو وہی مطلب اپنے مین علیحدہ کرنے سے ہی
لیکن اگر مرشد مرید کو فنا فی الرسول کرکے چھوڑ دے تو بہتر ہی چاہیے کہ بیچ مین ادھورا نہ چھوڑے دوسرا
طریق یہ ہی کہ صورت اپنی اچھی طرح دیکھکر نظر مین رکھے یہ بات آئینہ مین یا آفتاب مین دیکھنے سے حاصل
ہوتی ہی اور یہ کسب نقشبندیہ ہی اور بہتر ہی آمین گانا سننے سے خلل پڑتا ہی اور یہ کسب بیرونی جذبہ ہی
کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت صدیق اکبر کو ملا اور اونسے سلسلہ نقشبندیہ
جاری ہوا پس سب مریدون و طالبونکو اس سلسلہ کے حق حضرت صدیق کا نگاہ رکھنا چاہیے اور
آمین بہبودی اپنی جمعین اور اور اشغال درونی و اسرار باطنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حاصل
ہوے ہین اور اونسے سب بزرگان چودہ خانوادہ کو واسطہ بواسطہ پہونچتے آئے ہین پس حق اونکا سب
مریدون و طالبان چودہ خانوادہ پر ثابت ہی کیونکہ پیران پیر ہین چارون یارون کو دوست و برحق جانکر اپنے
پیر کی جناب مین اعتقاد باندھنا و مراد مانگنا برائی نہین ہی بلکہ عین بہتری ہی و باعث حصول مراد برائی اوسکے
خلاف مین ہی کہ یہ توفیق اللہ تعالی کسی ایماندار کو نہ دے آسی سبب اس راہ مین پڑنا سبب سعادت ہی
اگر منزل پر نہ پہونچے راہ مین مرجاوے شہید اکبر ہوجاوے فقر انہین جانتے ہین منزل پر پہونچنا لیکن
جان اپنی اسی راہ مین دیتے ہین فرد کشتگان خنجر تسلیم را ہر زمان از غیب جانے دیگر است شعر آرزو
دارم کہ خود را بر خدا قربان کنم تا مگر روزی بر سد آنکہ قربان شد کہ بود بیت کشتگان خنجر
تسلیم کو ہر گھڑی ہی جان تازہ غیب سے شعر دل مین یہی خواہش ہی کہ قربان خدا ہون
شاید کہ کبھی پوچھے ہوا مجھپہ فدا کون اس راہ مین شوق و محبت چاہیے اگر راہ مین مرجاوے بخت
پاوے العزیز آخر مرنا ہی کچھ کام نہین آئیگا الا یہی عشق و محبت الٰہی اور اس راہ مین کچھ خبر طالبون پر

خاص اس انسان کا وہی ذات پاک ہی حدیث الانسان سری و انا سرہ جسطرح بیج کے پیٹ مین مغز ہی کہ اوس مغز سے سب اشیا کا ظہور ہی اگر اوس بیج کے دو ٹکڑے کر ڈالو تو وہی مغز اصلی اوسمین دیکھنے مین آوے اوسی طرح ذات پاک انسان مین ہی اگر انسان کوشش کرے تو اپنے مین اوس مغز اصلی کو مجرد پاوے اے طالب غفلت سے ہوشیار رہو اور خواب بیخودی سے بیدار رہو یہ مت سمجھ کہ مین بیداری مین کاروبار دنیا کرتا ہون اور جو کچھ کرتا ہون اچھا کرتا ہون کہ اسی واسطے بزرگون نے کہا ہی بیت کار دنیا چیست بیکاری ہمہ ۔ چیست بیکاری گرفتاری ہمہ ۔ ترجمہ کار دنیا کیا ہی بیکاری تمام ۔ کیا ہی بیکاری گرفتاری تمام ۔ اے بھائی ایک خواب وہ ہی کہ آدمی سوتے ہین رات کو اور جاگتے ہین صبح کو بزرگ لوگ اس تمام عمر کو ایک خواب شمار کرتے ہین بلکہ خواب بیخودی اسکا نام رکھتے ہین یہ سب لوگ کہ جو دنیا مین آئے ہین کار و بار فاسدہ و لایعنی مین مشغول ہین اور جس کام کو کرتے ہین اوسکے حاصل ہونے سے خوشوقتی و خوشی انھین ملتی ہی یہ نہین سمجھتے اور اپنا بھید نہین کھولتے وہ نہین جانتے ہین کہ سوائے اس عالم کے کوئی عالم اور بھی ہی جہان جانا ہی جسوقت کہ وہ قریب آسمان سے نازل ہوتا ہی اور جان نکالتا ہی تب جاگتے ہین اور آنکھین کھولتے ہین اور یہ جتنے کام یہان جیتے جی مین عیش و خوشی وغیرہ جو کیے ہین اوسوقت مانند خیالات معلوم ہوتے ہین جیسے کہ راتکو آدمی سوتے ہین اور ہر طرح کے خیالات دیکھتے ہین اور اتنا ہی اوسوقت معلوم ہوتا ہی کہ ایک خواب ہمنے دیکھا ہی خوب غفلت مین سوئے ہوئے تھے افسوس کہ کچھ کام نہ نکالا لیکن وہ افسوس کچھ فائدہ نہین دیتا پس فکر اسوقت کرنی چاہیے تاکہ کچھ ہاتھ آوے اے صاحب ہمت جو کچھ گذرا گذرا اسوقت خیال کر کہ اسقدر عمر تیری گذری جو جو کام و فعل نیک و بد اور عیش تو نے کیے ہین دیکھ تو وہ تجھے مانند خیالات خواب معلوم ہوتے ہین پس اب بھی جاگ اور وہ کام کر تاکہ مرتے وقت تجھے حسرت نہو اور اب اپنے اوپر ماتم کر کہ اوسوقت اونگلیان حیرت کی دانتونسے نہ کاٹے کسواسطے کہ فوت وقت سخت زیادہ ہی فوت روح سے اوسمین مفارقت خالق سے ہی اور اسمین مہاجرت خلق سے لیکن راہ حاصل ہونے مراد کی اسطرح پر ہی کہ پہلے صورت اپنے مرشد کی ایسی نظر مین باطناً رکھے کہ جسوقت آنکھ بند کرے وہی صورت ظاہر مین دکھلائی دے اور رفتہ رفتہ وہی صورت بول اوٹھے اور جو مطلب چاہے اوس سے پوچھے جواب باصواب حاصل ہووے بعدازان ایسا ہو جاوے کہ خود صورت مرشد بنجاوے اور دوئی بیچ کی چھوٹ بھاگ جاوے اور یکتا ہو جاوے اوسی کو فنا فی الشیخ کہتے ہین بعدازان برکت صحبت مرشد سے صورت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

برآر * ترجمہ جسے اس رہ مین ہو شوق و محبت * اوسی کا کام دل حاصل ہو جھٹ پٹ * واسطے
حصول مطلب طالبان صادق کے چند نکات لکھے جاتے ہین کہ چلنے والے اس راہ دشوار گزار
کے ہرگز نہ بھٹکین اور پیر اک اس دریاے ناپیدا کنار کے عاجز ہو کر ہاتھ پیر نہ پٹکین اللہ تعالے
اثر اس تحریر کا دل مجبان ثابت قدم پر غالب لاوے کہ کار رفاہیت اُنکا بنجاوے بیت ہر
راہ حق ہی نام اسکا * باب نواسمین ہین پر از معنی * جو کوئی اسکی رہ مین رکھے قدم * شاہد عیش
پاوے وہ ہمدم * غوطہ خور دریا مین غوطہ مار کر موتی نکالتے ہین ناواقف دیکھنے والے حیرت
سے سر مارتے ہین اسرار الٰہی سے کوئی واقف نہین ہو سکتا اگر ہوتا ہی تو اسی کہنے سننے کی
برکت سے اسلیے یہ رسالہ تصنیفات امان اللہ دوتانی و نیز سید عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہ و دیگر
کتب وغیرہ سے اور جو کچھ کہ مرشدون سے پہونچا تھا اُسمین سے استنباط کر کے موقع بموقع ہندی
زبان مین اس خاکسار فقیر حقیر ہیچمدان زردار خان عفی اللہ عنہ ولد سیف دار خان ناخوشا خ
فرید خانی جاگیردار راج کردلی نے سنہ ۱۲۹۳ ہجری ماہ جمادی الاول مین تحریر کر کے اوپر نو باب کے
منقسم کیا باب اول دربیان ابتداے ظہور باب دوم دربیان تلاوت قرآن باب سوم دربیان
دربیان تلاوت وجود محل باب چہارم دربیان سوال طالب باب پنجم دربیان حل مسئلہ باب ششم
دربیان مراقبات باب ہفتم دربیان مشاہدات باب ہشتم دربیان مقامات باب نہم دربیان رموزات
تا کہ محب صادق اس راہ کے ہر ایک باب سے لذت جداگانہ پاوین اور شوق اس دولت غیر مترقبہ کے حاصل
ہونے کا صفحہ دل مین النقش کالحجر رکھین اب گوش ہوش سے سُن اور نظر لطف و عطاے خالق خطا پوش غفور رحیم سے دیکھ

باب اول ہیچ بیان ابتدا ظہور کے

اے بھائی روز ازل سے ذات پاک کہ وحدہ لاشریک لہٗ اُسے کہتے ہین بارام تمام مقام لامکان مین
شراب استغنائی پی کر قیام کرتی تھی یکایک عشق نے مثل قطرۂ باران اوس ذات مستغنی الصفات پر
اثر کیا کہ اُس سے جوش ہوا چاہا اُسنے کہ اپنی ذات و صفات کو ظاہر کرے تب اول اپنی ذات سے نور
محمدی علیحدہ کیا اور اوسکی دید سے آپ عاشق اپنا ہوا کہ جس سے صفت شاہد و مشہود و محب و محبوب
و طالب و مطلوب ظاہر ہوئی اور اُس اپنے نور محبوب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے طرح طرح
کی نئی نئی مخلوقات کونین مین جن و آدمی وغیرہ پیدا کیے جیسے کہ تخم نیبہ پانی سے قطرۂ باران
کے سب اجزا برگ و شاخ و گل و بار اپنے مین نشو و نما کر لاتا ہی اور اُسکے پھل سے ردی
نکل کر پارچہ ہاے ہر قسم بنتے ہین لیکن اصلیت ظہور سبکا وہی تخم ہی وہ جیسے ہی مظہر



بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہر نبی آدم و فرد انسان کو چاہیے کہ اس کلمۂ واجب التعظیم و لازم التکریم کو دل کی آنکھ مین مثل مردمک یعنے پتلی کے نگاہ رکھے اور خطرات توہمات کو دل حق منزل سے مٹا کر نظر انتباہ کی رکھے تاکہ نزدیکان خدا و رسیدگان قادر بہمتا سے ہو اور راہ حاصل ہو نے اس رتبۂ عالی کی یہ ہی رباعی مستان جام عشق کہ لاف از فنا زنند ٭ جان میدہند و خیمہ بملک بقا زنند ٭ مردان راہ فقر زمیخانۂ الست ٭ جامی چو در کشند دم از مصطفا زنند ٭ ترجمہ اصل قطعۂ فارسی مندرجہ کتاب جو مست جام عشق کے مارین فنا سے لاف ٭ دیکر کے جان جاتے ہین ملک بقا کو صاف ٭ وہ مرد راہ عشق کی بھٹی پاک سے پی پیالہ کرتے ہین بسر مصطفیٰ طواف ٭ پس اگر ذوق ہی تجھے ایسے عمل مشکل سے تو کلمۂ جلیلہ کو پڑھ اور سن تو دل سے ای بھائی زبان سے صرف کلمہ پڑھنے سے کچھ فائدہ نہین ہی بطور عادت بلکہ اوس کسب کو کوشش کر بعبادت جس سے جمال پاک کلمہ سے تیری چشم و دل منور ہو یہ کام عاشق صادق کا ہی نہ ہر خار و خس کا ابیات نہین یہ کام دعوے سے ہو حاصل ٭ مگر جس دلمین ہووے عشق و اصل ٭ نہین یہ کام دعوے سے نکلت ٭ ارے جا عشق کا دم دلسے بھرلا ٭ بیت ای بدعوی نے بر آید کار ٭ رو بمعنی دے رعشق

بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق زمین و آسمان

رسالہ نادر غریز الوجود طریقہ آموز اذکار حق اشغال و مراقبہ و مکاشفہ اہل اللہ کی سند و یادگار مطلق ہے



رہبر راہ حق خاص تالیف جناب حاجی محمد زردار خان صاحب مرحوم جاگیردار اجکرولی کا مع رسائل دیگر بار دوم

مطبع نامی منشی نول کشور میں بہ طبع متین مزین مقبول جہان ہوا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطبوع ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معاینہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے تمثیل پیچ کے تین صفحہ جو سادے ہین انمین بعض کتب اخلاق و تصوف اردو وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کا خانہ سے تمدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب اخلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق - ترجمہ اردو اخلاق جلالی مترجمہ مولوی امانت اللہ -

نکات احسانی - دو جلد مین ایک جلد مین نکات اردو کا بیان دوسری مین نکات فارسی کا مصنفہ مولوی حکیم احسان علی وکیل -

ذخیرۂ سعادت - یہ بھامنی بلاس پشتک کی دو فصل اول و آخر کا ترجمہ ہی تہذیب و اخلاق مین مترجمہ لالہ لالجی کاکوروی -

نور العین ترجمہ مجمع البحرین - کہ مصنفہ شاہزادہ دارا شکوہ تصوف مین ہی -

مستعد المعاش - طریقہ آموزی معاش مولفہ و مترجمہ جان مارکویس لیڈی صاحب -

دائرہ علم - حصہ اول انگریزی سے چند معلومات مرتبہ مولوی محمد کریم بخش میر منشی -

مفید الصبیان - مترجمہ سبق ہاے شعر معلومات متعلقہ علم تواریخ و جغرافیہ وغیرہ ہر قسم مفید مولفہ رائے درگا پرساد -

گلشن غیرت - حکایات دلچسپ و مرغوب مصنفہ سید غلام حیدر خان اکسٹرا اسسٹنٹ -

کیمیاے حکمت - حصہ اول شرائف علم و آداب و راست گوئی کے فوائد حکیمہ و حکایات مصنفہ مولوی اوحد الدین احمد مدرس -

بحر الحقیقۃ - اندرز و نصائح واسطے اصلاح نفس کے مصنفہ محسن تخلص -

باغ ارم - خلاصہ شش دفتر مثنوی مولوی روم مولفہ مولوی شاہ مستعان -

چشمۂ فیض - ترجمہ پند نامہ عطار - مترجمہ مولوی عبد الغفور خان -

گلدستۂ اخلاق - معروف بہ تالیف ہر گوبند مولفہ بابو ہر گوبند رئیس مقام کوئل علی گڈھ میونسپل کمشنر و وکیل عدالت دیوانی آگرہ -

اخلاق سروری - مولفہ مفتی غلام سرور لاہوری -

گلشن سروری - نظم مین تہذیب و اخلاق کا بیان مولفہ ایضاً -

سرور حیدری - رسالۂ اعتقادیہ مولفہ سید غلام حیدر خان بہادر -

تہذیب احسانی - در تربیت اخلاق انسانی مولفہ حکیم احسان علی -

گلدستۂ ادب - اخلاق و تدبیر معاش کا بیان مولفہ دہی پرساد -

Maajmaa Rahatur Ruh Huk

INSTITUTE

بعون صنائع مکین و مکان فضل خلائق مین و آسمان

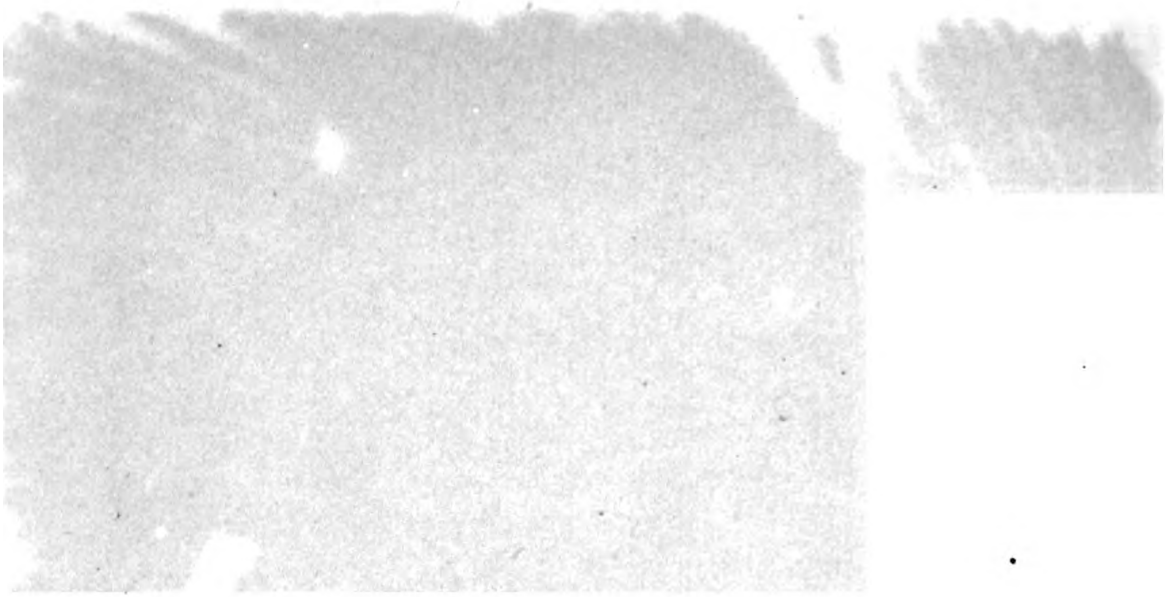
رسالہ نادر عزیز الوجود طریقہ آموز اذکار حق اشغال و مراقبہ و مکاشفہ اہل اللہ کی سند و یادگار مطبوعہ



رہبر راہ حق خاص تالیف جناب حاجی محمد زردار خان صاحب مرحوم جاگیردار ابجگرولی کا مع رسائل دیگر یادگار

مطبع نامی منشی نول کشور مین بہ طبع مزین مقبول جہان ہوا

Rahbar-ĕ-rāh-ĕ-ḥaqq.



15. D & 31.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

